قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودت فی القربیٰ

الحمد للہ کہ این کتاب مستطاب در معجزات حضرت سید کونین و انبیا و ائمہ علیہ التحیۃ والثنا موسوم بہ

سنہ ۱۸۸۷ء

انوار الاعجاز

از تالیف سیادت مآب شرافت انتساب ستوده شمائل شاعر نازک خیال میر مهدی صاحب مجروح

در مطبع فوق کاشی منشی انبی پرشاد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خداوند کون ومکان اور ثنای آفرینندۂ جہان وجہانیان کس زبان سے بیان ہو ذرۂ ناچیز
مہر پُر تنویر کی روشنائی اور قطرۂ تنگ ظرف پر دریای بیکران کی پہنائی کیونکر عیان ہو وہ قادر
توانا جسنے خاک ناپاک سے وہ گوہر تابناک بنایا کہ اوسنے اشرف المخلوقات خطاب پایا اور
ابلیس کی انانیت کو خاک مین ملایا آدمِ خاکی نہاد کو مسجود ملایک فرمایا ؎ یکی سجدہ ناکرد
مردود شد ❊ یکی سجدہ ناکردہ مسجود شد ❊ اوسکی قدرت کاملہ کا کیا بیان ہو کبھی تاریکی
شب سے غشاوہ ظلمت روی روز پر ڈالتا ہے کبھی پرتو مہرِ پُر انوار سے ساحت جہان کو
چمکاتا ہے وہ اسواسطے تا متردوان روز بستر استراحت پر راحت پائین اور وَجَعَلْنَا الَّيْلَ
لِبَاسًا کا لطف اوٹھائین اور یہہ اسواسطے تا آسودگان شب تلاش مین جی لگائین اور وَجَعَلْنَا
النَّهَارَ مَعَاشًا کا مفاد دکھلائین کبھی موسمِ خزان آتا ہے برگ وبار وغنچہ وازہار سب نابود
ہوجاتا ہے اور سرستان بادہ پندار دارِ ناپایدار کو کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ کا نمونہ دکھلاتا ہے
پھر موسم بہار آشکار فرماتا ہے اور نوخیزی سبزہ زار و برومندی نخل و شاخسار سے حشر اجساد
بندگان خاکی نہاد کا آثار دکھلاتا ہے آفتاب کی حرارت پختہ ساز میوہ واثمار ہے ماہتاب کی
ٹھنڈک قوت افزای ابصار ہے ستارے شبگیران وادی پُر خوف وخطر کو راہ بتاتے ہین

اور مسنحر جہان علم نجوم نیک وبد روزگار نتایج دکہلاتے ہین سبحان اللہ کیا بیہ رنج بخش سہ کار ہے
جہان جس سے ہر روز مژدہ ہزار عالم روزی خوار ہے ع چنان لطف نے خاص کہ با ہر تن
کہ ہر بندہ گوید خدای من ست ٭ چنان کار ہر کس جدا ساختہ ٭ کہ گوئی بہ غیرے نہ پرداختہ ٭
سب کے راز پنہان اور سر آشکار سب دلون کے بہید و نکات آشکار ع براحوال نابودہ علمش بصیر
براسرار ناگفتہ لطفش خبیر ٭ آدمی کو جوہر عقل و دین بنا دیا تا اوسکی صنایع و بدایع کو دیکہین اور
عبرت پذیر ہون اور گوش شنوا عنایت کیا تا اوسکا کلام ہدایت فرجام سنین اور راہ پر آئین
اوسنے اپنے پیغمبر و رسول بہجوائے اونہین معجزات باہرہ عنایت فرمائے تا رہ سپران وادی
ضلالت کو راہ پر لائین اور گمراہان وادی شک کو منزل یقین کا رستہ بتائین ٭ ٭ ٭

نعت خصوصًا اوسے پیدا کیا جسکے سبب سے جہان کی نمایش اور آدم کی پیدایش ہوئی
وہ جسکی نعلین تاج سر عرش برین وہ جسکے ادنی خدمتگارونمین روح الامین وہ جسکے خاک
آستان پر سر عجز آسمان وہ جسکا محکوم زمین و زمان وہ کہ اگر اوسکا قدم مبارک زمین پر نہ آتا
کار رسالت ناتمام رہجاتا وہ اوج رسالت کا ماہ دو ہفتہ وہ سپہر کرامت کا مہر رخشندہ
وہ جسکا زمین سے بالائی عرش ایکدم مین گذار ہوا وہ جسکا براق برق رفتار راہوار ہوا
وہ جسکا خدا خود طالب دیدار ہے وہی باعث نازش پروردگار ہے وہ جسکے تحت لوا
پیغمبران مرسلین وہ کون یعنی خاتم النبیین صلواۃ اللہ علیہ و آلہ اجمعین الی یوم الدین

ممنون محمد عربی بادشاہ عرش حریم ٭ کری ہے روح قدس جسکے در کی دربانی ٭
اوسے خدا تو نہین کہہ سکون پہ کہتا ہون ٭ کہ اوسکے مرتبہ دانی مین ہے خدا دانی ٭
وہ لباس بشر مین نور خدا تہا واللہ اعلم کیا ماجرا تہا بندہ ہوکر خدا کا حبیب ہو
یہہ رتبہ کسکو نصیب ہو **غالب** تمنای دیرینہ کردگار ٭ بوی ایزد از خویش امیدوار
ز راز نہان پردہ برزدہ ٭ ز ذات خدا معجزی سرزدہ ٭ وہ خاتم نگین رسالت وہ گوہر
دریای جلالت قصر اسلام کو اوسکے معمار شرع نے قوی اساس بنایا ظلمت جہل کو اوسکے
نور جمال نے مٹایا اوس ذات مقدس کا اگر دنیا مین ظہور نہوتا تو قیامت تک رجس اصنام
بیت الحرام سے نہ دور ہوتا وہ نور پاک نہ ہوتا اس جہان ظلمت بنیاد کی اگر رونق نہ بڑہاتا

اور اگر وہ قدم مسعود زمین کو آسمان نہ بناتا تو گم کردہ راہون کو طریق نجات کون دکھاتا باغ نعیم
یونہین خالی رہ جاتا بہشت اوسکے محبّون کی فرش راہ ہی کوثر کو اوسکے خادمونکی چاہ ہی وہ
نایب خدا و شفیع روز جزا جب اپنا رتبہ شفاعت دکھائیگا طاعت کو گناہ پر رشک آئیگا ؎
خسرو پردہ کش امت شورین کار ٭ ضامن آمرزش پروردگار ٭ عذر نہ عاصی بود اندر گناہ
طرفہ کہ من عاصی و او عذر خواہ ٭ اللہ تعالی کو اس دنیای نابود کی بود سی غرض اوسکا وجود تہا شب
میلاد اوسکی کنگرۂ قصر کسری کی مانند کچہہ ہر ایک بت ہی نہین گر پڑا بلکہ شیطان کا تخت بھی
اوسکے بخت کیطرح اولٹ گیا اوس شرک سوز کے پیدا ہونے سے کافرون کا دل آتشکدۂ فارس
کیطرح ٹھنڈا ہوگیا بازار آتش پرستی سرد ہوا اگر یوسف کو حسن عالم آرا اور موسیٰ کو
ید بیضا ہاتھہ آیا مگر وہ دست قمر شکاف و روی ضیا مایہ و جسم بے سایہ کسینے نہ پایا اوسکے حکم سی رجعت
آفتاب کا کیا استعجاب ہے اگر وہ اپنی لب معجز نما سے فرمائے تو زمین آسمان و آسمان زمین بنجائے
رسالت نے اوسکی نسبت ذات سی زینت پائی نبوت نے اوسکے سبب سے یہ رفعت دکھائی اوسکی
بارگاہ عرش اشتباہ وہ گلشن ہے جسمین طائر سدرہ نشیمن نواگر ہے اوسکے در سے جنت کیطرف
جانا گمراہی ہے وہانکی گدائی بہ از بادشاہی ہے وہ آسمان جلالت کا سراج وہاج وہ
سلطان بی تخت و تاج ہے اوسکا حصیر سریر شاہی سی اعلی اوسکی پاپوش کی آگے تاج خسروی کا
کیا رتبہ اوسکی مسند جلالت پر کون قدم رکہنی پائی ہان مگر وہ خود جسکے حق مین اَنْتَ مِنِّی
بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی ٭ مکہ کی سعادت اوسکی ولادت سی مدینہ کی عزت
اوسکی تربت سی خدا کا وزیر ہوکر حصیر بچہائی دو جہان کا مالک ہوکر نان شعیر کہائی باوجود سب کچہہ
اختیار ہونیکے تکلیف اوٹھائی یہہ حوصلہ سوائی ختم المرسلین کہانسی آئی بلا آونکہ کیا کیا اذیت پائی
کلمۂ بد ہای بدزبان پہ نہ آئی دشمنون سے دوستداری کی رحمۃ للعالمین کی شان دکہادی آدم خاکی نہاد
سے کیا اوسکا وصف بیان ہو جسکا خداوند جہان مدح خوان ہو مجہہ انوار کو اسی
بات کی جلن ہے کہ اوس روضہ مین جی بہن اور شمع روشن ہے آسمان کو زمین سی اسیکا غبار ہے
کہ اسیر کیون حسرت کا مزار ہے ای دل سودا زدہ یہہ تیری زبان اور اوسکے وصف کا بیان
کیا امکان اب ادب مانع طول مقال ہے وقت عرض حال ہے ای خواجۂ دوسرا

اس غلام روسیاہ کی دستیاری ہو کشتی شکستہ کی بحر معاصی سے رستگاری ہو دیار رسند مین اس سیہ کار کا روز عمر نہ شب ہو جائی جلد اسکی طلب ہوجائی یہہ غبار المتوان ملائران روضہ ملایک مطاف مین ملجائی جنت مین جانیکی دل سے ہوس نکلجائی کبہی آستان فلک نشان پہ سر عجز جہکا کر محسود فرشتگان ہو کبہی مرقد مطہر کی آسمان کیطرح قربان ہوجان کو اوس ہوا سے روح پرور سے اہتزاز ہو زبان پر یہہ زمزمہ دلنواز ہو + + + + **للمولف**

زہے فیض شہ کون و مکان ہے
میری پانو کے نیچے آسمان ہے
محمدؐ مخزن اسرار حق ہے
محمدؐ پیشوائے انس و جان ہے
وہ ہی علم لدنی کا مفسر
وہ ذات بی نشانی کا نشان ہے
ہی ان دونو کا باہم نفی و اثبات
کہو کیسا معزز مہمان ہے
یہہ ہی نسبت اوسی ذات خدا سے
خداوند و نیہ اپنے مہربان ہے
کہا اوسنی انا احمد بلا میم
نشان پاکا اوسکے یہہ نشان ہے
اغثنی یا رسول اللہ اغثنی

گنہگاروں کا یہہ دار الامان ہے
بیان کرتا ہون اوصاف محمدؐ
محمدؐ قبلہ گاہ راستان ہے
وہی دنیا کی پیدایش کا باعث
وہ اسرار خدا کا ترجمان ہے
ہوا گرم اوسکا بازار شفاعت
ہو لاسی اوسکی ایمان و امان ہے
ہوئی اشجار و احجار اوسکے ساجد
کہ وہ پنہان ہے یہہ سب مین عیان
اگر ہو قصر شوکت تک رسائی
دوئی کا اب بہلا کہتا کہان ہے
خطر کیا ہہم محشر سے ہے اونکو
بہت رنجو غمین جان ناتوان ہے
تیرا مولا شفیع انس و جان ہے

قدم رکہا ہی اوسکی در پہ شاید
خدا گویا میرا سجدہ استان ہے
محمدؐ افتخار مرسلین ہے
وہ آدم کا چراغ دودمان ہے
بشر پر کیا کہلے اوسکی حقیقت
پتہ اب جنس عصیان کا کہان ہے
خدا جسکی کری خود میزبانی
وہ عبدیت مین معبود جہان ہے
ہوا ثابت یہہ پیدایش سے اوسکی
تہہ پا یہان سر و ہم و گمان ہے
جبین ہوگی فرشتوں کی اوسی جا
جنہین اوسکی ولا کا سایبان ہے
نہ ڈر **مہدی** گنہگاری سے اتنا

مناقب للمولفہ بعد حمد خداوند کون و مکان اور نعت سرور دو جہان کے قلم کیا نگارش پرداز ہو سوائی اسکے کہ مناقب شاہ اولیا مین زمزمہ ساز ہو + + + + + +

یا علی شاہ لافتا ہو تم	مظہر قدرت خدا ہو تم آپکا قلب یا شہ ابرار	نایب سید الوری ہو تم نور عرفان سے ہی تجلی زار	بنت خاص کبریا ہو تم

دین حق تم سے آشکار ہوا
حصن اسلام استوار ہوا
خصم کب تمسی و بکار ہوا
جب مقابل ہوا فرار ہوا
آپکی ہی وہ تیغ جوہردار
جسنے لاکھوں عدو کئی فی النار
جسکے عقدہ کشا ہو یا مولا
دافع ہر بلا ہو یا مولا
تم ولی خدا ہو یا مولا
حامی مصطفیٰ ہو یا مولا

گل گلزار ہل اتی ہو تم
درۃ التاج انما ہو تم
تمنے ہر ایک کی رہنمائی کی
دین کی کفر سے جدائی کی
اور جب تیغ آزمائی کی
صف صفین کی صفائی کی

سرکشان عرب کو پست کیا
شرع کا خوب بندوبست کیا
جان کا تمنے کچھہ نہ پاس کیا
بت پرستون کو حق شناس کیا
کلمہ حق کو اقتباس کیا
قصر ملت قوی اساس کیا

اوسکی اثبات سے نہ منہہ موڑا
حق کو حق کرکے آپنی چھوڑا
کفر یکسر مٹا دیا تمنے
رہ دین کو بتا دیا تمنے
حق و باطل جتا دیا تمنے
نار و جنت دکھا دیا تمنے

کوئی کیا کہہ سکے کہ کیا ہو تم
دین و ایمان کی بنا ہو تم
مصدر لطف ذوالجلال ہو تم
مظہر حسن لایزال ہو تم
زینت مسند کمال ہو تم
قصہ کوتاہ بیمثال ہو تم

سب تری در سے فیضیاب ہوئی
جتنے ذرہ تھے آفتاب ہوئی
کون ایسا ہی افتخار آثار
جسکے بیٹے بہشت کے سردار
کون ایسا جہان عز و وقار
جسکا بھائی ہوا احمدؐ مختار

اوسکے اوصاف کا بیان کیا ہو
جسکی مدحہ جناب [illegible] ہو
لب پہ جب نام پاک آتا ہے
دل نہایت ہی چین پاتا ہے
سارے افکار بھول جاتا ہے
آپ ہی آپ حظ اوٹھاتا ہے

شاد ہوتا ہی فرط عشرت سے
مست ہی نشہ محبت سے
ہی زبان اوسکی داستانکے لئی
ہی جبین اوسکی آستانکے لئی
ہی فلک اوسکی آستانکے لئی
ہی جنان اوسکی مدحخوانکے لئی

ظہر اوج کمال ہی حیدر
اسد ذوالجلال ہی حیدر
ہی نشان قدرت الٰہی کا
بحر ہی فیض لاتناہی کا
باب ہے حصن دین پناہی کا
سر ہی اوج بلند جاہی کا

ہی وہ سرتاج نیکناموں کا
جد امجد ہی نو اماموں کا
یہ چمن دین کی بہار ہی وہ
شہ عظمت کا تاجدار ہی وہ
سبکا عقدہ کشائے کار ہی وہ
ضامن عفو کردگار ہی وہ

ذکر کبھی نہ لب کا مونکا
فکر آقا کو ہی غلاموں کا
کیوں گنا[illegible] ہے
میرا مولا شفیع محشر ہے
حال گو خستگی سے ابتر ہے
میرا آقا غریب پرور ہے

ھی وہ ماوا امیدواروں کا
مالک کوثر و بہشت ہی وہ
مصحف تیرا جو شاہ ذیشان ہو
ابر رحمت جو قطرہ بار ہوا
کون ھی جز علیؑ عمرانی
سب ہیں ذاکر تری سخاوت کے
ہی وہی قاسم جحیم و نعیم
صاحب بخشش و عطا ھی وہ
رجعت شمس سے یہ ھی روشن
حامی مصطفیؐ ہی اوسکی ذات
پیشوائی رہ یقین ھی وہ

جب علی ھی تو کیوں ہراس رہے
ھی وہ ملجا سیاہ کاروں کا
اوسنی سبکی گرہ کشائی کی
واقف حال خوب و زشت ہے وہ
ہی وہ صدق و صفا کا گنجینہ
مور کو رتبہ سلیمان ہو
قطرہ ہو جائے بحر گوہر جینہ
باغ امید کو بہار ہوا
انبیا وہ دافع نوائب ہے
جسکی الفت ھی جزو ایمانی
دوش احمدؐ پہ جب سوار ہوا
سب ہیں ماہر تری عبادت کے
تیرا ایثار نان قبول ہوا
ساقی آب کوثر و تسنیم
ھی وہ مصدر کمال سجدہ کا
رہرو مسلک رضا ھی وہ
فلک عزت کمال کا بدر
کہ علیؑ فضل حق کا ھی مکمن
حسب ارشاد شاہ جن و بشر
کاشف سر حق ھی اوسکی بات
ھی غبار رہ شہ ابرار
سچ ھی سردار مومنین ھی وہ
شمع علم نبیؐ کا وہ در ھی

جو رھی اوس سی التماس ہے
ھی وہ شافع گناہگاروں کا
سب اندوہ ھی رہائی کی
سبکا آگاہ سرنوشت ہے وہ
مشرقستان نور ہی سینہ
خار خجلت دہ گلستان ہو
ہو غبار زمین عبیر آگینہ
جب ترا لطف ہمکنار ہوا
کیوں نہو مظہر عجائب ہے
ختم اوسپر ہوئی خدادانی
بت شکن تب خلیل وا ہوا
سب ہیں شاکر تری عنایت کے
سورۂ ہل اتی نزول ہوا
ہی وھی وارث نبیؐ کریم
آئینہ ھی جمال سرمد کا
اولیاؤں کا پیشوا ھی وہ
کون یعنی علیؑ عالیقدر
تیرہ روزوں پہ ھی وہ نور افگن
دوستی اوسکی فرض ھی سب پہ
ھی کتاب خدا میں اوسکی صفات
سرمۂ دیدۂ اولوالابصار
خاتم زہد کا نگین ھی وہ
اوس سے گمراہ دین سے باہر ھی

ھی وہ دافع ستم شعاروں کا
سبی بشر پر ملک سرشت ہے وہ
ذرہ میں نور مہر رخشان ہو
جبر میں ہمکو اختیار ہوا
اوس سے قایم ہوئی مسلمانی
سب ہیں قایل تری قناعت کے
کوئی اوسکا نہیں عدیل و سہیم
اتقیاؤں کا رہنما ھی وہ
خصم اوسکا خدا کا ھی دشمن
اوسکی درگہ ھی قبلۂ حاجات
تفرقہ ساز کفر و دین ھی وہ

بحرِ جرأت کا دُرِ یکتا ہے
کون اُسکا جہان مین یکتا
خاکساری سے فیضیاب ہوا
کیا شجاعت سے نام ہمدا نہین
غزوۂ بدر مین میرے مولا
ایک قربان جرأتِ حیدرؑ
یون کوئی لاکھ مستدارا ہو
نہ زمانہ کی طور سے دیکھو
نورِ واحد سے ہین نبیؐ و علیؑ
بھائی چارہ مین سب صحابہ کے
اوسوقت بھی غضِ حال کا مولا
[illegible]

باغِ رفعت کا سروِ رعنا ہے
زیب ہے مسندِ امامت کا
خاص کعبہ مین جو پیدا تھا
آیۂ رحمِ ذوالجلال ہے وہ
لقب اُسکا بوترابؑ ہوا
اُسنے تیغ دو سر جو چمکائی
زور بھی تیر کی دیکھا نہین
عمروِ بد نہاد کو مارا
رہی کفار سے نبرد آرا
جبکہ اعدا ستیزہ کار ہوئے
کہینچ اوسوقت ذوالفقار دو سر
سامنے سے بہگا دیا سب کو
گر وہ مطلوبِ دل ہمارا ہو
فرق ہے اُنکی مین جدائی سے
حق و باطل کو غور سے دیکھو
اُسکا باطل سے دور دست رہا
اُسکا شاہد ہے لحمک لحمی
تھے علیؑ کی نبیؐ سدا طالب
بھائی حیدر رسولؐ کی ٹہہرے
آپکا دہی انتخاب کہلا
تو ہی اس بد مآل کا مولا
ہی یہ مستیِ دلِ وفا مال
[illegible]

اوجِ عظمت کا تخت زیبا ہے
آب ہے گوہرِ کرامت کا
نام اُسکا علیؑ ہے نامِ خدا
بعد احمدؐ کی بیمثال ہے وہ
زور و قوت مین لاجواب ہوا
غیب سے لافتی ندا آئی
جسنے رخنہ کیا ہی سد آہنین
مرحب دیو زاد کو مارا
حال جنگِ احد مین یہ لڑا
عمر و بکر سب فرار ہوئے
ابرشِ برق وش کو جولان کر
نہ ہٹی اور ہٹا دیا سب کو
نصِ خم جبکہ آشکارا ہو
بات بنتی نہین بنائی سے
نسبت اسکی نہ اور دیکھو
کون ہر سون صنم پرست رہا
اب فضیلت بہلا ہے کسکی
ایک تہی جان اور دو قالب
یعنے ہارون کی مثل آپ ہوئے
سب یہ ہے حال سد باب کہلا
چارہ جو ہین ملال کا مولا
نگہِ لطف خیر کا سائل
تشنہ [illegible] ہو

شہرِ حکمت کا بابِ علیا ہے
اور داماد بھی پیمبرؐ کا
اوس سے خیبر کا فتح باب ہوا
ضربتِ حیدریؑ نے میدان مین
سب نے چہوڑا رسولؐ کو تنہا
صفِ اعدا کو کر دیا ابتر
پہر خلافت کا کسکو یارا ہو
حال حیدرؑ کے طور سے دیکھو
ہی نبیؐ سے علیؑ علیؑ سے نبیؐ
نفسِ ناطق رسولؐ کے تم تہے
ہی یہ موقع سنبہال کا مولا
کنجِ عزلت بہشت سامان ہو

چاہ اندوہ سے نکال مجھے — میرے مولا ذرا سنبھال مجھے

سر میں سودائے خام رکھتا ہوں — پائے بے رہ خرام رکھتا ہوں
فکر باطل مدام رکھتا ہوں — نامرادی سے کام رکھتا ہوں

خود ہوں نہیں اپنے حال میں ششدر — نظر لطف یا علیؑ مجھ پر

شمع ہوں پر نہیں شبستاں میں — پھول ہوں پر نہیں ہوں بستاں میں
خار ہوں پر نہیں بیاباں میں — قطرہ ہوں پر نہیں ہوں باراں میں

سب سے میرا ہست بود دار و مدار — نقش باطل کی طرح ہی بیکار

اپنے اعمال بد سے ترساں ہوں — سخت مشکل ہی پیش حیراں ہوں
زار درد کچھ نہیں پریشاں ہوں — آپ سے پر مدد کا خواہاں ہوں

فرط عصیاں سے یہ تباہی ہے — مو سفید میں روسیاہی ہے

فرط عصیاں سے شرمساری ہے — ہوں ضعیف اور یوں بہ بیماری ہے
تسے امید رستگاری ہے — سند نیکی گناہگاری ہے

گرچہ حالت تباہ رکھتا ہوں — تسے امید نگاہ رکھتا ہوں

آپکا بندہ آپ کا خادم — بار عصیاں سے ہو بہت بیدم
فرط خجلت سے سر جھکا ہر دم — اور گناہوں سے سخت ہوں نادم

نہ سر عز و جاہ رکھتا ہے — عرض عفو گناہ رکھتا ہے

فلک کج خرام نے مارا — خلش صبح و شام نے مارا
خواہش ناتمام نے مارا — دل ناشاد کام نے مارا

یہ تو بد قسمتی ہماری ہے — ورنہ حضرت کا فیض جاری ہے

ہرزہ گردی مدام کی آقا — عمر یوہیں تمام کی آقا
فکر ہی صبح شام کی آقا — عرض ہی یہ غلام کی آقا

حالت نزع جبکہ طاری ہو — آپکا نام لب پہ جاری ہو

حسنؑ سبز فام کا صدقہ — اور شہ تشنہ کام کا صدقہ
عابدؑ نیک نام کا صدقہ — باقرؑ صدق کام کا صدقہ

بحر ارواح جعفر صادق — کہ بحر حق کی وہ تنہا ناطق

از پئے کاظمؑ و امام رضاؑ — اور تقیؑ و نقیؑ دین آرا
از پئے عسکریؑ راہ نما — از پئے مہدیؑ امام ہدا

یہ مناقب قبول ہو مولا — اتنا مقصد حصول ہو مولا

جلد اوس رہگزار کو دیکھوں — نجف فیض بار کو دیکھوں
در انجم نثار کو دیکھوں — جائے عز و وقار کو دیکھوں

سنگ در پر جبیں ہماری ہو — اور آنکھوں سے اشک جاری ہو

بعد اسکی کہوں کربلا دیکھوں — روضۂ شاہ کربلا دیکھوں
اپنی آسودگی کی جا دیکھوں — رہ کی وہاں خلد کا مزا دیکھوں

ہوں نثار ضریح عرش اساس — الله قربان روضۂ عباس

شور محشر ہو جب بپا یارب	غلغلہ ہو حساب کا یارب مہر محشر جو ہو تو افگن ہو	تو نگہبان ہو مرا یارب سر پہ آل عبا کا دامن ہو	ہی یہہ مجروح کی دعا یارب

حدیث لحمک لحمی سے مبرہن کہ خانہ رسالت و امامت ایک ہی چراغ سے روشن ہے وہ سرور انبیا یہہ افضل اوصیا وہ فخر رسل یہہ امام اوّل حقیقت مین ایک ہی نور ہی نبیؐ و علیؑ کو جدا سمجھنا اپنی فہم کا قصور ہے اوسکا کون زمانہ مین شبیہ و نظیر ہی وہ شاہ رسلؐ کا وزیر ہی اوسکا رتبہ کیا بیان کیا جائی جسے خدا تعالی نفس پیغمبر فرمائی وہ شہسوار عرصہ لافتا و مظہر آیت انما وہ حیدر کرار صاحب ذوالفقار ہے **رباعی للمولفہ** دانائی امور بادشاہی ہے علیؑ * کشاف حقایق الٰہی ہے علیؑ * سیراب ہین اوس سی تشنکامان امید * سرچشمہ فیض لاتناہی ہے علیؑ اوسنی جہان سے رسم صنم پرستی اوٹھائی اوسکی شمشیر کج نی کافرون کو راہ راست دکہائی زور ید اللہی دکھا دیا حق کو ظاہر کر دیا باطل کو مٹا دیا اوسکا حملہ مردانہ صف شکن دشمن و لریش اوسکا نعرۂ دلیرانہ زلزلہ افگن بنائی خصم بدکیش تیغ تار میدان رزم کی سامنی سے عدو دو آبیہ گریز کرتے ہین اوس شیر خدا کی دہشت سی کافر بے اجل مرتے ہین اوس آئینہ تیغ نی دشمنونکو صورت مرگ دکہائی اوس صفیر تیر جگر دوز نے منافقین کو خبر فی النار سنائی اوسکے زور دست نے گردنکشان عرب کا سر جھکایا اوسکی ثبات قدم نی فوج مخالف مین تفرقہ ڈالا اوسکے محبون کے لئی نعیم ہی سچ ہے اوسکی محبت سپر آتش جحیم ہے **رباعی** علیؑ حبہ جنہ * قسیم النار و الجنہ وصی المصطفے حقا * امام الانس و الجنہ * کیون نہ وہ اولیا اور اصفیا کا سرتاج ہو جسی فرش پیغمبر پر معراج ہو اوسکا سینہ اسرار نہانی کا گنجینہ اوسکا قلب پر ضیا علوم ربانی کا دفینہ ہین تشنگی روز محشر سے کیا خطر ہی ہمارا مولا ساقی کوثر ہے غلام اگر محبوب و نا چار ہے آقا خدا اسکے گھر کا مختار ہے اوس خاک آستان کو آسمان پر سو سو ناز ہی وہان خلد برین فرش پا انداز ہے زائر جسوقت اوس عبرگاہ مین آتے ہین فرشتی اپنے پرونکو بچھاتی ہین وہ آل رسول ہی زوج بتول ہے اوس ہزبر بیشہ تہور پر فارین روباہ خصلت کو تفوق دینا نادانی ہے نیر عالم افروز کو چھوڑکر خفاش طینی حماقت کی نشانی ہے

سر دفتر جملہ اولیا حیدر ہے [illegible] * اینا و ہی والی ہی [illegible]

کیا سمجھون مین غیر کو برابر او سکے + کہاں وہ کشندۂ درِ خیبر ہے + مریضان ملوموں کو
نفسِ نبی پر تفضیل دینا غضب ہی مالیخولیا ہے حق کی موجودیت مین باطل کی تلاش
دیوانگی نہین تو کیا ہی گوہرِ گران ارز کے سامنے شبہ فروشی غضب ہی ذہن مستقیم
کیونکر ماسنے راہ مستقیم چھوڑ کر گمراہ ہونا عجب ہی رائی سلیم کیونکر مسلّم جانے ہمارا کلام
حق کہنے کا دستور ہے اندھی کو رستہ بتانا ضرور ہے **رباعی** علی و نبی ہر دو نسبت بہم +
دو تا ویکی چون زبانِ قلم + خطِ شرع گردید ناخوان ازان + نگنجیدہ غیری جو موی میان +
پھر مدحت نگاری ہے چشمۂ فیض جاری واہ واہ کیا نام پاک ہے جب زبان پر آجاتا ہی
ہر کارِ مشکل آپ سے آپ آسان ہوجاتا ہے وَ مِنْ قَالَ **فرد** علی کا نام ہی نامِ خدا کیا
راحتِ جان ہے + عصای پیر ہے تیغ جوان ہی حرزِ طفلان ہے + قلم کو کیا یارا کہ مدح
ممدوح رسولِ خدا لکھے زبان کو کیا طاقت کہ اوسکا کچھ وصف کہی اوسکی مدحت سرائی کر سکا
مقدور ہی اب عرضِ حال ضرور ہی ای فریادرس درماندگان ای عقدہ کشای بستہ کاران
یہہ عرض اس بندۂ ناچیز کی قبول ہو جلد اسی زیارت روضۂ اقدس حصول ہو یہہ جان
پروانہ شمعِ مزار ہو جسم خاکی اوس آستان کا غبار ہو آخر ایکدن موت آنی ہی وہان مرنا
زندگانی ہی بقول اوستاد **غالب** ولیکن چون آن ناحیہ دلکش است + اگر در نجف مردہ باشم
خوش است اور الوف الوف صلوٰۃ و سلام اوسکی اولاد طیبین الطاہرین پر جنکے نامونکی برکت سے
توبہ آدم نے رتبۂ اجابت پایا آتش کو ابراہیم پر گلزار بنایا اونکی محبت عین ایمان ہی **آیہ** قُلْ لَا
أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ برہان ہی صَلَوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ دائمًا ابدًا **سبب تالیف**
بعد حمد و نعت و مناقب کے گزارش حال ہی مختصر مقال ہی کہ اس فقیر کثیر التقصیر **مہدی بن**
میر حسین دہلوی نے ہنگام شباب مین کہ لطیف ترین ایامِ حیات ہی ہنگامہ لہو و لعب گرم ہونے سے
تمیز کا ہونا ہی دل سرد کیا جب سنین عمر نے تیس ۳۰ سے تجاوز کیا اور قوای بدنیہ مین اضمحلال پیدا ہوا
اوسوقت خیال مرگ آیا بی زادی و تہیدستی پر افسوس کہایا اور تصور کیا کہ اس راہ ناگزیر گذار اور اس سفر دور
و دراز مین بی توشہ کے کیونکر گذار ہوگا خاطرِ غم آلود و جانِ الم فرسود ہوتی اسحال مین پیرِ خرد نے رہنمائی اور
خضرِ توفیق نے پیشوائی کی اور کہا کہ کیون اتنا غمگین ہے کچھہ فضایل جناب سید المرسلین

وآئمہ طاہرین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین لکھے اور ذخیرۂ عقبیٰ جمع کرے سو فقت مینی یہہ سخن سُنا حیران ہوا کہ قطرہ تُنک ظرف دریائے بی پایان کی بیکرانی کا کیا موصف ہو اور ذرۂ ناچیز مہر منیر کی نور افشانی کا کیا معرف ہو مگر جو سعادت دارین اسمین مضمر تھی اور تائید غیبی رہبر ہوئی اس بی بضاعت نی کمر ہمت جست باندھی اور باوجود بی استعدادی بی ورلا علمی کے کتب متداولہ دینیہ مثل حیات القلوب وعین الحیوۃ مُلا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ وشمس الضحیٰ اور کتب عامہ مثل مناقب مرتضوی وفتوحات القدس وطائر القصص وغیرہ سے فضائل استیعاب کر کے زبان مروجۂ حال مین کہ بالفعل تالیف وتصنیف کتب اسی زبان اُردو مین مروج ھی لکھی چونکہ فضائل جناب رسالت پناہ اور آئمہ ہدا علیہم السلام کا لکھنا اور احصا کرنا محالات سی ھی اسواسطی کچھہ معجزات کا بیان کیا گیا کہ یہہ بہی جزو ایمان ھی اور کتب حقہ کی سوا کتب عامہ سے اسواسطی انتخاب کیا کہ مدعی استخفاف کے قول سے افضلیت کا ثبوت اتم واکمل واعلیٰ وافضل ہے اور اکثر یہہ بہی ہوا ہے کہ بسبب خوف طوالت کل روایات مین سے معجزہ لکھا ھی لواحقات کو ترک کیا اور نیز آغاز باب مین کچھہ حال پیدایش وفات وکنیت والقاب وعدد فرزندان آئمۂ ہدیٰ بہی لکھے ہین تا مزید آگاھی ناظرین ہو اور چونکہ فی زماننا فراغ خاطری بالکل مفقود اور آسودہ دلی نابود ھی یا اینکہ بہت پریشان حالی مین گرفتاری رہی مگر نوشت وخواند بہی کچھہ کچھہ جاری رھی تا کہ عنایت ایزدی سے ماہ شوال المکرم سنہ ایکہزار دوسو تراسی مین یہہ تالیف تمام ہوئی اور **انوار الاعجاز** کے نام سے موسوم ہوئی امید ناظرین مومنین سے یہہ ھی کہ جب اس کتاب مستطاب کو مطالعہ فرمائین اوسکی صحیح مین کوشش کر کے ذیل عاطفت سے ساتر عیوب ہون نہ ظاہر کنندۂ ذنوب کریم الرحیم محمد وآل محمد صلوٰۃ اللہ علیہم کے صدقے سے اس سراپا تقصیر کو ہول قیامت سے بچائی اور اس کتاب مستطاب کو اس گناہ مجسم کا وسیلہ بخشش ٹھہرائی واللہ ولی التوفیق یہہ کتاب ایک مقدمہ اور چودہ باب پر محتوی ہے تفصیل ابواب کی یہ تشریح ہے **مقدمہ مین** بیان ثبوت رسالت وامامت ھی **باب اول** مین معجزات جناب رسالت پناہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین **باب دویم** مین معجزات جناب

علی مرتضی علیہ السلام ہین **تیسری باب** مین معجزات سیدۃ النساء العالمین جناب فاطمۃ الزہرا علیہا السلام ہین **چوتہے باب** مین معجزات حضرت امام حسن علیہ السلام ہین **پانچوین باب** مین معجزات حضرت امام حسین علیہ السلام ہین **چھٹی باب** مین معجزات جناب امام علی بن الحسین یعنی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہین **ساتوین باب** معجزات جناب امام محمد باقر علیہ السلام ہین **آٹھوین باب** مین معجزات جناب امام جعفر الصادق علیہ السلام ہین **نوین باب** معجزات حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام ہین **دسوین باب** مین معجزات حضرت امام علی موسی رضا علیہ السلام ہین **گیارہوین باب** مین معجزات حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ہین **بارہوین باب** مین معجزات جناب امام علی نقی علیہ السلام ہین **تیرہوین باب** مین معجزات حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ہین **چودہوین باب** مین معجزات جناب امام العصر حضرت محمد مہدی الہادی صلوۃ اللہ وسلامہ علیہم قوم ہین اللہم عجل فرجہ **مقدمہ** واضح ہو کہ معجزہ کے لغت مین عاجز کنندہ کی معنی ہین اور اصطلاح علما مین معجزہ اوسے کہتے ہین کہ جو مدعی رسالت کی ہاتہہ پر جاری ہو اور عقل بشر سی وہ امر باہر ہو اور دوسرا شخص وہ نکر سکے جیسی اژدہا ہونا عصا کا اور شق ہوجانا قمر کا اور معجزہ کا ہونا پیغمبر کو ضروریات سی ہی مثلاً ایک شخص دعوی کرے کہ مین پیغمبر ہون اور گواہ میرے حقیقت پر فلان امر عجیب ہی کہ مجہسے ظاہر ہوگا اور جو وہ کہے وہ ظہور مین آوی اور وہ امر خارج طاقت بشر سی ہو تو اسصورت مین یقین ہوتا ہی کہ یہہ شخص فرستادۂ خدا ہی جیسی کہ ایک شخص حضار مجلس بادشاہی سی کہے کہ مین بادشاہ کیطرف سے مامور ہون کہ تمسے فلان کام کرلون اور صداقت میرے قول کی یہہ ہی کہ آج بادشاہ تین مرتبہ تخت سے اوٹہی اور بیٹہی گا اور بادشاہ نی اوسکا سخن سُنا ہو خواہ بادشاہ اس جماعت کی سامنے ہو خواہ پردہ مین ہو بعد اوسکے جو اس شخص نے کہا ہی وہی بادشاہ سی ظاہر ہو تو حاضرین کو یہہ بات بپایہ یقین کو پہونچی گی کہ اسنے سچ کہا تھا اور جیسی کہ ظہور معجزہ سے نبوت کا اثبات ہوتا ہی اسیطرح معجزہ کا ثبوت اخبار متواترہ سے پہونچتا ہی کہ یقین بمنزلہ مشاہدہ کے ہوتا ہی جیسے کہ اخبار متواترہ سے وجود شہر مکہ کا لوگون کو

وہ علم ہوا ہی کہ دیکھنی کے بعد کچھہ اوس سے زیادہ نہوگا اور جو کہ خوارق عادات منکر خدا و رسول سے
ظاہر ہو وہ معجزہ نہین چنانچہ اگر خدا تعالی معجزہ موافق کہنے مدعی کاذب کے ظاہر کری تو ظاہرا
اوسکی تصدیق کی اور تصدیق کاذب کی قبیح ہے اور یہہ امر قبیح روا نہین اور واقعی عقل
کیونکر تجویز کری کہ خدا اپنی مرحمت و لطف ایسی امر کو کہ جس سے ضلالت و گمراہی خلایق ہو
کیونکر بروی کار لاسکتا ہی اور اس بات کی دلیل کہ پیغمبر کا ہونا کافہ ناس کیواسطی ضرور ہے
جناب امام جعفر صادق علیہ السلم نی فرمائی ہے اور وہ ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب
عین الحیات مین لکھی ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ ایک زندیق نی حضرت سی سوال کیا کہ کس
دلیل سے ثبوت انبیا و رسل کا منظور رکھنا چاہیئی آپنی فرمایا کہ جب ہمنی ثابت کیا خداوند کو کہ وہ
خالق و پیدا کرنیوالا ہمارا ہی اور وہ منزہ ہی صفات مخلوقین سے اور وہ صانع و حکیم ہی
اور اوسکے ہر امور کی بنا خالی حکمت اور مصلحت سے نہین اور خلق اوسے دیکھہ نہین سکتی
اور لمس و حس سے وہ دریافت نہین ہو سکتا اور اوسکی جسم نہین کہ اوسکی سامنی جاکر
باتین کرین پس ثابت ہوا کہ اقتضائی حکمت یہہ ہی کہ درمیان اوسکے اور خلایق کی رسول
ہونا چاہئی کہ خلایق کو اوس امر کی دلالت کری جسمین اونکی مصلحت ہو اور انکا باعث نفع ہو
اور وہ رسول انکی رہنمائی کری اون امور چند پر کہ وہ اونکی سبب بقائی نوع ہون اور
ترک کروائی اونسے اون امور کا جو اونکی موجب فنا ہون پس ثابت ہوا کہ کچھہ لوگ ایسی
ہون کہ خدا تعالی کیطرف سے لوگون کو امر و نہی کرین اور تکالیف سبحانی و حکم ربانی خلق کو
پہونچائین سو وہ پیغمبر اور پیغمبر کے وصی ہین اور وہ خلق مین برگزیدہائی خدا ہین اور اللہ تعالی نے
اونکو تادیب حکمت کے ساتھہ تمام کرکے کامل کیا ہی اور اونکو مبعوث اس حکمت کی ساتھہ کیا ہے
کہ وہ اخلاق و صفات مین عامہ خلایق کی شریک نہون اگرچہ صورت ترکیب مین خلق کی مانند ہون یعنی آدمی
ہون تاکہ لوگونکو وحشت نہو اور موید ہون ساتھہ معجزات کی کہ وہ ثبوت حقیقت پر اونکی دلیل ہون جیسے مردہ کا
زندہ کرنا اور اندہونکی آنکھین روشن کرنا اور ہے علی ہذا القیاس اور کبہی زمین خدا کی اونمین سی ایک سے خالی نہین رہتی اور کمال
علم معجزے سے اوسکی حقیقت دلیل ہے اور ہر وصی دلیل ہے اوسکے
پیغمبر کی حقیقت پر اور یہہ جو حضرت نی اشارہ فرمایا کہ اخلاق و صفات مین

پیغمبر خلق کی شریک نہون اسکی وجہہ یہہ ہی کہ جوکہ خلایق مین امر معاش پر معارضات و مستاجرات واقع ہوتی ہین تو اسصورتمین ضرورت حکومت ایک حاکم کی ہوئی کہ وہ رفع تنازعات اسطرح کری کہ حیف و میل کی اوس حکم مین جا نہو اور جو حیف و میل ہوگا تو جلدی وہ لوگ آپسمین لڑکر فانی ہوجائین گے اور حاکم جبتک موید خدا کیطرفسے نہین ہوتا تو محفوظ حیف و میل سی نہین ہوتا اور حکم موقوف ہی اوپر جانے خصوصیات مقدمہ پر اور عقل بشری احاطہ جمیع خصوصیات احکام پر نہین کرسکتے تو ضرورت ہوئی کہ وہ حاکم موید بوحی ہوتا کہ جو کچھہ کہ وہ کری حق کری اور یہی حال امام کا ہی کہ جب وہ خلق مین اولی بالتصرف ہوا تو موید بالہام آلہی ہوا اور منصوب خدا کیطرفسے ہوا حکم اوسکا صحیح و درست ہوا اور حیف اور میل کو اوسمین راہ نہوا اور نیز یہہ بہی ضرور ہی کہ امام ہمیشہ زمانہ مین ہو ورنہ فسادیں واقع ہونگی ایک شخص نے حضرت امام مہدی علیہ السلام سی عہد طفولیت مین سوال کیا تہا کہ اسکی دلیل کیا ہی کہ امام منصوب خدا کیطرفسے ہو اور آدمی اپنی واسطے آپ امام تعین نہین کرسکتے آپنے فرمایا کہ امام جو آدمی مقرر کرینگی تو اپنی صلاح کیواسطے مقرر کرینگے یا فساد کیواسطی اوسنے کہا کہ صلاح کیواسطے آپنے فرمایا کہ لوگ حال ضمیر سی آگاہ نہین پہر ادنہین کیونکر معلوم ہوگا کہ یہہ امام جو ہم کرتی ہین یہہ ہماری صلاح کریگا اکثر ایسا ہوا ہی کہ کمال صلاح مین فساد واقع ہوا ہی چنانچہ پیغمبر کہ کتاب خدا اونپر نازل ہوتی اور وہ موید بوحی ہین اونہون نی اپنی وفور عقل سی کسیکو مومن گمان کیا اور پہر وہ منافق نکلا سائل نے کہا یہہ نہین ہوسکتا آپنی فرمایا کہ موسی علیہ السلام پیغمبر اولوالعزم تہے اور وہ اپنی اعیان قوم سی ستر آدمیکو اپنی گمان سی مومن تصور کرکی اپنی ہمراہ طور پر لیگئی اور وہ سب منافق نکلے کہ اونہون نے آواز سُنی پر اکتفا نکیا اور کہا کہ ہمین خدا کو ظاہر دکہا دو چنانچہ خدائی تعالے نے اون کے حال سے خبر دی ہے جب اوس برگزیدۂ خدا نے اپنے گمان سے اون کو اختیار کیا کہ یہہ اصلح اُمت ہین اور وہ افسد اُمت نکلے تو عوام الناس کے گمان پر کیا اعتبار ہوسکتا ہے جیسے کہ مہاجر و انصار نے امام مقرر کرلیا پس امام منصوب ہونا ایسا چاہئے کہ وہ عالم ہو ضمائر خلق پر اور ایسا شخص سوائی اسکے کہ خدا اوسکو منتخب کرکے مقرر کرے اور نہین ہوسکتا

اور نیز دلیلین اس امر کی کہ امام صغائر و کبائر سے محفوظ ہو بہت ہین چنانچہ اگر وہ گناہ سے محفوظ
نہوگا تو وہ خود محتاج اور کسیکا ہوگا کہ وہ اوسے گناہ سی مانع آئے اور نیز خلق کو بہی اوس سے
نفرت ہوگی کہ آپ تو یہہ ایک کام کرتا ھی اور ہمین منع کرتا ھی اور اسکے سوا بہت سی دلیلین ہین
کہ وہ کتب کلامیہ مین مرقوم ہین اس مختصر مین اوسکی گنجایش کہان اور نیز دلیلین اس امر کی
کہ امام کا ہمیشہ ہونا دنیا مین ضرور ھی بہت سی ہین اول یہہ کہ اگر کوئی افزونی و کمی دین کو
نہ جانیوالا ہو اور کم کو زیادہ اور زیادہ کو کم نکری تو ہور مسلمانونکی مختلط و مشتبہہ ہوجاین
اور کوئی آدمی حق و باطل مین فرق نکری دوسرے یہہ کہ امام کا ہونا سبب امان اہل دنیا ھی
چنانچہ حق تعالے نی اپنے پیغمبر کو فرمایا ھی کہ خدا عذاب سے اون کو معذب نہین کرتا حالانکہ
تو اونمین ھی اور جناب رسالت پناہ صلعم نی فرمایا ھی کہ ستارہ امان اہل آسمانکی ہین
اور میری اہلبیت امان اہل زمین کی ہین چنانچہ جب ستارہ آسمان سے زایل ہونگے تو قیامت
اونکی قایم ہوگی اور جب میری اہلبیت زمین پر نہ رہین گے تو قیامت اہل زمین کی برپا ہوگی
چنانچہ مصداق اس خبر کا یہہ ھی کہ خاصہ و عامہ سب اسپر متفق ہین کہ بعد خروج حضرت
امام مہدی علیہ السلام کی قیامت قایم ہوگی چنانچہ جناب علی بن الحسین علیہ السلام نی
فرمایا ھی کہ ہم ہین امام مسلمانون کے اور ہم ہین حجت خدا عالم مین اور ہم امان ہین اہل زمین
کی عذاب سے اور ہماری برکت سے خدا تعالی نگاہ رکہتا ھی آسمانون کو زمین پر گرنے سے اور
ہماری برکت سے امان مین رکہتا ھی خدا تعالی زمین کو اور اہل زمین کو پانی مین غرق ہونی سے
اور ہماری برکت سی اللہ تعالی مینہ برساتا ھی اور زمین سے نعمتین پیدا کرتا ھی اگر امام
زمین پر نہو تو زمین اوسیوقت پارہ پارہ ہوجای اور سب غرق ہوجائین راوی کہتا ھی
کہ مینی حضرت سی پوچہا کہ امام جو غایب ہو اوس سے خلقت کو کیا منفعت پہونچتی ہی آپنی
فرمایا جیسی آفتاب زیر ابر سے خلقت کو منفعت پہونچتی ہے پس مسلمہ اہل حق سے کہ ثبوت
ایمان و صحت عبادت مشروط ھی اعتقاد امامت آئمہ اثنا عشر علیہم السلام پر چنانچہ حضرت
علی بن الحسین سے روایت ھی کہ حضرت رسالت پناہ صلعم نی فرمایا کہ اگر آدمی روز قیامت
کو ساتہہ عمل ستر پیغمبر کے آئیگا خدا اوسکو قبول نکریگا جبتک اوس شخص کو ولایت میری

اور میری اہلبیت کی ہونگی اور نیز امام مین علامت امام بھی ہونی ضرور ہی چنانچہ ابن بابویہ نے
بسند قوی حضرت علی بن موسی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ اون حضرت نی فرمایا
کہ امام کی علامتین یہہ ہین کہ داناترین مردم ہو اور جمیع مردم عصر سے پرہیزگارتر و بردبارتر ہو
اور شجاعت و سخاوت و عبادت مین سب سے زیادہ ہو اور ختنہ کیا ہوا پیدا ہو اور ہنگام
ولادت خون و کثافت اوسکے ساتھہ نہو اور پیش و پس سے یکسان دیکھتا ہو اور سایہ نرکھتا ہو
اور جسوقت وہ تولد ہو تو زمین پر ہاتھہ رکھکر بندائی شہادتین بلند کری اور کبھی محتلم نہو آنکھین
اوسکی اور طرف جائین مگر دل کسیطرف نجائی اور جو کہ واقع ہو خواب مین بھی وہ اوس سے
مطلع ہو اور فرشتے اوس سے باتین کرین اور زرہ رسولخدا صلعم کی اوسکی قامت پر درست
آئی اور کبھی بول و غائط کو اوسکی کوئی ندیکھی کہ خدا تعالی نے زمین کو موکل کیا ہی کہ
چھپالیتی ہی اور بدن اوسکا مشک سے خوشبوتر ہو اور مومنون کی نزدیک وہ جان سے
عزیزتر ہو یعنی بیجان او سپر نثار کرین اور مردم پر اونکی مادر و پدر سی زیادہ مہربان ہو اور
تواضع و فروتنی مین خدا کیواسطی سب سے زیادہ ہو اور جس امر خیر کا لوگون کو حکم دی آپ اوسی
زیادہ کرتا ہو اور جن اموری سی آدمیون کو منع کری آپ اوسی زیادہ مجتنب ہو اور دعا اوسکی
مستجاب ہو حتی کہ وہ اگر پتھر کو کہی کہ دو ٹکڑے ہو جا تو وہ ہو جائی اور سلاح و حربۂ ذوالفقار
اوسکے پاس ہو اور اوسکی پاس ایک صحیفہ ہوتا ہی کہ نام سارے شیعون کی جو قیامت تک
ہونگے اوسمین لکھی ہوئی ہین اور دوسرا صحیفہ ہی کہ اوسمین نام دشمنون کے جو تا قیامت ہو
اور جامع اوسکی پاس ہوتا ہی اور وہ نامہ ہی کہ طول اوسکا ستر گز کا ہی اور تمام حوائج
الہی کہ آدمی اوسکے ساتھہ محتاج ہین اوسمین لکھی ہین اور جفر اکبر و اصغر اوسکے پاس ہو
اور وہ ایک پوست نرکی ہی اور ایک پوست گوسفند کی ہے اور اوسمین سب علوم اولین
و آخرین اور علم سب پیغمبرون کے اور وصیون کے اوسمین لکھی ہین حتی کہ جو [illegible]
وہ بھی اوسمین لکھا ہی اور نیز مصحف فاطمہ اوسکے پاس ہوتا ہے حضرت صادق نے فرمایا
ہین کہ مصحف فاطمہ مین حصہ کلام اللہ سے زیادہ ہی اور اوسمین حال آیندہ مرقوم ہی
اور وجہ اوسکے لکھی جانیکی یہہ ہوئی کہ جب جناب رسولخدا صلعم نے انتقال کیا تو

حضرت فاطمہ علیہا السلم کو نہایت رنج ہوا خدا تعالی نے ایک فرشتہ بھیجا کہ وہ حضرت سیدہ کی تسلی کیواسطے قصہ کہا کرتا تھا اور حضرت علی علیہ السلم اوسی لکھتے تھے اور وہ مصحف اخبار آیندہ پر محتوی ہے حضرت صادق علیہ السلم فرماتی ہین کہ ہمین شب جمعہ کو رتبہ عظیم ہوتا ہی کہ اوس رات کو اللہ تعالے جمیع ارواح پیغمبران و اوصیای گذشتہ کو اور امام حی کی روح کو رخصت دیتا ہی کہ وہ عروج کرتے ہین عرش تک اور ہر قائمہ عرش کے پاس دو رکعت نماز پڑہتے ہین اور سات دفعہ طواف عرش کرتے ہین اور پہر اپنی بدنکی طرف رجوع کرتی ہین اور بہت سا علم امام حاضر پر افزون کیا جاتا ہے اوہی حضرت فرماتی ہین کہ مین اگر درمیان موسی و خضر کے ہوتا تو اون سے کہتا کہ مین تم دونو سے افضل ہون اور چند علم کا اونسی بیان کرتا کہ وہ خبردار نہوتے اسواسطی کہ وہ علم گذشتہ جانتی تھے اور مین جانتا ہون علم گذشتہ و آیندہ اور پیغمبر سے ہمین میراث پہونچی ہے غرض سب ائمہ علیہم السلم مین حضرت رسول خدا کا پرتو ہی اور جسقدر کہ ہماری حضرت سے معجزات ظاہر ہوے کسی نبی سے ایسی ظاہر نہین ہوئی چنانچہ چند معجزات لکہے جاتے ہین +

حال تولد مبارک جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

واضح ہو کہ ہر چند تولد باسعادت حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بعد سب پیغمبران اولو العزم کے واقع ہوا ہی لیکن بموجب حدیث اول ما خلق اللہ نوری حضرتکو سب پر اولیت و اقدمیت ہی

ظہور سے غمی نیست پیش اند اگر دیگران
پیشی گذشت است بر دیگران * پس از جلوہ برگ برسید ہا چو شب رخت بندد سحر سید ما
سہ برمی کہ اشرف عالم نشست * خوش خرم آمد مقدم نشست + نہ بینی کہ آخر دہد جوہری
بخیتی جلوہ بر مشتری + +

ظاہر ہے کہ جو کوئی کسیکا خزینہ ہوتا ہے اوسکی جدائی شاق تر ہوتی ہے اور اوسکو اپنے سے جدا نہین کیا جاتا الا کسی ایسی ہی امر اہم و عقدہ مبہم کے واسطے پس جو کہ تبلیغ رسالت ہر نبی مرسل کے عہد مین ناتمام رہا اور ایمان نہ لاے الا اشخاص چند اس واسطے غیرت ایزدی مقتضی اس امر کی ہوئی کہ اب جہان کو اوسکی وجود باجود سے زینت بخشی کہ گمراہان وادی ضلالت کو شاہراہ ہدایت پر لاوے اور واپسان قافلہ الحق

منزل مقصود دکھائی اور بموجب آیہ وافی ہدایہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی
اتمام نعمت و استکمال دین کا باعث ہوکون وہ مصدر بعثت آدمیان پیشوای پیغمبران
خواجہ ہر دو سرا امام اتقیا چابک خرام میدان سبحان الذی اسری یکہ تاز مسیر قاب
قوسین او ادنی نقطہ دائرۂ کن فکان باعث ایجاد کون ومکان نظر کردۂ رحمت الٰہی مورد
عظمت نامتناہی باعث نازش جہان آفرین خاتم المرسلین حبیب خدا حضرت ابو القاسم
محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائما ابدا نظامی احمد مرسل کہ خرد خاک اوست

ہر دو جہان بستہ فتراک اوست	تازہ ترین سنبل صحرای ناز	خاص ترین گوہر دریای راز
امی گویا بزبان فصیح	از الف آدم و میم مسیح	بود درین گنبد فیروزہ خشت
تازہ ترنجی ز سرای بہشت	رسم ترنجست کہ در روزگار	پیش دہد میوہ پس آرد بہار

واضح ہو کہ اجماع علمای امامیہ رضوان اللہ علیہم اسپر ہے کہ ولادت باسعادت حضرت کی سترہوین
ربیع الاول روز جمعہ مطابق ١٩ ماہ اپریل ٥٧١ء ہنگام طلوع آفتاب اول عام فیل بادشاہی
نوشیروان مین واقع ہوئی اور اکثر علمای عامہ بارہوین ماہ مذکور روز دوشنبہ کے قائل ہین اور
بعضون نے آٹھوین اور دسوین بھی ماہ مذکور کی لکھی ہے اور حاملہ ہوئین حضرت کی والدہ شریفہ حضرت
ایام تشریق مین پاس جمرہ وسطی کی مکان عبد اللہ عبد المطلب مین اور حضرت تولد ہوئی
مکہ معظمہ شعب ابی طالب مکان محمد بن یوسف مین کہ اب او سجگہہ مسجد ہی اور زیارتگاہ خاص
وعام ہی اور تحویل ہوا نطفۂ زکیہ حضرت کا صلب حضرت عبد اللہ سی شکم حضرت آمنہ مین
شب جمعہ اٹھارہوین جمادی الثانی کو روایت ہے جس شب نطفۂ زکیہ نی شکم حضرت
آمنہ مین استقرار پکڑا اوس شب سروش غیبی نے عالم ملکوت مین ندا دی
کہ آسمان و زمین بارشش نور کرین اور فرشتگان ملاء اعلا اظہار مسرت وسرور
خازن جنت دروازے بہشت عنبر سرشت کی وا اور روایح عنبرین سے عالم کو معطر
کرے حضرت جبرئیل امین علم سبز محمدی سقف کعبہ پر نصب کرکے تمام زمین و زمانہ مین
بشارت رسان ہوگئے کہ آج نور محمدی شکم مادر مین جاگزین ہوا ہے برگزیدہ زمان سب
اہل جہان پر مبعوث ہوگا خوش نصیب ان امت کا جسکا محمد صلی اللہ علیہ

علیہ وآلہ وسلم سا پیغمبر ہو حضرت آمنہ سے روایت ہی کہ جب مین حاملہ ہوئی رسولخدا سی تو
کچہہ اثر حمل اپنی مین نپاتی تہی اور جو عوارض اور عورتون کو ہوتے ہین وہ مجہی اصلا نہوئی جب
چہہ مہینے گذر چکے تو مینے خواب وبیداری مین دیکہا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ تو حاملہ ہوئی سی بہترین
انس وجان یعنی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چنانچہ اوس روز سے مجہی یقین ہوا کہ
مین حاملہ ہون جب ایام ولادت نزدیک ہوئی تو پہر مینے اوسی شخص کو دیکہا کہ وہ کہتا ہے
کہ تو یہہ کہہ کہ مین پناہ پکڑتی ہون اور سونپتی ہون اوسکو صمد وواحد کو شر ہر حاسد سے اور نام
اس مولود کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکہنا اور نام اسکا توریت وانجیل مین احمدؐ ہے اور
قرآن مین محمدؐ ہے اور سکان زمین وآسمان اسکی حمد وثنا کرتے ہین اور پہر خواب مین دیکہا
مینے کہ ایک نور مجہسے نکلا ہی کہ تمام عالم اوس سے منور ہو گیا ہے اور اسقدر کثرت انوار
ہوئی کہ مینی مکہ سی محل بصرہ وشام برای العین مشاہدہ کئی اور اسیطرح پہلے ولادت
باسعادت حضرت حضرت عباس نے خواب مین دیکہا کہ حضرت عبد اللہ کی بینی مبارک سے
ایک مرغ سفید نکلا اور وہ پرواز کرکے اقصای مشرق ومغرب تک پہنچا اور پہر آکے
بام کعبہ پر بیٹہا اور تمام قریش نے اوسی سجدہ کیا بعد اسکے وہ مرغ ایسا بڑا ہوا کہ اقصای
مشرق ومغرب کو اوسنی گہیر لیا حضرت عباس فرماتے ہین کہ یہہ خواب مینی دیکہکر اسکی
تعبیر ایک راہب سے پوچہی اوسنی کہا کہ اگر یہہ خواب تونے سچ دیکہا ہی تو عبد اللہ کے پشت سے
ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ سراسر آفاق اوسکا تابع وفرمانبردار ہوگا اور اسیطرح عبد المطلب نے
خواب دیکہا اور حضرت ابوطالب سے بیان کیا کہ ایک رات مین حجرہ اسماعیل مین سوتا تہا
کہ یکایک ایک عجیب خواب مینی دیکہا اور مین ترسان اوٹہا وہان ایک کاہن نے مجہی
دیکہا کہ مین لرز رہا ہون یہہ حال دیکہکر اوسنی مجہسے کہا کہ ای سید عرب کیا واقع ہوا ہے
کہ تیرا رنگ اسقدر متغیر ہے مینی اوس سے کہا کہ مینی خواب ہولناک دیکہا ہے وہ یہہ ہے
کہ مین حجرہ مین سوتا تہا کہ یکایک مین نے خواب مین دیکہا کہ ایک درخت میری پشت سے
اوگا ہی اور وہ اسقدر بلند ہوا ہی کہ سر اسکا آسمان تک پہونچ گیا ہے اور شاخین اوسکی
انتہای مشرق ومغرب تک مین اور اوس درخت سے اسقدر نور ساطع ہوا کہ برابر

ستر نور آفتاب کے تھا اور تمام عرب و عجم کو مینی دیکھا کہ اوس درخت کو سب نے سجدہ کیا اور شکوہ و عظمت اوس درخت کی بڑہتی جاتی ھی ناگاہ ایک گروہ قریش نے چاہا کہ اوس درخت کو اوکھاڑ ڈالین جب اوس درخت کی پاس گئے تو ایک جوان نی کہ وہ نیکوترین خلق تھا اون سبکو وہان سے ہٹا دیا اور سبکی پشت شکستہ اور چشم کور کی پس مینی ہاتھ دراز کیا کہ ایکشاخ اوس درخت کی پکڑون کہ اوس جوان نے صدا دی کہ تجھی اس سے بہرہ نہین مینی کہا کہ باآنکہ یہہ درخت میرا ھی پھر مجھی اس سے بہرہ نہین اوسنی کہا کہ اس سے بہرہ اوس گروہ کو ھی جو اسمین لٹکتی ہین پس یہہ خواب مین دیکھکر ہراسان اوٹھا ہون جب عبد المطلب سی کاہن نی یہہ خواب سنا رنگ اوسکا متغیر ہوگیا اور اوسنی کہا کہ اگر تو یہہ خواب راست بیان کرتا ہی تو تیری اولاد مین سے ایک فرزند پیدا ہوگا کہ وہ پیغمبر اور مالک مشرق و مغرب ہوگا بعد اسکے عبد المطلب نے حضرت ابوطالب سے کہا کہ ای ابوطالب سعی کر کہ وہ جوان جسنی یاری اوسکی کی تہی وہ تو ہو اسی سبب سے حضرت ابوطالب نے جناب رسولخدا صلعم پر نہایت جانفشانی کی اور فرماتے تھے کہ واللہ ابو القاسم وہی درخت ہی اور نیز وہ جوان تعبیر حضرت امیر المومنین جناب علی مرتضی علیہ السلام سے بہی ہوسکتا ہی حضرت نے ترویج دین مبین مین کیا کیا جانفشانیان فرمائین اور اسیطرح اور بہی حضرت کے آبا و اجداد نی ایسی ھی امور معظمہ خوابمین دیکھی تہی کہ وہ سب حضرت کی عظمت و کرامت پر دال تہی چنانچہ کتب سیر اوس سے مملو ہین اور اسیطرح حضرت کی تولد ہونیکی خبرین اکثر کاہنون اور منجمون نی اسقدر دین کہ وہ بحد متواتر کو پہونچین چنانچہ حسان بن ثابت سے روایت ہی کہ مین ہنگام ولادت حضرت کی آٹھہ یا سات برس کا تہا مدینہ مین تہا ایکدن صبح کو سنا مینی کہ ایک یہودی اپنی قوم کو پکارتا تہا قوم نی اوس سے پوچھا کہ کیا سبب ہے جو تو ہمین پکارتا ہی اوسنی کہا کہ طَلَعَ اللّٰہُ اللَّیلَ نَجمُ اَحمَد یعنی طالع کیا اللہ تعالی نی اجکی رات ستارہ احمد کا اور اوسی رات حضرت تولد ہوئی تہی اور جمہور اہل سیر اسپر متفق ہین کہ حضرت آمنہ سوائی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کسی فرزند سے

حاملہ نہین ہوئین یہہ بہی ایک آپکی فضیلت ہے کہ خدا تعالی نے چاہا کہ اس گوہر یکتای بحر رسالت کا اور کوئی ثانی پیدا ہو روایت ہی کہ پہلی اس سے کہ حضرت آمنہ حضرت رسولخدا صلعم سے حاملہ ہون قریش بلائے قحط مین گرفتار تہی چنانچہ سب اونکی باغونکی درخت سوکہہ گئی تہے اور چارپائے لاغر ہوگئے تہے جب حضرت کے نطفۂ طیبہ نی شکم حضرت آمنہ مین قرار پایا اوسیوقت مینہہ اسقدر برسا کہ سب غدیر پر آب اور سب درخت سرسبز اور شاداب ہوگئی یہہ بہی حضرت ہی کی قدم میمنت لزوم کا معجزہ ہے القصہ جب وہ شب مبارک آئی کہ حضرت سید عالم و فخر آدم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وجود مسعود سے یہہ تیرہ خاکدان غیرت روضۂ رضوان ہوا اور برکت قدم شریف سے زمین غیرت عرش برین ہوا اوس شب کی برکت و عظمت کیونکر بیان ہو اور کس زبان سے بیان ہو نظامی شبی کاسمان مجلس افروز کرد شب از روشنی دعوئی روز کرد + سراپردہ ہفت سلطان سپہر + برآمود گوہر بجیبی حریر وہ رات روز عید سے سوا تہی اوسکے آگے شب برات کیا تہی کیسی عید و کیسی شب برات وہ شب ولادت اوس مجموعۂ عظمت و کرامت کی تہی جسکی ذات پاک سی روز عید نے خندگی پائی شب برات مین یہہ بزرگی آئی شب و روز و ماہ و سال و زمین و آسمان بلکہ سارا جہان اوسیکے طفیل سی مکمن خفا سے عرصۂ شہود مین آیا اور اس عالم نیستی مین سبکی ہستی کا وجود ہوا نظامی خوش آنشب کہ از مولدش کوہ طور علم بر در مکہ زد کوہ نور + چراغ زخش کردہ مشعل بپای + شب از اول شام شد صبح زای زہم تیغ در تیغ انباشتند + ز صید حرم تیغ برداشتند + ببالید بر خود زمین و زمان جہانی دگر یافت کون و مکان + ز افتادن لات و عزی شکست + قضا بر دل اہل انکار بست ز کسری کہ بر طاق کسری فتاد + زبان پایہ در درستی نہاد +

غزل

یہہ روز مولد سلطان دین ہے | یہہ دن عید سرور مومنین ہے
ہوا پیدا وہ نام آور جہان مین | بہت سکے جو خاتم کا نگین ہے
ہوا طالع وہ خورشید جہانتاب | جو اوج قرب کا ماہ مبین ہے
ہوا ہے تو فکن وہ نور اعلی | کہ وہ ظلمت سے دافع کفر و کین ہے
بڑہا ہے [illegible] | کہ رشک عرش مکہ کی زمین ہے
ہوئی ہے چار سو مکہ مین آواز | کہ اب خوبی سو عالم کی زمین ہے
وہ گلشن [illegible] جسکی ہر بات | تسلی بخش ارباب یقین ہے
وہ ابر فیض جسکی ذات [illegible] | بہار اول و نخل پسین ہے
سر عرش [illegible] | یہہ مہمان عرش روح الامین ہے
نہین کیا کچھ خدائی مین جدا [illegible] | مگر ایک آپکا ثانی نہین ہے

وظیفہ ہی یہی شیطان کا ہر دم	کہ احمد رحمت للعالمین ہے	خدا غفار اور احمد ہی مختار	ہمیں اب خوف محشر کا نہیں ہے
نگاہِ لطف ہو مولا کہ اسپر	بہت مضطر ولی مذنبین ہے	چلو مجرم چلو آپ سے کہدیں	کہ خوبی دین و دنیا کی وہ ہی ہے

حضرت امیر المومنین امام المتقین علی مرتضی علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شب جناب سرور کائنات صلعم متولد ہوئی جتنے بت کعبہ مین تہی سب منہہ کے بل گر پڑے اور آسمان سے ندا آئی کہ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا اور تمام عالم انوار نامتناہی سے روشن ہوگیا سنگ وکلوخ واشجار جسقدر دنیا مین تہے آپ کی ولادت کی بشارت رسان ہوئی اور تمام مخلوقات زمین و آسمان مسرت ولادت حضرت سے تسبیح خوان ہوئے ہر چرند و پرند خبر ولادت باسعادت سے مطلع ہوا اور زمین پر آپس مین پہاڑون نے صدا اسکے لا آلہ الا اللہ بلند کی آسمان پر طبقات جنت بانواع زیب و زینت مزین ہوئے اور اوس رات کی صبح کو تخت ہر ایک بادشاہ سرکش کا سرنگون ہوگیا اور تمام شاہان روئے زمین صامت و خاموش ہوگئے اور جتنے بت روئے زمین پر تہے وہ سب اوندھے ہوکر گر پڑے اور ایوان نوشیروان بادشاہ عجم کا متزلزل ہوا اور چودہ کنگرہ اوسکے گر پڑے اور دریاچہ ساوہ جسکی وہ پرستش کرتے تہے وہ زمین مین غائب ہوگیا اور وادی سماوہ مین جو رود کہ ہزار برس سے خشک تہا وہ جاری ہوگیا اور آتشکدہ فارس کہ ہزار برس سے برابر گرم چلا آتا تہا وہ سرد ہوگیا وہ کیا سرد ہوا گویا بازار آتش پرستون کا سرد ہوا اطاق کسری بیچ مین سے شق ہوگیا اور آب دجلہ اوسکے قصرون مین جاری ہوا اور ظلم کا ہونا نکلا اور سحر ساحرون کا برطرف ہوا اور شیاطینون کا استراق سمع کیلئے آسمانون پر جانا موقوف ہوا اور شہاب ثاقب سے راندے گئے شیطان گریزان تہا

اور فریاد کرتا تہا اوس ملعون کے اعوان انصار نے استفسار کیا کہ ای سید تو آج اسقدر مضطرب کیون ہی اوس ملعون نی جواب دیا کہ وای تمپر تم نہین جانتے کہ آج حادثہ عجیب ہوا ہے کہ مین اول شب سے زمین و آسمان کو متغیر دیکہتا ہون جب سے عیسی علیہ السلم آسمان پر عروج کیا ہی اوس دنسے آجتک کوئی ایسا حادثہ واقع نہین ہوا جو آج ہی تم جاؤ اور دریافت کرو یہہ سنکر سب شیاطین منتشر ہوئے اور سب جگہہ دریافت کیا مگر کچہہ انکشاف نہوا اور سب مایوس واپس آئے اوسوقت شیطان ملعون نے کہا کہ اسکا دریافت کرنا میرا کام ہے یہہ کہکر وہ ملعون روانہ ہوا اور تمام دنیا مین پہرا یہانتک کہ حرم کعبہ مین آیا تو دیکہا کہ تمام اطراف حرم مین ملائکہ بہری ہوئی ہین اور تسبیح گویان آسمان پر سے زمین پر آتے ہین جب اوس مردود نے جانیکا ارادہ کیا ملائکہ نے نہ جانے دیا اور مار کر ہٹا دیا آخر وہ ملعون مانند کنجشک کے چوزہ ہوکر کوہ حرا کیطرف سے داخل ہوا وہان حضرت جبرئیل تہے اونہون نے کہا کہ ای ملعون کہان جاتا ہی پہر جا یہہ دور باش اوس ملعون نے دیکہکر حضرت جبرئیل سے کہا کہ مین تمسے ایک سوال کرتا ہون یہہ کہو کہ آج کے رات زمین پر کیا واقع ہوا ہی حضرت جبرئیل نے جواب دیا کہ آجکی رات بہترین پیغمبران یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متولد ہوئی ہین یہہ سنکر اوس ملعون نی کہا کہ اونسے کچہہ مجہی بہرہ ہے جبرئیل نے کہا نہین پہر اوسنی کہا کہ انکی امت سی بہی بہرہ ہے جبرئیل نے کہا البتہ +

حضرت موسی کاظم علیہ السلام سے روایت ہی کہ جب حضرت متولد ہوئی تو دست چپ کو آپنے زمین پر رکہا اور دست راست کو آسمان کیطرف بلند کیا اور لبہای مبارک کو کلمۂ توحید یعنی لا الہ الا اللہ سے شکر فشان کیا اور روئی مبارک سی ایسا نور چمکا کہ اہل مکہ اطراف شام و محل بصرہ دیکہہ لئے اور حضرتکی شب ولادت اسقدر و فور نور ہوا کہ جن و شیاطین خوفناک ہوئی اور بولے کہ زمین پر کوئی امر عجیب واقع ہوا ہے یہہ حال دیکہکر جو شیاطین نی چاہا کہ آسمان پر جا کر حال دریافت کرین تیر شہاب سے ممنوع ہوئے +

ابن شہر آشوب وغیرہ نے حضرت آمنہ سی روایت کی ہی کہ وہ فرماتی ہین کہ جب وقت ولادت با سعادت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نزدیک ہوا اسوقت ایک دشت

مجھپر طاری ہوئی لیکایک کیا دیکھتی ہون کہ ایک مرغ سفید آیا اور اوسنی اپنے بالون مین مجھی لپیٹ لیا
اوسیوقت وہ دہشت میری جاتی رہی بعد اسکے وہ مرغ ایک جوان خوشرو بن گیا اور اوسکی
ہاتھہ مین ایک پیالہ تھا شراب طہور کا کہ رنگ اوسکا شیر سے سفید تر تہا اوسنی وہ پیالہ مجھی دیا
اور کہا کہ پی جا مینی وہ پیا تو وہ شیرین تر شہد سی تہا پھر اوسنی مکرر کہا کہ اور پی پہر مینی خوب
پیٹ بھر کر پیا بعد اسکے اوسنی میری شکم کیطرف ہاتھہ کیا اور کہا کہ اظہر یا سید العالمین
اظہر یا خاتم النبیین اظہر یا رحمۃ للعالمین اظہر یا نبی اللہ اظہر یا رسول اللہ اظہر
یا خیر خلق اللہ اظہر یا نور من نور اللہ بسم اللہ اظہر یا محمد ابن عبد اللہ و ظہر علیہ
و آلہ وسلم کالبدر منیر اور حضرت آمنہ سے روایت ہی کہ ہنگام ولادت حضرت کے
چند عورتون کو مینی دیکھا کہ وہ مانند نخل کے قد بلند رکھتی تہین اور بوئی مشک و عنبر اونکے
بدن نورانی سے ساطع و لایح تہی اور جامہ ہائی ملون بہشت پہنی ہوئی تہین وہ آئین
اور مجھسے باتین کرنے لگین اور اونکی باتین مردان دنیا کی مشابہ تہین اونمین سے ایک کے
ہاتھہ مین کاسہ شربت کا تہا اوسنی مجھی دیا اور کہا کہ اس شربت کو پی جا اور بشارت ہو
تجھے بہترین گزشتگان و آیندگان یعنی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب مینی
وہ شربت پیا تو وہ نور کہ میرے منہہ پر تھا اسقدر چمکا کہ تمام بدن کو میری احاطہ کر لیا
جب حضرت تولد ہوئی تو آپنے منہہ کعبہ کی طرف کیا اور سجدہ ادا کیا اور دست مبارک
آسمان کیطرف دراز کرکے اللہ تعالی سے مناجات کی حضرت آمنہ کہتی ہین کہ بعد اسکے
دیکھا مینی کہ ایک ابر سفید آیا اور حضرت کو اوسنی گھیر لیا بعد اسکے ہاتفی نے ندا دی کہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشرق و مغرب مین پھراؤ تا تمام خلایق جمال باکمال دیکھنے سے
مشرف ہو اور حضرت کا نام اور صورت پہچانے بعد اسکی وہ ابر برطرف ہوگیا چنانچہ
دیکھا مینی ایک پارچہ مین لپٹا ہوا کہ وہ سفید تر برف سی تھا اور نیچے اوسکے حریر سبز بچھی ہوئی تھی
اور حضرت کی ہاتھہ مین تین کنجیان مروارید تر کی تہین اور کوئی کہتا تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کلید ہائی نصرت اور سعود مندی و پیغمبری لیں بعد اسکے اور دوسرا ابر نورانی تر
ابر اول سے آیا کہ اوسمین آواز گھوڑون کی اور آواز [illegible] کی آتی تہی اور [illegible]

پھر حضرت کو گھیر لیا اور یہہ ندا مینی سُنی کہ گوینده کہتا ھی کہ پھراؤ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو
مشرق و مغرب مین اور عرض کرواسی روحانیات و جن و انس پر اور مرغان ہوا اور
جانوران دریا پر تاسب پہچانین اور عطا کرو اسی صفات آدمؑ و معرفت شیثؑ و شجاعت
و شکر نوحؑ اور خلت ابراہیمؑ اور لسان اسمعیلؑ اور رضای اسحقؑ اور فصاحت صالحؑ
اور حکمت لوطؑ اور بشارت یعقوبؑ اور جمال یوسفؑ و کلام و قوت موسیٰؑ و تحمل ہارون
و صبر ایوبؑ و صوت داؤدؑ و عبادت یونسؑ و جہاد یوشعؑ و عصمت یحییٰؑ و حکمت لقمانؑ و
حب دانیالؑ و وقار الیاسؑ و زہد و کرم عیسیٰؑ اور غوطہ دو اسی دریای اخلاق پیغمبران مین
غرض جو جو کہ خوبی سب پیغمبرون مین بانفراد تہی سو حضرت کی ذات جامع الصفات
مین موجود تہی بلکہ بہت زیادہ بقول شاعر ؎ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری
بعد اسکے وہ ابر ناپدید ہو گیا اور حضرتکو دیکہا مینی ایک حریر مین لپٹا ہوا اور ندا سُنی مینی
کہ گوینده کہتا ھی کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی جمیع دنیا کو اپنی قبضہ و تصرف مین لیا اور کوئی
چیز ایسی نہین رہی جو حضرت کی تصرف مین نہین داخل ہوئی آمنہ کہتی ہین کہ بعد اسکے
مینی حضرتکو دیکہا تو آپکے روی مبارک مین وہ درخشانی تہی کہ گویا آپ ماہ شب چہاردہم
ہین اور بوی مشک و عنبر آپکے بدن مبارک سی آتی تہی اور حضرت آمنہ سی روایت ہے
کہ جب حضرت متولد ہوئی تو مینی دیکہا کہ تین شخص نہایت نورانی آئی ہین گویا خورشید
اونکی جبین سے طالع تہا اونمین سے ایک کے ہاتہہ مین ابریق نقرہ تہی اور نافہ مشک
اور دوسری کی ہاتہہ مین طشت زمرد تہا اور وہ طشت چہ پہلو تہا اور چارون
طرف اوسکے مروارید لٹکتی ہوئی تہے اور قائل کہتا تہا کہ یہہ دنیا ھی اور بحر و بر و مشرق
و مغرب اوسکا ھی ای حبیب خدا اسکے ہر گوشہ سی جو چاہے سو لی حضرت نے دست
مبارک وسط طشت مین ڈالا اوسیوقت غیب سے آواز آئی کہ بخدای کعبہ کہ اسنی کعبہ کو
اختیار کیا اور اللہ تعالی نی کعبہ کو اسکا قبلہ نماز اور مولد مبارک مقرر کیا حضرت عباس
کہتے ہین کہ وہ رضوان بہشت تہا اور تیسری کی ہاتہہ مین ایک حریر لپٹی ہوئی تہی اول
اونھنی ایک آب طلا سے شکم مبارک کو شگافتہ کیا اور قلب مبارک کو سینۂ منور سے نکالا

اور نقطہ سیاہ کو آپ کے قلب منور سی نکالکہ پہینکدیا اور اوس حریر مین سے ایک گیاہ مانند ریزہ
سفید کی نکالی اور اوس سے دل مقدس کو پُر کیا اور بجائی خود درکہدیا اور اپنا ہاتہہ حضرت کی
شکم مبارک پر پہیرا اور حضرت سے باتین کین حضرت آمنہ کہتی ہین کہ وہ باتین مین نے سمجھی مگر
اسقدر کہ اوسنی کہا کہ تو حفظ و امان خدا مین رہ بتحقیق کہ مینی تیری دلکو ایمان و علم و حلم
و یقین و عقل و شجاعت سی بہردیا اور تو بہترین آدم ہی خوشا وہ جو تیری متابعت کری
اور وای اوسپر جو تیری مخالفت کری بعد اسکی ایک اور حریر سفید نکالی اور اوسمین سے
ایک انگشتری نکالی کہ اوسکی چمک سے چکاچوند آتی تہی اور اوس انگشتری سے مُہر بین
الکتفین حضرت کی کی کہ نقش ہوگیا بعد اسکے اوسنی کہا کہ مجہی خدا تعالی نی حکم دیا ہی
کہ تجہمین روح القدس دم کرون پس دم کیا اور بعض روایت مین ہی کہ ایک برد حضرت کو
پہنائی اور کہا کہ یہہ امان ہی فتنہ ہای دنیا سے اور پہر یہہ کہا کہ ای محمد علم سب پیغمبرونکا
تجکو دیا گیا اور کلید فتح و نصرت تیری ہاتہہ مین ہی اور اللہ تعالی نی ہیبت و عظمت
تیری لوگون کی دلمین اسقدر ڈالی ہے کہ جو تیرا نام سُنی گا مغلوب ہوگا اور حضرت
آمنہ سی روایت ہی کہ جب مجہی درد زہ پیدا ہوا تو مین تنہائی سے گہبرائی اور دلمین
کہا کہ ای کاش اسوقت لڑکیان عبد مناف کی میری پاس ہوتین یہہ میرے
دلمین خیال آتی ہی مینی دیکہا کہ بہت سی عورتین کہ بال اونکے سیاہ اور چہرے اونکی
سُرخ و سفید تہی وہ حاضر ہوئین اور اسقدر اونکی کثرت ہوئی کہ میرا سارا گہر بہرگیا
اور وہ سب کہنی لگین کہ ہم حورین ہین اللہ تعالی نے بہشت برین سے تمہاری خدمت
کیواسطی بہیجا ہی اور ہم تمہاری فرمانبردار ہین اور یہہ بہی حضرت آمنہ سی روایت ہے
کہ جب حضرت تولد ہوئی تو چار عورتین آسمان پر سے اوترین مین اونکو دیکہکر ڈری
اور مینی اونسی کہا کہ تم کون ہو یہہ سُنکر اونہون نی جواب دیا کہ ای آمنہ تم ڈرتی
کیون ہو پہر اونمین سے ایکعورت بولی کہ مین حوا ہون دوسری نی کہا کہ مین سارہ ہون
تیسری نی بیان کیا کہ مین ہاجرہ ہون چوتہی بولی کہ مین آسیہ بنت مزاحم ہون
حضرت حوا کے پاس سونے کا طبق تہا اور سارہ کی پاس چاندی کا آفتابہ تہا

اوسا وسمین آب کوثر بھرا ہوا تھا اور ہاجرہ کی ہاتھ مین عطر بہشت تھا اور آسیہ کے
پاس ایک مندیل سبز تھی بعد اسکے اونہون نی اوس آب کوثر سی حضرتکو غسل دیکر
میری گود مین دیدیا + منقول هی کہ جسوقت حضرت متولد ہوئی تو اثر نجاست
مثل خون وغیرہ حضرت کی بدن مطہر پر نہ تھا اور حضرت مستور بلباس انوار تھے
تا کسیکی نظر آپ کی ستر عورت پر نہ پڑے + اور جمہور اہل سیر اسپر متفق ہین کہ حضرت
مختون اور مقطوع السرہ متولد ہوئی اور لکھا هی کہ حکمت الٰہی اسمین یہہ تھی کہ کوئی
مخلوق آپکی زیب وزینت مین شریک نہو + روایت هی کہ جب حضرت شکم
مادر سے زمین پر آئے تو آپنے سجدہ کیا اور باواز بلند فرمایا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
وانا محمد رسول اللہ اور ایک روایت مین هی کہ آپنے سجدہ کیا اور فرمایا ہبلی امتی
یعنی ای پروردگار بخش تو واسطی میری امت کو اوسیوقت آواز آئی وہبتک امتک
باعلیٰ ہمتک یعنی بخشا مینی تیری امت کو بسبب علو ہمت تیری کے اور پھر اللہ تعالیٰ نے
فرمایا اشہدوا یا ملائکتی ان حبیبی لا ینسی امتک عند الولادۃ فکیف ینسیہا یوم القیمۃ
یعنی گواہ رہو ای میری فرشتون کہ میرا دوست نہ بھولا اپنی امت کو وقت ولادت
پھر کیونکر بھولیگا اپنی امت کو دن قیامت کے اور صفیہ حضرت کی پھوپھی سے روایت
کہ حضرت کے تولد ہوتی ہی ایک ایسا نور چمکا کہ اوسکی روشنی مین کئی چیزین مینی دیکھین
پہلے یہہ دیکھا کہ حضرت نے سجدہ کیا اور امتی امتی فرمایا دوسرے یہہ کہ حضرت کے روے
مبارک کا نور نور چراغ پر غالب ہوگیا تیسرے یہہ کہ جسوقت مینی چاہا کہ حضرتکو
غسل دون غیب سے آواز آئی کہ ہمنی اسکو شستہ وپاک وپاکیزہ بھیجا هی اور بعض روایت
مین یہہ هی کہ جب آپکو غسل دینی کا ارادہ کیا تو حضرت نے خود فرمایا کہ مین غسل دیا گیا
ہون آب رحمت سے اور مین ازل مین طاہر تھا اور طاہر هی پیدا ہوا ہون +
فاطمہ بنت عبداللہ ثقفی سے روایت هی کہ وہ کہتی ہی کہ جسوقت حضرت آمنہ کو وضع
حمل ظاہر ہوئی تو مین اونکے پاس حاضر تھی اتفاقاً میری نظر آسمان کی طرف گئی تو
دیکھا تو ستارون نے زمین کیطرف میل کیا هی یہانتک کہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین پر

گر پڑینگے + حضرت عبد المطلب سے منقول هی کہ مین شب ولادت حضرت کے کعبہ مین
سوتا تھا ناگاہ دیکھا مینی کہ چارون گوشہ دیوار خانہ کعبہ کے مقام ابراہیم کی طرف مایل
ہوتی اور سجدہ کیا اور پہر آواز تکبیر بلند ہوئی کہ اللہ اکبر ای پروردگار محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ای پروردگار میری اب تونے مجھی پاک کیا نجاست
مشرکان اور آلودگی کافران سے پس اوسوقت جتنی بُت خانہ کعبہ مین تھے سب
لرزنے لگی اور منہہ کی بل زمین پر گر پڑے اور اون بتون مین سب سے بڑا بُت ہبل تھا
وہ بہی گرا اور اوسمین سے آواز آئی کہ آمنہ سے محمد پیدا ہوا اور سحاب رحمت و لطافت
فردوس آیا کہ اوسکو غسل دین اور عبد المطلب کہتے ہین کہ یہہ بہی دیکھا مینی کہ سب وہا
مکہ کیطرف متوجہ ہوئی اور ایک ابر سفید آمنہ کے حجری کی برابر مینی ایستادہ دیکھا
یہہ حال دیکھکر مین گہر کیطرف چلا اور کہتا جاتا تہا کہ یارب یہہ خواب ہے یا بیداری جب
گھر مین آیا تو دیکھا کہ وہ نور جو آمنہ کی پیشانی مین تہا اوسکا نشان نہین مینی آمنہ سی پوچھا کہ
وہ نور جو تیری پیشانی مین تہا وہ کیا ہوا آمنہ نے جواب دیا کہ میری یہان فرزند پیدا ہوا
وہ نور اوسمین ہی اور اوس لڑکے کو مجھسی مرغانِ زمردین بال نے لی لیا ہے وہ میرے
پاس نہین چہوڑتے اور یہہ ابر جو ایستادہ هی وقت ولادت میری سر پر سایہ افگن ہوا تھا
عبد المطلب کہتے ہین کہ مینی آمنہ سے کہا کہ میرے فرزند کو لا کہ مین دیکھون آمنہ نے کہا
کہ تین دن تک فرزند کو دیکھنی کی اجازت نہین مینی پوچھا کیا سبب آمنہ نے کہا کہ جسوقت
لڑکا پیدا ہوا اوسوقت ایک شخص دراز بالا کہ قد اوسکا مانند نخل خرما کی تہا وہ میرے
پاس آیا اور اوسنی مجھسے کہا کہ اس لڑکے کو تین دن گھر سی باہر نہ نکالنا اور تین دن تک
کسی آدمی کو نہ کہانا عبد المطلب کہتے ہین کہ یہہ بات سُنکر مجھی غصہ آیا اور مینی
تلوار کہینچکر کہا کہ مجھی میری فرزند کو دکہا نہین مین تجھی ہلاک کرونگا یہہ حال دیکھکر
آمنہ گھبرا گئی اور مجھسی کہا کہ وہ لڑکا فلان مکان مین ہی جا کر دیکھہ آؤ مینی قصد
اوس مکان کا کیا اوسیوقت اوس مکان کی اندر سی ایک شخص با عظمت و ہیبت نکلا
کہ ویسا شخص مینی کبہی نہ دیکھا تہا اور شمشیر برہنہ ہاتھہ مین لئی ہوئی تہا اوسنی مجھ سے کہا

اور کھا تکلثتک ثکلتک یعنی روئی تجکو تیری مان کہان آتا ھی مینی جواب دیاکہ اپنی گھر مین
اپنی فرزند کو دیکھنے آتا ہون یہہ سنکر اوس شخص نی کھاکہ اولٹے پانون پہر جا کہ جبتک
فرشتگان مقربان بارگاہ اوسکی زیارت سے مشرف نہولین گے کوئی بنی آدم اوسکو نہ دیکھہ
سکیگا عبد المطلب یہہ کہتے ہین کہ سنکر لرزہ میرے بدن پر طاری ہوگیا اور میرے
ہاتہہ سی تلوار گر پڑی اور مین باہر نکل آیا اور چاہا کہ قریش کو اس حال سی آگاہ کرون لیکن
ہرگز یارائی تقریر نہوا القصہ جب تین دن گذر گئی تو مینی حضرتکو دیکھا اور نہایت بسرت
اندوز ہوا اور خانہ کعبہ مین لاکر خدائتعالی کی سپرد کیا اور محمد نام رکھا اور پہانسی لاکر آمنہ کو
دیا اور درباب حفاظت تاکید بلیغ کی * کعب الاخبار سی حضرت کی تولد کی یون روایت ہے
کہ جس شب حضرت آمنہ جناب مقدس نبوی سی حاملہ ہوئین تو منادی نی سات آسمانو نمین
ندا کی کہ بشارت ہو تمہین ای زمین و دریا و چرند و پرند کہ آج دُرِ شاہوار نطفہ طیبہ
خاتم انبیا نی قرار پکڑا الغرض تمام زمین پر کوئی ایسا نہ تہا جسکو یہہ مژدہ مسرت لزوم
نہ سنایا گیا ہو اور حضرت کی شب ولادت ستر ہزار قصر یاقوت سرخ کی اور ستر ہزار
قصر مروارید کی بنائی گئی کہ اونکو قصور ولادت کہتی ہین اور سب بہشتون کو زینت دیگئی اور
بہشت کو بشارت دیگئی کہ شاد ہو تیرا پیغمبر پیدا ہوا پس بہشت اس مژدہ سی خندہ ناک ہوئی
اور ہمیشہ خندان رہیگی * اور دریا مین ایک ماہی ھی کہ نام اوسکا طموسا ہی اور وہ
سردار و بزرگ سب ماہیون کی ھی سات سَو دُم رکہتی ھی اور سات سَو گاؤ اوسکی
پشت پر چلتی ہین کہ ہر گائی اوسمین سی دنیا سی بڑی ھی اور ہر گائی ستر ہزار شاخ زمرد
سبز رکہتی ھی مگر اوس مچھلی کو خبر نہین ہوتی وہ ماہی حضرت کی ولادت کی خوشی سے حرکت
مین آئی اگر اللہ تعالی اوسی ٹھہرا نہ دیتا تو تمام دنیا اولٹ جاتی اور کوئی کوہ ایسا نرہا
جسنے دوسرے کوہ کو بشارت حضرت کی ولادت کی ندی ہوا اور سبنے صدائی لا الہ
الا اللہ بلند کی اور حضرت کی کرامت کی سبب سب کوہ کوہ ابو قبیس کے پاس گرکر مطیع
ہوئی اور سب درختون نی شاخ و میوہ سی شادی ولادت باسعادت حضرت سی
تقدیس کی اور آسمان کے مابین ستر عمود نور کے کہ ایک دوسرے سی مشابہ نتہا برپا کیے گئے

او حضرت آدم علیہ السلام کی روح کو بشارت ولادت حضرت کی دی گئی اور ستر ہزار درجہ
حُسن حضرت آدمؑ کا زیادہ کیا گیا اور اوس وقت تلخی مرگ کی حضرت آدم کی مُنہہ سی گئی
اور بہشت مین کوثر کو اضطراب ہوا اور ستر ہزار قصر دُر و یاقوت کی واسطی نثار
ولادت حضرت کی کوثر نی باہر نکالے اور شیطان کو زنجیرون سی باندہ کر چالیس دن
تک قلعہ مین محبوس کیا اور تخت اوسکا پانی مین ڈبو دیا اور سب بُت سرنگون ہوئی
اور صدائی واویلا اونسے بلند ہوئی اور یہہ آواز کعبہ سی سُنی کہ ای آل قریش تمہاری
پاس آیا بشارت دینی والا ثواب کا اور ڈرانے والا عذاب خدا سے + + +
روایت ہی کہ جب حضرت عبد اللہ حضرت آمنہ سی نکاح کر چکے ایکدفعہ حضرت عبد اللہ
اپنی بہائیون کی ساتہہ باہر تشریف لیگئی راہ مین ایک نہر عظیم معلوم ہوئی حالانکہ پہلے
وہان نتہی لوگ اوسی دیکہکر متعجب ہوئی ناگاہ مابین آسمان و زمین سی آواز ہوئی کہ
ای عبد اللہ نھر کا پانی نوش کر جب حضرت عبد اللہ نی پانی پیا تو عسل سے شیرین اور
یخ سی سرد اور مشک سے زیادہ خوشبو تھا جب اونہون نے چاہا کہ بہائیونکو اطلاع
کرون وہ نھر ناپدید ہوگئی پس حضرت عبد اللہ جلد اپنی گھر مین تشریف لائی اوسی رات
نور جناب مقدس نبوی منتقل ہو کر پیشانی جناب آمنہ مین آیا اور حضرت آمنہ کا چہرہ
مانند آفتاب کے چمکنی لگا + واقدی اور شاذان سی روایت ہی کہ جب ایک مہینہ
حضرت کے حمل کا گذرا تو تمام درختون اور پہاڑون نی حضرت کے حمل کی آپسمین بشارت
دی اور اوسی مہینہ مین عبد المطلب مدینہ کو گئی اور حضرت عبد اللہ کو ہمراہ لیگئی
وہان پندرہ دن کی بعد حضرت عبد اللہ نی وفات پائی پس سقف گھر کی پہٹ گئی
اور ہاتفی نے ندا دی کہ جسکے صلب مین پیغمبر آخر الزمان تھا وہ مرگیا اور کون ہے
جو نہ مریگا جب دوسرا مہینہ حضرت کی حمل کو گذرا خدا تعالی نی ایک فرشتہ کو
حکم کیا کہ ندا کری مابین آسمان و زمین کے کہ ای ملائکہ میرے استغفار کرو واسطی محمدؐ
و آل محمد صلعم کے جب تیسرا مہینہ آپ کے حمل کو گذرا اللہ تعالی نی حکم دیا پہاڑون اور
دریاؤن اور زمینون اور درختون کو کہ سجدہ کرین واسطی تعظیم خاتم الانبیا کی چنانچہ

سب نے سجدہ کیا حتی اوسی اونٹ نے جسپر کہ ابو قحافہ سوار تھا اور شام سے مکہ کو آتا تھا جب مکہ کے نزدیک پہونچا تو اوسکے اونٹ نے جسپر سوار تھا سر زمین پر رکھدیا ابو قحافہ ہر چند اوسے مار کر ہٹانا چاہا مگر اوسنے نہ مانا اس عرصہ مین صدا آئی کہ اس حیوان کو مت مار کہ اسنے بہی ایک امر عظیم کیلئے خدا تعالی کے حکم سے سارے مخلوقات کی ساتھہ سجدہ کیا ہے ابو قحافہ نے پوچھا وہ امر عظیم کیا ہے پہر ندا آئی کہ تین مہینہ ہوئے کہ محمد رسول اللہ صلعم اس عالم مین تشریف لائے جب چار مہینہ گذرے تو حبیب زاہد کہ مشاہیر زہاد سے اوس زمانہ مین تہا کہتا ہے کہ مین مکہ کو جاتا تہا رستہ مین ایک ہرن کو دیکہا مینے کہ سر بسجدہ ہے مینے چاہا کہ اوسے اوٹہاؤن اوسوقت ہاتف کی آواز آئی کہ اسکو کچہہ نہ کہہ کیونکہ تمام خلایق بر و بحر اور سہل و جبل اس شکریہ مین کہ نبی زکی چار مہینہ کی ہوئی سر بسجدہ ہین جب پانچوان مہینہ گذرا اور وہ زاہد اپنی صومعہ کو پہرا تو دیکہا کہ اوسکا صومعہ مانند سیماب کی لرزاں ہے اور اوسکی محراب پر بلکہ یہود و نصاری کی تمام صومعونکی دیوارون پر یہہ لکہا ہے کہ ایمان لاؤ پیغمبر آخر الزمان پر اور اوسکی خدا پر اور نزدیک ہے ظہور اوسکا خوشحال اوسکا جو اوسپر ایمان لاتی اور افسوس ہے اوسپر جو اوسکا انکار کری حبیب نے کہا کہ مین اقرار کرتا ہون اور ایمان لاتا ہون ✣ جب چہہ مہینے حضرت کی حمل کی گذرے تو اوس زمانہ مین اہل مدینہ اہل یمن اپنی عیدگاہ مین گئے اور رسم اونمین یہہ تہی کہ ہر برس دن مین چند مرتبہ ایک درخت عظیم کی پاس کہ نام اوسکا ذات الواط تہا جاتی تہی اور وہان کہاتی پیتی تہے اور شادی کرتے تہی اور اوس درخت کی پرستش کرتی تہی حسب معمول جب اوس درخت کی پاس گئے تو ایک صدای عظیم یہہ اوس درخت مین سے آئی کہ ای اہل یمن و ای اہل تہامہ و بت پرستان جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا اور ای گروہ اہل باطل اب تمہاری ہلاکت کا ... سب اپنی اپنی گہر جلدی چلیگئی ✣ جب سات مہینے حمل کو گذرے تو سواد بن قارب حضرت عبد المطلب کی خدمت مین آیا اور اوسنے کہا کہ شب گذشتہ مینے خواب و بیداری مین دیکہا کہ آسمان کے دروازے

کہل گئی ہین اور ملائکہ زمین پیاو تری ہین اور کہتی ہین کہ زمین کی زینت کرو واسطے تولد
ہونی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ رسولخدا کی کہ وہ پسر زادہ عبد المطلب کا ہی اور وہ رسول
کافہ خلق کیطرف ساتہہ شمشیر قاطع کی اسود کہتا ہی کہ مینی پوچہا وہ کون ہی اوسی
کہا محمدؐ ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف یہہ خواب سنکر
حضرت عبد المطلب نے اسود کو فرمایا کہ یہہ خواب پنہان رکہنا کسی سے نکہنا + +
جب آٹہوان مہینہ آپکے حمل سی گذرا وہی ماہی مذکور اصیبا اپنی دُم پر ایستادہ
ہوئی اور دریا متموج ہوا پس فرشتہ نی اوسی ندا دی کہ ای ماہی اضطراب کرکہ
تمام دریا کو شور مین لائی اوس ماہی نی جواب دیا کہ جب خدا تعالی نی مجہی پیدا کیا تہا
تو فرمایا تہا کہ جب مین محمد ابن عبد اللہ کو پیدا کرونگا تو تو اوسکے واسطے اور اوسکی
اُمت کیواسطی دعا کرنا اب کہ مینی سُنا کہ ایک فرشتہ دوسرے فرشتہ کو محمد کی ولادت کی
بشارت دیتا ہی پس مین بہی حرکت مین آئی اوس فرشتہ نی کہا کہ تو قرار پکڑ کر دعا کر +
جب نوان مہینہ آپکے حمل پہ گذرا تو اللہ تعالی نے سب آسمانونکی فرشتونکو وحی کی کہ تم زمین
پر جاؤ پس دس ہزار فرشتہ نازل ہوئی اور ہر ایک فرشتہ کی ہاتہہ مین ایک نور کی قندیل
تہی اور بی روغن کی وہ روشن تہی اور ہر قندیل پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکہا ہوا تہا
وہ فرشتہ دور مکہ معظمہ مین ایستادہ ہوئی اور ہر ایک نے کہا کہ یہہ نور محمدؐ ہی اور سب
یہہ حال حضرت عبد المطلب سُنتی تہی اور پوشیدہ کرتی تہے جب نو مہینہ تمام ہوئی
حضرت آمنہ نی اپنی والدہ سی کہا کہ مین چاہتی ہون کہ میری پاس کوئی نہ آئی اور مین
حجرہ مین بیٹہکر مصیبت شوہر مین گریہ و بکا کرون پس اونکی والدہ نی کہا کہ ایسی شوہر پر
گریہ کرنا مناسب ہی پس حضرت آمنہ حجرہ مین جا کر گریہ و بکا مین مشغول ہوئین کہ یکایک
درد وضع حمل حضرت آمنہ کو معلوم ہوئی پس پیہا وہین اور دروازہ کہولنی کا ارادہ کیا
ہر چند در وا کیا مگر دروازہ نکہلا ناچار ہو کر جا بیٹہین اور بسبب تنہائی حضرت آمنہ کو
وحشت عظیم ہوئی ناگاہ دیکہا کہ سقف حجرہ شگافتہ ہوئی اور چار حورین اوسمین سے اوترین
اونکی نور سی حجرہ روشن ہو گیا اور جناب آمنہ سی کہا کہ تم ڈرو نہین ہم ہین خدا کی تمہاری

خدمت کرنیکی واسطی بہیجا ہی پس چارون طرف جناب آمنہ کی وہ چارون حوریں بیٹہین
اور جناب آمنہ بیہوش ہوگئین جب ہوش مین آئین تو دیکہا کہ جناب رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے دامن کی نیچی سجدہ مین ہین اور پیشانی نورانی زمین پر رکہی ہوئی
اور انگشت شہادت آسمان کیطرف اوٹہائی ہوئی لاالہ الا اللہ فرما رہی ہین اوس دن
سات ہزار نوسو چار مہینے اور سات دن حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کو گذری تہے
اور ایک روایت مین ہی کہ آٹہہ ہزار و نوسو چار مہینے سات دن ہوئی تہے اور جناب آمنہ نے
حضرت کو طاہر و مطہر و سرمہ کشیدہ دیکہا او سوقت ایک نور حضرت کے روئی مبارک سے
چمکا کہ سقف حجرہ شگافتہ ہوئی اور اوس نور مین جناب آمنہ نی جو جو قصر رفیع کہ حرم مین اور
اطراف جہان مین تہی وہ دیکہے اور اُس پر تو سے وہ خانہ کہ جسمین خدا جانتا تہا کہ اسمین اہل ایمان
پیدا ہونگے روشن ہوگیا اور جو بُت کہ مشرق و مغرب مین تہی سب منہہ کی بل گر پڑے
جب ابلیس نے یہہ حال غریبہ مشاہدہ کیا اپنی اولاد کو جمع کر کے کہا کہ آج کی دن کی سی
مصیبت مجہپر کبہی نہین پڑی آج ایک لڑکا پیدا ہوا ہی محمد بن عبداللہ پس وہ عبادت
بتون کی باطل کریگا اور لوگون کو خدا کیطرف دعوت کریگا پس وہ ملعون اور اوسکی اولاد
دریائی چہارم مین گئی اور چالیس دن تک روتے رہی بعد اسکی ان حورون نے حضرتکو
جامہ بہشت مین لپیٹ کر حضرت آمنہ کو دیا اور آپ بہشت کو گئین اور ملائکہ کو بشارت
حضرت کی ولادت کی دی پس جبرئیل و میکائیل علیہم السلام آسمان سی اوترے اور
اور بصورت دو جوان کے داخل حجرہ ہوئی حضرت جبرئیل کی ہاتہہ مین طشت طلا تہا اور
حضرت میکائیل کی ہاتہہ مین ابریق عقیق کی تہی پس جبرئیل علیہ السلام نی حضرت کو
ہاتہہ مین اوٹہایا اور حضرت میکائیل نے پانی ڈالا پس جبرئیل نی جناب آمنہ سی کہا کہ ای
آمنہ ہم اسی طہارت کیواسطی غسل نہین دیتی یہہ طاہر و مطہر ہی بلکہ ہم اسواسطے غسل
دیتی ہین کہ افزایش نور و صفا ہو بعد اسکے عطر ہای بہشت سی حضرتکو معطر و
خوشبو کیا ناگاہ بہت سی صدائین کہ اصوات ہای مختلفہ تہین در حجرہ مقدسہ پر
بلند ہوئین حضرت جبرئیل نے کہا کہ ملائکہ ہفت آسمان آتے ہین کہ پیغمبر آخر الزمان کو

سلام کرین پس وہ حجرہ بقدرت حق تعالی وسیع ہوا اور فوج فوج ملائکہ اوسمین داخل ہوتی تہی اور کہتی تہی السلام علیک یا محمد السلام علیک یا محمود السلام علیک یا احمد السلام علیک یا حامد + لمولفہ

السلام ای شفیع روز جزا	السلام ای حبیب خاص خدا	السلام ای ہدایت دارین
السلام ای خلاصۂ کونین	السلام ای بہار گلشن دین	السلام ای چراغ راہ یقین
السلام ای قسیم نار وجنان	السلام ای پیمبر یزدان	السلام ای طبیب درد گناہ
السلام ای دلیل ہر گمراہ	السلام ای نبی عرش مقام	شہسوار براق برق خرام
السلام ای محمد عربی	شرف دودمان مطلبی	السلام ای محیط فیض اتم
سبب آفرینش عالم	ہر صلوۃ وسلام صبح ومسا	تحیہ اور تیری آل پر مولا

پس جب ثلث شب گذری حق تعالی نے جبرئیل کو حکم کیا کہ چار علم بہشت برین سے لیجا پس جبرئیل علیہ السلام وہ علم لائے اور علم سبز کو کوہ قاف پر نصب کیا اوس علم پر سفید دو سطرین لکہی ہوئی تہین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور دوسرے علم کو کوہ ابوقبیس پر نصب کیا اور وہ علم دوشقہ رکہتا تہا ایک شقہ پر اوسکے لکہا تہا لا الہ الا اللہ اور دوسرے شقہ پر اوسکے لکہا تہا لا دین الا دین محمد بن عبد اللہ اور تیسرا علم بام کعبہ پر گاڑا اوس پر لکہا تہا طوبی لمن آمن باللہ وبمحمد وللعویل لمن کفر بہ من عند ربہ اور جو تہا علم بیت المقدس پر ایستادہ کیا اوس پر لکہا تہا لا غالب الا باللہ والنصر اللہ ولمحمد اور ایک فرشتہ نے کوہ ابوقبیس پر ندا دی کہ اہل مکہ ایمان لائو خدا پر اور اوسکی پیغمبر پر کہ وہ نور بہیجا ہی اوسنی اور اللہ تعالی نے ایک ابر بہیجا کہ اوس ابر سی زعفران و مشک کعبہ پر برسا اور بت کعبہ کے باہر حجرہ کیطرف منہہ کی بل گر پڑے اور حضرت جبرئیل ایک قندیل سرخ لائے اور در کعبہ پر لٹکا دی کہ بی روغن کی وہ روشن تہی اور جبین مبین جناب رسالت پناہ صلعم سے ایک برق نور کی ساطع ہوکر ہوا مین بلند ہوئی اور آسمان تک پہونچی اور کوئی گہر ایسا اہل ایمان کا نتہا جہان اوسکی روشنی نگئی ہو اور اوس رات جو توریت وانجیل و زبور دنیا مین تہے اونمین جہان جہان اسم شریف حضرت کا تہا اوسکے نیچی ایک قطرہ خون کا ظاہر ہوگیا تہا اسواسطی کہ حضرت پیغمبر

صاحب شمشیر ہین اور جو دیر و صومعہ دنیا مین تھا اوسکی محراب پر لکھا ہوا تھا کہ جانو تم
کہ پیغمبر اُمی متولد ہوا بعد اسکی حضرت آمنہ نے دروازہ کھولا اور باہر تشریف لائین اور جو
عجائب و غرائب کہ دیکھا تھا اپنی والدین اور والد کے سامنی بیان کیا جب عبد المطلب کو
یہہ خبر پہونچی وہ حضرت کی پاس آئی دیکھا کہ آپ بزبان فصیح تقدیس و تسبیح حق تعالے
کر رہی ہین اور حق تعالی نے ایک خیمہ دیبائی سفید بہشت کا در کعبہ پر بپا کیا اوسپر بخط سیاہ
لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا و نذیرا و داعیا الی اللہ
و سراجا منیرا وہ خیمہ چالیس دن تک رہا پس ایک شخص نے دست حرب و کثیف اوسی
لگا دیا اس سبب سے وہ اوپر چلا گیا ورنہ روز قیامت تک رہتا صبحکو جو اہل قریش مسجد
حرم مین آئی تو دیکھا کہ وہ قندیل جو بتون کی پاس روشن تہی وہ گل ہو گئی اور وہ زنجیر جو بڑے
بت کی گلے مین تہی وہ ٹوٹ گئی اور بتون کو دیکھا کہ مسجد سے باہر پڑے ہین یہہ سانحہ دیکھکر
نہایت حیران ہوئی کہ اس اثنا مین شیطان ایک راہب کی شکل بنکر آیا اور کہا کہ
ای اہل مکہ تشویش نکرو ان بتون کو جنہون نے گرا دیا ہی جلدی سے پھر رکھدو کہ جن
قابو نپائین دوسرے دن حضرت عبد المطلب جناب رسالت مآب صلعم کو لیکر کعبہ مین
داخل ہوئی داخل ہوتی ہی حضرت نے فرمایا بسم اللہ و باللہ پس کعبہ نے بفرمان پروردگار
جواب دیا کہ السلام علیک یا محمد و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور ہاتف سے ندا آئی کہ جاء الحق
و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا جسوقت عبد المطلب نے چاہا کہ موجب دستور
قدیم حضرت کے بدن مطہر کو بتون سے مس کرین تو اوسوقت پیچھے سے انکو کھینچا
عبد المطلب نے پیچھے دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا دوسری دفعہ پھر اونہون نے ارادہ کیا تو ایک
شخص نے اس زور سے کھینچا کہ عبد المطلب زمین پر جھکگئی بعد اسکی ہاتف نے آواز دی
کہ ای عبد المطلب تو چاہتا ہی کہ بدن نازنین طیب و طاہر بدن نجس سے ملی تب عبد المطلب نے
استغفار کی تیسری دن حضرت عبد المطلب نے ایک گہوارہ چیزہای سیاہ کا خرید کر
کہ جو مرصع کیا ہوا تہا جواہر سے اور ایک پردہ دیبائی سفید مطرز بہ طلا اوسپر ڈالا
اور ایک عقد مروارید و جواہر کا اوس گہوارہ مین ڈالدیا کہ آپ اوس سے کہیلتی رہین پس

حضرت جب بیدار ہوتی تہی تو اوہن دانون پر تسبیح الٓہی فرماتی تہے اور گہوارہ مین ماہ و ستارہ
آپ کیطرف مائل ہوتی تہے چنانچہ حضرت عباس سی روایت ہی کہ وہ کہتے ہین کہ مینی
حضرت سی عرض کیا کہ میرا اسلام لانیکا یہہ سبب ہوا کہ جس زمانہ مین آپ گہوارہ مین تہی
اوس زمانہ مین آپنے چاند سے باتین کین اور جسطرف آپ انگشت مبارک سی اشارہ فرماتی
تہی ماہ اودہر پہیر جاتا تہا حضرت نی فرمایا کہ مین اوس سی باتین کرتا تہا اور وہ مجہسی باتین
کرتا تہا وہ مجہی بہلاتا تہا کہ مین گریان نہون اور مین اوسکی صدا سنتا تہا جسوقت وہ گرسی کے
نیچی جاکر سجدہ کرتا تہا چوتہے دن سواد بن قارب آیا کہ حضرت کو دیکہی جب پردہ گہوارہ کا
اوٹہایا تو ایک برق حضرت کی روئی مبارک سی چمکی کہ اوس سے سقف خانہ شگافتہ ہوگئی
اور اسودنے اور حضرت عبد المطلب نے وفور نور سے آنکہین آستین سے ڈہانپ لین پس
یہہ حال جو اسود نی دیکہا بیتاب ہوکر حضرت کی پانو پر گرا اور کہا کہ مین ایمان لایا اس طفل پر
جب حضرت ایکماہہ ہوئی تو جو حضرت کو دیکہتا تہا گمان طفل ایکسالہ کا کرتا تہا اور ہمیشہ
صدائی تسبیح و تہلیل تقدیس حقتعالی آپکے گہوارہ سی بلند رہتی تہی اور حال طاق کسری
مین دفعہ گرنے کا اور بہتی کا اور خواب دیکہنا موبد موبدان وزیر کسری کا یہہ کہ شتران قوی ہیکل
دست آسگے ہین اور عربی گہوڑے بہی ہین اور وہ داخل بلاد عجم ہوئی اور تعبیر پوچہنی
اسکی کاہنون سے اور بشارت دینی اونکی حضرت کی تولد سی اور شب ولادت حضرت کی
دیکہنا سطیح کاہن کا عجائبات اور وفور برکات و انوار کا اور آنا اوسکا مکہ مین واسطہ بشارت
دینا اوسکا حضرت کی تولد ہونے سے اور زرقا کاہنہ کا آنا اور سارے ساحرون کا خبر دینا یہہ
سب کتب مطولہ مین مذکور ہے قلم کو کیا طاقت اور زبان کو کیا قدرت کہ وہ سب امور
غریبہ جو حضرت کی ولادت باسعادت مین ظاہر ہوئی اوسکا احصا کری غرض جب
حضرت چار مہینہ کی ہوئی تو حضرت آمنہ نی انتقال کیا اور حضرت اتنی سی عمر مین بی
مادر و پدر ہوگئے حضرت عبد المطلب نے حلیمہ بنت عبد اللہ کو حضرتکو دودہ پلانے کو دیا ✦
رضاعت حلیمہ سے روایت ہی کہ جس برس حضرت رسالت پناہ صلعم تولد ہوئے
اوس سال ہماری بلاد مین قحط سالی تہی سب عورتین بنی سعد کی مکہ کو آئین کہ جلکر اطفال

اہل مکہ کو دودہ پلانے کیواسطے لینے مین ہی ایک دراز گوش پر کہ وہ نہایت ناتوان و کم رو تہا
اوس پر سوار تہی اور ایک اوٹنی میری پاس تہی کہ ایک قطرہ دودہ کا اوسکی پستانمین
تہا اور میری پستان مین ہی دودہ اسقدر نہ تہا کہ میرا لڑکا سیر ہو کر تئی تمام رات
بسبب گرسنگی کی سوتا نہ تہا جب ہم سب مکہ مین پہونچی تو حضرت کو یتیم سمجہکر کسی نے
نہ لیا کہ کون اسکی طرفسے ہماری پرورش کریگا غرض مجہسے پہلے کر سب نے اور لڑکے
لیلئی جب مین آئی تو میری ہاتہہ کوئی لڑکا نہ آیا پس مین عبد المطلب کے پاس گئی
اور حضرت کو لیا اور اپنی زانو پر بٹہایا دیکہا مینی کہ جب حضرت نے میری طرف نظر کی
تو ایک نور حضرتکی چشم مبارک سے نکلا بعد اسکے مینی دودہ پلانے کا ارادہ کیا تو
حضرت نے پستان راست کیطرف رغبت کی باآنکہ پستان راست میری بیکار تہی
اور کبہی اوسمین دودہ نہوا تہا نہ کسی فرزند کو اوس سے مینی دودہ پلایا تہا ہرچند مینی
پستان چپ سے حضرت کو دودہ پلانا چاہا مگر حضرت نے نہ پیا ناچار مینی پستان راست
حضرت کے منہہ مین دی اوسیوقت حضرتکی برکت سے وہ پستان پر از شیر یہانتک ہو گئی
حضرت کے لبون سے دودہ گرتا تہا مین حیران تہی کہ بارہ لڑکون کو مینی پستان چپ سے
دودہ دیا تہا یہہ برکت اس لڑکے کی ہی غرض مین حضرتکو لیکر اپنی شوہر کی پاس گئی
اوسیوقت حضرتکی برکت سے اوٹنی ہماری پر از شیر ہو گئی اور اسقدر دودہ اوسکی پستانون
مین ہوا کہ ہمکو اور ہماری اولاد کو کافی ہوا اول حضرت کا یہہ معجزہ دیکہا کہ پستان راست
میری پر از شیر ہو گئی اور دوسرا معجزہ یہہ اوٹنی کا دیکہا علی الصباح خوش و خرم
حضرت کو مینی اپنی سامنی دراز گوش پر بٹہایا اور روانہ ہوئی جسوقت حضرت اوس
دراز گوش پر سوار ہوتی اوسنی منہہ کعبہ کیطرف کر کر تین دفعہ سجدہ کیا اور گویا ہو کر یہہ کہا
کہ مینی بیماری سے شفا پائی سستی میری دور ہو گئی یہہ سب کچہہ اسلئی ہوا کہ خاتم المرسلین
و بہترین اولین و آخرین مجہپر سوار ہی بعد اسکے وہ اسقدر تیز رفتار ہوا کہ میری کسی رفیق کا
چارپایہ اوسکی برابر نہو سکتا تہا غرضکہ مکہ سی روانہ ہوئی اثناء راہ مین ایک غار مین سے
ایک پیر مرد نکلا کہ نور جبین سے اوسکی ساطع تہا اوسنی حضرت کو سلام کیا اور عرض کی کہ اللہ تعالی

نی مجہی آپ پر موکل کیا ھی کہ ہر امر مین آپ کی رعایت رکہون بعد اسکی ایک گلہ آہون کا میری
برابر سی گذرا اور سنی بزبان فصیح کہا کہ ای حلیمہ تو نہین جانتی کہ کسکو تربیت کرتی ہی یہہ پاکیزہ
ترین پاکیزگان ھی اور جس کوہ و دشت کی پاس مین گذرتی تہی وہ حضرت کو سلام کرتی تہی
پس حضرت کی قدم مبارک سی ایسی برکت ہماری ہان ہوئی کہ ہم توانگر ہوگئی اور حیوانات
ہماری بہت سی ہوگئی اور کبہی حضرت جامہ مین حدث نہ کرتے تہی اور کبہی کشف عورت
آپکا نہین ہوا ہمیشہ ایک جوان کو دیکہا مینی کہ جامہ حضرتکی ستر عورت پر ڈالتا تھا +
ابن شہر آشوب نے حلیمہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت تین ۳ مہینکی ہوئی تو زمین پر بیٹہی
اور جب نو ۹ مہینکی ہوئی تو لڑکون کے ساتہہ پہرنے لگے اور جب آپ ایک سال کی ہوئی
تو بہائیون کے ساتہہ گوسفندون کو چرانے گئے جب آپ پندرہ مہینہ کی ہوئی جوانان
قبیلہکی ہمراہ تیر اندازی کرتے تہی اور جب تیس ۳۰ مہینہ آپکی ولادت پر گذرے تو حضرت
کشتی مین جوانون کو زمین پر دی مارتے تہی پس حلیمہ آپ کو عبد المطلب کے پاس لیگئی
ابن عباس سے روایت ہی کہ جب چاشت کو سب بچون کیواسطی کہانا آتا تہا تو ہر ایک بچہ
آپسمین چہینتا تہا مگر حضرت دست دراز نفرماتی تہے اور جب اور لڑکے خواب سے بیدار ہوتی تہی
تو آنکہین اونکی چرک آلود ہوتی تہین اور حضرت خوشبو اور روشستہ خواب سی بیدار ہوتی تہی
روایت ھی کہ ایک دفعہ عبد المطلب کعبہ کی پاس بیٹہی تہے کہ ناگاہ ہاتف نی آواز
دی کہ محمد صلعم حلیمہ کے پاس سی ناپیدا ہوگیا پس عبد المطلب بی حواس ہوکر سوار
ہوئی اور کہتے تہے کہ اگر محمد صلعم پیدا نہوگا تو تمام قریش کو پراگندہ کرونگا پس اوسوقت ندا
ہوا سی آئی کہ حق تعالے محمد صلعم کو ضایع نکریگا وہ فلان وادی مین زیر درخت مغیلان ھی
جب عبد المطلب وہان پہونچی تو دیکہا کہ حضرت اوس درخت خاردار سی رطب آبدار
چنتی ہین اور تناول کرتے ہین اور دو جوان حضرت کے نزدیک کہڑے ہین جب عبد المطلب
حضرت کے نزدیک گئی تو وہ جوان ہٹ گئی اور وہ دو نوجوان حضرت جبرئیل و میکائیل تہی
پس حضرت عبد المطلب حضرت کو سوار کرکے لی آئی + ایک روایت مین ھی کہ
عبد المطلب نے حضرت کو درخت موز کی نیچی بیٹہی دیکہا جب حضرت سے پوچہا کہ تمہین یہان

یہان کون لایا حضرت نے فرمایا کہ ایک مُرغ سفید مجھی اپنی بال مین چھپاکر یہان لایا تھا
مین یہان گرسنہ وتشنہ ہوا تھا میوہ اس درخت کا کھایا اور پانی پیا اور مُرغ سفید
جبرئیل علیہ السلم تھا + شاذان سی روایت ہی کہ جب حلیمہ حضرتکو کہ لیچلی تو رستہ
مین فرزند حلیمہ کے حضرت سے امور غریبہ دیکھتی تھے اور متعجب ہوتی تہی اول یہہ دیکھا
کہ جسوقت آفتاب بلند ہوا اور حضرت حرارت آفتاب سی متاذی ہونی لگی اوسوقت
اللہ تعالی نی اسمعیل فرشتہ کو وحی کی کہ ابر سفیدکا سایہ حضرت پر کری کہ وہ ہمیشہ
حضرت کے ہمراہ رہی پس اوسیوقت ایک ابر حضرت کی سر پر پیدا ہوا اور مشک کی مانند
اوسمین سی پانی گرتا تھا مگر حضرت تک ایک قطرہ نہ آتا تہا اور تمام رودخانہ جاری ہوگئے
اور تمام جنگل پانی سی بھر گیا اور حضرت کی رستہ مین کہین گل تہی اور اوس ابر سے زعفران
گرتی تہی اور مشک برستا تھا اور کوہ ودشت کو حضرت کیواسطی معطر کرتا تھا اوس
صحرا مین ایکدرخت خشک خرمے کا تھا کہ برسون اوسکو خشک ہوئی ہوئی تہی جب
حضرت کو وہان بٹھایا حضرت نے اوس سے پُشت مبارک لگائی کہ استراحت فرمائین
پس اوسیوقت وہ درخت سرسبز ہوگیا اور رطب زرد وسرخ سی بارآور ہوا اور حضرتکی
ضیافت کی واسطی اوسمین سی رطب نیچی گرے پس حضرت نی تہوڑی دیر سایہ مین
اوس درخت کی استراحت فرمائی اور اپنی بہائیون سے مکالمہ فرمایا ناگاہ حضرتکی نظر
ایک چمن پر پڑی کہ وہ انواع گل ریاحین سی آراستہ تھا حضرت نی بہائیون سے کہا
کہ مین چاہتا ہون کہ اس چمن کی سیر دیکھون اونہون نی کہا کہ آپ فرمائین تو ہم بہی چلین
آپ نے فرمایا کہ تم اپنی کام مین مشغول رہو کہ مین تنہا جاتا ہون اور جلد انشاءاللہ تمہاری پاس
آتا ہون پس حضرت متوجہ اوس گلستان کے ہوئی اور سیر کرتی پہرتی تہی اور صنایع
اور بدایع قادر ذوالجلال کو تامل وتفکر ملاحظہ فرماتی تہے کہ ناگاہ ایک کوہ عظیم سامنی آیا
مگر رستہ نہ تھا کہ اوپر آپ جاتے جبکہ حضرت کی خاطر متعلق اوپر جانی کی تہی اوسیوقت
اسمعیل فرشتہ نی ایک صدا دی کہ وہ کوہ لرزنے لگا پس اوس فرشتہ نی کہا کہ بہتر
پیغمبران چاہتا ہی کہ تیری اوپر آئی اوسکے واسطی تو نیچی ہو پس اوسیوقت وہ کوہ

اسقدر نیچا ہوا کہ حضرت پانور کہڑا اوس پر تشریف لیگئی اور وہان دوسری طرف دیکہا تو زیادہ کیفیت
نظر پڑی حضرت نی اودہر کی جانب تشریف لیجانیکا ارادہ فرمایا مگر اودہر مار و عقرب اسقدر ستہے
کہ کوئی وہان چل نسکتا تہا پس اوسیوقت استحیائیل فرشتہ نے اون مار و عقرب کو ندا دی
کہ ای گروہ مار و عقرب اپنی سوراخون مین چہپ جاو کہ سید اولین و آخرین تہین نمیکی اوسیوقت
سب پنہان ہوگئی حضرت کوہ سے نیچے تشریف لائی وہان ایک چشمہ صافی دیکہا نہایت سرد
عسل سے شیرین و مسکہ سے نرم پس وہ پانی نوش فرمایا اور ایک لمحہ کنار چشمہ پر استراحت فرمائی
پس اوسوقت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و دردائیل علیہ السلم حضرت کی پاس آئی اور
حضرت کی خدمتمین بیٹہی جبرئیل نی کہا السلام علیک محمد السلام علیک یا احمد اسیطرح سے بہت
سلام کئی اور بہت سی مناقب بیان کئی اور کہا کہ خوشا حال اوسکا جو تجہپر ایمان لائے او ربدحال اوسکا
جو تجہسے منکر ہو پس حضرت نے جواب سلام اونکا دیکر فرمایا کہ تم کون ہو او نہون نے عرض کی کہ ہم بندۂ خدا ہین
اوسوقت حضرت جبریل کی پاس ایک طشت تہا یاقوت سرخ کا اور میکائیل کی پاس ابریق تہا
زمرد سبز کا اور وہ ابریق بہرا ہوا تہا آب بہشت سے پس جبرئیل آگے بڑہے اور حضرت کی مونہہ سے
مُنہہ پہکر تین ساعت تک اسرار خدا تعالے بیان کئی پہر کہا کہ ای محمد صلعم تم سمجہی جو ہمنی بیان کیا
حضرت نے فرمایا مین سمجہا پس حضرت کا سینہ علم اور حکمت الٰہی سے مملو کیا اور حقتعالی نے ستر ہزار
درجہ نور اوس خورشید فلک رسالت کا مضاعف کیا اور حضرت کا چہرۂ مبارک اسقدر چمکا کہ
کسیکو تاب نتہی کہ درست حضرت کا چہرۂ اقدس دیکہ لیے پہر جبرئیل نی حضرتکو لٹایا اور پیٹ شکم مبارک کو
چاک کیا اور دل حقایق منزل مین سے نقطۂ سیاہ کو باہر کیا اور قلب مبارک کو آب بہشت سے دہو یا
اور میکائیل پانی ڈالتی جاتی تہے **منقول** ہے کہ ایکدفعہ حضرت سے پوچہا کہ جبرئیل نے آپکے دل مین سے
کیا چیز دہوئی تہی آپنے فرمایا شک و شبہ اور کُفر ہرگز میری دل مین نہ تہا اور مین پیغمبر تہا اوس
عالم مین کہ روح آدمؑ کے بدن سے متعلق نہوئی تہی غرض بعد اسکے ایک مُہر اسرافیل نی نکالی کہ اوسپر
دو سطرین لکہی تہین ایک مین لا الٰہ الا اللہ دوسری مین محمد رسول اللہ پس وہ مُہر
حضرت کے کتف پر کی اور بعض روایت مین ہے کہ وہ مُہر دل پر کی کہ حضرت کا دل پُر از
نور ہوگیا اور اوس نور کی روشنی سے جہان روشن ہوگیا پس بعد اسکے دردائیل فرشتہ نے

حضرت کو دامن مین لٹایا حضرت نے استراحت فرمائی اوسوقت حضرت نی خواب مین دیکھا کہ میرے
سر سے ایک درخت عظیم پیدا ہوا ہی اور آسمان کی طرف بلند ہوا ہی اور بہت شاخین اوسمین سے
پیدا ہوئی ہین اور نیچے اوسکے گیاہ بہت سی ہے پس اوسوقت منادی نی ندا کی کہ ای محمدؐ وہ
درخت توہے اور شاخین تیری اہلبیت ہین اور وہ گیاہ محب تیری اور تیری اہلبیت کی ہین ای محمدؐ
بشارت ہو تجھی پیغمبری عظیم کی بعد اسکے دردائیل نی ایک ترازو نکالی کہ دونو پلڑی اوس ترازو کے
کشادگی مین مانند آسمان و زمین کی تہی پس حضرت کو ایک پلہ مین بٹھایا اور دوسرے اصحابون کو ایک
طرف بٹھایا مگر حضرت کے وزن نی افزونی کی اسیطرح ہزار نفر کو بٹھایا او سیر بہی افزونی کی غرض
سب اُمت کو اور پیغمبرون کو اور اوصیاؤن کو اور ملائکہ کو اور کوہ اور صحراؤن اور درختون کو اور تمام
مخلوقات کو ایکطرف رکہا مگر حضرت ہی کا پلہ بہاری رہا کوئی حضرت کی برابر نہوا اوسوقت فرشتون
نی جانا کہ حضرت بہترین اولین و آخرین ہین پس حضرت سب یہہ حال خواب و بیداری مین مشاہدہ
کرتی تہی بعد اسکے دردائیل نی کہا کہ ای محمدؐ نیکی اور خوشی ہی واسطی تیری اور تیری اُمت کی بعد اسکے
وہ ملایک آسمان پر گئی اودہر یہہ حال گذرا کہ جب بہت دیر ہوئی اور حضرت تشریف نہ لائی
تو فرزند حلیمہ کی ورمکی پاس گئی اور ماجرا بیان کیا پس حلیمہ نے یہہ سُنکر گریبان چاک کرکے مصیبت
زدونکے مانند فریاد کرنی شروع کی اوسوقت عبداللہ بن الحارث معہ اشراف بنی سعد کی سوار
ہو کر حضرت کا جویا ہوا اور جب حضرت عبدالمطلب کو خبر پہونچی تو وہ معہ خویش و اقربا سوار
ہو کر تجسس کرنے لگی اس اثنا مین ابو مسعود ثقفی اور ورقہ بن نوفل اور عقیل ابن وقاص مین سے
مکہ کی طرف آتی تہی گذر اونکا اوس وادی سے ہوا جہان حضرت تشریف رکہتی تہے جب نظر اونکی
درخت کیطرف گئی تو ورقہ نی کہا کہ مین تیس دفعہ اس رستہ سے آیا ہون مگر مینی یہان کبھی درخت
نہین دیکہا عقیل نے کہا تو سچ کہتا ہے اس درخت کی پاس چلنا چاہئی تا یہہ امر غریب منکشف ہو
جب اوس درخت کی نزدیک پہونچی تو ایک طفل کو نیچی درخت کی دیکہا کہ آفتاب اسکی جمال کی
تاب نہ لاسکتا تہا پس آپسمین اونہون نی کہا کہ یہہ جن ہے پہر کہا کہ یہہ نور جن مین کہان یہہ کوئی
فرشتہ ہے کہ انسان کی صورت بن گیا ہی پس ابو مسعود نی حضرت سے پوچھا کہ ای طفل تو جن ہی یا انس
حضرت نے فرمایا کہ مین فرزند آدم ہون اور محمدؐ بن عبداللہ میرا نام ہی ابو مسعود نے کہا کہ تو فرزند دلن

عبد المطلب ہی پھر تو اس مکان میں کیونکر آیا آپ نے فرمایا کہ خدا نے مجھے یہان پہونچایا پس ابو مسعود نے
حضرت کو اپنی آگے اٹھا لیا اور مکہ کیطرف یہہ سب روانہ ہوئی اثناء راہ میں عبد المطلب سے ملے اور عبد المطلب
حضرت کو دیکھکر نہایت خورسند ہوئی اور ابو مسعود کو پچاس ناقہ اور ورقہ و نوفل کو ساٹھہ ناقہ بخشے
اور بروایت حلیمہ کو ہزار مثقال طلا و دو ہزار درم عطا کئی اور مولف کتاب الانوار نے روایت کی ہی
کہ عادت اہل مکہ کی یہہ تہی کہ تولد سے بعد سات دن کی اطفال کو اپنی دایہ کو دودہ پلانیکو دیتی تہے
جب حضرت پیدا ہوئی تو بہت سی بی بیون نے چاہا کہ حضرت کی دایہ ہون حضرت نے کسیکا دودہ نہ پیا
ایکدن حضرت آمنہ سوتی تہین کہ ہاتف کی یہہ آواز سُنی کہ اپنی فرزند کیواسطی دایہ قبیلہ بنی سعد سے
کہ حلیمہ اوسکا نام ہی اختیار کر اور حلیمہ کہتی ہین کہ ایکدفعہ خواب و بیداری مین مینے دیکھا کہ ایک مرد آیا
اور اوسنے مجھے ایک نہر مین ڈالدیا کہ پانی اوسکا دودہ سی سفید تر اور عسل سی شیرین تر تھا
اور مجھسی کہا کہ یہہ پی لے پس مینے خوب پیا پھر مجھے وہ مرد اپنی جگہہ پر بٹہا گیا کہ کہا کہ مکہ کو جا وہان
ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اوسکے سبب سے تیری روزی کشادہ ہوگی پھر اوسنے میری سینہ پر ہاتہہ
مارا اور کہا کہ خدا تعالے تیرا شیر و حُسن افزون کری جب مین اوٹھی تو لوگ میری حُسن کو دیکھکر
حیران ہوگئی پس دوسرے دن ہاتف نے ندا دی کہ ای زنان بنی سعد مکہ کو روانہ ہو چنانچہ سب عورتین
روانہ ہوئین جو کہ بسبب قحط کی میری چارپائی مر گئی تہی مین بار بردار نرکہتی تہی اس سبب سے سبکے
پیچھے گئی مگر مکہ مین پہلی جو عورت حضرت آمنہ کی پاس جاکر طلبگار ہوتی تہی حضرت نام پوچھتی تہین
جب حلیمہ نام نپاتی تہین تو اوسکو ندیتی تہین یہانتک کہ مین پہونچی حضرت آمنہ نے میرا نام سنکر کہا
کہ یہہ ہی جسکا نام مینے ہاتف سی سُنا تہا پس حضرت آمنہ حلیمہ کو اوس حجرہ مین لیگئین جہان حضرت تھے
حلیمہ نے جو حضرت کی خورشید جمال کی روشنی دیکھی حضرت آمنہ سے کہا کہ کیا تمنی دن کو لڑکے
کی پاس چراغ جلایا ہی جناب آمنہ نے کہا کہ جس دن سے یہہ لڑکا پیدا ہوا دن کو نہ رات کو
ہمنے چراغ جلایا ہی نہین اسکے نور جمال نے ہمین چراغ سی مستغنی کیا ہی جب حلیمہ کی نظر جناب
رسالت پناہ صلعم پر پڑی تو دیکھا کہ ایک آفتاب ہی کہ جامہ سفید مین لپٹا ہوا ہے اور بوی مشک
و عنبر حضرت کی بدن مبارک سی ساطع ہی پس حلیمہ نے حضرت کو لیا اور روانہ ہوئی اثناء
راہ مین ایک رہبان کی پاس سے حلیمہ گذری کہ وہ ایک شخص کی سامنی اوصاف حضرت خاتم النبیین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑہ رہا تہا اور بیان کرتا تہا کہ وہ ظاہر ہو گیا ہو یا چند روز مین ظاہر ہو گا
ناگاہ ابلیس نے بصورت انسان ہو کر اوس راہب سے کہا کہ جسکا وصف کرتے ہو یہہ لڑکا وہی ہے جو یہہ عورت
لئی جاتی ہی پس وہ اوٹہے اور حلیمہ کے پاس آکر حضرت کی پیشانی مین جو نور چمکتا تہا اوسی دیکہا اس
اثنا مین شیطان پکارا کہ اس لڑکے کو پہلی اس سے مار و کہ یہہ تم پر مسلط ہو پس اونہون نے تلوارین کہینچین
اور حضرت کیطرف متوجہ ہوئے حضرت نے روی مبارک آسمان کیطرف کیا اوسیوقت صدای عظیم
مانند صدای رعد آئی حلیمہ کہتی ہی کہ دیکہا مینی کہ ایک آتش آسمان سے اوتری اور حضرت مین اور
اونمین حایل ہو گئی اور وہ سب کے سب یکبار جلگئے پہر مینی یہہ صدا سنی کہ بیفایدہ ہوئی سعی کافرون کی
پس بعد ہم اپنی قبیلہ مین داخل ہوئے حضرت کی برکت سے سب بلا و قحط و بیماری ہمارے قبیلہ سے رفع
ہوئی اور حضرت سے ہر روز نیا ایک معجزہ مین دیکہتی تہی اور ہر وقت دودہ پلانیکی حضرت سے یہہ سنتی تہی
کہ آپ فرماتے تہی کہ تعریف اوس خدا کو لایق ہی کہ جسنے مجہی اوس حرمت سے نکالا کہ جس سے اور پیغمبرون کو
نکالا ہی اور حضرت ایکدن مین اسقدر نمو کرتے تہے کہ اور لڑکے ایک مہینہ مین اور ایک مہینہ مین
آپ اسقدر بڑہتی تہی کہ اور سال بہر مین اور جب ہم کہاتی تہی تو طعام پر حضرت کا ہاتہ رکہوا لیتی تہے
سو دست مبارک کی برکت سی ہم سب سیر ہو کر کہا لیتی تہے اور طعام باقی رہتا تہا جب حضرت
سات برس کے ہوئی تو حلیمہ کے فرزندون کی ہمراہ بکریان چرانی تشریف لیگئی حلیمہ کہتی ہی
کہ ایکدن میری فرزند نی پانو ایک گوسفند کا توڑ ڈالا تہا اوسوقت دیکہا مینی کہ وہ بکری حضرت کے
پاس آئی اور یہہ معلوم ہوا کہ یہہ اپنی درد کی حضرت سے شکایت کرتی ہے پس دیکہا مینی کہ حضرت نے
دست مبارک اوس گوسفند کی پانو پر ملا اور کچہہ فرمایا اوسیوقت اوسکا پانو اچہا ہو گیا اور وہ
اور بکریون مین جا ملی اور سب حیوان حضرت کی مطیع فرمان تہی جسکو فرماتی تہی چلا جا وہ
جاتا تہا جسکو فرماتے تہی ٹہر جا وہ ٹہر جاتا تہا ایکدفعہ بکریان وہان گئین کہ اوس جنگل مین شیر
بہت سے تہی ایک شیر نے آکر ایک بکری پکڑ لی اوسوقت حضرت نے آگے بڑہکر کچہہ فرمایا تو شیر بکری کو
چہوڑ کر بہاگ گیا پس او برادر رضاعی حضرت کے پاس دوڑ آئی اور کہا کہ ہم تو ڈر گئی تہے مگر آپ نی
شیر سے کچہہ پروا نہ کی بلکہ اوس سے باتین کین حضرت نے فرمایا کہ ہان مینی اوس سے کہدیا کہ اب اس
جنگل مین نہ آنا بعد اسکی جب آپکا انشراح صدر ہو چکا جسکا قصہ آگے لکہا جاے گا

تو حلیمہ نے حضرت کو مکہ لیجانیکا ارادہ کیا اثناء راہ مین ایک کاہن نے حضرتکو دیکھا اور بیہوش ہوگیا
جب ہوش مین آیا تو اپنے خواشین سے کہا کہ یہہ لڑکا جو یہہ عورت لئی جاتی ہی اوسکو مار ڈالو
پہلے اس سے کہ یہہ تمہاری شہر کو خراب کری پس حلیمہ کہتی ہین کہ وہ لوگ شمشیر برہنہ کرکر میری
طرف آئی اوسیوقت اللہ تعالے نے ایک ہوائی تند بہیجی کہ سب اوسکے صدمہ سی زمین پر گر پڑی
اور مین صحیح و سالم مکہ مین پہونچی ✤ حلیمہ روایت کرتی ہین کہ مین حضرتکو جس خیمہ مین رکہتی تہی
اوسمین سے بوئی مشک آتی تہی اور ہر روز دو مرغ آسمان سی اوترتی تہی اور حضرت کی جامہ
مین چلی جاتی تہی اور بنی سعد مین ایک درخت خشک تہا کہ وہ کبہی میوہ نہ لایا تہا ایکدن مین
اوسکے نیچی بیٹہی تہی اور حضرت میری دامن مین تہی اوسوقت وہ درخت حضرت کی قدم کی برکت سے
سرسبز ہوگیا اور جس جگہہ مین حضرت کو بٹہاتی تہی وہان گیاہ سبز و نہر آب کی پیدا ہو جاتی تہی
بنی سعد مین ایک عورت بہت مفلس تہی کہ اوسکو ام سکینہ کہتے تہے وہ ایکدن حضرت کو اوٹہا کر
اپنی خیمہ مین لیگئی اوسدن سے وہ توانگر ہوگئی اور جب آپ سوتی تہے تو آنکہین آپکی کہلی رہتی تہین
اور گرمی و سردی آپ کو کوئی گزند نہ پہونچاتی تہی اور ہمیشہ میرے خیمہ سے آسمان تک نور ساطع رہتا تہا
اور جب چاہتی تہی کہ حضرت کا سر مبارک دہوتون اوسوقت کوئی اور دہو دیتا تہا اسیطرح
مین جب چاہتی تہی کہ کپڑے بدلون بی اعانت میری اوسوقت کوئی اور جامۂ نور پہنا دیتا تہا
حلیمہ کہتی ہی کہ جبتک حضرت ہماری پاس رہی تب تک کوئی آرزو ایسی نتہی کہ ہم کرتی تہی اور ہمین
حاصل نہوتی تہی چنانچہ ایکدن کا ذکر ہی کہ ایکدن بہیڑیا میری بکری لیگیا مین محزون ہوئی
اوسیوقت دیکہا مینی کہ حضرت نے روی مبارک آسمان کی طرف کیا ناگاہ دیکہا مینی کہ وہ جو گرگ
میری بکری کو لیگیا تہا وہ لاکر میری پاس چہوڑ گیا ✤ اسیطرح پہر دو بکریان میری بہیڑیا لیگیا اور
میرے لڑکے بہی محزون آکر وہ حال بیان کیا مینی کہا ای فرزند صبر کر کہ ہمین محمد کی صدقے سے
سب کچہہ میسر ہو جائیگا جب حضرت رسالت پناہ صلعم نے یہہ حال سنا اوس لڑکے سے کہا
کہ تو غم نکہا کل تیری بکریان بہیڑیی سے منگا دونگا پس وہ لڑکا متعجب ہوکر بولا کہ ای برادر
آج تو وہ بکریان لیگیا ہی کہا گیا ہوگا کل کہان سے لائیگا اور آپ کہان سے منگا دینگے آپ نے
فرمایا کہ خدا تعالی کی نزدیک یہہ سہل ہی پس دوسرے دن حضرت وہان تشریف لیگئے

جہانسے وه بکریان بہیڑیا لیگیا تها حضرت نے وہان دعا کی اوسیوقت وه بہیڑیا دونو بکریان لیکر حاضر
ہوا اور وجه زنده رہنے بکریونکی یهه ہوئی که جب وه بہیڑیا بکریان لیگیا تو ہاتف سے ندا آئی که ای
گرگ عذاب الٰہی سے ڈر اور ان بکریونکو نکہا الا انکو بہترین پیغمبران یعنی محمد بن عبد الله کے
پاس لیجا اس سبب سے وه بکریان بچ رہین اور وه گرگ حسب طلب لیکر حاضر ہوا اور حضرت کے
پانؤن مبارک پر گر پڑا اور عرض کیا که ای سرور و مہتر پیغمبران مجهی معذور رکہئی که مین یهه جانتا تها
یهه بکریان حضرت کی ہین یهه حال دیکہکر حلیمه کے فرزندنی تعجب کیا اور کہا که ای برادر تیرا
عجب حال ہے ✤ اور حلیمه سے روایت ہی که ہمیشه حضرت کی سر پر ابر کا سایه رہتا تها اور
حضرت کے نور سے میرا گہر روشن رہتا تها اور غایت بزرگی حضرت کی یهه تہی که میرا طفل بہی حضرت کا
رعایت ادب کرتا تها اور جبتک حضرت دوده نوش نفرمالیتی تہی وه لڑکا بہی نه پیتا تها
اور ہمیشه ایک شخص حضرت کی ہمراه رہتا تها اور کبہی حضرت کا جامه مینی نجس نه دیکہا معلوم
ہوتا تها که کوئی پاکیزه کردیتا ہی اور جب مین چاہتی تہی که حضرت کو برہنه کرون تو حضرت اضطراب
کرتے تہے که ایسا نہو که کشف عورت ہو اور جب مین بیدار ہوتی تہی تو حضرت سے یهه ذکر خدا سنتی تہی
که لا اله الا الله قدوسا قدمات العیون والرحمن لا تاخذه سنة ولا نوم ✤ اور کوئی چیز آپ
اوٹہے ہاتهه سے نه اوٹہاتی تہی سیدہی ہاتهه سے اوٹہاتے تہی اور اوٹہاتے وقت اور کہانے
پینے کیوقت بسم الله رب محمد فرماتے تہے ✤ حلیمه سے یهه بہی روایت ہی که ایکدن حضرت
میرے دامن پر بیٹہی ہوئی تہی که ایک گله گوسفندونکا آیا ناگاه ایک گوسفند اوسمین سے جدا
ہوئی اور آپکے پاس آکر حضرت کو سجده کیا اور سر مبارک کو بوسه دیا اور پہر چلی گئی
اور ہر روز ایک نور آفتاب سے روشن تر آسمان سے اوترتا تها اور حضرت کو گہیر لیتا تها
اور پہر الگ ہوجاتا تها ✤ حضرت امام محمد باقر علیه السلام سے روایت ہی که جب حضرت
کا سن ۲ مہینے کے ہوئی تو حضرت کی آنکہونمین رمد عارض ہوا پس عبد المطلب ایک
طبیب راہب کی پاس که وه جحفہ مین رہتا تها لیگئے اور طبیب کو آواز دی که ہم ایک بیمار
لائے ہین اسکی آنکہونکا علاج کر آواز سنکر طبیب نے اپنی صومعه سے سر باہر کیا اور کہا که بیمار کو
آگے لاؤ جسوقت حضرت کا روئی مبارک کہولا وه صومعه حضرت کی تعظیم کے واسطے

لرزنے لگا اور خم ہوگیا اور ایک نور اوس صومعہ مین بھر گیا اور وہان ملائکہ کی پانو کی آواز آنے لگی
پس راہب نے یہہ حال دیکھکر کہا کہ اسکی آنکھین احتیاج معالجہ کی نہین رکھتی ہین بہت سے نابینا
اسکی برکت سے بینا ہوجائینگے اور یہہ خاتم النبیین ہے اور یہہ سیّد عرب وعجم ہی اور مین اسپہ
ایمان لایا بعد اسکے حضرت عبد المطلب وفات پائی اور حضرت رسالت پناہ صلعم حضرت
ابو طالب کی کفالت مین آئے تو حضرت ابو طالب بھی حضرتکو اپنی سی جدا نکرتے تھے
حضرت ابو طالب سی روایت ہی کہ مین حضرتکو اپنی ہمراہ شب کو سُلاتا تھا اور جب مین
کہتا تھا کہ جامہ بدن سے الگ کرکے خواب کرو تو حضرت مین آثار کراہت معلوم ہوتی تھی اور جب
آپ جامہ اوتارتی تھی تو مجھسے فرماتی تھی کہ ای پدر اپنا مونہہ پھیر لو کہ یہہ طاقت کسیکو نہین کہ
میرا بدن دیکھی اور جب مین داخل لحاف مین ہوتا تھا تو بین اپنی مین اور حضرت مین ایک
کپڑہ حایل پاتا تھا اور وہ مین نہین پہچانتا تھا اور وہ ایسا نرم کپڑہ ہوتا تھا کہ مینی کبھی ویسا
نہین دیکھا اور خوشبو ایسا ہوتا تھا کہ گویا مشک مین اوسے غوطہ دیا ہی اور صبحکو وہ غایب
ہوجاتا تھا اور اکثر راتون کو مین حضرت کو لحاف مین نہ دیکھتا تھا اور جب مین تلاش مین
اوٹھتا تھا تو آپ اوسی لحاف مین آواز دیتی تھے کہ ای عم مین یہین ہون چلی آؤ اور ہر ایک
رات کو عجیب وغریب معاملہ حضرت سی دیکھتا تھا کہ ایک دن ایک گرگ کو دیکھا کہ وہ آیا
اور حضرتکو سونگھا اور حضرت کے گرد پھرا اور تذلل کرکے دُم اپنی زمین پر ماری اور اکثر دیکھتا تھا
کہ مرد خوشرو آتی ہین اور حضرت کی سر مبارک پر ہاتھ پھیرتے ہی اور پھر غایب ہوجاتے ہے
اور خواب مین مینی دیکھا کہ تمام دنیا حضرت کی مسخر ہوتی ہے ابو طالب کہتی ہین کہ ایکدن
حضرت غایب ہوگئی مین ڈھونڈنے کو گیا ناگاہ دیکھا مینی کہ حضرت چلی آتے ہین اور ایک
شخص آپکے ہمراہ ہی کہ مینی اوسکی مانند کوئی نہین دیکھا پس مینی حضرت سی کہا کہ ای فرزند
مینی تجھی کہا نہین کہ مجھسی جدا نہو اوس مردنی کہا کہ ڈرو نہین جب یہہ مجھسے جدا ہوتے ہین تو
مین ہمراہ رہتا ہون اور محافظت کرتا ہون * روایت ہی کہ جب حضرت کی عمر شریف
سات برس کی ہوئی تو یہودی جمع ہوئی اور اونہون نے کہا کہ ہمنی اپنی کتابون مین پڑہا ہے
کہ محمدکو اللہ تعالیٰ حرام سی اور شبہہ کی چیز سی محفوظ رکھیگا اوسکا تجربہ کرین پس ایک مرغ فربہ

مارکر بریان کیا اور جس مجلس مین حضرت اور سرداران قریش بیٹھی تھے وہان لائے اور وہ مرغ
آپکے سامنی رکھا سب نے کھانا شروع کیا مگر حضرت نے دست مبارک دراز نکیا یہودیون نے
پوچھا کہ آپ کیون نہین تناول فرماتے آپنے فرمایا کہ یہہ حرام ہی اور خدا مجھے حرام سے
نگاہ رکھتا ہی اونھون نی کہا کہ یہہ حلال ہی اگر کہو تو ہم لقمہ تمہاری منھہ مین رکھدین آپ نے
فرمایا کہ اگر لقمہ رکہہ سکو تو رکھو پس وہ ہرچند چاہتی تہی کہ لقمہ کو آپکے منھہ تک لیجائین ہو
نسکتا تھا کبھی اونکا ہاتھہ داہنی طرف چلا جاتا تھا کبھی بائین طرف جاتا تھا حضرت کے دہان
مبارک تک نہ پہونچتا تھا پس وہ دوسرا مرغ کہ وہ اونھون نی اپنی ہمسایہ کی یہان سے لیا تہا
اور مالک مرغ کا گھر مین نتہا مگر اونھون نی ارادہ کیا تہا کہ وہ آئیگا تو قیمت اسکی دیدینگی اوسکو
بریان کرکے حضرت کے سامنی لائی حضرت نی لقمہ جسوقت اوٹھایا وہ حضرت کی دست مبارک سے
گر پڑا آپنے فرمایا کہ یہہ مال شبہ کا ہی اور پروردگار نی مجھی شبہ سی محفوظ رکھا ہی بعد اسکی
یہودیون نی چاہا کہ حضرت کے دہان مبارک تک لقمہ لیجائین مگر نہو سکا بس اونھون نے اقرار کیا
کہ یہہ وہی پیغمبر ہے جسکا وصف ہمنی اپنی کتابون مین دیکھا ہے ✤ حضرت ابوطالب سے
روایت ہی کہ جب حضرت آٹھہ برس کے ہوئی تو مجھی سفر کا عزم ہوا پس رسولخدا صلعم
کو بہی مینی ہمراہ لیا راہ مین عجایب خوارق عادات جو دیکھی منجملہ اونکی یہہ ہے کہ اوس
زمانہ مین ہوا بہت گرم تہی دیکھا مینی کہ ایک ٹکڑہ ابر سفید کا آیا اور اوسنی حضرت کو
سلام کیا اور سر مبارک پر سایہ ڈالا اور اکثر انواع انواع طرح کی میوہ بہی اوس ابر مین سے
حضرت کیواسطی گرتے تہے اور بسبب گرمی کے قافلہ مین آب نایاب تھا دو اشرفی کو
ایک مشک پانی کی آتی تہی اور ہم حضرت کی برکت سی بہت پانی رکھتے تہے جہان حضرت
اوترتے تہے وہان حوض پانی سے بہر جاتے تہے اور گیاہ سبز زمین سے پیدا ہو جاتی تہی اور
جو شتر تہک جاتا تہا اوسپر آپ ہاتہہ پہیر دیتے تہے وہ اوسیوقت چلنی لگتا تہا جب
ہم نزدیک شہر بصرہ کے پہونچی ایک راہب کا صومعہ نظر آیا ناگاہ دیکھا مینی کہ وہ صومعہ
حضرت کی استقبال کیواسطے روان ہوا اور مانند اسپ تیز رفتار کے دوڑا آتا تھا
اوسمین ایک راہب تھا بحیرا نام اوسنی جو یہہ جنبش صومعہ کی دیکھی تو در صومعہ سی دیکھا

اور حضرت کو پہچانا اور صومعہ کے پاس ایکدرخت تھا خشک ہمیشہ قافلہ وہان اوترتا تھا
جسوقت حضرت نے اوس درخت کے نیچے نزول اجلال فرمایا اوسیوقت وہ درخت ابتہزاز مین
آیا اور سرسبز ہوگیا اور بہت سی شاخین اوسکی پیدا ہوگئین اور شاخون سے اوسنے حضرت کے
سر پر سایہ کیا اور تین طرحکے میوے اوس درخت مین لگے دو تابستان کے اور ایک
زمستان کا اور ایک حوض خشک وہان تھا وہ پر آب ہوگیا پس بحیرا حضرت کی قدمبوسی کو
آیا لوگون نے پوچھا کہ تو تو کسیکے پاس نہ آتا تھا یہہ کیا سبب ہے کہ جو تو اب کے یہان آیا ہے اوسنے کہا
کہ مین جسکے واسطے آیا ہون وہ وہ ہے کہ جسکے سر پر سایہ ابر ہے اور میرا صومعہ جسکے
استقبال کیواسطے متحرک ہوا اور درخت خشک سرسبز ہوگیا اور ایک نور مین اوسکی جبین سے
دیکھتا ہون کہ زمین و آسمان جس سے روشن ہین اور کچھہ لوگ دیکھتا ہون کہ وہ پنکھے زبرجد و یاقوت
کے لئے ہوئے ہین اور حضرت کو ہوا دے رہے ہین کہ حرارت گرمی کی رفع ہو غرض بحیرا
ایمان لایا اور حال اوسکا کتب مطولہ مین مسطور یہان غرض فقط معجزات سے ہے +
حضرت ابو طالب سے **روایت** ہے کہ راہ شام مین ہم ایکدرخت خشک کے نیچے اوترے
اور حضرت ہماری ہمراہ تھے پس برکت قدوم حضرت سے اوسیوقت وہ درخت سرسبز
ہوگیا اور اوسمین میوہ طیار ہوا اور جسوقت ہم چلنے لگے تو اوسوقت درخت نے تمام میوہ
اپنا حضرت پر نثار کیا اور بحکم خداوند متکلم ہوا کہ ای شجرۂ طیبۂ نبوت و دوحۂ
طاہرۂ رسالت اپنا دست مبارک مجھے لگائے کہ اوسکی برکت سے مین قیامت تک
سرسبز رہون پس حسب التماس اوسکے حضرت نے دست مبارک اپنا اوس پر پھیرا
اوسیوقت سبزی اور تازگی اوسکی حد سے زیادہ ہوگئی ہنگام مراجعت ہم اوس
درخت کے نیچے فروکش ہوئے تو دیکھا کہ جتنی دنیا مین انواع انواع طرح کے مرغ ہین
اون سب نے اوس درخت پر آشیانہ کیا ہے اور بعد دبہر مرغ کے اوس درخت کی شاخین
ہوگئی تہین اور مینے ایسا درخت بزرگ کبھی نہ دیکھا تھا پس سب وہ مرغ آئے اور
حضرت کے سر پر اپنے بالون کا سایہ کیا اور عرض کی کہ یا حضرت آپکی برکت
دست مبارک سے یہہ درخت ملجا و ماوا ہمارا ہوا ہے + + + + +

حال سفر کتاب انوار مین حالات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مین منقول ھی کہ حضرت
خدیجہ حضرت رسالت پناہ صلعم کا حال رہبانون سے سُنکر اور حضرت کا روی مبارک دیکھکر
بصد جان حضرت کی خواہان تھین اور مال و اسباب حضرت خدیجہ کی پاس اسقدر تھا کہ جسکا
بیان نہین ہو سکتا اول حضرت رسالت پناہ صلعم حضرت خدیجہ کی تجارت کی متکفل ہوئے
جو جو کہ اثناء راہ مین حضرت سے معجزے ظاہر ہوئی وہ لکھی جاتے ہین اور حالات کا یہان موقع نہین ہے
روایت ھی کہ حضرت عباس نی جناب خدیجہ سے کہا کہ میرا ارادہ کچھہ تمسے کہا چاہتا ھی
وی یہہ سُنکر بیتاب ہو گئین اور کہا کہ اونہین جلد لاؤ پس حضرت عباس جناب رسالت مآب کی
تلاش مین نکلی اور حضرت کو حجری پر دیکھا کہ چادر لپیٹی ہوئی خوابگاہ ابراہیم مین استراحت فرما رہی تھی
اور ایک اژدہای بزرگ آپکی بالین پر حاضر ہے اور برگ گل اوسکے منھہ مین ہے اوس سے وہ
حضرت کو ہوا دی رہا ہے حضرت عباس نی جو اوس اژدہے کو دیکھا شمشیر کھینچا اوسکی مارنیکا
ارادہ کیا اوسیوقت اوسنی حملہ کیا حضرت عباس نے حضرت کو آواز دی حضرت نے چشم مبارک
کھولی اوسیوقت وہ اژدہا ناپیدا ہو گیا آپنے فرمایا کہ اے عم شمشیر کیون کھینچی ہوئی ہو اوسوقت
حضرت عباس نے اوس اژدہے کا حال بیان کیا آپنے سُنکر تبسم فرمایا اور کہا کہ وہ اژدہا نہین تھا
ایک فرشتہ تہا فرشتہای آلہی سے کہ خدا تعالی نی میری حفاظت کیواسطی موکل کیا ھی مینی اکثر
اوس سی باتین کین ہین غرض حضرت عباس حضرتکو لیکر حضرت خدیجہ کی گھر مین آئے اور
حضرت خدیجہ نی بہت سا اسباب دیکر میسرہ اپنی غلام کو حضرت کے ہمراہ کیا اور فرمانبرداری کا
حکم دیا پس میسرہ نے ایک اونٹ حضرت کی سواری کے واسطی حاضر کیا
کہ وہ نہایت حرامزادہ تھا اور کسی سے رام نہوتا تہا جب اوسکو لائی تو وہ کف لا رہا تھا
اور چہرہ اوسکا سُرخ ہو رہا تھا اور صدای عظیم و مہیب دی رہا تھا
جسوقت وہ حضرت کی نزدیک آیا اوسیوقت دو زانو ہو بیٹھا اور اپنا سر
حضرت کی قدمون پر ملنے لگا حضرت نی دست مبارک اوسکی پُشت پر پھیرا اوسوقت
اوس اونٹ نی بکلام فصیح کہا کہ آج مجھا کون ہے کہ سید اولاد آدم
نے میری پُشت پر ہاتہہ رکھا لوگ یہہ دیکھکر متعجب ہوئے پھر

حضرت خدیجہ نے کہلا بھیجا کہ لباس پوشیدنی حاضر ہے مگر آپ کے قد کے موافق درست نہین
آپ نے فرمایا لے آؤ پس وہ لباس حاضر ہوا آپ نے اوسے زیب تن فرمایا اور وہ بدن پر درست
ہوا یہہ بہی حضرت کا معجزہ تہا کہ جو جامہ پہن لیتے تہے وہ درست ہوتا تہا اگر چہوٹا ہوتا تہا
تو بڑا ہو جاتا تہا اور جو بڑا ہوتا تہا تو چہوٹا ہو جاتا تہا غرض بعد اسکے حضرت روانہ ہوئی
تو گرمی بہت تہی اوسیوقت ابر پیدا ہوا اور حضرت کی سر پر سایہ افگن ہوا جب دو چار
منزلین طے ہوئین تو ایک وادی مین پہونچے کہ اوسے وادی اموا کہتے تہے سو اسطی کہ وہ محل
اجتماع خیل تہا ناگاہ ایک ابر پیدا ہوا حضرت نے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ اس ابر سے سیل نہ جاری ہو
بہتر یہہ ہے کہ دامن کوہ مین ٹہرین سب نے منظور کیا سوائے ایک کے کہ نام اوسکا مصعب تہا
اور بہت سا مال اوسکے پاس تہا اوسنے کہا کہ یہہ ضعیف رائے ہے کہ ہنوز اثر پانی کا ظاہر
نہین ہوا اور تم بہاگنے لگے پس وہ روانہ ہوا اوسیوقت باران بشدت تمام آیا اور سیل نے اوسکو
اور اوسکے مال کو واصل جہنم کیا اور سب آدمی حضرت کی برکت سے صحیح و سالم رہے چار
دن تک وہان قیام رہا اور بارش روز افزون ہوتی جاتی تہی میسرہ نے کہا کہ معلوم
ہوتا ہے کہ یہہ مہینہ مہینہ بہر تک نہ کہلے گا پہر یہان رہنے سے کیا حاصل مکہ ہی کو مراجعت
کرنی چاہئے اوسیمین حضرت نے خواب مین دیکہا کہ ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اے محمد صلعم
آپ محزون نہون جب صبح ہو تو آپ اسباب کی بار کرنے کا حکم دین اور کنار وادی مین
ٹہرئے اور جب دیکہئے کہ ایک مرغ سفید پیدا ہوا اور اوسنے بال سے پانی پر خط کہینچا
آپ بخاطر جمع اوس خط پر بسم اللہ فرما کر روانہ ہون اور سب اصحابون کو بہی حکم بسم اللہ
کہنے کا فرمادیجئے گا جو بسم اللہ کہیگا وہ سالم گذر جائیگا جو نکہیگا وہ غرق ہو جائیگا پس حضرت خواب سے
مسرور و شادان اوٹہے اور میسرہ سے فرمایا کہ اونٹون پر اسباب بار کرو لوگ حیران تہے کہ کیونکر اس پانی
عبور کرینگے یہان کشتی کا بہی مقدور نہین غرض حسب الحکم حضرت کے میسرہ نے اسباب بار کیا
ناگاہ وہ مرغ سفید نکلا اور اپنی پر سے پانی پر خط ڈالتا ہوا چلا گیا پس حضرت نے بسم اللہ و باللہ فرمایا
اور روانہ ہوئے آپ کے نصف ساق تک بہی پانی نہ پہونچا پہر آپ نے سب کو فرمایا
کہ ہر ایک بسم اللہ کہکر میرے پیچہے چلا آئے جو یہہ کلمہ نہ کہیگا نجات نہ پاوے گا غرض

سب بسم اللہ کھکر روانہ ہوئی مگر ایک شخص نے بسم اللات والعزی کہا اور وہ اوسیوقت غرق ہوگیا بعد اسکے آگے روانہ ہوئی راہ چلنی کی صورت یہہ تھی کہ پہلے ابوجہل وغیرہ روانہ ہولیتی تھے جب حضرت کا قافلہ روانہ ہوتا تھا اثناء راہ مین ایک جگہہ پہونچے کہ وہان ایک ھی کنوان تھا جو کہ ابوجہل پہلے پہونچا تھا اوسنی لوگون سے کہا کہ اس کنوئین سے مشکین بھر کر چہپالو تا پھر ہم اس چاہ کو بھر دین تا قافلہ بنی ہاشم کا جو آوی وہ تشنگی سے ہلاک ہوجاوی پس ان سب نے مشکین بھر لین ابوجہل نی ایک غلام کو کھا کہ تو یہان چہپکر حال دیکہہ جسوقت محمدؐ اور اوسکے یار یہان آئین اور تشنگی سے ہلاک ہون تو اوسکی خبر مجھی پہنچا کہ مین تجھی آزاد کرون پس وہ روانہ ہوا اور حضرت کا قافلہ آیا جب لوگ کنوئین پر گئے اور اوسی بھرا ہوا دیکہا تو اپنی حیات سی مایوس ہوئی اور حضرت کی خدمت مین آکر یہہ حال بیان کیا حضرت نی دعا کی اوسیوقت زیر قدم مبارک حضرت کے ایک چشمۂ آب شیرین نمودار ہوا کہ سب نی پیا اور چار پائے بہی سیراب ہوئی اور مشکین بہی بھر لین اور آگے روانہ ہوئی غلام جو پنہان تھا اوسنی جلدی کی اور ابوجہل کے پاس پہنچا اوسنی کھا کہ کیا خوشخبری لایا غلام نی کھا کہ جو محمدؐ سے دشمنی کریگا وہ رستگار نہوگا اور وہ ماجرا بیان کیا ابوجہل نہایت غصہ ہوا اور غلام کو زدوکوب کیا آگے روانہ ہوئی تو شام کے ایک جنگل مین پہونچی کہ درخت اوسمین بہت تھے ناگاہ ایک اژدہائی عظیم مانند درخت خرما کے کہ آنکھون سے اوسکی آگ نکلتی تہی صدائی مہیب کرتا ہوا نکلا اوسکو دیکہکر اونٹ ابوجہل کا بھاگا اور اوسکو گرادیا اور استخوان پہلو اوسکا ٹوٹ گیا اور بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تو غلامون سی کھا کہ یہان فروکش ہو جسوقت قافلہ محمدؐ کا آئیگا تو محمدؐ کا اونٹ اس اژدہے کو دیکہکر بہاگیگا اور اوسے ہلاک کریگا اس عرصہ مین حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ ای پسر ہشام یہان کیون فروکش ہوا ھی یہان تنگہہ اوترنے کی نہین پس مکر سے ابوجہل نی کہا کہ آپ سید عرب ہین مین نہین چاہتا کہ آپ سے مقدم چلون آپ ہمسے مقدم ہوکر روانہ ہون حضرت عباس یہہ قول اوسکا سنکر خوش ہوئی حضرت رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اے عم اسنی ایک مکر کا اندیشہ کیا ھے اس سبب سے ہمین مقدم رکہتا ھی پس حضرت اول روانہ ہوئی جب درہ مین داخل

ہوئی تو وہ اژدہا پیدا ہوا اور حضرت کی اوٹنی نے چاہا کہ رم کری آپنے صدا دی کہ ای ناقہ تو
کس چیز سے ڈرتی ہے خاتم پیغمبران تجھ پر سوار ہے بعد اسکے حضرت نی اژدہے کیطرف
مخاطب ہو کر فرمایا کہ جہان سے تو آیا ہی وہان چلا جا اور متعرض کسی اہل قافلہ کا نہو قدرت
الٰہی سے وہ اژدہا گویا ہوا اور اوسنی کہا السلام علیک یا محمدؐ آپنے فرمایا السلام علیٰ
من اتبع الھدیٰ بعد اسکے اژدہے نی عرض کی کہ یا حضرت مین جانوران زمین سے
نہین ہون بلکہ مین ایک بادشاہ ہون بادشاہان جن مین سے نام میرا ہام بن الہیم ہے اور
اور مین ایمان لایا ہون آپکے پدر ابراہیم علیہ السلام کی ہاتھہ اور مینی اونسی شفاعت کیواسطی
عرض کی تہی سو اونہون نے فرمایا کہ شفاعت مخصوص ہی ایک میرے فرزند پر کہ اوسکا نام
محمدؐ ہے اور مجھی خبر دی تہی کہ اس مکان پر مین آپ کی خدمتمین حاضر ہونگا پس مینی اس
جگہہ پر بہت انتظار آپ کا کیا اور مین خدمت عیسیٰ علیہ السلام مین بہی گیا تہا جسوقت
اونہون نے سعود آسمان کیا اور حواریون سے آپ کی متابعت کو فرمایا اب مین آپکی خدمتمین
حاضر ہوا ہون مین چاہتا ہون کہ مجھی فراموش شفاعت نکیجئی گا آپنے فرمایا ایسا ہی ہوگا
اب تو غایب ہوجا اور معترض کسیکا نہوا اوسیوقت وہ اژدہا غایب ہوگیا بعد اسکے آگے روانہ ہوئے
تا اوس وادی تک پہونچی جہان گمان پانی کا تہا وہان پہونچی تو پانی نہ پایا نہایت مضطرب
ہوئی حضرت نے یہہ حال دیکھکر دست مبارک کو تا مرفق برہنہ کیا اور دیگ مین ڈالا اور روئے
مبارک آسمان کیطرف کرکے دعا فرمائی اوسیوقت انگشت معجز نشان حضرت سے
جوشش آب ہوئی اور یہانتک پانی کا جوش ہوا کہ ایک نہر روان ہوگئی اور حضرت
عباس نے کہا کہ ای برادر زادہ ہم ڈرتے ہین کہ کہین مال و اسباب ہمارا غرق
نہو جائی پس سب نی وہ پانی پیا اور حیوانون کو پلایا اور مشکین بہر لین پہر آپنی میسرہ سے
فرمایا کہ اگر تہوڑے سے خرمے رکہتا ہی تو لا اوسنے طبق خرمے کا حاضر کیا حضرت تناول
فرماتے جاتے تہے اور گٹھلی اونکی زمین مین دباتے جاتے تہے حضرت عباسؓ نے کہا کہ ایفرزند
یہہ کیا کرتے ہو حضرت نی فرمایا کہ ایعم مین چاہتا ہون کہ یہان نخلستان ہوجائے حضرت
عباسؓ نی کہا کہ میوہ کب لگیگا حضرت نی فرمایا اسیوقت میوہ لگ جائیگا وہان سے تہوڑی

دور روانہ ہوئی کہ حضرت نی جناب عباس سے کہا کہ ای عم وہان جاؤ اور نخلستان دیکہہ آؤ میرے
واسطی خرمے لے آؤ عباس جو وہان گئی تو دیکہا کہ درخت بہت بلند ہوگئی ہین اور خوشہ رطب
و خرمونکے لٹک رہی ہین پس ایک اونٹ پر خرمے لاد کر حضرت کی خدمت مین لائی سب
لشکر نی حمد الہی کی اور کہایا مگر ابوجہل ملعون یہی کہتا تہا کہ کوئی یہہ خرمے نکہانا کہ یہہ جادو کی ہین
بعد اسکے آگے روانہ ہوئی یہانتک کہ شہر ایلہ کے قریب پہونچی وہان ایک دیر تہا اوسمین
ایک دیرانی رہتا تہا اور اوسنی حضرت کی بزرگیان جو کتابون مین پڑہی تہین تو مشتاق
زیارت تہا اور نہایت آرزو مین تہا اور شب و روز گریان رہتا تہا یہانتک کہ روتی روتے
اوسکی آنکہین نابینا ہوگئین تہین پس جب حضرت کا قافلہ وہان فروکش ہوا اور رہبانون نی
حضرت کو دیکہا اور نور رسالت حضرت کی جبین مبین سے آشکار پایا اوس راہب کو خبر دی
اوسنی اللہ تعالے سی دعا کی کہ اے خداوند اگر یہہ وہی شخص آیا ہی کہ جسکی مین تمنا مین اندہا ہوگیا
ہون تو میری آنکہین روشن کر دی ہنوز اوسکی یہہ دعا پوری نہوئی تہی کہ آنکہین روشن ہوگئین
پس یقین اوسکا زیادہ ہوا اور اوسنی یہہ دیکہا کہ وہان ایک درخت خشک تہا حضرت اوسکی پاس
گئی وہ سرسبز ہوگیا اور ایک کنوان وہان خشک پڑا تہا حضرت نے آب دہان مبارک اوسمین ڈالا
اوسیوقت وہ آب زلال سی پر ہوگیا راہب نے کہا کہ ای فرزندون یہہ چاہ حضرت عیسی علیہ السلم کی
وقت سی خشک تہا پس اب اسکا پر آب ہونا یہہ علامت پیغمبر آخر الزمان کی ہے پس تم
کہانا تیار کرو اور سب قافلہ کی دعوت کرو پس کہانا تیار ہوا اور راہب اگر سبکو لیگئی ابوجہل
ملعون نی کہا کہ محمد امین ہی اسکو اسباب کے پاس چہوڑ جانا چاہئے پس سب گئی اور حضرت کو
نہ لیگئی راہب نی سبکو بدیدہ غور دیکہا اور کہا جو علامت پیغمبری کی ہے وہ کسی مین نہین پاتا
حضرت حمزہ نے کہا کہ تو کیا دیکہتا ہی اوسنے کہا کہ یہہ کتاب ہی کہ جسمین اوصاف پیغمبر
آخر الزمان کے لکہی ہین اونہین دیکہتا ہون حضرت حمزہ نی کہا کیا اوصاف ہین اوسنی بیان کئی
کہ بین الکتفین مہر نبوت ہوگی اور زمین تہامہ سے مبعوث ہوگا اور ابر کا ہر وقت اوسپر
سایہ رہیگا اور شفیع عاصیان روز قیامت کو ہوگا غرض بہت کچہہ اوسنی
بیان کیا حضرت عباس سے کہا کہ میرے ہمراہ اس درخت تک چلو کہ مین صاحب

اس صفات کو تجہی دکھادو اس وہ راہب حضرت کی خدمت مین آیا اور سلام کیا
آپنے فرمایا وعلیک السلام ای فلیق بن یونان بن عبد الصلیب اوسنی کہا یا حضرت میرا
نام اور میری جد و پدر کا نام آپکو کسنی بتایا آپنے فرمایا اوسنی بتایا کہ جسنی تجہی خبر دی کہ مین آخر زمانہ
مین مبعوث ہونگا پس یہہ سنکر وہ پانو پر گر پڑا اور حضرت کو ہمراہ لیکر آیا اوسکا صومعہ دو در
رکہتا تہا ایک چہوٹا ایک بڑا چہوٹا در اسواسطی تہا کہ ہر ایک جہککر آئی تا تعظیم بتون کو ہو پس
حضرت کو وہ چہوٹے در سی لیگیا کہ آزمایش اوسی منظور تہی پس حضرت جسوقت اوس در
مین تشریف لیگئی اوسیوقت وہ بڑا ہوگیا اور حضرت سیدہے تشریف لئی چلیگئے اور وہان
جاکر تناول طعام کیا پھر اوس راہبنے دعا کی کہ ای پروردگار مجہی خاتم نبوت بہی دیکہا اور
اوسیوقت جبرئیل علیہ السلام آئی اور حضرت کا جامہ اوٹہایا تا مہر نبوت ظاہر ہوئی اور
کتف سی حضرت کی ایسا نور چمکا کہ تمام گہر روشن ہوگیا پس راہبنے دہشت سے اوس
نور کے سجدہ کیا اور پھر سر اوٹہاکر کہا کہ تو ہی مجہی مطلوب تہا بعد اسکے بہت کچہہ بشارت
حضرت کو اوسنی دی پھر وہان سے کوچ ہوا اور شام مین پہونچی اہل شام قافلہ کی خبر سنکر آئی
اور سارا اسباب خرید کر لیگئی مگر حضرتنے اسباب نہ فروخت کیا یہہ دیکہکر ابوجہل لعینن نے
کہا کہ خدیجہ نی ایسا شوم تاجر کبہی نہ بہیجا ہوگا کہ ایک چیز اسنی نہ فروخت کی جب دوسرا دن ہوا
اور نواح شام مین قافلہ کے آنیکی خبر ہوئی سب آئی جو کہ سبکا اسباب فروخت ہوچکا تہا فقط
حضرت خدیجہ کا اسباب باقی تہا اوسکو حضرت نی قیمت مضاعف سی فروخت کیا اور تمام اسباب
فروخت ہوا سوائی ایک جزو پوست کے پس رہبان یہودی آیا کہ نام اوسکا سعید بن قطموس
تہا اوسنی حضرت کی چہرہ سے آثار نبوت کی دیکہی کہنے لگا کہ یہہ ہمارے دین کو باطل
کریگا اور ہماری عورتون کو بی شوہر کریگا بعد اسکے حضرت کی پاس آیا اور کہا کہ ای سید
اس پوست کو کس قیمت سے فروخت کروگی حضرتنے فرمایا کہ پانسو درہم کو یہودینے کہا کہ مین اسکو پانسو درہم کو
لیتا ہون مگر اس شرط سی کہ آپ میری گہر چلکر کہانا تناول فرمائین تا کہ خیر و برکت سے گہر کی افزون ہو
حضرتنے قبول کیا پس وہ حضرتکو ہمراہ لیکر اپنی گہر گیا پہلے اندر گہر کی جاکر اپنی عورت سے حضرتکا حال بیان
کیا اور کہا کہ مین ارادہ قتل محمد کو لایا ہون تو اپنی میری مددگاری کر کہ یہہ سنگ آسیا لیکہ

کوٹھے پر جا بیٹھا جسوقت محمدؐ جانے لگے اوسوقت اوسکے سر پر مارنا اوس ملعونہ نے قبول کیا اور سنگ آسیا لیکر کوٹھے پر چلی گئی جب حضرت کا ارادہ تشریف لیجانے کا ہوا اوسعورت کی نظر جو حضرت پر پڑی لرزنے لگی اور یہہ ہمت نہوئی کہ وہ پتھر پھینکے پس جسوقت حضرت نکل گئے تو اوس سنگ نے گردش کی اور دو لڑکے جو اوس یہودی کی تھے اونپر گرا اور اوسیوقت وہ دونو مرگئے بعد اسکے حضرت نی شام سی معاودت کی جب نزدیک مکہ کی پہونچے تو سب نے آدمی اپنی گھرون مین بھیجے کہ آنے کی خبر کرین پس میسرہ حضرت کی پاس آیا اور عرض کی کہ یا حضرت اگر آپ پہلے تشریف لیجائین اور خدیجہ کو خبر دین تو اوسکی مسرت کا موجب ہوگا حضرت نے قبول کیا اور مکہ کیطرف روانہ ہوئی اوسیوقت طنابین زمین کی کہنچ گئین اور حضرت کو کوہ مکہ دکھائی دیئے کہ یکایک حضرت پر خواب نے غلبہ کیا پس حقتعالی نے اوسوقت جبرئیل علیہ السلام کو حکم کیا کہ جنت عدن مین جا اور وہ قبہ جو مینی اپنے بندہ برگزیدہ یعنی محمد کیواسطی دو ہزار سال اول پیدائش آدمؑ سی پیدا کیا ھی اوسی لیجاکر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اوسمین سوار کر اور وہ قبہ یاقوت سرخ کا تھا اور پردے اوسپر موتیون کے پڑی ہوئی تھے اور باہر سے اندر کا حال سب دکھائی دیتا تھا اور وہ چار رکن اور چار در رکھتا تھا ارکان اوسکے طلا و مروارید و یاقوت و زبرجد کی تھے جبرئیل نے جب وہ قبہ نکالا تو حوران بہشت نے شادی کی اور کہنے لگین کہ الحمد للہ اب زمانہ مبعوث ہونے اس صاحب قبہ کا نزدیک پہنچا ھے نسیم رحمت عرش کی جانب سے آئی اور اوس سے درہشت کی صدائین بلند ہوئین پس جبرئیل وہ قبہ زمین پر لائے اور حضرت کے سر پر اوسی ایستادہ کیا اور ملائکہ نی رکن اوسکے پکڑی اور صدای تسبیح و تقدیس بلند کی اور جبرئیل علیہ السلام نی تین علم حضرت کی سامنی کہڑے اور کوہ ہامکہ نی شادی کی آواز بلند کی اور سب درخت و مرغ و ملائکہ نے آواز بلند یہہ کہا کہ لاالہ الا اللہ و محمد رسول اللہ صلعم گوارا ہو تجھی ای محمدؐ کہ کیا گرامی ہے تو اپنی پروردگار کے نزدیک اوسوقت خدیجہ غرفہ بلند مین بیٹھی ہین اور اور عورتین عرب کی بہی اونکی پاس موجود تھین ناگاہ نگاہ حضرت خدیجہ کی شعاب مکہ پر پڑی اللہ تعالی نے حجاب اونکی آنکھون سے اوٹھا دیا تو اونکو ایک نور لامع نظر آیا پھر اچھی طرح دیکھا تو ایک قبہ نظر آیا کہ چلا آتا ہے اور ایک گروہ کو دیکھا کہ ہوا مین

کوٹھے پر جا بیٹھا جسوقت محمدؐ جانے لگے اوسوقت اوسکے سر پر مارنا اوس ملعونہ قبول کیا اور نیچے
آسیا لیکر کوٹھے پر چلیگے جب حضرت کا ارادہ تشریف لیجانیکا ہوا اوسوقت اوسکی نظر جو حضرت پر
پڑی لرزنے لگی اور یہہ ہمت نہوئی کہ وہ پتھر پھینکے پس جسوقت حضرت نکل گئے تو اوس سنگ نے
گردش کی اور دو لڑکے جو اوس یہودی کے تھے اونپر گرا اور اوسیوقت وہ دونو مرگئے بعد اسکے
حضرت نے شام سے معاودت کی جب نزدیک مکہ کے پہونچے تو سب نے اپنی گھروں میں آدمی بھیجے
کہ آنیکی خبر کرین پس میسرہ حضرت کی پاس آیا اور عرض کی کہ یا حضرت اگر آپ پہلے تشریف
لیجائین اور خدیجہ کو خبر دین تو اوسکی مسرت کا موجب ہوگا حضرت نے قبول کیا اور مکہ کیطرف روانہ ہوئے
اوسیوقت طنابین زمین کی کہنچ گئین اور حضرت کو کوہ مکہ دکھائی دی کہ یکایک حضرت پر خواب نے
غلبہ کیا پس حق تعالےٰ نے اوسوقت جبرئیل علیہ السلم کو حکم دیا کہ جنت عدن مین جا اور وہ قبہ جو
مینے اپنے بندۂ برگزیدہ یعنی محمدؐ کیواسطے دو ہزار سال اول پیدایش آدم سے پیدا کیا ہے
اوسے لیجا کر محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوسمین سوار کر اور وہ قبہ یاقوت سُرخ کا تھا اور پردہ
اوسپر موتیون کے پڑے ہوئے تھے اور باہر سے اندر کا حال سب دکھائی دیتا تھا اور وہ چار
رکن اور چار در رکہتا تھا ارکان اوسکے طلا و مروارید و یاقوت و زبرجد کے تھے جبرئیل نے
جب وہ قبہ نکالا تو حوران بہشت نے شادی کی اور کہنے لگین کہ الحمد للہ اب زمانہ مبعوث ہونے
اس صاحب قبہ کا نزدیک پہونچا ہے نسیم رحمت عرش کی جانب سے آئی اور اوس سے
حور بہشت کی صدائین خوشیکی بلند ہوئی پس جبرئیل وہ قبہ زمین پر لائی اور حضرت کے سر پر اوسے
ایستادہ کیا اور ملائکہ نے رکن اوسکے پکڑے اور صدائے تسبیح و تقدیس بلند کی اور جبرئیل
علیہ السلم نے تین علم حضرت کے سامنے کہڑے اور کوہ ہای مکہ نے شادی کی آواز بلند کی اور
سب درخت و مرغ و ملائکہ نے باواز بلند یہہ کہا کہ لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ صلعم گوارا ہو
تجھے ای محمدؐ کہ کیا گرامی ہے تو اپنے پروردگار کے نزدیک اوسوقت خدیجہ غرفۂ بلند مین بیٹھی تھین
اور اور عورتین عرب کی بھی اونکے پاس موجود تھین ناگاہ نگہ حضرت خدیجہ کی شعاب مکہ پر
پڑی اللہ تعالےٰ نے حجاب اونکی آنکھوں سے اوٹھا دیا تو اونکو ایک نور لامع نظر آیا
پھر اچھی طرح دیکھا تو ایک قبہ نظر آیا کہ چلا آتا ہے اور ایک گروہ کو دیکھا کہ ہوا مین اوس

اوس قبہ کی گرد آتا ھی اور آگے آگے اوس قبہ کے علم ہین اور ایک شخص اوس قبہ مین سوتا ھی اور
نور اوسکے چہرہ سی آسمان تک ساطع ھی یہہ حال دیکہکر جناب خدیجہ کو دہشت طاری ہوئی
عورتون نے پوچہا کہ ای سیدہ یہہ کیا حالت ھی حضرت خدیجہ نی کہا کہ مین سوتی ہون یا
بیدار ہون سبنے کہا آپ بیدار ہین حضرت خدیجہ نی کہا کہ پہر مین یہہ کیا دیکہتی ہون تم بہی
سامنی دیکہو اون عورتون نی جو دیکہا تو اونہون نی کہا کہ ہمین ایک نور چمکتا ہوا دکہائی دیتا ھے
حضرت خدیجہ نی کہا کہ وہ قبہ نورانی ھے اور وہ جو اوس قبہ مین ھی وہ تمہین نہین دکہائی دیتا
اونہون نی کہا نہین حضرت خدیجہ نے کہا کہ مین ایک سوار نورانی تر از آفتاب کو دیکہتی
ہون کہ ایک قبہ یاقوت سرخ مین ھی اور وہ قبہ ناقہ راہوار پر ھے اور گمان کرتی ہون کہ
وہ اونٹنی میری ھی اور محمد صلعم اوسپر سوار ہین اونہون نی کہا یہہ جو تمنی بیان کیا یہہ محمد صلعم
کہان میسر ھی بلکہ یہہ تو بادشاہان روم و عجم کو بہی میسر نہین حضرت خدیجہ نی کہا کہ تم نہین
جانتی شان محمد صلعم کی بہت اس سے ارفع ھے پس حضرت خدیجہ اودہر ہی دیکہتی رہین تا کہ
حضرت دروازہ تک تشریف لائی اور ملائکہ وہ قبہ لیکر آسمان پر گئی اور کنیزون نی خدیجہ کو
حضرت کے تشریف لانیکی خبر دی پس خدیجہ غرفہ سے پا برہنہ حضرت کے استقبال کیواسطے دوڑین
اور حضرت کو بٹہایا اور حال پوچہا کہ قافلہ کہان ھے حضرت نے فرمایا کہ جحفہ مین ھے پہر حضرت
خدیجہ نی پوچہا کہ آپ کب چلی تہے حضرت نے فرمایا کہ ایک ساعت ہوئی ہو حضرت خدیجہ نی
کہا کہ اسقدر جلدی کیونکر تشریف لائی آپنے فرمایا خدا تعالے نے میری واسطے زمین لپیٹ دی
اسکے سننی سے اور حضرت خدیجہ کا تعجب زیادہ ہوا بعد اسکے حضرت خدیجہ نی کہا کہ آپ قافلہ
ھی مین تشریف لیجائی کہ ہمراہ اوسکے آنے سے افزونی عزت قافلہ کے ہوگی پس کچہہ توشہ تحفہ
پکاکر اور ایک مشک آب زمزم کی آپکے ہمراہ کردی اور نظر کی کہ دیکہون اب بہی وہ قبہ
آتا ھی کہ نہین جب حضرت روانہ ہوئی تو بطور سابق وہ قبہ پہر آیا اور ردو رمین اوسکی ملائکہ
روانہ ہوئے اور یدم بہر مین حضرت قافلہ مین پہونچ گئے جب میسرہ نی آپکو دیکہا عرض کی
کہ یا حضرت آپنے ارادہ مکہ کے تشریف لیجانیکا ترک کیا آپنے فرمایا مین ہو آیا میسرہ
یہہ سنکر ہنسا اور عرض کی کہ آپ ہنستی ہین یا اس پانی کوہ تک جاکر تشریف لے آتی ہین

حال کیا ہی حضرت نے فرمایا مین مکہ گیا اور طواف کیا اور خدیجہ سی ملاقات کی اور پہر آیا اور یہہ توشہ خدیجہ کا اور پانی آب زمزم کا موجود ہی یہہ حال دیکہکر میسرہ کو زیادہ تعجب ہوا کہ دو ساعت مین چند روز کی راہ کیونکر طی ہوئی مگر یہہ بہی حضرت کا اعجاز ہی جب یہہ خبر کفارون کو پہونچی اونہون نے کہا کہ یہہ جادو ہی بعد اسکے وہانسے روانہ ہوئے اور مکہ مین داخل ہوئی اور حضرت معہ مال و اسباب حضرت خدیجہ کی گھر مین تشریف لیگئے حضرت خدیجہ نی افزونی مال دیکہکر تعجب کیا اور میسرہ سی حال پوچہا اوسنی سارا حال اور تمام معجزے جو راہ مین حضرت سی ہوئی تہی وہ بیان کئی پس حضرت خدیجہ نے حضرت سے درخواست نکاح کی اور جناب رسالت پناہ صلعم نی منظور فرمائی اوس وقت عمر شریف جناب سرور کائنات کی پچیس[۲۵] برس کی تہی اور عمر حضرت خدیجہ کی بقولے چالیس[۴۰] برس اور بقولے اٹھائیس[۲۸] برس کی تہی اور سب اولاد حضرت کی حضرت خدیجہ سے تہی سوائی ابراہیم کی کہ وہ ماریہ قبطیہ سی تولد ہوئی تہے ازواج مطہرات آپکے تیرہ[۱۳] مدخولہ اور دو غیر مدخولہ اور دو کنیزین ✤ **اسمائی مبارک ازواج مطہرات**

اول حضرت خدیجہ دختر خویلد ✤ دوسری سودہ دختر ربیعہ ✤ تیسری اُم سلمہ نام آپکا ہند تہا وہ بیٹی ابی ابیہ کی تہین ✤ چوتہے عائشہ دختر ابوبکر ✤ پانچوین حفظہ دختر عمر ✤ چہٹے زینب دختر خزیمۃ الحارث ✤ ساتوین زینب دختر جحش ✤ آٹہوین رملہ دختر ابوسفیان اونکی کنیت اُم حبیب تہی ✤ نوین میمونہ دختر حارث ✤ دسوین زینب دختر عمیس گیارہوین جویریہ دختر حارث ✤ بارہوین صفیہ دختر حی بن اخطب ✤ تیرہوین خولہ دختر حکیم سلمہ ✤ یہہ تیرہ ہوئین اور دو اور جنسی آپنے مقاربت نہین فرمائی اونکا نام ایک کا نام عمرہ ✤ اور دوسریکا نام شادان تہا ✤ اور دو کنیزین تہین ✤ ایک ماریہ قبطیہ ✤ اور دوسری ریحانہ خندقیہ ✤ **صاحبزادہ** حضرت کی تین[۳] تہے ایک قاسم ✤ دوسرے طاہر ✤ یہہ دونو حضرت خدیجہ سی متولد ہوئی ✤ تیسری ابراہیم ✤ یہہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے ✤ اور چار آپکی **صاحبزدیان** تہین اوّل حضرت فاطمہ علیہا السلم ✤ دوسری اُم کلثوم ✤ تیسری رقیہ ✤ چوتہی زینب ✤ یہہ سب حضرت خدیجہ سی پیدا ہوئین ✤

وفات حضرت کی اشتہر ۱۲ ماہ صفر اور بعض علمائے متاخرین نی نہایت صحت سے روز بیماری سے آنحضرت شمار کرکی لکھا ھی وہ ۲- ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری ہے تاریخ رحلت آنحضرت کی کسی شاعر نی لکھی ہے

چون شفیع الورا بحکم خدا شد بدار الفنا بقصر بقا عمر آن شاہ قبلۂ آمال
ابن عباس گفت شصت و دو سال روز مولود و نقل آن محمود گفت شاہ نجف دو شنبہ بود
سال نقلش خرد بتعمیہ خواند از محمد زمانہ خالی ماند شد رقم سال نقل آن عالی
حیف بی احمد ست دین خالی باز تاریخ نقل او برخوان مکہ شد از فراق او بی جان
سال نقلش بگو بہ نالہ و آہ کز مدینہ نشد نبی اللہ یہ سب تاریخین تعمیہ خارجی کی ہین

یعنی زمانہ کی عدد لیکر اوسمین سے محمد کی عدد خارج کردین تو وہی گیارہ عدد بچ رہینگے جو کہ حضرت کا سال وفات ہے + معجزات آپکے اسقدر نہین کہ قلم مقطوع اللسان اوسکا احصا کری یا زبان ناطقہ اوسکا شمار کرسکے سر بات معجزہ تہی ہر کلام اعجاز تہا ایک نور الٰہی تہا کہ مجسم ہوکر دنیا مین آیا تہا سر تا بقدم مبارک معجزے سے لبریز تہا

معجزات سراپای آنحضرت صلعم

چنانچہ موئے مبارک کا یہہ معجزہ تہا کہ اوسمین سے بوئی مشک آتی تہی جس سے دماغ جان معطر ہوتا تہا اور حضرت کی موئی مبارک نور آگین تہی یعنی چمکتی رہتی تہے اور جس مریض کو دہوکے پانی پلاتے تہے وہ مریض شفا پاتا تہا اور جہان حضرت کی موئی مبارک رہتی تہے وہان نزول ملائکہ ہوتا تہا چنانچہ روایت ھی کہ ایک صحابی کے پاس حضرت کا ایک موئی مبارک تہا ایک رات جو اوسکی آنکہہ کہلی تو سُنا کہ کوئی قرآن پڑہ رہا ہے اور خوانندہ کو نہ دیکہا علی الصباح یہ حال جاکر اوسنے حضرت سی عرض کیا آپنے فرمایا کہ تونے جانا وہ قرآن پڑہنے والا کون تہا اوسنی عرض کیا کہ خدا اور رسول خدا دانا تر ہین آپنے فرمایا وہ فرشتہ تہا کہ قرآن پڑہتا تہا اور چند موئی مبارک خالد کی پاس تہی اوسنی اونکو کلاہ مین رکہہ لیا تہا پس برکت سی موئی مبارک کی جہان وہ جنگ پر جاتا تہا اوسکی فتح ہوتی تہی اور اب تک جہان موئی مبارک ہے اوسمین شفاخونکا اثر ہے اور اوسکے آب غسل سے بیمارون کا شفا پانا ظاہر و باہر ہے + اور جبین مبارک آپکی اسقدر چمکتی تہی کہ روشنی اوسکی دیوارون پر ہو جاتی تہی اور مانند آفتاب کے تابان تہی اور جب پیشانی مبارک پر پسینہ آتا تہا تو ہر قطرہ دُر خوش آب معلوم ہوتا تہا اور جبین آپکی

کشادہ تہی کعب کہتا ہی کہ جب حضرت کی جبین میں چین پڑتی تہی تو یہہ معلوم ہوتا تہا کہ گویا ماہ
کامل ہی اور خوشبو حضرت کی عرق جبین میں اسقدر تہی کہ عنبر و مشک کی بو شرماتی تہی اور
عورتیں بجائی عطر حضرت کا پسینہ اپنی بدن اور بالوں میں ملتی تہیں چنانچہ منقول ہے
کہ ایکعورت بیمقدور تہی اوسکو اسقدر مقدور نتہا کہ بروز نکاح اپنی دختر کیلئی عطر خریدی
وہ حضرت کیخدمت میں آئی اور دو چار قطرہ عرق پیشانی مبارک کے لیگئی اور عروس کی بدن میں
ملدی تین پشت تک اوسکی اولاد میں سے بوئے مشک نہ گئی ❊ اور ابروئی مبارک کے
ایک اشارہ سی آسمان پر چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور ابرو کی پاس ایک رگ تہی کہ ہنگام غضب
وہ نمودار ہوتی تہی اور چمکتی تہی رگ ہاشمی اوسی سے مراد ہے ❊ چشم حق بین میں یہہ
معجزہ تہا کہ جیسا آپ سامنی سے دیکہتی تہی ویسا ہی آپ عقب سے ملاحظہ کرتے تہے
چنانچہ آپ مقتدیوں سے فرماتے تہے کہ سبقت نہ کرو مجہسی پہلے رکوع و سجود میں کہ آگے پیچہے سے
میں یکسان دیکہتا ہوں اور حدت بصر حضرت کو اسقدر تہی کہ جیسا آپ روشنی میں دیکہتے
تہے ویسا ہی تاریکی میں اور ثریا کے ستارہ گیارہ یا بارہ آپ شمار کر لیتے تہے اور وقت بنا
مسجد مدینہ میں حضرت نے کعبہ کو اپنی چشم مبارک سی دیکہکر سمت قبلہ کے درست فرمائی
اور پلکیں آپکی چہجہ دار تہیں ❊ اور بینی مبارک باآنکہ بلند نہ تہی مگر ایک نور کا اوبہار ایسا تہا
کہ سبکو بلند معلوم ہوتی تہی اور یہہ معجزہ تہا کہ بوی بد کبہی آپ کے مشام میں نجاتی تہی ❊
اور گوش حق نیوش میں یہہ معجزہ تہا کہ جیسا آپ پاس سی سنتی تہے ویسا ہی دور سے
سنتی تہی ❊ روایت ہی کہ ایکدن حضرت مجمع اصحاب میں تشریف رکہتی تہے ناگاہ آسمان کی
طرف نگاہ کرکے فرمایا کہ اسوقت میں ایک آسمان کے دروازہ کی کہلنی کی آواز سنی ہے
کہ وہ کبہی پہلے نہ کہلا تہا اور اوس دروازہ سے ستر ہزار فرشتے واسطی مشایعت سورہ
انعام کی اوتری ہیں اور خواب و بیداری میں برابر سنتی تہے اسی سبب سے آپکا خواب ناقص
وضو نتہا اور نیز ملائکہ کی باتیں حضرت سنتی تہے اور کوئی نہ سنتا تہا ❊ اور چہرہ مبارک ایسا
روشن و تابان تہا گویا آفتاب اوسمیں سیر کرتا تہا اور رخسارہ مبارک ایسی صاف تہی
کہ عکس ہر چیز کا اوسمیں معلوم ہوتا تہا اور نور الہی جہلکتا تہا کہ حدیث من رانی فقد رای الحق

یعنی جس شخص نے دیکہا مجکو تحقیق مشاہدہ کیا حق کو اسپہ ناطق ھی اور حسن و خوبی حضرتکے
جمال باکمال کی سب پر غالب و فائق تہی کوئی چیز ایسی نہ تہی کہ حسن و خوبی مین حضرتکی
برابری کری چنانچہ منقول ھی کہ جب زلیخا حضرت یوسف علیہ السلم پر بہت والہ و شیفتہ ہوے
تو حضرت یوسفؑ نے فرمایا کہ ای زلیخا میرے دیکہنے سے تیرا یہہ حال ہی اگر میری بہائی
محمد صلعم کو دیکہتی تو کیا تیرا حال ہوتا اور آپکے چہرۂ تابان سے ایسی تراوش نور
ہوتی تہی کہ شب تار مین چراغ کی حاجت نہ ہوتی تہی مروی ھی کہ سوزن عائشہ کی
ایک رات کہوئی گئی جب حضرت تشریف لائی تو چہرۂ مبارک سی وہ انوار کی کثرت ہوئی
کہ رات کو دن ہوگیا اور وہ سوئی پاگئی چہرۂ مبارک تہا گویا آئینۂ جمال آلہی تہا کسیکو یہہ تاب
نہ تہی کہ نگاہ بہر کر نظر کری + اور لب مبارک کے معجزہ کی سامنی معجزۂ مسیحائی شرمندہ تہا
جس مدعا کی واسطی لب ہلگئی اوسیوقت وہ ہوگیا مردہ کا زندہ کرنا تو ایک بات تہا +
لعاب دہن مبارک مین تاثیر تہی کہ جس نابینا کی آنکہو نپر ملا روشن ہوگئین جس مریض کو پلایا
اوسنی شفا پائی جس عضو ماؤف پر لگا دیا وہ فوراً اچہا ہوگیا + روایت ھے کہ ایکدفعہ حضرت
امام حسن علیہ السلم تشنہ ہوئی حضرت نے زبان مبارک اونکی دہن مین رکہی اوسیوقت صاحبزادیکی
پیاس جاتی رہی ایک دن حالت شیرخوارگی مین حضرت نے لعاب دہن مبارک اپنا جناب
امام حسنؑ کے منہہ مین ڈالدیا تمام روز صاحبزادہ شیر سے مستغنی رہا + حضرت امیر المومنین
علیہ السلم کی آنکہین جنگ خیبر مین دُکہتی تہین حضرت نے لعاب دہن مبارک لگا دیا
اوسیوقت آنکہین اچہی ہوگئین اور پہر نہ دُکہین + اور لعاب دہن مبارک جس آب شور مین
پڑجاتا تہا وہ شیرین ہوجاتا تہا اور بوئی مشک آنی لگتی تہی اور تکثیر آب ہوجاتی تہی جیسے
چنانچہ باب معجزات مین سب حال لکہا جائیگا + انس کے گہر مین ایک کنوان تہا حضرت
آب دہن مبارک اوسمین ڈالدیا اوسکا پانی ایسا شیرین ہوگیا کہ مدینہ کا کوئی کنوان اوسکی
برابری نکرتا تہا + اور دندان مبارک مین یہہ چمک تہی کہ جب آپ تبسم فرماتی تہے تو
دندان مبارک کے عکس سے دیوارین روشن ہوجاتی تہین + اور فصیح و بلیغ حضرت
ایسی تہے کہ بعد کلام خدا آپکے کلام سے کسیکا کلام اچہا نہین تہا چنانچہ حدیث جامع الکلم

دیکھنی سے ظاہر و باہر ہی + اور آپ ایسی خوش آواز تھے کہ بیان سی باہر ہی چنانچہ انس سے
روایت ہے کہ خدا تعالی نی نہین بھیجا کسی پیغمبر کو مگر خوش رو و خوش آواز اور بھیجا ہماری
پیمبر کو سب سے زیادہ خوش رو و خوش آواز + منقول ہی کہ حضرت اپنی خوش آوازی
ظاہر نفرماتے تھے ورنہ کسیکو طاقت سُننی کی نہوتی اور آواز مبارک وہان پہونچتی تہی جہان
کسیکی آواز نہ پہونچے چنانچہ ایام حج مین جب حضرت نے خطبہ منی مین پڑہا تو منازل دور و
نزدیک مین سب نے حضرت کی آواز سُن لی + اور محاسن شریف مین شترہ بال سفید تھے
کہ وہ مانند آفتاب کے چمکتی تھے + اور گردن شریف اسقدر روشن و درخشان تھی کہ آئینہ
اوسکی صفائی کے سامنی شرمندہ تھا گویا چاندی جلا کی ہوئی معلوم ہوتی تہی + اور سینہ
مبارک کشادہ و منبع تجلیات الٰہی معدن اسرار نامتناہی تھا اور ہنگام نماز سینۂ معرفت
گنجینہ مین سی ایسی آواز آتی تہی جیسی جوش آب کے وقت دیگ مین سے آواز آتی ہے
اور شکم مبارک ایسا لطیف و نازک تھا کہ اُم ہانی کہتے ہین کہ دیکھا مینی شکم مبارک حضرتکو
گویا قرطاس تہہ بتہہ کئی رکھی ہین + اور بغل مبارک کمال سفیدی سی ہمرنگ بدن تہی اور
آپکی بغلون سے بوئی مشک آتی تہی + اور دست مبارک مین یہہ برکت تہی کہ جس چیز کو
حضرت نے مس کر دیا اوسمین اسقدر خیر و برکت ہوئی کہ اندازہ بیان سے باہر ہے جس کہانیکو
آپ نے دست مبارک لگا دیا وہ کبھی کم نہوا چنانچہ معجزات مین درباب تکثیر طعام مرقوم ہوگا +
اور دس اونگلیان حضرتکی مانند دس شمع کے روشنی دیتی تہین جسوقت حضرت دست
مبارک بلند کرتی تہی تو اندہیرے مین اوجالا ہو جاتا تھا اور شب تاریک مین حضرت رستہ
چلتے تہے تو دست مبارک بلند کر لیتے تہے تو ایسا نور چمکتا تھا کہ سب لوگ اوس نور مین
رستہ چلتے تہے + اور انگشت مبارک سی پانی کا جوش کرنا معجزہ متواترہ سے ہے چنانچہ
اپنی جا پر بیان ہوگا انشاء اللہ + اور انس سے روایت ہے کہ ہتیلیان حضرتکی ایسی نرم
تہین کہ مینی کوئی دیبا و حریر ایسی نرم نہ دیکہی اور خوشبو ایسی تہی کہ کسی عنبر و مشک مین سے
ایسی خوشبو نسونگہی + مروی ہے کہ جب حضرت کسی یتیم کے سر پر دست شفقت پہیرتے
تو اوسکی سر مین سے خوشبو آنی لگتی تہی + جابر بن سمرہ کہتا ہے کہ حضرت نے ایکدفعہ میرے

رخساروں پر دست مبارک مس کیا تھا ایسی نرم و خوشبو تھی کہ گویا ابھی طبلۂ عطار سے باہر
آئی ہین ❁ اور وایل بن حجری کہتا ہی کہ مین جب حضرت سے مصافحہ کرتا تھا تو میری ہاتھہ مین
مشک کی بو آنے لگتی تہی ❁ سعد کے سینہ پر حضرت نی ہاتہہ رکہا تھا وہ کہتا تھا کہ ہمیشہ
سردی اوسکی اپنے جگر مین پاتا ہون ❁ اور قتادہ کے چہرہ کو حضرت نی مس کیا پس وہ ایسا
روشن ہوگیا کہ عکس ہر چیز کا نظر آنے لگا ❁ اور ایک شخص روایت کرتا ہی کہ مینی مس کیا
حضرت کے دست مبارک کو وہ ریشم سی زیادہ نرم تھا اور برف کی مانند سرد تھا ❁ اور پشت مبارک
آپکی ایسی صاف و تابان تہی جیسے نقرہ گداختہ اور بین الکتفین مُہر نبوت تہی اور یہہ مُہر آیت تہی
آیات الٰہی و معجزۂ رسالت پناہی سے وہ ایک اوبھری ہوئی چیز ایسی نورانی تہی کہ نور
آفتاب اوسکے نور سے شرمندہ تھا اور اوسپر بال جمی ہوئی تہے اس وضع سی کہ گویا لکھا ہے
کہ لا الٰہ الا اللہ و محمد رسول اللہ اور یہہ مُہر علامت تصدیق رسالت حضرت تہی چونکہ آپکے
اوصاف کتب پیشین مین لکھی ہوتی تہے تو یہہ مُہر آپکی مخبر تہی کہ جسکا وصف تھا وہ یہہ ہے
جیسے کسی چیز پر مُہر لگا دیتے ہین کہ اسمین کوئی خلل و فساد نہ واقع ہو اور کسیکو مجال قدح
و طعن بد نہو ❁ اور پای مبارک کا یہہ معجزہ تھا کہ ریت پر نشان پا نہوتا تھا اور پتھر پر ہو جاتا تھا
اور جہان حضرتکا قدم مبارک جاتا تھا وہان اسقدر خیر و برکت ہوتی تہی کہ بیان سے باہر ہے
چنانچہ حلیمہ سعدیہ کے حال مین کچھہ لکھا گیا اور انشاء اللہ تعالے آگے لکھا جائیگا حضرت ایکدفعہ جابر کے خرمونکے
ڈھیر پر جا کھڑی ہوئی تہے اوسمین سے خرمے اسقدر فروخت ہوئی کہ جابر کا تمام قرض ادا ہوگیا
اور حضرت کی قدم مبارک کی برکت سے وہ خرمون کا انبار کم نہوا تھا ❁ اور قد مبارک کا یہہ
معجزہ تھا کہ باوجود متوسط ہونیکے جب حضرت لوگون کے ہمراہ مشی فرماتے تہے تو سب سے
آپکا قد زیادہ بلند معلوم ہوتا تھا اور جب آپ مسند ہدایت پر جلوہ فرماتے تہے تو سب سے
سر مبارک حضرتکا بلند رہتا تھا اور دھوپ مین سایہ حضرتکا زمین پر نہ پڑتا تھا اور سایہ
ابر کا ہمیشہ سر پر رہتا تھا ❁ یہہ تہی رمز جو اوسکی سایہ نتھا ❁ کہ رنگ دوئی وہانتک آیا نتھا
وہ قد اسلئی تھا نہ سایہ فگن ❁ کہ تھا کل وہ ایک معجزہ کا بدن ❁ ❁ اور رنگ مبارک
حضرتکا ملیح تھا اور حسن نمکین کی تعریف نہین ہو سکتی اوسکی کیفیت وجدانی سے ہے

نہ بیانی اور نورانیت چہرۂ مبارک کی ماہ شب چہاردہم پر غالب تہی چنانچہ براء بن عازب
کہتا ہی کہ مینی حضرتکو شب ماہ مین حلۂ سرخ دہاری دار پہنی ہوئی دیکہا اور مین دیکہتا تہا
نظر آپکو اور ایک نظر چاند کو بخدا کہ جسم شریف آپکا چاند سے زیادہ تر روشن تہا
غرض کوئی خوبی دین و دنیا کی ایسی نہ تہی کہ حضرت پر ختم نہوئی صلوۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور معجزہ مخصوصہ حضرتکے فزون از شمار ہین چنانچہ جس رستہ سے آپ تشریف لیجاتی تہی
اودہر سے خوشبو آیا کرتی تہی اور اسی پتہ سی صحابہ حضرت کی پیچہی پہونچ جاتے تہے اور آپکے
پیچہی فرشتے چلتی تہی چنانچہ آپ فرماتی تہی کہ میری پیچہی کوئی نہ چلے کہ فرشتے ہوتی ہین
کبہی جمائی آپکو نہ آتی تہی اور نہ کبہی احتلام ہوتا تہا اور مگس وغیرہ کوئی جانور آپ پر نہ بیٹہتا تہا
اور آپکے سر پر سی کوئی جانور اوڑکر نجاتا تہا اور ہر ایک جامہ خواہ کوتاہ خواہ دراز آپکے
جسم مبارک مین درست آتا تہا اور جس چیز کو آپ مس فرماتی تہے اوسپر آتش اثر نکرتی تہی
اور جس چارپایہ پر آپ سوار ہوتی تہی وہ کبہی نا طاقت و پیر نہوتا تہا اور جبتک آپ سوار رہتے تہے
آپکی رعایت و آداب سے چارپایہ بول و براز نکرتا تہا اور بوقت قضای حاجت آپکے زمین
شگافتہ ہو جاتی تہی اور آپکے بول و براز کا اثر نہ معلوم ہوتا تہا اور وہانسے بوی مشک آنی لگتی تہی
علی ہذا القیاس ہزارون ایسی خصوصیات کے امور تہی کہ شمار اونکا طاقت بشری نہین کر سکتی
اور واضح ہو کہ جو جو معجزات انبیا سابقہ علیہم السلم کی ذات مین بانفراد تہے وہ سب ہمارے پیغمبرؐ
کی ذات مبارک مین جمع تہی اور اون سے بہت زیادہ تہے اسیطرح جو جو فضیلت
ہر پیغمبر مین تہی وہ سب حضرت مین تہین بلکہ سب پیغمبرون سے حضرت افضل تہی چنانچہ
خلاصہ چند روایتون کا فقیر یہان ایکجا لکہتا ہی تا سلسلہ وار ہو واضح ہو کہ اول دلیل
ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیون سی افضلیت کی یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے
حضرتکے نور کو سب سے اول پیدا کیا اور وہ نور مبارک جو دریای رحمت الٰہی مین غوطہ زن ہوا
اور اوس سے جو قطرہ ٹپکے بعد اوسکے انبیا پیدا ہوئے اور اسیطرح آسمان و زمین و ملائکہ
بہی آپکے نور سی پیدا ہوے دوسری دلیل یہہ ہی کہ روز الست خدا تعالی نے سب پیغمبرونکی ارواح سے پیمان لے
لیا تہا کہ اگر تم محمد رسول اللہ صلواۃ اللہ علیہ کا زمانہ مین موجود ہو تو اوسکی پیروی کرنا چنانچہ یہہ آیہ وافی ہدایہ کاشف حال

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ یعنی یادکراے محمد صلعم جسوقت کہ لیا اللہ تعالی نی عہد و پیمان نبیوںکا کہ ہرآئینہ جو چیز مینی دی تمہین کتاب حکمت سے پہر آوی تمہاری پاس ایک رسول کہ تصدیق کرنیوالا ہو اوس چیز کو جو تمہاری پاس ہو ہرآئینہ ایمان لاؤ اوسکی ساتھہ اور ہرآئینہ مدد دیا کرو اوسکو کہا خدا تعالی نی کیا اقرار کیا تمنی اور لیا اوپر اوسکی عہد و پیمان میرا کہا اونہون نی اقرار کیا ہمنے کہا حقتعالی نے پس گواہ ہو تم اور مین بہی تمہاری ساتھہ گواہون سے ہون پہر جو کوئی اولٹا پہرے اس سے پیچہے پس وہ لوگ فاسقون سی ہین جمہور مفسرین باتفاق کہتی ہین کہ مراد رسول سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ خدا تعالی نے ہر ایک نبی اور اوسکی اُمت سے میثاق لی لیا تہا کہ جو پیغمبر آخر الزمان سکے زمانہ مین موجود ہو چاہیے کہ وہ اتباع اوسکا کری اور اوس دین کو سچا جانے اور نصرت مدد اوسکی کری اور آیہ مَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ نسبت اُمم ھی پس لینا میثاق کا انبیا سی اور تاکید شدید اوپر اقوی مداخل مقصود ھی چنانچہ سُبکی نے لکہا ھی کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر تقدیر حیات انبیا کے اونکی زمانہ مین سب ہی اون کی طرف مرسل ہین پس رسالت و نبوت حضرت کی عام و شامل ھی تمام خلق مین اور زمان آدم تا روز قیامت اور انبیا اور اونکی اُمتین اُمت حضرت کی ہین جیساکہ حضرت نے فرمایا ھی کہ آدم و من دونہ تحت لوائی ۝ یعنی حضرت آدم اور اونکے سوا انبیا عموماً سب میرے لوا کی نیچی ہون گے اور وہ جو حضرت آدم کو ملائکہ نے سجدہ کیا وہ درحقیقت نور محمدی کو سجدہ تہا جو کہ پیشانی آدم مین تہا اور علاوہ برین حضرت آدم کو ایکدفعہ سجدہ ہوا اور ہمارے حضرت صلعم پر خدا تعالی اور فرشتے اور آدمی ہمیشہ صلوٰۃ بہیجتے ہین چنانچہ آیہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا سے واضح و مبرہن ھی پس یہ اتم و اکمل سجود ملائکہ سے اسواسطی کہ ملائکہ کی ساتھہ حقتعالی شریک سجود نتہا اور ہماری پیغمبر کی صلوٰۃ و سلام مین شریک اول ھی اور سجود ملائکہ تعظیم اکمل مرتبہ ہو چکی اور صلوٰۃ و سلام فاضۃ انوار رحمت

دایم و مستمر ھی تمام ازمنہ مین اور مومن بہی اس اشتراک مین مامور ہین اور فضیلت تعلیم تما
جو حضرت آدمؑ کو ھی اوس سے بہتر ہماری حضرت کو ھی اسواسطی کہ حضرتکی اُمّت ماہطین مین
آپ پر عرض کی گئی اور سبکے نام تعلیم کئی گئے تھے پس رتبہ مسمیات کا رتبہ اسماسی زیادہ تھے
اور اگرچہ حضرت آدمؑ قبلہ ملائکہ قرار دی گئی ہماری حضرت شب معراج مین جمیع انبیاے
سابقین جمع کہ جسمین حضرت آدمؑ بہی تھے پیشوا ہوئی اور حضرت نے سب کی نماز مین امامت کی
اور حضرت آدم خاک سی پیدا کئی گئے اور ہماری حضرت نور سی تولد ہوئی چنانچہ روایت مین
مین ھی کہ وہ جو مشت خاک تربت مقدسہ سی جبرئیل اوٹھا کی لیگئے کہ جس سے طینت حضرت
خمیر ہوئی تو اول اوس خاک مقدس کو چشمہ سلسبیل مین جاکر غسل دیا کہ وہ طیب و طاہر
ہوگئی اور مانند ایک موتی کے درخشندہ تہی اور ہر روز اوسی ایک نہر مین نہر ہای بہشت سے
غسل دیاجاتا تھا کہ نور اوسکا ہر روز تابان و درخشان ہوتا جاتا تھا اور وہ ملائکہ پر عرض ہوتی تہے
اور ملائکہ اعتراف فضیلت اوسکا کرتی تہے + اور ایک روایت ھی کہ حضرت عباس نے
حضرت سے آپکی آفرینش کا حال پوچھا حضرت نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ مجھی پیدا کری تو ایک
کلام ایجاد کیا اور اوس کلام سی ایک نور پیدا کیا پھر دوسرا کلام پیدا کیا اوس سے میری روح
پیدا کی پس نور کو روح سے ممزوج کیا اور اوس سے مجھی اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو
پیدا کیا + حضرت امام حسن علیہ السلام سی روایت ھی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین ایک چشمہ ھے
شہد سی شیرین تر و مسکہ سی نرم تر و برف سی خنک تر و مشک سے خوشبوتر اوس چشمہ سی خدا نی
میری طینت پیدا کی ھی اور فرمایا حضرت نے کہ مین پیدا ہوا نور خدا سے اور میری نور سی میرے
اہلبیت پیدا ہوئے اور اہلبیت کے نور سی اونکی محب پیدا ہوئی ہین اور خدا تعالیٰ نے میرے نور کو چار لاکھ
چوبیس ہزار برس پہلی عرش و کرسی و آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پیدا کیا تھا اور اوس نور نے
بہت سے حجابون مین تسبیح و تقدیس خدا تعالیٰ کی کی ھے پس اسصورت مین حضرتکا نور سی پیدا ہونا
ثابت ھی اور وہ جو حضرت آدمؑ کا معجزہ تہا کہ جہان آپ تشریف لیجاتی تھے وہ زمین سرسبز
ہوجاتی تہی ہماری حضرت کے قدوم فیض لزوم مین اوس سے زیادہ برکت تہی + چنانچہ حلیمہ
کہتی ہین کہ آپ طفلی مین جس جگہ تشریف رکہتی تہے وہ زمین سرسبز ہوجاتی تہی اور گیاہ

نکل آتی تہی اور اسکے حضرت نے جس درخت خشک کو ہاتہہ لگایا وہ سرسبز ہوگیا چنانچہ مذکور اسکا ہوگا
اور نیز توبہ حضرت آدمؑ کی بطفیل ہمارے حضرت کے قبول ہوئی یعنی حضرت آدمؑ نے جب نام پنجتن کو شفیع
گردانا اور خدا تعالے سے بحق محمدؐ و آلہ محمد صلعم خواستگار توبہ ہوئے جب توبہ قبول ہوئی اور ہمارے پیغمبر کے
حق مین خدا تعالے نے فرمایا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ۂ واگر حضرت ادریسؑ کے
حق مین اللہ تعالے نے فرمایا وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا یعنی اوٹہایا اور دیا ہمنے اوسکو مکان بلند پس ہماری
حضرت کے حق مین فرمایا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور حضرت ادریس کو بہشت مین جا ملی اور ہماری
حضرت معراج مین مقام قاب قوسین اوادنی مین جا پہونچے کہ وہان نہ کوئی پیغمبر پہنچا نہ کوئی فرشتہ
مقرب جب جبرئیل کیطرف مخاطب ہوکر حضرت نے فرمایا کہ آگے میری ہمراہ چل تو وہ یون عرض
پرداز ہوا **نظم** بدو گفت سالار بیت الحرام ❊ کہ ای حامل وحی برتر خرام ❊ بگفتا
فراتر مجالم نماند ❊ بماندم کہ نیروی بالم نماند ❊ اگر یکسر موی برتر پرم ❊ فروغ تجلی بسوزد پرم ❊
اور اگر کشتی نوح طوفان مین آب پر روان ہوئی تو کچہہ استعجاب کی جا نہین کہ ہر کشتی و
جہاز پانی پر چل سکتا ہی ہمارے حضرت کے فرمانے سے پتہر پانی پر چلا یہ عجیب ہی کشتی کے
چلنے سے چنانچہ روایت ہے کہ ایکدن حضرت ایک کنارہ آب پر کہڑی ہوئی تہی اور دوسری
کنارہ کیطرف اوسکے پتہر پڑے تہے اور وہان عکرمہ ابی جہل بہی موجود تہا اوسنے حضرت سے کہا
کہ اگر آپ پیغمبر برحق ہین تو یہہ جو اودہر پتہر پڑے ہوئے ہین انکو کہئے کہ یہہ پانی پر شناوری کرتے ہوے
ادہر چلے آئین حضرت نے آواز دی اوسیوقت ایک پتہر وہان سے روانہ ہوکر پانی پر شناوری کرتا ہوا
حضرتکی خدمتمین آیا اور حضرتکی نبوت پر گواہی دی حضرت نے عکرمہ سے کہا سُنا تونے اوسنے کہا
اب اسے کہئے کہ یہہ چلا جائے حضرت نے حکم دیا وہ اوسیطرح پانی پر شناوری کرتا ہوا چلا گیا اور
اگر نوح علیہ السلام کی دعا سے طوفان آیا تو وہ باران عقاب تہا ہماری حضرت نے اپنی امت
کیلئے باران رحمت طلب کیا چنانچہ حضرتکی دعا سے مدینہ مین اسقدر مہینہ برسا کہ لوگون نے
امان مانگی بعد اسکے حضرتکی التماس سے حوالی مدینہ مین برسنے لگا اور جب کفار قریش نے حضرتکو
نہایت ایذا دی تو حقتعالے نے جبرئیل فرشتہ موکل کو حکم دیا کہ محمد صلعم کی پاس جا اور اگر وہ حکم کرے تو اوسکی
قوم کی سر پر پہاڑ ڈالدے چنانچہ وہ آیا اور اوسنے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو مین آپکی قوم کے سر پر

ایک پہاڑ ڈالدون تا یہہ ہلاک ہون حضرت نے فرمایا کہ مین واسطی رحمت کی پیدا ہوا ہون نہ زحمت کے اللہ تعالی تو ہدایت کرا نکو کہ یہہ نادان ہین پس حضرت نے اپنی تکلیف گوارا کی اور اپنی قوم کو ایذا نہ پہنچائی اور شان وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِین ہ دکہادی اور حضرت نوحؑ نی آخر تنگ ہوکر دعا بد فرمائی تا ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجاست + اور اگر حضرت ہودؑ کی دعا سے امت پر اونکی طوفان باد آیا ہمارے حضرت کی دعاسی بہی بروز جنگ خندق خدا ئیتعالی نے ایک ہوا بہیجی کہ سنگریزے اوس سے برستے تہے اور اوسنی قوم قریش کو تو بہگا دیا اور کسیکو آسیب نہ پہونچا پس باد حضرت ہودؑ باد عقاب تہی اور یہہ باد نجات تہی کہ مسلمانون کو اللہ تعالی نی نجات دی اور کافرون کا بہی زیان نہوا اور حضرت ہودؑ سی تو وہ ریگ کلام کرتی تہی ہمارے حضرت سے حجر وشجر وحیوان سب کلام کرتی تہے اور اگر حضرت صالحؑ کی دعاسی سنگ سے ناقہ نکلا ہمارے حضرت کے واسطی بار ہا شتر بار دار پہاڑ سی نکلے بلکہ سنگ خارہ سی ایک آدمی نکلا کہ وہ حضرت کے واسطے دعا کرتا تہا اَللّٰھُمَّ ارْفَعْ لَہٗ ذِکْرَہٗ اَللّٰھُمَّ اَوْجِبْ لَہٗ اَجْرًا اَللّٰھُمَّ احْفَظْ عَنْہُ مُوْزِرًا + اور حضرت صالحؑ سے ناقہ نی کلام نہین کیا ہمارے حضرت کے پاس اکثر اونٹون نی آکر اپنا حال اظہار کیا اور استمداد چاہی چنانچہ ایک اونٹ آیا اور اوسنی کہا کہ یا حضرت میرا مالک جوہی اوسنی مجہسے بہت محنت لی اور اب جو مین ناتوان ہو گیا ہون تو میری ذبح کا ارادہ رکہتا ھی حضرت نے اوسکے مالک سے پوچہا اوسنی عرض کیا کہ سچ آپ سے کہا اسی آزاد کردی پس وہ آزاد ہوگیا اور حضرت کی دعا سے کوہان شتر سی درخت خرما پیدا ہوا اور اوسپہ وقت بار آور ہوا اور حاضرین نے کہائی پس بحکم خدا جو اہل ایمان اون خرمونکو کہاتا تہا اوسی شیرین معلوم ہوتی تہے اور جو کافر کہاتا تہا اوسکے مُنہ مین تپہر ہوجاتی تہے اور اگر ابراہیم علیہ السلم پر آتش سرد ہوئی ہماری حضرت جس چیز کو مس فرماتی تہے اوس پر آتش اثر نکرتی تہی چنانچہ روایت ہے کہ ایک دن حضرت نے لوگونکی دعوت کی بعد انفراغ دعوت حضرت نے انس سے فرمایا کہ دستر خوان کو آگ مین ڈالدی اوسنی آگ مین ڈالدیا جب اوسنی نکالا تو آتش نے دستر خوان مین کچہہ اثر نہ کیا تہا اور میل اوسکا جل گیا تہا اور فردائی قیامت کو اللہ تعالی آتش کو حکم دیگا کہ فرمانبردار مین محمدؐ کی رہ جسی محمدؐ کہی اوسی جلا اور جسی نہ کہی اوسی نہ جلا اور حضرت پر اللہ تعالی نی آتش سموم کو جو کہ زن یہودیہ نی آپکو بزغالہ مین دیا اوسکو افسردہ وسرد کیا اور اسیطرح

آتش حرب کو اللہ تعالی نے آپ پر سرد کیا چنانچہ فرمایا ھی كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ یعنی
جسوقت افروختہ کرے کفار آتش واسطی جنگ کی سرد کرتا اوسی پروردگار اور شب معراج مین
حضرت کرہ نار سے محفوظ گذر گئی روایت ھے کہ محمد بن حاطب پر دیگ جلتی ہوئی آپڑی اور تمام
بدن اوسکا جل گیا حضرت نے آب دہن مبارک لگادیا اوسیوقت اچھا ہوگیا اور اگر حضرت ابراہیم کو
ملکوت سماوات اللہ تعالی نے دکھائی ہماری حضرتکو شب معراج مین وہ وہ عجائبات آسمان و
عرش و کرسی و بہشت کے دکہائی کہ کسی نبی و فرشتہ نے نہین دیکہی اور اگر حضرت ابراہیم نے بت توڑے
ہمارے حضرت نے بروز فتح مکہ ایک لکڑی سے بتونکی طرف اشارہ کیا اور فرمایا جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ
كَانَ زَهُوْقًا اوسیوقت وہ تین سو ساٹھہ بت جو کعبہ مین تھی سرنگون گر پڑے اور تمام بت پرستی عرب سے
اوٹھگئی اور اگر حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کو جواب الزام دیا ہمارے حضرت نے بھی اسیطرح جواب دیا
چنانچہ ایک قریش نے کہ اُبَیّ بن خلف اوسکا نام تہا وہ ایک ہڈی پرانی اوٹھالایا اور اوسنے اوسکو
ہاتھہ مین چورا کر کے پہینکدیا اور کہا کہ حشر مین کون اسی زندہ کریگا آپنے فرمایا جسنے پہلے اسی زندہ کیا تہا
اور اگر حضرت ابراہیم نے حضرت اسمٰعیل کی قربانی کا ارادہ کیا مگر اوسکی بدلہ مین گوسپند کی قربانی ہوئی
اور ہمارے پیغمبر کے فرزند دلبند یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام مع اولاد و انصار دشت کربلا مین
شہید ہوئے اور اہل حرم کو اسیر کرکے لیگئے اور اگر حضرت ابراہیم نے کعبہ بنا کیا ہمارے حضرت نے
حجر الاسود نصب کیا اور اگر حضرت ابراہیم کو اللہ تعالی نے اپنا خلیل فرمایا ہمارے حضرت کو
اپنا حبیب کیا اور مرتبہ خلت کا حبیب کے مرتبہ سی کم ھے اور پھر حبیب بھی ایسا حبیب جسکے
حق مین فرمایا ہو لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۞ یعنی قسم جان تیری کی تحقیق وہ اپنی مستی مین
بہکے ہوئے ہین مذاق اسکا کوئی اہل معنی سی پوچھے کہ اس آیہ سی کیا محبت و رافت خدا تعالی
کی نسبت ہمارے حضرتکی ترشح کرتی ھی جیسا کوئی کسیکو بہت دوست رکھتا ھی اور اوسکی
جان کی قسم کہاتا ھی اور اسیطرح بہت سی آیتین ہین کہ جنسے کمال اُلفت اللہ تعالی کی ہمارے
حضرت سے ٹپکتی ھی جیسے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ یعنی ای
ایمان والو نہ بلند کرو تم اپنی آوازون کو اوپر آواز پیغمبر کے لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ
بِهٰذَا الْبَلَدِ یعنی قسم کہاتا ہون مین اس شہر کی اور تو حلال ہونیوالا ھی بیچ اس شہر کی اسی

زیادہ تر شرف و تعظیم متصور نہین کہ مقید کیا اللہ تعالی نی قسم کو بہ بلد کہ وہ مکہ ہی وقت حلول و نزول حضرت کے اوس شہر مین جیسا کہ کہتے ہین شرف المکان بالمکین واضح ہو کہ قسم کہانا بلد کی عبارت زمین سے ہی کہ او سپر چلتی ہین اور یہ قسم ایک سر مکنون و راز مکتوم ہی کہ نظر کوتاہ بینونکی اسکے ادراک سے قاصر ہی جو صاف نظر اور واقف راز و نیاز عاشق و معشوق ہین وہی ان باتونکی کیفیت و لذت پاتے ہین یہہ قسم گویا خاک پاکی ہی کہ اس سے زیادہ شرف نہین ہو سکتا کہ خدا تعالی نی حضرت کے خاک پاکی قسم کہائی اور اگر حضرت یعقوبؑ کی نسل سی اللہ تعالی نے اسباط پیدا کئی اور حضرت مریمؑ اونکی فرزندونمین سے تہین ہمارے حضرتکو حضرت فاطمہ علیہا السلم سی دختر عطا فرمائی کہ جو سیدۃ النساء العالمین ہے اور جب قیامت ہوگی تو منادی ندا کریگا کہ ای اہل محشر آنکہین اپنی ڈہانپ لو کہ فاطمہ علیہا السلم دختر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گذرتی ہین اور حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ سی اللہ تعالی نے اسقدر نسل بڑہایا کہ جسکا بیان نہین اب تک ہر ملک مین ہزارون اونکی اولاد مین موجود ہین اور اگر اللہ تعالی نے حضرت یوسفؑ کو حسن اور تعبیر رویا عنایت کیا تہا تو ہمارے حضرت کے رویائی صادقہ سے کتب مشحون و مملو ہین چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ حضرت نے خواب مین دیکہا تہا کہ مین مکہ مین داخل ہوا ہون چنانچہ وہی ہوا ہی اور ہمارے پیغمبر کا جو حسن تہا سو اوسکے خود حضرت یوسفؑ مفسر تہی چنانچہ جب زلیخا حضرت یوسف پر بہت فریفتہ ہوئی تو حضرت یوسفؑ نی فرمایا کہ میرے بہائی محمدؐ کو تو دیکہتی تو تیرا کیا حال ہو جاتا اور ہمارے حضرتکا وہ نور تہا کہ حضرت کے اجداد کی چہرہ سے ایسا چمکتا تہا کہ کوئی پردہ اوسی پوشیدہ نکر سکتا تہا چنانچہ جب شیبہ الحمد کو مدینہ سی حضرت مطلب لائی تو اونکی والدہ سے چہپا کر لائی تہے اور غیر راہ سے چلتی تہی کہ کوئی واقف نہو اور تین نقاب مین حضرت نے شیبہ الحمد کی مونہہ پر ڈالی تہین کہ یہہ جو نور آپکا ہی وہ چہپ جائے مگر وہ نور تہا کہ اون پردون سے باہر چمکتا تہا جب حضرت کے نور کا نسلون مین یہہ حال تہا تو آپکے جمال باکمال کا تو کیا ذکر ہی اور حضرت یوسفؑ کو بادشاہی مصر کی تہی ہمارے حضرت بادشاہ دین و دنیا کی ہین اور اگر حضرت موسیؑ کی اگر اعجاز سے سنگ سے بارہ چشمہ ظاہر ہوئی ہمارے حضرت

انگشت معجز نماسی اسقدر جریان آب ہوا جس سے کئی ہزار آدمی سیراب ہوئی اور او نگلیون سے
کہ گوشت و پوست ہین پانی نکلنا نسبت سنگ کے عجیب تر ہی کیا معنی کہ پتہر سی اکثر پانی نکلتا ہی
اور اگر عصا حضرت موسیٰ کی ہاتہہ مین اژدہا ہوجاتا تہا ہمارے حضرت سے اس سے زیادہ معجزہ ہوا
چنانچہ روایت مین ہے کہ ایک گروہ یہود کا آیا اور اونسی حضرت سے کہا کہ موسیٰ کا عصا اژدہا ہوجاتا تہا
آپکا ایسا معجزہ کونسا ہی آپنے جواب دیا کہ موسیٰ جب عصا کو اژدہا کرتے تہے تو قبطی کہتی تہی کہ
کہ موسیٰ نی ہاتہہ مین کچہہ سحر کر رکہا ہی اور میری اظہار حقیت کیواسطے تمہارے گہر کی کڑیان
کہ وہ ستو سی زیادہ ہین اژدہے بن جائینگے اور مین وہان حاضر بہی نہونگا اور جب وہ اژدہا ہوجائینگے
تو تم مین سے چار کا زہرہ تڑق جائیگا اور باقی تم سب بیہوش ہوجاؤگی یہہ سنکر وہ ہنسنی لگے
آپنے فرمایا ہنستی کیا ہو جب اوس عالم کو دیکہو گے تو گریان ہوگے اور اوسوقت بہی خداتعالیٰ سے
مجہی شفیع گردانکے دفع اوس بلا کا چاہوگے تو وہ بلا دفع ہوگی اور یہہ دعا جو مین بتاتا ہون یہہ
پڑہوگے تو وہ مردے زندہ ہوجائینگے غرض وہ یہود اپنی گہر مین گئی اور ایک جگہہ مجمع کرکی بیٹھے
اور حضرت کے کلام کا اعادہ کرکے استہزا کرنی لگے کہ یکایک چہت اونکے گہر کی حرکت مین آئی
اور جتنی کڑیان اوس چہت مین تہین وہ افعی بن گئین اور منہہ اونہون نی دیوار مین سے نکالکر
جو کچہہ کہ اسباب مثل سبو اور خم اور پلنگ وغیرہ تہی سبکو کہانا شروع کیا یہہ حال
دیکہکر جیساکہ حضرت نے فرمایا تہا چار تو اونمین سے مرگئی اور باقی بیہوش ہوگئی اور بعض نے
اونمین سی توسل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کیا اونکو ضرر نہ پہونچا اور وہ دعا جو حضرت نے
تعلیم کی تہی وہ اونہون نی مردون پر دم کی وہ زندہ ہوگئی اور وہ جو حضرت موسیٰ کا معجزہ
ید بیضا کا تہا ہمارے حضرت کا معجزہ اوس سے روشن تر تہا کہ جب شب تار مین حضرت
جناب امامین علیہم السلام کو طلب کرتی تہی تو اپنی انگشت مبارک روزن سے باہر کردیتی تہی
اور اوس ید بیضا سے آفتاب و ماہ سی زیادہ نور تابان ہوتا تہا اور دونون صاحبزادے
اوس روشنی مین تشریف لی آتے تہے پہر آپ اپنا دست مبارک روزن سے نکال لیتے تہی
[illegible] آ [illegible] تہا اور پہر جب حضرت امامین علیہم السلام اپنی گہر جاتے تو حضرت انگشت
مبارک روزن سے نکالتے پہر وہی روشنی ہوجاتی اور آپکے نور کا یہہ حال تہا کہ جس خانہ

تاریک مین حضرت جاتے تھے وہ روشن ہوجاتا تہا اور حضرتکی چہرۂ نورانی کی چمک دیوارون پر پڑتی
تہی اور ایکدفعہ ایک شخص کو حضرت نے ایک لکڑی دیدی وہ اسقدر روشن ہوگئی کہ دس آدمی
اوسکی روشنی مین رستہ چلتے تہے اور ایک کے تازیانہ مین حضرتکی دعاسی نور ایسا ہوگیا تہا کہ
مانند ستارہ کی چمکتا تہا اور جو حضرت موسیٰ نی کوہ سینا پر خدا تعالےٰ سی کلام کیا ہمارے
حضرت نے معراج مین وہا تشریف لیجا کر اسرار ربانی سُنی کہ وہان خیال بہی نہین پہونچ سکتا
اور جو حضرت موسی کیواسطی توریت اوتری ہمارے پیغمبر کیواسطی قرآن شریف اوترا کہ وہ ناسخ
کتب سابقہ سے ہے ؏ یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست ٭ کتب خانہ چند ملت بشست
اور وہ جو جو آیات حضرت موسیٰ کی دشمنونکے ہلاک کرنی کیلئی نازل ہوئی اوس سے بہتر ہماری
پیغمبر کیواسطی نازل ہوئی چنانچہ ملخ یعنی ٹڈیان جو قبطیونمین آئی تہین وہ اونکی زراعت کو
کہاتی تہین اونکو نکہایا تہا اور ہماری حضرتکے دشمنون کیواسطی جو ٹڈیان نازل ہوئین تو خود
اونکو کہاگئین چنانچہ منقول ہی کہ جبکہ مکہ سے حضرت شام کیطرف نہضت فرما ہوئی تو ایکدن
حضرت واسطے قضائی حاجت کے بنفس نفیس اکیلے تشریف لیگئی اور قافلہ روانہ ہوگیا اوسوقت
دو سو یہودی باشمشیر عریان حضرت پر آگرا اوسیوقت اللہ تعالےٰ نے اونکی پانوکی نیچی سے ٹڈیان
پیدا کین کہ وہ اون سبکو کہاگئین اور اسیطرح قمل یعنی جوئین بہی حضرتکی دشمنون پر مسلط ہوئین
چنانچہ منقول ہی کہ ایک سفر مین ایک جماعت یہودنی قصد اذیت حضرتکا کیا ناگاہ اونمین سے
ایک شخصکو اپنے بدن مین خارش معلوم ہوئی اوسنی جو اپنے بدن کو دیکہا تو معلوم ہوا کہ سارے
بدن مین جوئین پڑگئین ہین پس وہ بسبب شرم کی لوگون سے الگ ہوگیا تہوڑی عرصہ مین
دوسریکو بہی خارش معلوم ہوئی اوسنی بہی اپنی بدن مین جوئین دیکہین غرض اسیطرح
ہر ایک اپنی بدن مین جوئین دیکہتا تہا اور بہاگتا تہا یہانتک کہ وہ سب اپنی گہرونکو بہاگ گئی
اور ہرچند گہر مین جاکر علاج کیا مگر کچہہ نہوا پانچ دنکے عرصہ مین وہ جوئین اسقدر زیادہ ہوئین کہ ا
حلقون مین چہید ڈالدی اور وہ گرسنہ و تشنہ واصل جہنم ہوئی اور اسیطرح اللہ تعالےٰ نے
مینڈک بہی حضرتکی دشمنون پر مسلط کئی وہ قصہ اسطرحپر ہی کہ دو سو کافر یہود نے حضرتکے
قتل پر اتفاق کیا اور مدینہ کو روانہ ہوئی رستہ مین ایک جگہہ اونکو پانی بہت شیرین ملا

اونہون نے مشکین اپنی بہر لین جب وہ منزل پر اوترے تو اللہ تعالی نی ایک موش دوزخ کو مسلط
کیا کہ اوسنی اونکی مشکونمین سوراخ کردیا اور پانی تمام بہہ گیا یہہ حال دیکہکر وہ جلدی سے وہان پہونچی
جہانسی وہ پانی لیا تہا وہان جاکر یہہ دیکہا کہ چوہون نی اوس چشمہ کو کہود ڈالا ہے اور اوسمین مینڈک
ہوگئی ہین وہ یہہ حال دیکہکر زندگی سی ناامید ہوئی اور اوس بیابان مین تشنہ واصل جہنم ہوئے
مگر ایک شخص سلامت رہا کہ اوسنی کہا کہ مین ایمان لایا اور حضرتکا نام ورد زبان کیا اور اپنی شکم
و زبان پر حضرتکا نام نقش کیا پس ببرکت نام شریف حضرت کے اللہ تعالی نی اوسی نجات دی
اتفاقا ایک قافلہ وہان پہونچ گیا اوسنی آب وہان سے اوسکی دستگیری کی پس وہ سب مال اپنی
ہمراہ سے نکالاکر حضرتکی خدمتمین آیا اور ایمان لایا حضرت نے وہ مال اوسکو بخشدیا اور اسیطرح جیسا
کہ خون قبطیون پر مسلط ہوا تہا ہمارے حضرت کے دشمنون پر بہی مسلط ہوا اوسکا قصہ اسطرح سے ہے
کہ حضرتنی پچہنی لگوائی تہے اور خون ابو سعید خدری کو دیا تہا کہ باہر چہپا آوے خون کو پی گیا حضرت نے
فرمایا کہ تونے میرا خون پیا ہی آتش دوزخ تجہپر حرام ہوئی یہہ سنکر چالیس منافقون نی
حضرت پر استہزا کیا حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالی انہین عذاب سے ہلاک کریگا پس اوسیدن
خون اونکی ناکون سے اور بن دندان سے نکلنا شروع ہوا جب منہہ سی خون پہینکدیتی تہی پہر خون
منہہ مین بہر جاتا تہا اور جو غذا کہاتی تہی وہ مخلوط بخون ہوجاتی تہی غرض چالیس دن اس
عذاب سے معذب ہوکر جہنم واصل ہوئی اور اسیطرح کئی میوہ سی اللہ تعالی نی دشمنان حضرت
موسیٰ کو معذب کیا تہا ہماری پیغمبر کے دشمنون کو بہی اسیطرح معذب کیا چنانچہ اوسکا قصہ
اسطرح سے ہی کہ حضرت نے نفرین کی قبیلہ مضر پر اور فرمایا کہ خداوندا انپر قحط نازل کر اور انکو بلا
گرسنگی مین مبتلا کر پس اونکی ہان اسقدر قحط ہوا کہ وہ بہوک کے سبب سے کتے کا گوشت کہا گئی
اور استخوان اپنے مردونکی جلاکر پہلنکے اور قبرونمین سے مردے نکالکر کہائی یہانتک کہ
عورت اپنے بچہ کو کہاجاتی تہی اور جو تجار اونکی واسطی طعام اور جگہہ سی لیجاتے تہے ہنوز وہ گہر
پاس نہ پاتے تہے کہ کرم اوسمین پڑجاتے تہے اور وہ اوسی فاسد کردیتے تہے مال تلف ہوتا تہا اور
کہانا بہی نملتا تہا تاکہ روسائی قریش آئی اور سب اونہون نی عرض کی کہ یا حضرت اگر ہم بد ہین تو
ہمارے اطفال و چارپایونپر رحم کیجئی پس حضرت رحمۃ للعالمین کو رحم آیا اور دعا فرمائی

وہ قحط جاتا رہا اور وہ جو دشمنان حضرت موسیٰ کا مال پتہر ہو گیا تہا اسیطرحکا ہماری حضرت سی
بہی معجزہ ہوا اوسکا قصہ اسطرحسی ہی کہ ایک مرد پیر معہ اپنے فرزندکی حضرتکی خدمتمین آیا
اور اوسنی عرض کی کہ یا حضرت مینی اسی پرورش کیا اور اپنا مال کہلایا اب یہہ جوان ہوا اور
بہت سا مال اسکے پاس اکہٹا ہوا ہے اور میرے پاس کچہہ نہین رہا اور یہہ مجہی بقدر ضرورت بہی
نہین دیتا آپنے اوس لڑکے سی کہا کہ تو کیون نہین دیتا اوسنی عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اپنی
قوت سے زیادہ نہین رکہتا اوسکے پدر نے کہا کہ یا حضرت اسکی پاس جو و گندم کے انبار ہین اور یہہ زر
و نقرہ کے کیسہ رکہتا ہی آپنی اوس لڑکے سے فرمایا کہ اس مہینہ کا قوت تو مین اسکو دیتا ہون آگی تو دینا
پس حضرت نے اسامہ سی کہا کہ سو درہم اس پیر کو دیدو کہ یہہ نفقہ اپنی عیال کا کری پس وہ پیر درہم کو
لیکر چلا گیا جب دوسرا مہینہ ہوا تو پہر وہ آیا حضرت نے اوسکے لڑکے کو بلا کر فرمایا کہ اسکو کچہہ دے اوسنی کہا
مین کچہہ نہین رکہتا آپنے فرمایا کہ تو دروغ کہتا ہی تیرے پاس بہت سا مال ہی مگر آج شام تک اپنے
باپ سے زیادہ پریشان ہو جائیگا پس جسوقت وہ جوان اپنی گہر آیا اوسکی ہمسایون نے غل مچایا کہ اپنا
انبار جو و گندم کا یہان سے لیجا کہ ہم اسکی بوئی بدسی ہلاک ہوتے ہین جب وہ اون انبارون پر پہونچا تو
دیکہا کہ جو و گندم و مویز سب فاسد و بدبو ہو گئی ناچار اوسنی بہت سی اُجرت مقرر کر کی حمالون کے
ہاتہہ اوس جنس متعفنہ کو مدینہ کی باہر پہکوا دیا جب اوس سے فراغت ہو کر اپنی روپیونکی پاس آیا
کہ اونکی اُجرت دی اونکو دیکہا کہ وہ پتہر کے ہو گئی ہین پس حمال اوسکے پارچہ وغیرہ اپنی اجرتمین
لیگئے اور قوت ایک شب کا اوسکے پاس نرہا اور اس غم سی وہ رنجور ہو گیا اور وہ جو طوفان
اللہ تعالی نے قبطیون پر بہیجا تہا ویسا ہی ہمارے حضرت کے دشمنون پر بہی بہیجا شرح اوسکی یہہ ہے
کہ حضرت کے اصحاب سے ایک نے ایک مشرک کو قتل کیا تہا اور اوسکی عورت نے نذر مانی تہی کہ مین اس مسلمان کے
کاسہ سر مین شراب پیونگی پس جس روز جنگ اُحد سی مسلمان فرار ہوئی تو وہ عورت ابوسفیانکے
پاس آئی اور اوسنی کہا کہ میری ہمراہ ایک اپنا غلام کر دی کہ وہ میری شوہر کی قاتل کا سر کاٹ کر
لادی کہ تا مین وفائی نذر کرون پس اوسنی دو سو آدمی بہیجے کہ سر اوس مسلمان کا لے آوین جسوقت
وہ لوگ وہان پہونچے اللہ تعالی نے ایک باران عظیم بہیجا کہ اوسنی اون دو سو کو غرق آب کر دیا اور کچہہ
پتہ اون دو سو آدمیونکا اور اوس کشتہ کا نہ لگا اور یہہ عظیم تر ہی طوفان موسیٰ علیہ السلام سے

اور جو حضرت موسیٰ کیواسطی رود نیل خشک ہوگیا اور بنی اسرائیل نی اوسمین سے پایاب عبور کیا سو
ہماری پیغمبر کیواسطی بہی ایسا ہوا چنانچہ جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام سے منقول ہے
کہ ہم خیبر کو ہمرکاب حضرت سرور کائنات صلعم جاتے تہی جب وادی شیخت مین پہونچی تو
دیکہا کہ تمام جنگل پانی سے بہرا ہوا ہی جب پانی کا اندازہ کیا تو معلوم ہوا کہ چودہ قد آدم پانی ہے
اصحابون نی عرض کیا کہ یا حضرت پس پشت دشمن ہی اور پیش رو آب ذخار اب ہم بہی مثل
اصحاب موسیٰ کے کہتے ہین کہ انا لمدرکون اسوقت حضرت نے دعا کی کہ ای خداوند تو نے ہر پیغمبر و
رسول کو ایک معجزہ دیا ہی مجہکو بہی کرامت فرما یہہ کہکر حضرت سوار ہوئی اور معہ اصحاب و لشکر کے
اوس پانی سے عبور کیا جناب امیرؑ فرماتے ہین کہ قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوسکے قبضہ مین ہے
کہ ہم اسپان و دست و پائی شتر تک تر نہوا کہ ہم پانی سے اوتر گئی اور خیبر کو فتح کیا اور انس سے منقول ہے
کہ وادی حران مین تین دن اور تین رات پانی برسا اور سیل جاری ہوگئی ہم لوگ بہت ترسان ہوئے
اور حضرت سے عرض کی آپ نے فرمایا میری پیچہے پیچہے چلے آؤ راوی کہتا ہی کہ مین بہی پیچہے تہا قسم ہے خدا کی
کہ اونٹونکی پانو تک بہی تر نہین ہوئی اور روایت کثیرہ سی ثابت ہی کہ درمیان آسمان و زمین کے
ایک دریا ہی کہ نام اوسکا مکفوف ہی اور دریائی زمین اوسکی نسبت حکم ایک قطرہ کا رکہتی ہین ہ
وہ دریا حضرت کیواسطی معراج مین شگافتہ ہوا اور حضرت سلامت اوسمین سے گذر گئی اور یہہ امر بہت
بڑا ہی اوس انفلاق بحر سے جو واسطی موسی علیہ السلم ہوا اور اگر حضرت موسیٰ پر سایہ ابر نی کیا تہا
اور وہ جب ہوا تہا کہ حضرت موسیٰ جنگل مین حیران تہی اور ہماری حضرت پر ابر نی سایہ کیا جس سے
حضرت تولد ہوئے اور حضرت داؤد لوہے کو نرم کرتے تہی تو ہمارے پیغمبر کیواسطی بہی سنگ سخت
روز خندق نرم ہوگیا اور صخرہ بیت المقدس آپکے پائی مبارک کی نیچی مانند خمیر کے نرم ہوگیا اور
حضرتکا اثر قدم اوسپر اب تک موجود ہی اور کوہ ثور بہی اسیطرح نرم ہوگیا کہ وہان آثار بازو سے
شریف کا ہی اور سنگ سخت پر حضرت کے پائی مبارک کا نشان ہو جاتا تہا اور اگر کوہ حضرت داؤد کے
ساتہ چلتی تہی تو ہمارے حضرت کے ساتہ بہی ایسا ہوا چنانچہ جناب امیرالمومنینؑ فرماتی ہین کہ
ایکدن مین حضرت کے ہمراہ کوہ حرا پر تہا ناگاہ دیکہا مینی کہ کوہ حرکت مین آیا حضرت نی فرمایا کہ ساکن ہو
کہ نہین ہی تیری پشت پر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید پس اوس کوہ نی اطاعت حضرت کی کی اور ساکن ہو گیا

اور حضرت امیر المومنین فرماتی ہین کہ مین حضرتکے ہمراہ ایک کوہ پر گذرا اکہ اشک اوسکی قطرہ قطرہ جاری تہے حضرت نے اوس سے خطاب کرکے فرمایا کہ تو کیون گریان ہے اوسیوقت بحکم الہی اوس کوہ سے صدا دی کہ یا رسول اللہ صلعم ایکدن حضرت مسیح یہان گذرے وہ لوگونکو ڈراتے تہے اوس آگ سے جسکی آتش افروز مرد اور سنگ ہونگے پس اوس دہشت سے مین آجتک روتا ہون کہ ایسا نہو مین بہی وہی سنگ ہون آپنے فرمایا کہ تو ڈر نہین کہ وہ سنگ کبریت ہے یہ سنکر وہ کوہ ساکن ہوا اور گریہ اوسکا موقوف ہوا اور اسیطرح حضرت ابو طالب سے روایت ہے کہ ایکدن مین حضرتکے ہمراہ تہا رستہ مین تشنہ ہوا اور پانی نتہا حضرت سے مینے عرض کیا کہ یا حضرت مین تشنہ ہون آپنے فرمایا کہ اس کوہ کے پاس جاؤ اور کہو کہ مجہے پانی دے مینے حضرت کے حکم کے بموجب عمل کیا اوس کوہ نے جواب دیا کہ پیغمبر خدا صلعم سے میری طرف سے عرض کرو کہ جبسے مجہے معلوم ہوا ہے کہ حقتعالے نے یہہ فرمایا ہے فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ تبسے مین اسقدر رویا ہون کہ پانی مجہہ مین نہین رہا اور اگر حضرت سلیمان نے استدعا ملک کی کی چنانچہ کہا رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا الی آخر آیہ ہماری پیغمبر کی بے استدعا اللہ تعالی نے ایک فرشتہ کو حضرت کے پاس بہیجا کہ وہ پہلے کبہی زمین پر نہ آیا تہا اوسنے کہا کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ اے محمد اگر تو چاہے تو ہمیشہ زندہ دنیا مین رہے اور نعمت و بادشاہی مین بسر کرے اور یہہ کلید خزانہا زمین کی لایا ہون یہہ لیجے اور تمام کوہ طلا و نقرہ کے ہوجاینگے اور جہان آپ چلینگے یہہ بہی ہمراہ آپکے جاینگے اور جو کچہہ آخرت مین آپکے واسطے مقرر ہوا ہے اوس درجات عالیہ سے کچہہ کم نہوگا یہہ سنکر حضرتنے فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ پیغمبر مسکین و بندہ ذلیل رہون ایکدن نہ کہاؤن اور صبر کرون دوسرے دن کہاؤن اور شکر کرون پس اسکے بدلے اللہ تعالی نے حوض کوثر و شفاعت و مقام محمود حضرتکو عنایت کیا کہ قیامت کے دن حضرتکو خدا تعالی عرش پہ جگہہ دیگا اور اختیار شفاعت کا حضرت کے دست مبارک مین ہوگا جسے چاہین جنت مین بہیجین جسے چاہین دوزخ مین یہہ دنیا کی بادشاہی سے بمرتبہ افضل و اعلے ہے اور اگر حضرت سلیمان کے لیے ہوا مسخر تہی کہ وہ ایک مہینہ کی راہ ایکدن مین طے کرتی تہی ہمارے حضرتکو براق ملا جسنے چشم زدن مین راہ ہفت آسمان طے کی کہ پچاس ہزار برس کا رستہ ہے یہہ اوس باد سے بدرجہا افزون تر ہے اور اگر حضرت سلیمان سے جانورون نے کلام کیا اسیطرح ہماری حضرت سے بہی سب حیوانون نے کلام کیا چنانچہ روایت ہے کہ ایکدفعہ ایک جانور آیا اور حضرت کے گرد سر پہرنے لگا اور کچہہ کہنے لگا آپنے حاضرین سے فرمایا کہ تم مین سے

کیسینی اسکا بچہ لیا ہی چاہتی کہ اسکا بچہ دیدیو اور قصہ کلام گرگ اور شتر کا مشہور ہی اور زیادہ تر اوس سے
کلام کرنا سنگریزہ کا ہی کہ حضرت کے دست حق پرست مین سنگریزہ نی کلام کیا اور یہہ منطق طیر سے عجیب تر
کیا معنی کہ طیر بولتا ہی برخلاف سنگ کے کہ اسمین صوت نہین اور اس سے زیادہ تر کلام کرنا گوسپند بریان
کا ہی کہ ایک زن یہودیہ نے ایک گوسپند کو زہر آلود کر کے بریان کیا اور حضرت کے پاس لائی جسوقت حضرت نی
ارادہ نوش فرمانیکا کیا اوسیوقت گوسپند بریان نے صدا دی کہ یا حضرت مجھی نکہائیگا کہ مجھی زہر آلود کیا ہے
یہہ منطق طیر سی بدرجہ فزون تر ہی اور جسطرح حضرت سلیمان کے جن تابع تہی اوسیطرح ہمارے حضرت کے
بھی سب جنات تابع تہی اور حضرت پر ایمان لائی اور حضرتکی خدمتمین حاضر ہوئی چنانچہ نصیبین و
بطن النخل اور حجون اور اعلائی مکہ مین اور بہت جگہہ جن حاضر ہوئی اور حضرت نے اونہین ایمان تلقین کیا
اور روایت ہے کہ ایکدن حضرت نے شیطان کو پکڑ کر سر اوسکا ستون مسجد سے لگا دیا اور زبان اوسکی پکڑلی
آپ نے چاہا تہا کہ ستون مسجد سے شیطانکو باندہ دین تا کہ اوس سے لڑکے بازی کرین اور جو حضرت یحییٰ کو حکمت
و نبوت خوردسالی مین عطا ہوئی ہمارے پیغمبر نے تولد ہوتی ہی دست راست آسمان کیطرف بلند
کر کے کلمہ شہادت پڑہا اور حضرت یحییٰ کیوقت مین بت پرستی نہ تہی اور ہمارے حضرت کے وقت مین
انتہائی شرک و بت پرستی تہی مگر حضرت نے سن طفولیت مین کبہی رغبت بتون کی طرف نہ کی نہ انکی
عیدگاہ مین کبہی گئی اور نہ کبہی شہ کو ان کے گھر کا آب و طعام تناول کیا اور حضرت یحییٰ اگر عابد و زاہد تہی
تو ہمارے حضرت نے وہ عبادت کی کہ خداتعالی نی اوس مشقت کو گوارا نہ کیا یعنی جب حضرت تمام
تمام رات نماز پڑہتی تہی اور اسقدر گریہ فرماتی تہے کہ بیہوش ہو جاتی تہی اور چہرہ مبارک زرد ہو گیا تہا
اللہ تعالی عتابا فرمایا کہ مینی قرآن اسواسطی تجہپر نازل نہین کیا کہ تو آپکو تعب مین ڈالے اور اگر حضرت
عیسی نی گہوارہ مین کلام کیا ہمارے حضرت نے پیدا ہوتی ہی کلام کیا چنانچہ مذکور ہوا اور اگر حضرت
عیسی کور و شل کو اور ابرص کو شفا دیتی تہی تو اسیطرح ہماری حضرت نے بھی ہزاروں بیمارونکو
شفا دی چنانچہ منقول ہی کہ معاذ بن جبل مبروص تہی حضرت نے اونسی کہا کہ تم کسواسطی نکاح
اپنا نہین کرتے معاذ نے عرض کی کہ مجھی برص کا مرض عارض ہی اس سبب سے کوئی عورت میری
مواصلت قبول نہین کرتی یہہ سنکر حضرت نے اونکو اپنی قریب بلایا اور آب دہان مبارک مقام برص پر
مل دیا فوراً شفا ہو گئی اور ایک شخص عارضہ جذام مین مبتلا تہا کہ سب اعضا اوسکے جدا ہوتی

جاتی تہی حضرت نے ایک قدح پانی کا منگا کر آب دہان مبارک اوسمین ڈالا اور اوسکو دیا جسوقت اوسنے پیا
فورًا اچہا ہوگیا اسیطرح ایکعورت اپنی دختر کو حضرت کی خدمتمین لائی اور عرض کیا کہ یہہ نابینا تولد ہوئی ہے حضرت نے
اپنا دست مبارک اوسکی آنکہون پر پہیر دیا اوسیوقت دونو آنکہین اوسکی مثل نرگس شہلا کے ہوگئین
اسیطرح ایک اور عورت حضرت کی خدمتمین حاضر ہوئی اوسنی عرض کی کہ میری لڑکی مشرف بموت ہے
جو کہاتی ہی وہ نکل جاتا ہی حضرت اوسکی بالین پر گئی اور مرض کیطرف خطاب کر کی فرمایا یا عدو اللہ
خلّی اللہ فانا رسول اللہ یعنی دوری کر ای دشمن خدا دوست خدا سی اور مین ہون رسول خدا پس اوسیوقت
وہ اچہی ہوگئی اور علی ہذا القیاس ایسی معجزے ہزارون ہوئی کہ انشاء اللہ معجزات مین لکہی جاینگے ✤
اور اگر حضرت عیسیٰ مردہ کو زندہ کرتی تہی ہمارے پیغمبر نے بہی بہت سے مردے زندہ کئی چنانچہ منقول ہی
کہ قریش ایکدفعہ جمع ہو کر حضرت کی خدمتمین آئی اور عرض کی کہ یا حضرت کچہہ مردے ہماری زندہ کیجئی
کہ ہمین یقین آئی اور ہم ایمان لائین حضرت نے جناب امیر علیہ السلام سی فرمایا کہ تم انکے ہمراہ قبرستان
جاؤ اور جن جن کا یہہ نام لین اونکو پکارو اور کہو کہ رسول خدا صلعم نے حکم کیا ہی کہ تم اپنی اپنی قبرون سے
اوٹہو پس جسوقت حضرت امیر نے قبرستان مین جاکر یہہ آواز دی اوسیوقت سب مردے
اپنی سرون سے خاک جہاڑتی ہوئی باہر نکلی جب حضرت کا پیام سُنا تو سلام حضرت پر بہیجا اور عرض کی
کہ کاش ہم زندہ ہوتے اور جناب رسول خدا صلعم پر ایمان لاتی اب جو زندہ ہین اونکو تحریص و
ترغیب حضرت کی متابعت کی کرتے ہین غرض جو جو اسرار و وقایع قریش صادر ہوئی تہی سب
اونہون نی بیان کئی اور پہر اپنی اپنی قبرونمین چلیگئے اور نیز حضرت نے اون کفارون کو جو جنگ
بدر مین مارے گئی تہی زندہ کیا اور اونکو ایمان نہ لانے پر توبیخ کیا اور اسیطرح بعد مرنی کی مردون نے
حضرت سے استغاثہ کیا ہی عذاب خدا سی چنانچہ منقول ہی کہ ایک اصحاب حضرت کا شہید
ہوگیا تہا اوسکی میت پر آپ تشریف لیگئے اور نماز پڑہی جب فارغ ہوئی تو فرمایا کہ بنی النجار مین سے
کوئی ہی کہ اونکی اس میت کو بہشت سے روک رکہا ہی تین درہمون کیواسطی کہ فلان یہودی کی
اسکی ذمہ ہین پس اوسکو درہم دیکر اسکو خلاص کرو اور اسیطرح سے منقول ہی کہ ابتداے
بعثت مین ابولہب وغیرہ کفار قریش حضرت کو نہایت ایذا دیتی تہے اور پتہر مارتی تہی پس ایکدفعہ
حضرت کیطرف سنگ باران کرتے ہوئی مکہ سے باہر تک لیگئے اور حضرت کی پائے مبارک

مجروح ہوگئی اور جناب امیر علیہ السلم بہی ہمراہ تہی اونکو بہی پتہر لگی ناگاہ اون کافرون نی دیکہا کہ پہاڑ سی کچہہ پتہر جدا ہوکر حضرتکی طرف آئی وہ ملعون خوش ہوی کہ یہہ پتہر محمدؐ و علی کو ہلاک کرینگے پس جسوقت وہ پتہر حضرتکے پاس پہونچی تو بقدرت الٰہی وہ گویا ہوئی اور اونہون نی کہا السلام علیک یا محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف السلام علیک یا علی ابن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف السلام علیک یا رسول رب العالمین و خیر الخلق اجمعین السلام علیک یا سید الوصیین و یا خلیفۂ رسول رب العالمین جب کافرون نے یہہ حال عجیب دیکہا متحیر ہوئی اونہین سی دس آدمی کہ کفر و عناد مین سب سے زیادہ تہی کہنی لگے کہ یہہ کلام پتہر کا نتہا بلکہ محمدؐ نے اس کوہ کی پیچہے اپنی اصحاب پنہان کر رکہی ہین کہ وہ ہمارے فریب دینی کو یہہ باتین کرتے ہین جب اونہون نے یہہ کہا اوسیوقت بحکم پروردگار دس سنگ اون پتہرون مین سے بلند ہوئی اور اون دس ملعون کی سر پر جا کہڑی ہوئی اور پہر پیچہہ اونکی سر پر ضرب دیتی تہی اور پہر بلند ہوجاتی تہی یہانتک کہ اونکی مغز سر ناک کی راہ سی نکل گئی اور وہ جہنم واصل ہوئی جب وہ مرگئی تو اونکی عزیز زاری کرتی ہوئی آئی اور کہنی لگی کہ انکی مرنی سی زیادہ مصیبت یہہ ہی کہ محمدؐ خوشی ہوگا کہ میری معجزہ سی یہہ مرے ہین بعد اسکے اونکو تختہ تابوت پر لٹا کر لیچلے تو وہ فریاد مین آئی اور اونہون نی کہا کہ محمد صلعم نی سچ فرمایا تہا اور تم دروغگو ہو بعد اسکی تختہ تابوت لرزی اور اون مردونکو اپنی اوپر سی پہینکدیا اور یہہ صدا دی کہ ہم ان دشمنان خدا کو نہین اوٹہاتی پس ابوجہل نی کہا کہ یہہ سب پتہرونکی اور جنازونکی باتین محمدؐ کی جادو سی ہین اور اگر یہہ سچ ہی کہ اوسکے اعجاز سی ہے تو اوس سے کہو کہ انہین زندہ کری جب کافرون نی یہہ کہا حضرت رسولخدا صلعم نی جناب امیر المومنین علیہ السلم سی فرمایا کہ یہہ کیا کہتی ہین پس مین اور تم دعا کرین تا یہہ زندہ ہون پس جیہہ آدمیونکی واسطی حضرت رسولخدا صلعم دعا کی اور چار کیواسطے جناب امیرؑ نی پس اوسیوقت وے دسون مرد زندہ ہوگئی اور اونہون نی کہا کہ ای گروہ مسلمانان محمدؐ و علیؑ کی شان عظیم و مرتبہ بلند ہے جس مملکت مین کہ ہم تہی وہان ہم محمدؐ کی مثال دیکہی کہ کرسی پر عرش کی پاس بیٹہی ہوئی ہین اور علی بہی ایک تخت پر کرسی کی پاس بیٹہی ہوئی ہین اور سب ملائکہ عرش و کرسی و حجاب انکی سامنی موجود تہی و صلوٰۃ انپہ

بھیجتے تھی اور جو یہہ کہتی تھی اوسکی اطاعت کرتی تھی اور جو خدا سے حاجت طلب کرتی تھی تو اونکو شفیع کرتی اسکے بعد سات نفر اونمین سے ایمان لائے اور باقی کافر رہی اور وہ جو حضرت عیسیٰ گہر کی چھپی ہوئی چیز و خبر دیتی تہی سو ہمارے حضرت نے بہی لاکہون ایسی خبرین دی ہین چنانچہ جب وہب بن امیہ حضرت کے قتل کے ارادہ پر مکہ سے مدینہ مین آیا اور آپ کے سامنی اظہار کیا کہ مین اپنی لڑکی کی رہائی کیواسطی آیا ہون حضرت نے فرمایا کہ یہہ بات نہین ہی بلکہ تو میرے قتل کو آیا ہی اور جو حال گذرا تہا وہ بیان کر دیا اسطرح حال جنگ موتہ کا اور جو جو شہید ہوتا جاتا تہا سب آپنے بیان فرمایا اور منقول ہی کہ ایکدفعہ کفار قریش نے حضرت سے کہا کہ ہمارا پروردگار یعنی ہبل بیماروں کو شفا دیتا ہی آپنے فرمایا تم دروغ کہتی ہو خدا تعالی مدبر جمیع امور ہے پھر اونہون نے کہا کہ ای محمدؐ ہم ڈرتے ہین کہ ہمارا ہبل تجھکو دردہای عظیم مثل فالج و لقوہ و کوری مین مبتلا کری اسواسطی کہ تو لوگونکو اوسکی پرستش سے منع کرتا ہی آپنے فرمایا کہ ان سب امور پر خدا تعالے قادر ہی ہم منکر اونہون نے کہا کہ اگر تو یہہ سچ کہتا ہی تو تو اپنی خدا سے کہہ کہ ہمین اس بلا مین مبتلا کری اور ہم ہبل سے سوال کرینگی کہ ہمین شفا دیگا جب تو جانیگا کہ ہبل تیری خدا کا شریک ہے پس اوسیوقت جبرئیل نازل ہوئی اور حضرت سے کہا کہ خدا تعالی نے فرمایا ہی کہ ای محمدؐ بعض پر تو نفرین کر اور بعض پر علیؑ نفرین کری تا مین اونکو بلا مین مبتلا کرون پس ۲۰ بیس آدمیون پر حضرت نے نفرین کی اور دس آدمیون پر جناب امیرؑ نے اوسیوقت وہ سب مرض خورہ و جزام و کوری و فالج و لقوہ مین گرفتار ہوئی اور ہاتہہ اور پانو اونکی جدا ہو گئی اور سوائے زبان و گوش کی کوئی عضو اونکا صحیح نرہا پس کفار اونکو ہبل کے پاس لیگئے اور کہنی لگے کہ محمدؐ و علیؑ نے انہین نفرین کی ہی کہ یہہ اس بلا مین مبتلا ہوئی ہین تو انکو شفا دی اوسوقت قدرت خدا سے ہبل نے اونکو صدا دی کہ ای دشمنان خدا مین کسی چیز پر قدرت نہین رکہتا اور مین قسم کہاتا ہون اوس خدا کی کہ جسنے محمد صلعم کو جمیع خلایق پر مبعوث کیا ہی اور بہترین سب پیغمبرونکا اوسکو کیا ہی کہ اگر وہ مجہپر نفرین کری تو البتہ میری دست و پا اور سب اعضا جدا ہو جائین اور ہوا میری اجزا کو پراگندہ کری کہ میرا اثر بہی باقی نرہی جب اونہون نے ہبل سے یہہ بات سُنی تو نا امید ہوئی اور حضرت سے استغاثہ کیا کہ ہماری فریاد کو پہونچو پس حضرت نے اونکو بلا کر فرمایا کہ تم آنکہین اپنی بند کرو اور کہو کہ اے خداوند ہم تجہی بجاہ محمدؐ و علیؑ و آلہ طیبین اوسکی کی سوگند دیتی ہین کہ ہمین تو شفا دی پس اونہون نے یہی کہا اوسیوقت وہ اچہی ہو گئی بعد اسکی حضرت نے اونسی کہا کہ ایمان لاؤ اونہون نے کہا کہ یا حضرت ہم ایمان

لائی پھر حضرت نے اونسی کہا کہ تم چاہتی ہو کہ کچھہ تمہاری بینائی اور زیادہ کرون اونہون نے عرض کی کہ ہان
آپ نے فرمایا کہ مین تمہین خبر دیتا ہون جو کہ تمنی کھایا ہی اور جو ذخیرہ گھر مین رکھا ہی اور جو تمنی دوا کی ہی
پس حضرت نے اونہین بتا دیا جو کچھہ کہ اونہون نی اپنی گھر مین کھایا تھا اور جو ذخیرہ رکھا تھا اور جو دوا کی تہی
پھر حضرت نے فرمایا کہ ای ملائکہ پروردگار میری پاس حاضر کرو طعام باقیماندہ الکامعہ اوس دسترخوانونکی کہ
جسپر انہون نے کھایا ہی پس اوسیوقت دیکھا کہ ہوا سی سب خوان و دسترخوان اونکی نیچی اوتر آئی اور حضرت نے
ہر ایک کا خوان و دسترخوان بتا دیا کہ یہہ فلان فلان کس کا ہی بعد اسکے حضرت نے سب کی طعام کیطرف
مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای طعام مجھی خبر دی کہ کسقدر تجھہ مین سے کھایا ہی اور کسقدر رکھا ہی پس اوسیوقت
وہ سب طعام گویا ہوئی اور بیان کیا کہ اسقدر ہم مین سے انہون نے کھایا ہی اور اسقدر انکی خدمتگارون نے
کہایا اور ہم اسقدر باقی رہی ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ ای طعامون بتاؤ کہ مین کون ہون سب نے کہا کہ
آپ پیغمبر خداؐ ہین پھر حضرت نے جناب امیرؑ کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہہ کون ہی اونہون نے کہا کہ یہہ برادر
و وزیر آپکا ہی اور بعد آپکے یہہ بہترین اولین و آخرین ہی پس یہہ خبر دینی حضرت عیسیٰؑ کی خبر سے
بدرجہا افضل ہی اور وہ جو حضرت عیسیٰؑ کی روح القدس نی مدد کی ہمارے حضرتکی اور حضرت کی
فرزندونکی جبرئیل نی خدمتگاری اور گہوارہ جنبانی کی اور اپنا فخر و سعادت جانا اور فرشتون مین مباہات کے
بیت شب و روز اوسکے صاحبزادونکا گہوارہ جنبان تھا ✤ عجب ڈھب یاد تھا روح الامین کو بھی
خوش امدکا ✤ **معجزہ** تفسیر حضرت امام عسکری علیہ السلم مین منقول ہی کہ ایک شخص نی
جناب امیر المومنین سے سؤال کیا کہ آیا ہمارے پیغمبر نی بھی مثل معجزہ موسیٰؑ کے ظاہر کیا ہی یعنی
جیسا کہ حضرت موسی نی پہاڑ کو بلند کیا تہا سر پر ایک جماعت کی کہ وہ انکار کرتی تہی قبول دعوت سے
جناب امیرؑ نی فرمایا کہ قسم ہی اوس خدا کی کہ جسکے قبضہ مین علیؑ کی جان ہی کہ زمان آدمؑ سی آج تک
کسی نبی سی کوئی ایسا معجزہ ظاہر نہین ہوا مگر یہہ کہ مثل اوسکی یا بہتر اوس سے ہمارے پیغمبر سی ظاہر ہوا
از انجملہ یہہ ہی کہ جب رسول خداؐ مبعوث ہوئی تو تمام عرب نے عداوت شروع کی چنانچہ مین سب سے اول
ایمان لایا تھا یعنی کل حضرت مبعوث ہوئی اور آج مین ایمان لایا اور سات برس تک مین اکیلا
حضرت کے ساتھہ نماز پڑہتا رہا پس ایکدفعہ کا بیان ہی کہ جماعت مشرکین قریش حضرت کے پاس آئی
اور اونہون نی کہا کہ آپ گمان کرتے ہین کہ خدا نے آپکو پیغمبری کیواسطے مبعوث کیا ہی بلکہ

اکتفا نہین اور آپ کہتی ہین کہ مین افضل جمیع انبیا سی ہون اگر آپ سچی ہین تو مثل نوحؑ کی معجزہ کی
اونہون نی لوگونکو طوفان سی غرق کیا اور مثل ابراہیمؑ کی کہ آگ اونپر سرد ہوئی اور مثل معجزۂ موسیؑ کی
کہ اونہون نے پہاڑکو اپنی قوم پر بلند کیا اور مثل عیسیؑ کی کہ لوگونکو خبر دی اونہون نے اوس چیز سی کہ جو لوگ کہ
اپنی گھر مین چھپائی تہی آپ بہی دکہائین اور اوس جماعت کے چار فرقہ تہے کہ اونمین سے ہر ایک طالب
ایک ایک پیغمبر کے معجزہ کا ہوا تہا پس حضرت نے فرمایا کہ مین بندۂ مطیع فرمان اپنی خالق کا ہون مین نے
قرآن خدا کیطرف سے تمہاری واسطی لایا ہون کہ ایک سورہ بلکہ ایک آیہ مثل اوسکے تمام طوائف عرب
نہ لا سکے اور یہہ قرآن حجت ظاہر ہی تمہاری واسطی اور جو کہ قیامت تک آئیگا اوسکی واسطی اور مین
سوال نہین کر سکتا اپنی اختیار سی اوس امر کا خدا سی کہ مجھکو معلوم نہین کہ اوسمین خیر و صلاح میری
اور تمہاری واسطی ہی یا نہین اسعرصہ مین جبرئیل نازل ہوئی اور حضرتکو خدا کیطرف سے سلام پہنچایا
اور کہا کہ خداوند عالم نی ارشاد کیا ہی کہ مین اتمام حجت کیواسطی معجزات چارون پیغمبرون کے اس قوم پر
ظاہر کرتا ہون مگر انمین سی ایمان نہین لائیگا مگر وہ شخص کہ ہین اوسکی شیطان سے محافظت کرین
پس جو لوگ کہ معجزۂ نوحؑ طلب کرتے ہین اونسی کہو کہ وہ کوہ ابو قبیس پر جائین اور جب اونپر آثار
مرگ ظاہر ہون تو پناہ لیجائین ساتہہ اس شخص کی یعنی علیؑ ابن ابی طالب کے اور ساتہہ اسکے دس صاحبزادے
کہ وہ پیدا ہونگی اور جو لوگ کہ طالب معجزۂ ابراہیمؑ ہین اونسی کہو کہ بیرون مکہ جائین اور تماشا ہماری
قدرت کا دیکہین اور جسوقت اونکو بلا پہونچی تو اوسوقت ایک بی بی ظاہر ہوگی اوس سے التجا کرین
اور جو معجزۂ موسیؑ کی طالب ہین وہ مسجد الحرام مین جائین اور جب آثار قدرت ہمارے ظاہر ہون
تو اوسوقت ایک سوار نیزہ بدست ظاہر ہوگا اوس سے متوسل ہون تا کہ اونکی نجات ہو اور فرقہ
چہارم کہ رئیس اوسکا ابو جہل ہی اوس سے کہو کہ وہ تمہاری پاس ٹہری جبتک کہ خبران تین فرقونکی
آئی پہر جو تہا معجزہ تمکو دکہا دینا پس حضرت نے یہہ بیان کیا ابو جہل نی اون تین فرقون سی کہا
کہ جسطرح محمدؐ فرماتے ہین اون اون مواضع کو جاؤ تا کہ معاذ اللہ جہوٹ حضرتکا ظاہر ہو پس فرقہ
اول ابو قبیس کیطرف روانہ ہوا جب وہ دامن کوہ مین پہنچا تو اونکی پانوکی نیچی سی پانی نے
جوش کیا اور آسمان سی بہی پانی برسنے لگا بغیر برق و رعد کے اور کچہہ نہ تہا اور پانی نے یہانتک
طغیانی کی کہ اونکی گلون تک پہونچگیا پس ناچار ہوکر وہ پہاڑ پر چڑہنی لگی پس جسقدر وہ پہاڑ پر

چڑہتی جاتی تہے اوتنا ہی پانی بلند ہوتا جاتا تہا حتی کہ منتہائی پہاڑ تک پہونچی اور وہ پانی وہان
بہی اونکی گلون تک پہونچگیا اوسوقت اپنی ہلاکت کا اونکو یقین ہوا ناگاہ اونہون نے دیکہا کہ حضرت
علیؑ چلے آتی ہین اور ایک صاحبزادہ اونکی دست راست کیطرف ہے اور دوسرا صاحبزادہ
دست چپ کیطرف ہے پس جناب امیرؑ نے باواز بلند خطاب اوس قوم کیطرف کیا کہ پکڑو میرا
ہاتہہ یا ان دونون صاحبزادونکا پس وہ ناچار ہوئی اور کسینے حضرت امیرؑ کا دست مبارک تہاما
اور کسینے دونو صاحبزادون کا ہاتہہ تہام لیا پس جناب امیرؑ اونکو لیکر آہستہ آہستہ نیچے اوترنے
لگے پانی بہی اونکے ساتہہ کم ہوتا گیا یہانتک کہ زمین پر پہونچی اوسوقت کچہہ پانی زمین مین غایب ہوگیا
اور کچہہ پانی آسمان کیطرف بلند ہوکی چلا گیا زمین بالکل خشک ہوگئی گویا پانی تہا ہی نہین پس
وہ لوگ روتے ہوئی حضرت کی خدمتمین آئی اور عرض کی کہ ہم گواہی دیتی ہین کہ آپ سید المرسلین ہین
طوفان نوحؑ کا ہمنی اپنی آنکہون سے دیکہا اگر یہہ شخص یعنی علیؑ ابن ابی طالب اور اوسکی دونو
صاحبزادے نہوتی تو ہم مر چکے تہی لیکن تعجب ہے کہ اب وہ دونو صاحبزادے نظر نہین آتے
حضرت نے فرمایا کہ ابہی وہ تولد نہین ہوئی تہوڑے عرصہ مین پیدا ہونگے وہ سید جوانان بہشت ہین
اور حسنؑ و حسینؑ اونکے نام ہین اور میری دختر فاطمہ سے وہ متولد ہونگے اور باپ اونکا علیؑ اونسے
بہتر ہے اور جانو تم کہ دنیا دریائی ناپید اکنار ہے اور بہت سے لوگ اسمین غرق ہوئی ہین اور
کشتی نجات کی اس دریا سی آل محمدؐ ہین یعنی یہی علی اور اسکے بیٹے اور اونکی اولاد پس
جو کوئی متمسک اس کشتی سی ہوگا وہ نجات پائیگا اور جو کوئی اس سے مختلف ہوگا وہ غرق
ہوگا اور دنیا نمونہ آخرت ہے پس آخرت بہی دریائی ناپید اکنار ہے اور آتش دوزخ کی
کچہہ انتہا نہین یہی چند آدمی میری اولاد سی کشتی میری امت کی ہین کہ اپنی دوستونکو
جہنم کے پل سی عبور کروا دینگی پہر حضرت نے فرمایا کہ ای ابوجہل سنا تونی اوسنی کہا کہ البتہ
یہہ تو سنا مگر دیکہون دوسرا فرقہ کیا کہتا ہی ناگاہ دیکہا کہ وہ بہی گریہ کنان چلے آتے ہین اور
کہتے ہین کہ ہم گواہی دیتی ہین کہ تم ہو پیغمبر خدا اور سرور و سردار تمام خلایق کی ہو ہم سیرون
نکلی تہی وہان بہت میدان صاف و نرم تہا ہم چلے جاتی تہی ناگاہ آسمان سی آگ کی ٹکڑی
جدا ہوکر ہمپر برسنی لگی اور زمین ہمارے پانو کے نیچے شگافتہ ہوگئی اور بہت سی آگ اوسمین سے

نکلی تھوڑی عرصہ مین صحرا آگ سے بھر گیا اور اوتنی جلدی آسمان بھی آگ کا نظر آنے لگا گرمی کی اسقدر
شدت ہوئی کہ ہماری جسموں سے خون کی جوش کہانیکی صدا آنی لگی اورہمین یقین ہوا کہ اب ہم
جل جائینگے ناگاہ ایک بی بی کو ہمنی دیکہا کہ مقنعہ اونکی روئی مبارک پر پڑا تہا وہ مابین
زمین و آسمان کی تہین اور وہ مقنعہ اونکی منہہ پر اسقدر طویل پڑا تہا کہ ہماری ہاتہہ وہان تک
پہونچتی تہی اسعرصہ مین منادی نی ندا کی کہ اگر نجات کی طالب ہو تو گوشۂ مقنعہ سے توسل کرو تا نجات
پاؤ پس ہم سب ایک ایک تار سی اوس مقنعہ کی متوسل ہوئی اور اوس مقنعنی ہمین
مابین زمین و آسمان بلند کیا اور وہ آگ جو ہماری محیط تہی اوس سے مطلقاً ہمکو اذیت نہ پہونچی
تا کہ ہمکو اوس آگ سی نکالکر اپنی اپنی گہرونمین اوتار دیا اب آپکی خدمتمین حاضر ہوئی اور ہمکو یقین
ہوچکا ھی اب آپکے دین سی ہرگز عدول نکرینگے اور آپ ایسی ہین کہ خدا کی بعد آپ پر اعتقاد کیا جائے
اور آپ صادق ہین اپنی اقوال مین اور سچے ہین اپنی افعال مین حضرتنی پوچہا کہ آیا تمنی جانا کہ وہ
بی بی کون تہی اونہونی عرض کی کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ وہ بیٹی میری فاطمہ سیدہ زنان عالم ھی
جسوقت وہ قیامت مین گذریگی تو منادی ندا کریگا کہ ای اہل محشر اپنی آنکہین ڈہانپ لو کہ فاطمہؑ
بنت محمدؐ صراط سی عبور فرماتی ہین پس جب فاطمہؑ صراط سی عبور کرکے داخل بہشت ہونگی تو ایک
چادر نور صراط پر سی عرصہ گاہ محشر مین الٹینگے کہ ایک گوشہ اوسکا فاطمہ کے ہاتہہ مین بہشت مین
ہوگا اور دوسری طرف اوسکی عرصۂ محشر مین پس اوسوقت منادی ندا کریگا کہ ای دوستداران
جناب فاطمہؑ ایک ایک تار کو تہام لو کہ آتش جہنم سی نجات پاؤ پس ہزار قیام اور ہزار قیام
اور ہزار قیام چادر کی تارون کو پکڑ لینگے اور آتش دوزخ سے نجات پائینگی لوگون نے عرض کی
کہ یا حضرت قیام کس عدد کو کہتی ہین آپنے فرمایا ایک قیام دس لاکہہ کا ہوتا ھی بعد اسکی
تیسرا فرقہ گریہ کنان آیا اور وہ لوگ کہتی تہے کہ ہم گواہی دیتی ہین کہ تم بیشک پیغمبر خدا ہو اور
بہترین عالم ہو چند امور خوارق عادات کی ایسی ہمپر ظاہر ہوئی کہ اب ہرگز محل شبہ باقی
نرہا حضرت نے استفسار کیا کہ کیا دیکہا تمنی اونہونی کہا کہ ہم جا کے سایۂ کعبہ معظمہ مین بیٹہی اور
آپکے کہنے پر تمسخر اور استہزا کرتی تہی کہ اس اثنا مین دیکہا ہمنی کہ خانہ کعبہ بلند ہوا اور اپنی
جگہہ سے جدا ہو کر ہماری سر پر کہڑا ہو گیا اور ہم جہان بیٹہی تہے مثل میخ کی ہو گئی اور اپنی

جگہہ سے حرکت نہین کرسکتی تہے اوسوقت ہمکو یقین اپنی ہلاکت کا ہونا گاہ دیکہا ہمنی کہ آپکے عم
حمزہ نیزہ بدست آئی اور کعبہ معظمہ کو گویا تہام رکہا اور ہمسے کہا چلی جاؤ جب ہم وہانسی دور ہوئی
تو گویا کعبہ اپنی جگہہ پر مستقر ہوا اب آپکی خدمتمین حاضر ہوئی اور ہم سبکو اقرار آپکی پیغمبریکا ہی
حضرت نے فرمایا کہ ای ابوجہل اب تو کیا کہتا ہی تیری سب رفقانی خود دیکہہ لیا ابوجہل نی کہا مین یا
نہہ جانتا کہ یہہ سچ بولتے ہین یا جہوٹ کہتے ہین یا خیالات فاسدہ انکے دماغ و آنکہون مین جلوہ گر
ہوئی ہین اسواسطی مین کیونکر انکی تصدیق کرون البتہ اگر معجزہ چہارم اپنی آنکہون سے دیکہون
تصدیق آپکی رسالت کی بیشک کرونگا کہ آپکا معجزہ مثل معجزہ عیسیٰ ابن مریم کے ہو حضرت نی
فرمایا کہ جب تو تصدیق اپنی رفقا کی نہین کرتا کہ انکو تو ہمیشہ سی راست گو جانتا تہا اور یہہ جماعت
تیری ہی پس تو کسطرح تصدیق کرتا ہی ان واقعات و حالات کی جو کہ آبا و اجداد و اسلاف سے
تجہکو پہونچی ہین اور تو کہتا ہی کہ میرے آبا و اجداد ایسی تہے اور ایسی تہی اور نیز تو کیون تصدیق کرتا ہے
خبرونکی جو تجہکو روم و عجم و چین و عراق سی خبرین پہونچتی ہین بعد اسکے حضرت نی خطاب کیا
فرقہ سیوم کیطرف اور فرمایا کہ وہ سوار عم نامدار میرا ہی اور بسبب اخلاص و محبت کی جو مجہسے
اور علیؑ سے رکہتا ہی خداوند عالم نے اوسکو یہہ رتبہ دیا ہی اور مراتب اوسکی بڑہائی ہین میرا
عم بروز قیامت اپنی دوستونکو آتش جہنم سی دور کریگا لوگون نی عرض کی کہ کیفیت اوسکی
کیا ہوگی حضرت نے ارشاد کیا کہ بروز قیامت اسطرف صراط کی بہت سے لوگ کہ عدد انکی سوائے
حق تعالے کے کوئی نہین جانتا محبان حمزہ ہونگی بسبب بعض کے گناہون کی ایک دیوار حائل ہوگی
وہ لوگ عرض کرینگی کہ ای حمزہ آپنے دیکہا کہ ہم کس مصیبت مین گرفتار ہین پس حمزہ میرے
پاس آنکر بیان کرینگے کہ یہہ لوگ میری دوست ہین اور اب گرفتار مصیبت ہین مین کہونگا
کہ ای علیؑ جاؤ اور اپنی چچا کی اعانت کرو پس علیؑ وہی نیزہ کہ جس سے حضرت حمزہ جہاد کرتی
حوالہ حمزہ کے کرینگے پس حضرت حمزہ آتش دوزخ کو اسطرحسی دور کرینگے جسطرح دنیا مین
اپنی معاندین کو اوس نیزہ سی دفع کرینگی پس دوستان حمزہ نجات پاکے داخل بہشت
ہونگی بعد اسکے حضرت نے ابوجہل سے فرمایا کہ تو کیا معجزہ چاہتا ہی اوسنی کہا معجزہ عیسیٰؑ بن
مریمؑ کا جسطرح وہ خبر دیتی تہے لوگون کو جو وہ اپنی گہرونمین کہاتی تہی یا ذخیرہ کرتی تہی

پس آپ ہی خبر دیجی اوس سے جو مینی کھایا اور ذخیرہ کیا ھی اور زیادہ اوس سے یہہ کہ بعد کھانی کی مینی
کیا کیا کیونکہ آپ مدعی فضیلت کے ہین حضرت نے فرمایا کہ مین خبر دیتا ہون تجھی کہ بعد اوسکی دنیا مین
ذلیل و خوار ہوگا اور جو ایمان نہ لایا تو فضیحت آخرت مین گرفتار ہوگا پھر حضرت نے فرمایا کہ ایک مرغ
تو نے گھر مین پالا تھا اور وہ فربہ بھی ہوا تھا اوسکو تو نے آج پکایا تھا جب وہ تیار ہوا اور اوسکو
تیرے سامنی لائی تو چاہتا تھا کہ کھائی اسمین تیرا بھائی ابو البختری ابن ہشام آیا اور اجازت
آنیکی چاہی پس تو ڈرا کہ اسمین سے کچھ کھا نجائی تب تو نے اوس مرغ کو زیر دامن چھپا رکھا جب وہ
چلا گیا اوسوقت تو نی کھایا یہہ سنکر ابو جہل نی کھا یہہ سب غلط ھی لیکن یہہ آپ فرمائی کہ پھر
مینی کیا کیا حضرت نے فرمایا کہ تین سو اشرفی تیری اور دو ہزار اشرفی امانت کی تیری پاس کیسونمین
سر بمہر تھی آج تو نے اوس امانت سے انکار کیا اور اون اشرفیون کو دفن کیا ھی غیر لوگونکا مال
تغلب کرکی تو بہت خوش تھا ابو جہل نے کھا یہہ بھی غلط ھی بلکہ وہ اشرفیان چوری گئین بعد
اسکے حضرت نے اوس مرغ کو طلب فرمایا نصف جو باقی تھا وہ قدرت الٰہی سی زندہ ہوکر حاضر
ہوا ابو جہل نے کھا کہ یہہ مرغ میرا نہین حضرت نے فرمایا کہ ای مرغ ابو جہل تکذیب کرتا ہی تو اوسکو
رسوا کر اور گواہی دے پس اوس مرغ نی بزبان فصیح عرض کیا کہ گواہی دیتا ہون مین ای
رسول خدا تمہاری رسالت کی اور اسکی کہ ابو جہل دشمن خدا و معاند و مال مردم خوار ہے مجھکو اسنی
ایکطرف سی کھایا ھی اور ایکطرف سے باقی رکھا ھی علاوہ کفر کے بخل بھی اسکے مزاج مین بہت ھی
اس خوف سے کہ اسکا بھائی مجھکو نہ کھائی مجھکو چھپا رکھا تھا پس تم رسول الصدق الصادقین ہو اور
ابو جہل اکذب الکاذبین ھی ابو جہل پر لعنت ھی خدا کی اور سب خلق کی پھر حضرت نے ابو جہل سے کہا
کہ اب کیا کہتا ہی اوسنی کھا کہ یہہ نظر بندی ہے حضرت نے فرمایا کہ تو جو باتین دیکھتا ہی یا سنتا ہی
اوسمین اور اسمین کیا فرق ھی ابو جہل نی کھا وہی جو مینی کھا پھر حضرت نے دست مبارک اوس
مرغ پر پھیرا کہ دوبارہ گوشت اوسپر پیدا ہوا اور پھر بال بدستور آگئی اوسکے پھر حضرت نے فرمایا
کہ ای جبرئیلؑ جو کیسہ ابو جہل نے زیر زمین دفن کئی ہین وہ لاؤ پس وہ کیسہ بلند زمین سے آپ کے
سامنی آئی اور حضرت کے روبرو آکر ٹھہر گئی پس حضرت نے مالکان مال کو طلب کیا اور ہر ایک کا
حق اوسکی حوالہ کیا صرف تین سو اشرفیان باقی رہ گئین اوسوقت حضرت نے فرمایا

کہ خدا پر ایمان لاتا کہ اللہ تعالی تیرے مال مین برکت دے کہ تہوڑی ہی دنون مین لا تناہی ہوجائے
ابوجہل نے کہا کہ مین مال [illegible] ایمان نہین لاتا یہہ سنکر حضرت نے اوس مرغ کیطرف اشارہ
کیا کہ تو اسکو آزار دے پس اوسیوقت مرغ نے پرواز کی اور اپنے چنگل سے سر ورو ابوجہل کا
مجروح کیا اور ابوجہل کو چنگل مین اوٹہاکر ہوا مین لیگیا اور اوسکے بام پر ڈال آیا بعد اسکے آنحضرت نے
اوس مرغ کو نوید دی کہ تو مرغان بہشت سے ہے اور وہ مال فقرا اور مساکین پر تقسیم کردیا
معجزہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک مین حضرت نے
صحابہ سے ارشاد فرمایا تہا کہ سامان خورونوش بہت سا ہمراہ اپنے رکہنا پس حسب الحکم ملتزمان
رکاب سعادت نے نان خشک و گوشت نمک سود وغیرہ بہت سا ساتہہ رکہہ لیا جب چند
منزل چلے تو سامان خورونوش متعفن ہوگیا صحابہ دلتنگ ہوئے اور حضرت سے عرض کی
کہ یا حضرت اب ہم مین طاقت غذاے متعفن کہانیکی نہین ہے حضرت نے فرمایا پھر کیا
چاہتے ہو صحابہ نے عرض کی کہ کباب تازہ اور گوشت بریان طیور کا اور حلوا چاہتے ہین
حضرت نے فرمایا کہ عیسی بن مریم نے جو جناب باری مین مائدہ کی دعا کی تہی تو اللہ تعالی نے فرمایا
تہا اِنِّی مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ ط
پس جسنے کفران نعمت کیا وہ مسخ ہوا حتی کہ چارسو حیوان کی صورت پر وہ لوگ مسخ ہوئے
اور مین ایسا نہین چاہتا مائدہ بہی تمہاری واسطے طلب کرتا ہون اور جو کوئی کفران
نعمت کریگا او سپر رؤف یعنی مہربان بہی ہون کہ مسخ نہوگا بعد اسکے ایک جانور کہ ہوا
مین اوڑتا تہا حضرت نے اوسکی طرف دیکہا اور کسیکو کہا کہ اس سے کہو کہ زمین پر آئے فی الفور
وہ حاضر ہوا پس حضرت نے اوس سے خطاب کیا کہ حقتعالے امر کرتا ہے کہ تو بڑا ہوا اوسیوقت بقدرت
الہی وہ بقدر ایک بڑے ٹیلے کی ہوگیا اور اس سفر مین دس ہزار سات سو اصحاب حضرت کے
ہمراہ تہے حضرت نے اصحابون سے فرمایا کہ اسکا احاطہ کرو چنانچہ سب نے احاطہ کیا اور وہ مرغ
اتنا بڑا ہوا تہا کہ ایک ایک آدمی محاذات ایک ایک جزو اوس مرغ کی آئے پہر حضرت نے
[illegible] اے مرغ خدا تعالے نے فرمایا ہے کہ پر و بال تیرے بدن سے جدا ہون اوسیوقت پر و بال جدا
[illegible] اور نقطہ گوشت بریان پر رہ گیا پہر آپنے فرمایا کہ منقار و استخوان و دست و پائے

کھیرے لکڑی ہو جائین اور بال و پر سب قسم کے ساک ہو جائین اسیوقت وہ ہو گئی پھر حضرت نے فرمایا
کہ یہاالناس اسمین سے اپنا اپنا حصہ کاٹو اور کھاؤ لوگون نی کھانا شروع کیا اوسوقت ایک منافق نے
دلمین کہا کہ آنحضرت فرمایا کرتے ہین کہ مُرغ بہشت مین ایسی ہونگی کہ ایکطرف سے کباب ہون گے
اور دوسری طرف اور کھانیکا مزا ہوگا کاش یہان بھی ایسا ہی ہو حضرت کو اوسکا مافی الضمیر معلوم ہوا
فرمایا کہ جو شخص لقمہ اوٹھائی وہ صلوات مجپر اور میری آل پر پڑہے اور لقمہ منہہ مین ڈالے جس قسم کا مزا
چاہیگا آئیگا پس لوگون نی ایسا ہی کیا اور موافق حضرت کے فرمانے کے ظہور مین آیا یہانتک کہ
سب سیر ہو گئی پھر لوگون نی عرض کی کہ اب پیاس باقی ہی حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہو اور
صلوات مجہپر بہیجو اور ایک لقمہ کھاؤ سب نے وہی کیا پس سیراب ہو گئی پھر حضرت نے فرمایا کہ ای مُرغ
تو حالت اول پر ہو جا چنانچہ وہ اوتنا ہی چھوٹا ہو گیا پھر فرمایا کہ جناب باری حکم کرتا ہی کہ روح
تیری بدنمین حلول کری اور تو اوڑ جائی چنانچہ وہ زندہ ہوا اور اوڑ گیا + + + + + +

معجزہ روایت ہے کہ ایک یہودی نی جناب امیر المومنین علی علیہ السلام سی سوال کیا
کہ خدا تعالے نے موسیٰ کو عصا دیا تہا کہ جب وہ اوسی زمین پر ڈالتی تہے تو وہ اژدہا ہو جاتا تہا جناب
امیر نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے بہتر معجزہ دیا تھا چنانچہ ایک شخص ابو جہل سے
قیمت اونٹ کی مانگتا تہا کہ اوسنی اوسکی ہاتہہ فروخت کیا تہا اور وہ شراب پی رہا تہا یہہ
شخص اوس تک نہ پہونچ سکتا تہا اوسوقت ایک نے اونمین سے جو کہ حضرت پر استہزا کرتی تہے
اس شخص سے پوچھا کہ تو کسکا جویا ہی اوسنی کہا ابوجہل کا کہ اوس سے اپنی قیمت شتر لون اوسنی کہا
کہ مین تجہی ایسی شخصکو بتا دیتا ہون کہ وہ حق مردم ہر ایک شخص سے دلوا دیتا ہی پس اوسنے
حضرتکو بتا دیا اور ابوجہل ہمیشہ یہہ چاہتا تہا کہ محمد صلعم کا کوئی کار جیسی بڑی اور مین اوسپر ہنسون
اور وہ کار نہ نکالون پس وہ مرد حضرت کے پاس آیا اور کہا کہ مینی سُنا ہی کہ تمہاری اور ابوجہل
کی آشنائی ہی پس مین چاہتا ہون کہ آپ میری اوس سے شفاعت کرین کہ میرا حق وہ
دیدی حضرت یہہ بات سنکر اوٹہی اور ابوجہل کے دروازہ پر تشریف لیگئے اور فرمایا کہ ای ابوجہل اوٹہہ اور حق اس مرد کا دے
پس وہ اوسیوقت جلدی سے اوٹھا اور قیمت شتر اوس شخصکو دیدی جب وہ اپنی مجلس
مین آیا تو ایک شخص نے کہا کہ محمد کے ڈرسے تو نے روپیہ دیا ابوجہل نی کہا کہ مجہی معذور رکہہ

حال یہہ گذرا کہ جب آنحضرتؐ یہان تشریف لائی تو جانب راست اونکے آدمی مینی دیکھی کہ
وہ حربہ ہاتہہ مین لئی ہوئی تہے اور وہ حربے چمک رہی تہی اور جانب چپ اونکی ازواژدہے تہے
کہ وہ دانت چبا رہی تہے اور اونکی آنکہون سے شعلہ نکلتی تہے اگر مین کچہہ غدر کرتا تو اوسیوقت وہ
آدمی اون حربون سے میرا پیٹ پہاڑ ڈالتے اور وہ اژدھی مجہی کہا جاتے پس جناب امیر نے
فرمایا کہ وہ اژدہے تو مثال معجزہ موسی علیہ السلم تہی اور مردم حربہ بدست او سپر افروان تہے
اسیطرح ابوجہل ملعون نے چاہا تہا کہ سجدہ مین حضرت پر ایک پتہر ڈالدی جسوقت حضرت کے
پاس آیا دیکہا کہ ایک شتر مست نے حملہ کیا ہی اوسیوقت دہشت سے وہ پتہر اوسکے ہاتہہ سی گر پڑا
اور پیچہ اس بہاگ گیا غرض کہ ہمارے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معجزونکا
شمار نہین بعض اہل سیر نے چوسٹھ ۶۴ ہزار معجزے لکہی ہین مگر کچہہ کسی سے شمار نہین ہو سکا جہانتک
لکہا گیا وہان تک لکہی گئی جبکہ انسان کی پردہ مین نور خدا کا ظہور ہو پہر وہ جو بات کریگا وہ اعجاز
ہوگی جو حرکت وہ کریگا وہ کرامات ہوگی بشر کی کیا طاقت کہ اوسکا احصا کری اور قلم مقطوع اللسان
کیا یارا کہ اوسکو لکہے **معجزہ اول** پہلی بسم اللہ معجزہ اول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرآن مجید
وفرقان حمید ہی کہ باعتبار فصاحت وبلاغت کی کلام الملوک ملوک الکلام ہی فصحاو خطبائے
عرب نے بہت سا خون جگر کہایا نہایت زور سخنوری دکہایا مہینون طبیعت لڑائی مگر ایک
سورت کے جواب کی صورت نبن آئی سخن بندۂ ناچیز کلام رب قدیر سے کیا برابر ہو ✤ سچ ہی
ذرۂ بیمقدار آفتاب ضیا گستر سی کیونکر ہمسر ہو ✤ اسکے کلام کی بلاغت نے سبعہ معلقہ کو بازیچہ اطفال
بنایا ✤ اسکی فصاحت نے سحبان وجریر کا نام مٹایا ✤ سبحان اللہ کیا کتاب ہی ✤ جسکا ہر کلمہ لاجواب ہے
ہر آیت آیت نجات ہی ✤ ہر حرف مردہ دلون کو آبحیات ہی ✤ اسکی سیاہی سرمۂ دیدۂ حق بین
اسکی سفیدی نور بخش قلوب اہل یقین ✤ ہر لفظ شفا ہی ✤ ہر مرض کی دوا ہی ✤ شب وروز
اسکا فیض جاری ہی ✤ یہہ گنجینۂ دربار جناب باری ہی ✤ یہہ گم کردہ راہان وادی تحقیق کی دلیل ہے
یہہ صحیفۂ ہنگامۂ قیامت مین اپنا عامل کا کفیل ہے ✤ ہر زیر اسکا زیر کنندۂ شیطان رجیم ✤
ہر پیش اسکا پیش رو رہ جنت نعیم ✤ ہر دندانہ تشدید آرۂ نخل فساد ہی ✤ اور ہر مد شمشیر خونریز
اہل عناد ✤ ہر سطر ایک دریای فیض لا انتہاہی ہے ✤ اور ہر حرف نکتۂ سربستہ اسرار الٰہی ✤ لاکہون

مشرکون نی اس سے راہِ ہدایت پائی ✦ ہزارون بیدینون کو ظلمت جہل مین اسنی روشنی ایمان کی دکہائی
ہر صفحہ اسکا ایک گلشن صنایع و بدایع پروردگار ہی ✦ ہر ورق اسکا ایک سرچشمہ بکرت دادو دہش ہے آدم
بنیۂ خاکی نہاد کلام رب العباد کی کس منہہ سی تعریف کری سوائے اسکے کہ ناچار ہو کر چپ ہو رہی ✦
ع خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست ✦ واضح ہو کہ کلام شریف باعتبار بلاغت سات ہزار سات سو
معجزے پر محتوی ہی اور قاضی عیاض نے اسپر ایک دلیل لکہی ہے کہ کلام خدا مین سورہ انا اعطینا سے
کوئی کم سورت نہین ہی اور اس سورت مین دس کلمہ ہین اور جب بوجود اعجاز اسکا کوئی جواب
نہ دیسکا تو تمام کلام شریف مین ستتر ہزار کلمے ہین سو جب ستتر ہزار کو دس پر قسمت کرین
تو سات ہزار سات سو سات حاصل ہوتے ہین تو اس صورت مین کلام شریف مین باعتبار بلاغت
سات ہزار سات سو سات معجزے ہین دوسرا اعجاز کلام اللہ کا بسبب اشتمال کلام آیندہ ہے
کہ مطابق اوسکی واقع ہوا اور اس معجزہ کو اہل کتاب پیشین گوئی کہتے ہین اور اسی سے انہون نی عمدہ معجزات
انبیا مین شمار کیا ہی اور کلام شریف بہت سی پیشین گوئیون پر مشتمل ہی یکی از ہزار و قطرہ از بحار
تبرکاً و تیمناً دو چار پیشین گوئیان لکہی جاتی ہین منجملہ اونکی یہہ آیت ہے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا
بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا
فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۔ یعنی بیشک سچے کیے اللہ تعالی نے اپنی رسول کی خواب البتہ تم
داخل ہوگی مسجد حرام مین اگر اللہ نے چاہا چین سے سر کی بال منڈا کر اور کترا کر بیخطر سو جان لیا اللہ نے
جو تم نہین جانتے ہو پس ٹہرائی ہی پہلے اس سی ایک فتح نزدیک چنانچہ منقول ہی کہ جناب رسالت صلعم نے
خواب مین دیکہا تہا کہ آپ ہمراہ اصحاب کے مکہ تشریف لیگئی ہین اور وہان بفراغ خاطر عمرہ کیا ہے
چنانچہ یہی ہوا کہ حضرت نی مکہ کو فتح کیا اور عمرہ ادا کیا اور مکہ معظمہ کی فتح سے پہلی خیبر فتح ہوا جسکا اشارہ
فتحاً قریباً ہی اور دوسری یہہ آیت ہی کہ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ
فِیْ بِضْعِ سِنِيْنَ یعنی مغلوب ہوگئی روم قریب زمین مین اور وہ بعد مغلوب ہونیکے پہر غالب
ہوجائینگی چند سال مین نو برس کے اندر بیان اسکا یہہ ہی کہ فیمابین بادشاہ فارس کے کہ مجوسی تہا
اور بادشاہ روم کی کہ نصرانی تہا لڑائی واقع ہوئی اور رومی لوگ مغلوب ہوگئی تہوڑا سا ملک
انکا جو متصل فارس کے تہا بادشاہ فارس کے ہاتہہ آگیا اس بات کو سنکر کفار مکہ بہت خوش ہوئی

اور یہہ کہنا شروع کیا کہ رومی اہلکتاب ہین اور فارسی بی کتاب ہین جسطرح فارسی رومیون پر غالب
ہوئی ہین اسیطرح ہم بہی جب اہل اسلام سی بجنگ مقابل ہونگے تو غالب آئینگی مسلمانونکو اس بات کا
رنج ہوا اللہ تعالی نے یہہ آیت مسلمانونکی تسلی کیواسطی بہیجی اور ارشاد فرمایا کہ چند سال مین نو برس کے
اندر پہر اہل روم اہل فارس پر غالب ہوجائینگے سو مطابق اوسکے واقع ہوا اور جسروز کے اہل اسلام
غزوہ بدر مین کفار قریش پر فتحیاب ہوئی اوسیدن رومیون نی فارسیون پر فتح پائی اور اوسیدن
جبرئیل نے بحکم رب جلیل یہہ خبر آنحضرت کو پہنچائی اور یہہ آیت آئی سیہزم الجمع و یولون الدبر یعنے
قریب ہے کہ جماعت اہل مکہ کی ہزیمت کہاویگی اور پشت پہیرینگی وہ لوگ اس آیت مین اللہ تعالی نے
خبر دی کہ کفار مکہ کو حضرت کے مقابلہ مین شکست فاحش ہوگی اور بہاگ جائینگی سو مطابق اوسکی
واقع ہوا بروز بدر مسلمانونکی جماعت قلیل سے کہ تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمی تہی لشکر کفار مکہ ساڑہے نو سو
آدمی تہی اور کمال کروفر سے آئی تہی بہاگ گئی اور دوسرا اخبار مغیبہ قرآن شریف یہہ ہی کہ بہت سے
آیات مین اللہ تعالی نے اوس امر سی خبر دی ہی جو منافق و کافر اپنی گہر مین کہتی تہی چنانچہ فرمایا ہے
ویقولون طاعۃ فاذا برزوا من عندک بیت طائفۃ منہم غیر الذی تقول واللہ یکتب ما یبیتون
یعنی کہتی ہین منافقین تیری حضور مین کہ ہم فرمانبردار ہین جو فرماتی تو پس جب جاتے ہین تیری پاس سے
تو درشت کہتی ہین ایک گروہ اونکا غیر اوسکے جو تیرے حضور مین کہتی ہین اور اللہ تعالی لکہتا ہے
جو کچھ کہ وہ کہتی ہین اور فرمایا ہی کہ واذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ یعنی جب خلوت
کرتے ہین تو تمپر اونگلیان کاٹتے ہین غصہ سی اور فرمایا ہے کہ علم اللہ انکم تختانون انفسکم
اوائل اسلام مین لوگون پر ماہ رمضان مین رات کو جماع کرنا حرام تہا اور وہ رات کو چہپکر یہہ کار کرتی
تہی پس اللہ تعالی نے یہہ آیت بہیجی کہ خدا نے جانا جو تم نے خیانت کی اپنی نفسون مین غرض اسیطرح
ہزارون اخبار مغیبہ اور لاکہون پیشین گوئیان ہین طاقت بشری نہین کہ اوسکا احاطہ کری
اہل یقین کو ایک ہی کلمہ کافی ہی اللہ تعالی مجہہ گنہگار کو اور جمیع مومنین کو قرات قرآن مجید
میسر کرے آمین یا رب العالمین +

بیان اون معجزات کا جو آپ سے عالم علوی مین واقع ہوئے اون مین اول معجزہ شق القمر ہے

معجزہ شق القمر آپکے معجزات مشہورہ مین سی ہے چنانچہ حق تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہی

اقتربت الساعۃ وان شق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یعنی نزدیک ہوئی قیامت
اور دو ٹکڑے ہوا چاند اگر دیکھین کوئی آیت و معجزہ تو منہہ پہیر لیتے ہین او رکہتے ہین سحر ہی ہمیشہ
اور محکم مفسران خاصہ و عامہ نی ذکر کیا ہی کہ یہہ آیات اوسوقت نازل ہوئین کہ قریش نے حضرت
معجزہ طلب کیا حضرت نے اشارہ چاند کیطرف کیا بقدرت خدا تعالی چاند دو ٹکڑے ہو گیا حدیث
معتبر مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلم سی منقول ہی کہ چودہ نفر ادن منافقوں مین سے جنہون نے
عقبہ مین حضرت کے ہلاک کرنیکا ارادہ کیا تہا چودہوین ماہ ذوالحجہ کو حضرت رسالت پناہ صلعم کے
پاس آئی اور کہا کہ ہر پیغمبر کا معجزہ نمایان تہا تم آجکی رات ہمیں ایک معجزہ بزرگ چاہتی ہین
حضرت نے فرمایا کہ تم کیا معجزہ چاہتی ہو او نہون نی کہا کہ اگر تیری نزدیک خدا کی کچھہ قدر ہی تو حکم کر
کہ چاند دو ٹکڑے ہو جائی پس اوسیوقت جبرئیل علیہ السلم آئی اور کہا کہ ای محمد صلعم خداوند عالم تجہی
سلام کہتا ہی اور فرماتا ہی کہ مینی سب چیزون کو حکم دیدیا ہی کہ تیری فرمانبرداری کرین پہہ سنکر
حضرت نے روی مبارک آسمان کیطرف کیا اور چاند کو فرمایا کہ دو ٹکڑے ہو جا اوسیوقت چاند دو ٹکڑے
ہو گیا حضرت صادق علیہ السلم فرماتی ہین کہ اوسوقت حضرت نے سجدہ ادا کیا اور جو ہمارے
شیعہ تہی اونہون نے بہی سجدۂ شکر ادا کیا جب حضرت نے سجدہ سی سر اوٹہایا منافقون نے کہا
کہ اب آپ چاند سی کہی کہ ملجائے آپنے حکم کیا چاند کی ٹکڑے اوسیوقت ملگئی اور جیسا تہا ویسا ہو گیا
پہر اون منافقون نی کہا کہ ای محمد صلعم اب اسی حکم دے کہ ایکطرف سے دو ٹکڑے ہو اور ایکطرف
ثابت رہی حضرت نے پہر اشارہ کیا چاند اوسیطرح شق ہو گیا پہر حضرت نے سجدہ کیا بعد اسکے
اون ملاعین نے کہا کہ ہماری مسافر شام و یمن سے آتی ہین اونسی استفسار کرینگی کہ آجکی رات
جو ہمنی دیکہا ہی اونہون نی بہی دیکہا ہی تو ہم تصدیق کرینگے و گرنہ سمجہین گے کہ یہہ جادو ہے اللہ تعالی نی
آیات مذکورۂ بالا نزول فرمائین بعد اسکے منافقین نی مسافرین متردّدین سے بہی استفسار کیا
اونہون نے بہی ماہ کا دو نیم ہونا اور ایسا دیکہنا بیان کیا کہ ہمنی فلان شب چاند کو دو ٹکڑے دیکہا
اور اس معجزہ کو بہت اصحابون نی بتفاریق تقریر روایت کیا ہی مگر ماحصل وہی شق القمر ہی بعض
روایت مین ہے کہ دونو ٹکڑے چاند کے اسقدر دور ہوگئے کہ کوہ حرہ بیچ مین سے دکہا دیا اور اکثر ملاحدہ نے جو اس
معجزہ پر اعتراضات کئی ہین جواب اوسکے کتب مبسوط فریقین مین مرقوم ہین +

معجزہ رجعت آفتاب اسماء بنت عمیس وغیرہ سی روایت ہی کہ ایکدفعہ جناب رسالتمآب
صلعم نی حضرت امیر المومنین علی علیہ السلم کو کسی کام کیواسطی کہین بہیجا تہا جب نماز عصر کا وقت ہوا
اور حضرت امیر تشریف نہ لائی تو حضرت نے نماز پڑہ لی بعد اسکے جناب امیر تشریف لائے حضرت رسولخدا
صلعم نی سر مبارک اپنا دامن پر جناب امیر کے رکھا اور آرام فرمایا اوسیوقت حضرت پر آثار
وحی ظاہر ہوئے حضرت نے دامن جناب امیر کا اپنے روئی مبارک پر لپیٹ لیا اور وحی سننے مین
مشغول ہوئی یہانتک کہ وقت غروب آفتاب کا ہوا اوسوقت وحی منقطع ہوئی حضرت
اوٹھ بیٹھے اور جناب امیر علیہ السلم سے فرمایا کہ ای علی نماز عصر تمنی پڑہی ہے یا نہین جناب امیر نے
عرض کی مینی نماز ادا نہین کی اسواسطی کہ آپ سر مبارک اپنا میرے دامن پر رکہی ہوئے تہے
مجہسے یہہ نہوسکا کہ حضرتکا سر مبارک اپنی دامن سے جدا کرتا اور نماز پڑہتا یہہ سنکر جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی دعا کی کہ ایخداوند علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت مین مشغول تہا
تو اسکے واسطی آفتاب کو پہیر تا یہہ نماز ادا کری اسماء کہتی ہے کہ واللہ دیکہا مینی کہ حضرت کے
فرمانی ہی آفتاب پہرا اور اتنا بلند ہوا کہ تمام زمین روشن ہوگئی اور بوقت فضیلت نماز
عصر کا ہوا اور جناب امیر علیہ السلم نی نماز عصر کی ادا کی بعد اسکے آفتاب غروب ہوگیا اور دوسری
روایت مین یہہ معجزہ اسطرح مروی ہی کہ جب حضرت نے قصہ معراج بیان فرمایا تو یہہ بہی ارشاد فرمایا
کہ قافلہ قریش کو مینی فلان منزل مین دیکہا تہا منافقین نی پوچہا کہ وہ قافلہ کب داخل ہوگا حضرت نے فرمایا
روز چہار شنبہ کو جب وہ روز گزرا اور کچہہ دن گذرا اور قافلہ نہ آیا تو قریش منتظر تہے کہ اب کذب حضرتکا
ظاہر ہوگا یہانتک کہ ہنگام غروب آفتاب نزدیک ہوا اوسوقت حضرت رسولخدا صلعم نے
دعا فرمائی اللہ تعالی نے ایکساعت تک آفتاب کو غروب نکیا اسعرصہ مین وہ قافلہ آگیا اور صدق حضرتکا ظاہر ہوا
معجزہ خاصہ وعامہ سی روایت ہے کہ جب قبائل قریش حضرتکی اذیت دینی پر متفق ہوئے تو حضرت
رسولخدا صلعم نی دعا کی کہ ایخداوند عالم عذاب اپنا انپر نازل کر اور جیسا کہ زمانہ یوسف علیہ السلم مین
قحط ہوا تہا وہ بلا انپر ڈال پس اوسیوقت دعا حضرتکی مستجاب ہوئی اور قحط شروع ہوا یہانتک
کہ سات برس تک متواتر ایک قطرہ مینہ کا نہ پڑا اور قحط عظیم ہوا اور مدینہ منورہ مین بہی یہی
حال ہوا جب بہت تکلیف ہوئی تو اعراب حضرتکی خدمتمین آئی اور عرض کی کہ یا حضرت

درخت ہماری خشک ہوگئے اور چارپائی ہلاک ہوگئی شیر پستان حیوانات و عورات ہماری مین خشک
ہوگیا آپ دعا فرمائین یہہ سنکر حضرت منبر پر تشریف لیگئی اور بعد ثنای حق تعالے دعائی باران کی
ہنوز دعا پوری نفرما چکی تہے کہ مینہہ برسنا شروع ہوا اور ایک ہفتہ متواتر برسا اور اس شدت سے
برسا کہ اہل مدینہ تنگ ہوئی اور حضرت کی خدمتمین حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ صلعم
اب ہم ڈرتے ہین کہ کہین غرق نہو جائین اور گھر گر نہ پڑین یہہ سنکر حضرت نے ابر کیطرف اشارہ فرماکر
کہا کہ اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا مَا عَلَیْنَا یعنی ایخداوند ہماری حوالی مین برسا اور ہمپر نہ برسا جسطرف کہ حضرت نے
اشارہ کیا تہا ابر اوسیوقت اودہر ہٹ گیا اور اطراف مدینہ مین مینہہ برسنا شروع ہوا اور ایک
مہینہ تک حوالی مدینہ مین متواتر برسا کیا اور خاص مدینہ مین موافق حضرت کی استدعا کے ایک قطرہ
نہ پڑا حوالی کی تمام رودخانے اور نہرین بہر گئین حضرت نے فرمایا کہ اگر ابوطالب زندہ ہوتے
یہہ حال دیکہکر اونکی آنکہین روشن ہوتین ✤ **معجزہ** سایہ کرنا ابر کا آپکے سر مبارک پر یہہ بہی
معجزہ متواترہ سی ہے یعنی ہمیشہ آپکے سر پر سایہ ابر رہتا تہا چنانچہ جب حضرت جناب ابوطالب کے
ہمراہ بطرف شام تشریف لیگئی تو اون روزونمین بہت گرمی کی شدت تہی مگر حضرت کی سر
مبارک پر ہمیشہ سایہ ابر رہتا تہا اور جسطرف حضرت تشریف لیجاتے ابر اودہر چلا جاتا تہا اور
ایک لمحہ آپکے سر مبارک سی الگ نہوتا تہا کہ آپ تاب آفتاب سے متاذی نہون اور ہوائی
گرم جو چلتی تہی اور خاک جو اوس سے اوڑتی تہی تو قریش بہت اذیت پاتی تہی اور گرم ہوا سے
جلے جاتی تہی اور گرد مین تمام بدن آلودہ ہوجاتا تہا اور وہی ہوا جب حضرت تک آتی تہی تو
لطیف و ملایم و خنک ہوجاتی تہی اور گرد تک حضرت کے پاس نہ پہونچتی تہی اس سبب سے اکثر
قریش حضرت کے پاس ہی رہتی تہے اور آرام پاتے تہی ہوائی سرد اونہین لگتی تہی مگر سایہ
ابر مخصوص حضرت کا تہا اور اہل قافلہ جب حضرت کے قافلہ مین آتے تہی تو پوچہتی تہی کہ کیا
سبب ہے کہ ابر ایک ہی جگہہ ہی نہ قافلہ کے ساتہہ چلے نہ کسی اہل قافلہ پر سایہ ڈالے اہل قافلہ
جواب دیتی تہی کہ ابر کو دیکہہ لو کہ اوسپر اوسکے صاحب کا نام لکہا ہوا ہی جب وہ نظر کرتے ستہے
تو یہہ لکہا ہوا نظر آتا تہا جسکا ترجمہ یہہ ہے یعنی نہین کوئی معبود سوا احد کے اور محمد رسول خدا ہے
اور قوت بخشی یعنی محمد کو ساتہہ علی کے کہ وہ بہترین اوصیا ہی اور مشرف کیا ہمنی اوسکو

اوسکی آل سے اور پیرو محمدؐ و علیؑ کے دوست ہین اوسکی آل کے اور دشمن محمدؐ و علیؑ کی دشمن آل کے معجزہ اُم سلمہ سی روایت ہی کہ ایکدن حضرت فاطمہ علیہا السلام معہ دونو صاحبزادون کے حضرت رسولخدا صلعم کی خدمتمین آئین حضرت رسالت پناہ نی حضرت فاطمہ کو دیکھکر فرمایا اللہ علیؑ کو بہی طلب کرو حسب الطلب جناب امیر علیہ السلم بہی حاضر ہوئی اوسوقت حضرت نے امامین علیہم السلم کو تو اپنی جیب راست بٹھایا اور جناب امیر علیہ السلم کو سامنی اور جناب فاطمہ علیہا السلم کو پیچہی بٹھایا ادر اپنی عبائی مبارک ان حضرات پر ڈالی اور تین مرتبہ فرمایا کہ ایخداوند یہہ میری اہلبیت ہین دور کر انکو گناہ و شرک سے اور پاک کر انکو جیسا کہ چاہئے اُم سلمہ کہتی ہین کہ مین دروازہ پر کہڑی تہی مینی عرض کی کہ یا حضرت مین بہی انمین ہون حضرت نے جواب دیا کہ ہان ماآل تیرا بخیر ہی لیکن انمین سے نہین ہے پس اوسیوقت حضرت جبرئیل نازل ہوے اور ایک طبق انگور و سیب و انار بہشت کا لائی حضرت نے انگور اور انار دست مبارک مین اوٹہالئی اون انگور و انار نے حضرت کے دست معجز نما مین تسبیح خدا کی حضرت نے اونمین سے تناول فرمایا بعد اسکے جناب امامین علیہم السلم کی دست مبارک مین دیا اون حضرات کے ہاتہہ مین انگور و انار نے سبحان اللہ کہا اونمین سے دونو صاحبزادون نے تناول کیا بعد اسکے جناب امیر علیہ السلم کو وہ انگور و انار دئی حضرت امیرؑ کی بہی ہاتہہ مین وہ تسبیح خوان ہوئے اور حضرت امیر نی بہی نوش فرمائی ایک اور اصحاب وہان حاضر تہا اوسنی بہی ارادہ کہانیکا کیا حضرت جبرئیل نے منع کیا کہ اس میوہ کو نہین کہاتا مگر پیغمبر یا اوسکا وصی یا اوسکے فرزند ✣ ✣ ✣ ✣

معجزہ اسیطرح عائشہ سے روایت ہے کہ ایکدن جناب رسولخدا صلعم نے جناب امیر علیہ السلم کو کسی کام کیواسطی بہیجا تہا جب حضرت علیؑ واپس تشریف لائی تو حضرت رسالت پناہ صلعم نی حجرہ مین تشریف فرما تہی حضرت علیؑ کو آتے دیکہتی ہی آپ استقبال کیواسطی فضائی خانہ تک تشریف لیگئی اور ہاتہہ گردنمین ڈالدئی ناگاہ دیکہا مینی کہ ایک ابر نے آکر حضرت کو اور حضرت علیؑ کو گہیر لیا اور میری آنکہون سے غایب ہوگئی جب وہ ابر رفع ہوا تو ایک خوشہ انگور سفید مینی حضرت کے ہاتہہ مین دیکہا اوسمین سے حضرت آپ بہی تناول کرتے ہے اور حضرت علیؑ کو بہی کہلاتی تہی عائشہ کہتی ہی کہ مینی کہا کہ یا حضرت آپ

آپ کھاتی ہین اور علیؑ کو کھلاتی ہین اور مجھی نہین دیتی حضرتنی جواب دیا کہ یہ میوہ بہشت سے ہی دنیا مین سکو
سوائی پیغمبر یا اوسکی وصی کی اور نہین کھاتا **معجزہ** اسیطرح انس سے روایت ہی کہ وہ کہتا ہی کہ ایکدفعہ
حضرت رسول خدا صلعم ناقہ پر سوار ایک کوہ پر تشریف لیگئے اور مجھسی فرمایا کہ فلان موضع مین جا وہان
سنگریزون پر تسبیح خدا اکبر پڑھتا ہی اوسے جا کر لے آ انس کہتا ہی کہ مین حسب الحکم حضرت کے گیا اور حضرت
علیؑ کو لے آیا جسوقت حضرت علی علیہ السلام آئے حضرتکو سلام کیا حضرتنی جواب سلام دیا اور فرمایا کہ
ای علی اس سنگ پر جہانمین بیٹھا ہون ستر پیغمبر بیٹھ چکے ہین کہ مین اون سب پیغمبرون سے بہتر ہون
اور اسی موضع پر اوس ہر ایک پیغمبر کا برادر بہی بیٹھا ہی کہ تو اون سب سے بہتر ہے انس کہتا ہی کہ اس
اثنا مین دیکھا مینی کہ ایک ابر حضرتکے سر مبارک کی نزدیک آیا آپنے دست مبارک دراز کرکے
اوس ابر مین سے ایک خوشہ انگور لیا اور آپنے اور حضرت علیؑ کے بیچ مین رکھلیا اور فرمایا کہ ای برادر
اسے کھا کہ خدا تعالی کی طرفسے میری اور تیری لئی تحفہ ہی انس کہتا ہی کہ بعد فارغ ہونیکے مینی حضرت سے
پوچھا کہ یا حضرت علیؑ آپکے برادر ہین آپنے فرمایا کہ ہان علیؑ میرا بہائی ہی اسواسطے کہ حقتعالی نے ایک آب
زیر عرش ہزار برس پہلے خلقت آدم سے پیدا کیا تہا اور اس پانی کو مروارید سبز مین رکہا تہا جب حضرت
آدمؑ کو پیدا کیا تو اوس پانی کو صلب آدمؑ مین جاری کیا بعد حضرت آدمؑ کی اوس آب کو صلب شیث
مین منتقل کیا اسیطرح بعد اوسکے ایک صلب طاہرہ سے دوسرے صلب طاہرہ مین جاری رکہا تا آنکہ وہ بصلب
عبد المطلب پہونچا پس اوسی دو حصہ کیا ایک حصہ صلب عبد اللہ مین قرار دیا اور دوسرا حصہ صلب
ابوطالب مین پہنچا پس اوس نصف آب سی مین پیدا ہوا اور نصف سے علیؑ پیدا ہوا ہی پس اسصورت مین
علیؑ میرا برادر دنیا و آخرت مین ہی اور اوسکا اشارہ کیا ہی خداتعالی نے اس آیہ مین هو الذی خلق من
الماء بشرا فجعله نسبا و صهرا و کان ربک قدیرا یعنی وہ خداوند کہ پیدا کیا اوسنی پانی سی بشر کو پس کیا اوسکو
نسب و داماد اور پروردگار تیرا قادر ہی اور ایک روایت مین انس سے ہی کہ اوس ابر مین خوردنی
و اشامیدنی دونو چیزین تہین اور حضرتنی فرمایا کہ اس ابر سے تین سو تیرہ نبی و وصی نے کہایا پیا ہی
کہ گرامی تر ان سب نبیونکا مین ہون اور گرامی تر سب وصیونکا علیؑ ہی ✦ معجزات نزول مائدہ کے
بہت سے ہین انشاء اللہ در باب معجزات جناب سیدہ علیہا السلام و جناب امیر علیہ السلام لکھی جاینگی
معجزہ روایت ہی کہ جناب رسالت پناہ صلعم نی ایک شخص کو ایک بادشاہ عرب کے پاس بہیجا

کہ اوسکو وحدانیت خدا پر دعوت کری وہ شخص اوس بادشاہ کی پاس گیا اور ادای رسالت کی اوس
ملعون نی کہا کہ میری طرف سے محمدؐ سی جا کر کہہ تو جس خدا کیطرف مجہی دعوت کرتا ہی وہ سونے کا ہی یا چاندی
کا ہی یا آہن کا وہ شخص یہہ بات سُنکر حضرتکی خدمتمین واپس آیا اور ماجرا عرض کیا حضرتنی اوسکو
پہر اوس بادشاہ کی پاس بہیجا پہر اوسنی انکار کیا اور حضرت کے رسول سی وہ باتین کرہی رہا تہا کہ ایک
ابر ظاہر ہوا اور اوسمین سے ایک صاعقہ نکلا اور اوس کافر کا سر اوڑا کر لیگیا اللہ تعالی نے یہہ آیہ ارسال فرمائی
وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَاءُ وَهُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰهِ وَهُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ ۱۵ معجزہ
تفسیر جناب امام حسن عسکری علیہ السلام مین روایت ہی کہ ایکدن جناب سرور خدا صلعم نی ابو جہل سے فرمایا کہ
خدا تعالی نے اپنا عذاب تجہسے اسواسطی دور کیا ھی کہ تیری پشت مین اولاد اچھی کہ وہ مسلمان ہونگی یعنی عکرمہ
اور اسیطرح اور قریش کو بہی خدانی مہلت دیھی یہہ کہکر حضرت نے فرمایا کہ آسمان کیطرف نظر کر پس ابو جہل نے
جو آسمان کیطرف دیکہا تو یہہ نظر آیا کہ درہای آسمان کشادہ ہوئی ہین اور ایک آتش اوسمین سی نکلی ہے
اور نیچی چلی آتی ھی اور یہانتک وہ آتش نزدیک ہوئی کہ اوسکی گرمی ابو جہل کو اور سکو محسوس ہوئی
اور بدن اونکا ماری دہشت کی لرزنی لگا حضرت نے فرمایا کہ تم ڈرو نہین یہہ تمہین جلانیکی نہین بلکہ یہہ
عبرت تمہاری واسطے ہی بعد اسکے اونہون نے دیکہا کہ اونکی پشتون سے ایک نور نکلا اہدا اوس آتش کو
اوسنی آسمان کیطرف پہیر دیا حضرت نے دیکہکر فرمایا کہ نور اونکا ہی کہ یا تو وہ خود مسلمان ہونگی یا بعضونکی
فرزند پیدا ہونگی کہ وہ مسلمان ہونگی ❊

بیان اون معجزات کا کہ آنحضرت سی جو نباتات مین واقع ہوئے

جناب امیر علیہ السلام سی روایت ھی کہ مین ایکدفعہ جناب رسالت پناہ صلعم کیخدمتمین حاضر تہا اس
اثنا مین اشراف قریش حضرتکی خدمتمین آئی اور اونہون نی کہا کہ ای محمدؐ تم بڑا دعوی کرتے ہو کہ
ایسا تمہاری باپ دادا نی نہین کیا پس ہم تمسی ایک سوال کرتی ہین اگر تم وہ پورا کروگی تو جانینگے
کہ تم رسول ہو نہین تو ساحر ہو حضرت نے فرمایا کہ تم کیا سوال کرتی ہو اونہون نی کہا کہ اس درخت کو
اپنی پاس طلب کرو تا پہہ اپنی جڑ سمیت کندہ ہوکر آئی اور تمہاری سامنی ٹہر جائے
حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالی ہر چیز پر قادر ھی اگر تم یہہ معجزہ دیکہو گے تو ایمان لاؤگی اونہون نی عرض کی
کہ ہان ہم ایمان لاینگے مگر حضرت نے فرمایا کہ مین معجزہ دکہاتا ہون مگر جانتا ہون کہ تم ایمان نہ لاؤ

تم مین سے چند آدمی ایسی ہین کہ جنگ بدر مین ماری جاوینگی اور کنوین مین ڈالی جاینگے اور بعض ایسی ہین
کہ لشکر جمع کرکی مجہسی لڑینگے بعد اسکی حضرت نی اوس درخت کی مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای درخت
اگر ایمان بخدا اور رسول رکہتا ہی اور تو جانتا ہی کہ مین رسول خدا ہون پس تو کندہ ہو اپنی جگہہ سی معہ
اپنی رگونکی اور میری سامنی ایستادہ ہو باذن اللہ جناب امیر فرماتے ہین کہ بخدا اوسیوقت وہ درخت
اپنی جگہہ سی جدا ہوا اور باصوت شدید مانند بالہای مرغان کی قریب حضرت کی پہونچکر متوقف ہوا
اور حضرت کے سر مبارک پر سایہ کیا اسطرح سے کہ ایکشاخ اوسکی حضرت کے سر پر تہی اور ایک میرے
سر پر اور مین حضرت کی داہنی طرف تہا جب اونہون نے یہہ معجزہ نمایان دیکہا تو از روی غلو و تکبر
کہنی لگی کہ حکم کرو اسکو کہ یہہ دو ٹکڑی ہو جای ایک تو اپنی جگہہ پہر جای اور ایک یہان رہی
حضرت نی دعا کی اوسیوقت وہ دو ٹکڑی ہو گیا اور باصدای عظیم دوڑتا ہوا اپنی جگہہ پہونچا پہر اون کافرون نے
کہا کہ اس نصف سی بہی کہو کہ یہہ چلا جای اور اوس سے ملجای حضرت نے فرمایا کہ ملحق ہو جا وہ اوسیوقت ملگیا
پس جناب امیر نی فرمایا لا الہ الا اللہ اور کافرون نے کہا یہہ سحر ہے معجزہ فاطمہ بنت اسد سے روایت ہے کہ جب
عبد المطلب نے انتقال کیا اور جناب رسولخدا صلعم کفالت ابوطالب مین رہی تو مین حضرتکی خدمت کیا کرتی تہی
اور میری گہر مین چند درخت کہجورون کی تہی جب موسم کہجور ونکا ہوتا تہا تو سب اطفال محلہ آکر جو جو کہ
گر گری ہوئی ہوتی تہی اوسی اوٹہا کر لیجاتی تہے اور آپسمین ایک سے ایک چہینتا تہا مگر مینی حضرتکو کسی سے
لڑتے ہوئی یا چہینتی ہوئی نہین دیکہا اور ہر روز مین یا میری کنیز حضرت کیواسطی کہجورین چن رکہتی تہے
ایکدن ایسا اتفاق ہوا کہ مین اور کنیز دونو کہجورین اوٹہانی بہول گئی اور لڑکے سب لیگئی حضرت
خواب مین تہی جب بیدار ہوئی تو مجہی یاد آیا مین مارے شرم کی ہاتہہ منہہ پر رکہکر ساختہ سو گئی
حضرت اوٹہکر درختون کیطرف تشریف لیگئی اور پہر واپس وہان سی چلی آئی کنیز نے حضرت سے
عذر کیا کہ یا حضرت مین آج کہجورین اوٹہانی بہول گئی یہہ سنکر حضرت اون درختونکی طرف پہر
تشریف لیگئی اور ایک درخت سے خطاب کرکے فرمایا کہ ای درخت مین گرسنہ ہون فاطمہ کہتی ہین کہ دیکہا
مینی کہ یکایک اوس درخت نی سر اپنا حضرتکی پانوں پر رکہدیا اور شاخین اپنی حضرتکی سامنے پہیلا دین
اور مین سے آپ نے جسقدر چاہا تناول کیا بعد اسکے پہر وہ درخت بلند ہو گیا + + +
معجزہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتی ہین کہ بعض سفرون مین حضرت کے

ہمراہ تھا اتفاقاً ایک صحرا مین اوتری کہ وہان درخت نتھی بہت دور تھی جب حضرت کو قضا حاجت کا
ارادہ ہوا آپ نے ملاحظہ کیا تو درخت دور معلوم ہوئے مجھی فرمایا کہ ای عمار ان درختون کی پاس جاؤ
کہہ کہ رسول اللہ صلعم تمہین کہتا ہی کہ تم ایک جگہہ جمع ہوجاؤ عمار کہتا ہی کہ مینی جاکر یہہ حضرت کا پیام
درختون کو دیا اوسیوقت وہ درخت آکر ایک جگہہ جمع ہوگئی گویا ایک شاخ تھی جب حضرت فارغ ہوئے
فرمایا کہ تم اپنی جگہہ چلی جاؤ پس وہ درخت اوسیوقت چلیگئے اور بعض اصحاب نے جو دیکھا تو اثر بول و براز
حضرت کا نہ معلوم ہوا اور بعض روایت مین ہی کہ حضرت خود تشریف لیجاکر اور درخت کی شاخ پکڑ کر
درختونکو ہمراہ لے آئی اور درخت اسطرح آپکے ہمراہ چلا آیا جیسے اونٹ کی مہار پکڑتی ہین اور وہ چلا آتا ہے
معجزہ اور اسیطرح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ ایک شخص حضرت رسالتمآب
صلعم کیخدمت مین حاضر ہوا اور اوسنی عرض کی کہ مجھی کوئی معجزہ دکھائی اوسوقت کچھہ دور حضرت سے
درخت پراگندہ تھی حضرت نے اونکی طرف خطاب کرکی فرمایا کہ ایکجا جمع ہوجاؤ پس حضرت کے فرماتی ہی
درختون نی اپنی جگہہ سی حرکت کی اور آپسمین آکر ملگئی بعد اسکے حضرت نے اون درختونکی طرف اشارہ
کرکے فرمایا کہ تم سب الگ ہوجاؤ اور اپنی جگہہ چلے جاؤ حسب الحکم پھر وہ چلے گئے ✤ ✤
معجزہ ابن عباس سی منقول ہی کہ ایکدن حضرت ابوطالب نے حضرت رسولخدا صلعم سی کہا
کہ میری بھتیجے تمھی خدانی بھیجا ہی حضرت نی فرمایا ہان ابوطالب نے کہا تو معجزہ کوئی دکھلا اور ایک درخت
جو سامنی کھڑا تھا کہا اسی طلب کر حضرت نے اوس درخت کیطرف اشارہ کیا اوسیوقت وہ حاضر
خدمت بابرکت ہوا اور حضرت کو سجدہ کیا یہہ دیکھکر حضرت ابوطالب نے کہا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ تو راستگو ہی
معجزہ روایت ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلعم کو خداتعالی کا حکم ہوا کہ تم علانیہ اظہار رسالت
کرو حسب الحکم حضرت کوہ صفا پر تشریف لیگئی اور باواز بلند ندا فرمائی کہ ایہا الناس مین
رسول پروردگار ہون یہہ سنکر ابوجہل ملعون اوٹھا اور ایک تیر حضرت کی پیشانی نورانی پر مارا کہ اوسکے
صدمہ سی حضرت کا روی مبارک مجروح ہوگیا اور خون روانہ ہوا اور اسیطرح سب مشرکین حضرت کے
پیچھی تھے ایک دوڑی حضرت یہہ حال دیکھکر کوہ بوقبیس پر تشریف لیگئے اور اوس موضع پر جسی لوگ متکا
[illegible] درد جراحت کے مشکل ہوئی اوسیوقت حضرت جبرئیل بحکم رب جلیل نازل
ہوئی جب حضرت نے جبرئیل کو دیکھا تو حضرت گریان ہوئی اور فرمایا کہ ای جبرئیل دیکھہ کہ میرے

قوم نے میری تکذیب کی اور مجھے سنگ جفا سے مجروح کیا جبرئیل نے عرض کی کہ یا حضرت اپنا دست مبارک مجھے دیجیے پس حضرت نے اپنا دست مبارک پکڑکر اوٹھایا اور منتہائی کوہ پر لیجا کر بٹھایا اور ایک مسند سندس بہشت کی اپنی بالوں میں سے نکالی کہ وہ مروارید و یاقوت سے بنی ہوئی تھی جب ہوا پر اوسکو کھولا تو تمام کوہ کو ایسا ڈہانکا کہ اوس سے پوشیدہ ہو بعد اسکے حضرت کو اوس مسند پر بٹھایا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم آپ چاہتے ہیں کہ جو آپکی قدر خدا تعالے کی نزدیک ہے آپ دیکھیں حضرت نے فرمایا کہ ہاں دیکھنا چاہتا ہوں یہ سنکر جبرئیل نے عرض کی کہ یہ بیابانی جو درخت ہے اسکو طلب کیجیے حضرت نے طلب کیا اوسیوقت وہ درخت بسرعت تمام مانند اسپ کے ہوا پر حاضر خدمت ہوا اور سجدہ تعظیم بجا لایا پھر جبرئیل نے کہا کہ اب آپ اسے فرماویں کہ چلا جا حضرت نے فرمایا کہ چلا جا اوسیوقت وہ درخت چلا گیا بعد اسکے اسماعیل فرشتہ کہ آسمان اول کا موکل ہے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ السلام علیک یا رسول اللہ صلعم پروردگار عالم نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپکی اطاعت کروں اور جو تم فرماؤ سو بجا لاؤں اگر حکم کیجیے تو مشرکونکو جلا دوں بعد اسکے فرشتہ جو آفتاب پر موکل ہے وہ حاضر ہوا اور اوسنے عرض کیا کہ السلام علیک یا رسول اللہ صلعم حقتعالی نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپکا فرمانبردار ہوں اگر آپ حکم دیں تو آفتاب کو ان منافقوں کے سر پاس لے آؤں تاکہ وہ ان سبکو جلا دے بعد اسکے فرشتہ زمین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ السلام علیک یا رسول اللہ صلعم خدا تعالے نے حکم دیا ہے کہ آپکا تابع فرمان رہوں اگر حکم دیجے تو تمام پہاڑونکو ان مشرکین پر الٹ دوں اور انکو پیسکر پارہ پارہ ڈالوں بعد اسکے فرشتہ دریا آیا اور اوسنے عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ صلعم پروردگار عالم نے مجھے حکم دیا ہے کہ جو آپ فرمائیں وہ عمل میں لاؤں اگر حکم ہو تو دریا سے کہدوں کہ ان سب منافقین کو غرق کردے جب سب فرشتوں نے حاضر ہو کر حضرت سے اظہار نصرت کیا اوسوقت حضرت نے سب فرشتوں سے فرمایا کہ تم سب میری مدد کیواسطے مامور ہوئے ہو سب نے عرض کی کہ ہاں یا حضرت یہ سنکر حضرت رحمۃ للعالمین نے روے مبارک آسمان کیطرف کیا اور فرمایا الہی پروردگار میں عذاب کیلیے مبعوث نہیں ہوا بلکہ اسواسطے مبعوث ہوا ہوں کہ رحمت ہوں اسلیے عالم کی تو مجھے قوم کے ساتھ چہوڑ دے کہ یہ نادان ہیں اور نادانی سے ایسا کرتے ہیں اور روایت میں ہے کہ خون جو آپکی پیشانی انور سے جاری تھا اوسکو آپ پاک کرتے جاتے تھے کہ مبادا قطرہ خون کا زمین پر گرے اور باعث عذاب مشرکوں پر نازل ہو جاے سبحان اللہ کیا حلم و بردباری اللہ تعالی نے حضرت کو عنایت فرمائی تھی کہ اس ظلم و جفا پر آپنے صبر فرمایا اور تخصیص رحمۃ للعالمین ہونے کی ظاہر و باہر کردی ✤ ✤ ✤ ✤

معجزہ اسیطرح ایکدن حضرت جبریل نازل ہوئے تو جناب نبوی کو ملول پایا عرض کی کہ یا حضرت آپکا پروردگار عالم کی نزدیک بہت بڑا رتبہ ہی اور سب چیزین آپکی فرمانبردار ہین آپ اس درخت کو طلب فرمائین آپنی اوس درخت کیطرف اشارہ کیا وہ اوسیوقت مانند بندۂ خدمتگذار حاضر ہوا پھر آپنے فرمایا چلا جا وہ چلا گیا **معجزہ** روایت ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ صلعم مبعوث ہوئے تو اللہ تعالی نے حکم دیا کہ دروازہ آسمانکی کھولدو پس فوج فوج ملائکہ آتی تہی اور حضرتکی زیارت کرتی تہی اور حقتعالی اپنی انوار رحمت ساق عرش سے حضرتکی سر تک مسلسل نازل کئی تہی بعد اسکے حضرت جبریل نازل ہوتی اور حضرت کے بازو کو حرکت دیکر عرض کی کہ یا محمد صلعم پڑہو حضرت نے فرمایا کیا پڑہون جبریل نے عرض کی پڑہو اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ بعد اسکے پہر جبریل گئی اور پہر معہ ستر ہزار فرشتونکی نازل ہوئی اور کرسی عزت و کرامت حضرتکی واسطے لائے اور تاج نبوت اوس سلطان سریر رسالت کی سر پر رکھا اور لواء الحمد حضرت کے دست مبارک مین دیا اور عرض کی کہ اس کرسی پر آپ رونق افروز ہون اور حمد الہی بجالائین روایت ہے کہ وہ کرسی یاقوت سرخ کی تہی اور دو پایہ اوسکے زبرجد کی تہی اور دو مروارید بعد اسکی حضرت کوہ حرا سی نیچی تشریف لائی تو حضرت کا چہرۂ انور ایسا چمکتا تہا کہ کسیکو تاب نہ تہی کہ حضرت پر نظر بھر کر دیکھے اور جس درخت و سنگ کیطرف سی آپ گذرتی تہے تو حضرتکو وہ سجدہ کرتا تہا اور بزبان فصیح کہتا تہا کہ السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ اور جب حضرت حضرت خدیجہ کی گھر مین داخل ہوئے تو تمام گھر شعاع جمال مہر تمثال سے روشن ہو گیا حضرت خدیجہ نے عرض کی کہ یا حضرت یہہ کیا نور ہی کہ مین آپ مین دیکھتی ہون حضرت نے فرمایا یہہ نور پیغمبری ہے کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بس اوسیوقت حضرت خدیجہ نی کلمہ پڑہا اور ایمان لائین پہر حضرت نے فرمایا کہ مجہی سردی معلوم ہوتی ہی چادر مجہی اوڑہا دو اور چادر اوڑہ کر حضرت سو رہے کہ اس عرصہ مین خدا تعالے کیطرف سے ندا ہوئی کہ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ یعنی ای چادر لپٹی ہوئی رہنی پر اوٹہہ اور عذاب خدا سے بندونکو ڈرا یہہ سنکر حضرت اوٹہی اور انگشت مبارک کان مین دیکر فرمایا اللہ اکبر بس یہہ صدا حضرتکی تمام موجودات مین پہونچی اور سب نے آپکی موافقت کی ✝✝

معجزہ روایت ہے کہ ایک یہودی کا قرضہ ایک مسلمان پر تہا اور اوس یہودی نے یہہ شرط کرلی تہی کہ مسلمان اوسکی واسطی نخلستان اسطرح کا کہ جسمین سب طرحکی خرمے ہون تیار کری جب اوسکا معاوضہ

حضرت رسولخدا صلعم نے یہہ حال سنکر جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ تخم اون اون خرمون کے
جسکا اوس یہودی نے دعوا کیا ہوا لاؤ حضرت امیر نے حاضر کئے پس جناب رسالت مآب صلعم نے
ایک تخم خرما وہان معجز نشان مین رکہکر حضرت امیر علیہ السلام کو دیا اور جناب امیر نے اوسکو زمین
مین بو دیا پہر آپنے دوسرا اخستہ دیا اسعرصہ مین تخم اول سر سبز ہوگیا تہا جب تیسرا تخم حضرت نے
دیا تخم اول بار آور ہوگیا تہا چنانچہ ایکساعت مین اسیطرح سارا باغ تیار ہوگیا اور انواع کے طرح کے
خرمے زرد و سرخ و سفید و سیاہ پیدا ہوگئی پہر حضرت نے فرمایا کہ یہہ اوس یہودی کو دیدو تا مسلمان
ہوجائے پاوے **معجزہ** حدیث معتبر مین مذکور ہی کہ ایکدفعہ جناب رسالت پناہ صلعم اور جناب امیر
ایک نخلستان مین تشریف لئے جاتی تہی کہ یکایک ایکدرخت نے دوسری درخت سے کہا کہ یہہ رسولخدا
صلعم ہی اور وہ وصی اوسکا ہی اور اسی سبب سے اوس درخت کو صحابی کہتی ہین کہ اوسنی صدائے
شہادت رسالت و وصایت بلند کی تہی **معجزہ** ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ حضرت رسولخدا
صلعم ایکدرخت خشک سے تکیہ لگاکر بیٹہے اوسیوقت وہ درخت سر سبز ہوگیا + + + + +
معجزہ وہی راوی روایت کرتا ہی کہ ایکدفعہ جناب رسالت مآب صلعم جحفہ مین ایکدرخت
کم سایہ کے نیچی فروکش ہوے اور گرد حضرت کے سب اصحاب تہی اور وہ سب دہوپ مین تہی یکایک
دیکہا کہ وہ درخت بلند و پہناور ہوگیا اور سب اصحابون پر اپنا سایہ ڈالا + + + +
معجزہ صفار اور ابن بابویہ وغیرہ رضوان اللہ عنہم اجمعین نے روایت کی ہی کہ ایکدفعہ جناب
رسولخدا صلعم ایک نخلستان مین تشریف لیگئی اوسوقت سب درختون نے باواز بلند کہا کہ السلام
علیک یا رسول اللہ اور پہر اونمین سے ہر ایک نے استدعا کی کہ یا حضرت آپ مجہہ مین سے تناول
فرمائین اور ہر ایکدرخت نے اپنی خوشہ لٹکا دیئے حضرت نے ہر ایک مین سے تناول فرمایا اور جب حضرت
درخت عجوہ کے پاس تشریف لیگئی تو اوس درخت نے سر نیچی کرکر حضرت کو سجدہ کیا حضرت نے
اوسکی حق مین دعا فرمائی کہ اسکو خدا برکت دے اسی اور لوگون کو اس سے نفع پہونچا روایت ہی
کہ عجوہ درخت بہشت مین سے ہی **معجزہ** راوندی و ابن شہر آشوب نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہی کہ ایک اعرابی قبیلہ بنی عامر سے جناب رسالت مآب صلعم کی خدمت مین آیا
اور اوسنی عرض کی کہ مین کیونکر جانون کہ آپ رسولخدا ہین حضرت نے فرمایا کہ اگر اس خرما کے شاخ کو

مین طلب کرون اور یہہ درخت سی نیچی ہوکر میری پاس آئی جب تو تو جانیگا کہ مین رسول خدا ہون
اوس اعرابی نی عرض کی کہ ہان یا حضرت جب مجہی یقین آجائیگا پس حضرت نی اوس خوشہ کو
طلب کیا اوسیوقت وہ خوشہ درخت سی جدا ہوکر نیچی آیا اور زمین پر گہسٹتا ہوا حضرتکی خدمتمین
حاضر ہوا اور حضرتکو سجدہ کیا بعد اسکے حضرتنی فرمایا کہ تو اپنی جگہہ چلا جا اوسیوقت وہ چلا گیا
یہہ معجزہ دیکہکر اعرابی نی کہا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ آپ رسول خدا ہین اور ایمان لایا + +
معجزہ وہی روایت کرتی ہین کہ بنی ہاشم مین ایک شخص تہا کہ اوسی رکانہ کہتی تہی اور نہایت
کافر تہا اور قتل مردم پر از بس حریص تہا پیشہ اوسکا بکریان چرانی کا تہا وادی اختم مین بکریان
چرایا کرتا تہا ایکدن جناب رسالت مآب صلعم اوس وادی مین تشریف لیگئی جسوقت حضرتکو
رکانہ نی دیکہا کہنی لگا کہ اگر عزیزداری تیری اور میری نہوتی تو مین تجہسی بات بہی نکرتا اور قتل کرتا تو وہی
کہ ہمارے خداؤنکو دشنام دیتا ہی اب تو اپنی خدا کو بلا کہ وہ تجہی مجہسے نجات دی آ ہم دو کشتی لڑین
اگر تو مجہی زمین پر پہینکدی تو دس بکریان مین تجہی دونگا حضرتنے اوسیوقت اوسی اوٹہاکر زمین پر
پہینکدیا اور اوسکی سینہ پر جو بیٹہی اوسنی کہا یہہ تیرا کام نہین تیرے خدا کا کام ہی اور اسوقت میرے
لات و ہبل نے مدد نکی آ پہر کشتی لڑین اگر اب کے بہی مین پچہڑ جاونگا تو دس بکریان اور دونگا
پس دوسری دفعہ بہی حضرتنے اوسی دی پٹکا تیسری دفعہ پہر اوسنی وہی کہا پہر حضرتنے
اوسی دی پٹکا وہ بہت غصہ ہوا اور لات اور عزی کو برا کہنے لگا پہر حضرتسے کہا کہ تیس بکریان
لیجا اور جا حضرت نی جوابدیا کہ مین تیری بکریون کا طالب نہین بلکہ چاہتا ہون کہ تو مسلمان ہو
رکانہ نی کہا کہ کوئی معجزہ دکہا تو مین مسلمان ہون حضرتنی فرمایا کہ تو عہد کر کہ اگر معجزہ دیکہونگا تو مسلمان
ہونگا اوسنی کہا مینی عہد کیا اوسوقت ایکدرخت حضرتکے پاس تہا آپنی اوسی فرمایا کہ اے درخت تو
نصف ہوکر باذن خدا میری پاس آ اوسیوقت وہ درخت دو ٹکڑے ہوگیا اور نصف معہ
ساق کی حضرتکی خدمتمین آیا اور سامنی کہڑا ہوگیا یہہ حال دیکہکر رکانہ نے کہا کہ یہہ بڑا
معجزہ کیا اسے اسی کہہ کہ چلا جائی حضرتنی فرمایا اوسیوقت وہ جاکر اپنی نصف سے ملگیا حضرتنے
رکانہ سی فرمایا کہ مسلمان ہو اوسنی کہا کہ زنان مدینہ کہینگے کہ رکانہ ڈر سے مسلمان ہوا مین مسلمان
نہین ہوتا مگر تو کو سینہ جسقدر چاہے لیجا حضرتنی جوابدیا کہ جبصورت مین تو مسلمان نہین ہوتا مجہی تیری بکریان کا رنہین

معجزہ ابن بابویہ اور صفار وغیرہ نے حضرت امیر علیہ السلم سے روایت کی ہی کہ حضرت فرماتے ہین کہ جناب رسولخدا صلعم نے ایکدفعہ مجھی بلایا اور فرمایا کہ تو یمن کو جا اور آپسمین اونکی صلاح کر آ جناب امیر فرماتے ہین کہ مینی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم وہ بہت لوگ ہین اور کہن سال ہین اور مین کم عمر ہون میرا کہنا شاید وہ نمانین حضرت نے فرمایا کہ تم نہ ڈرو اور چلی جاؤ اور جب تم عقبہ افیق پر پہونچو تو باواز بلند ندا کرنا کہ ایدرختو وای کلوخ وخاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہین سلام کہا ہی پس جناب فرماتے ہین کہ مین یمن کو روانہ ہوا جب اوس عقبہ پر پہنچا تو دیکہا مینی کہ اہل یمن مصلح با شمشیرہای برہنہ میری طرف چلے آتے ہین پس مینی اوسوقت جو حضرت نے فرمایا تہا باواز بلند کہا پس جو درخت وکلوخ اوس عرصہ مین تہی اون سب نے باواز بلند صدا دی کہ محمد صلعم پر اور تجہپر ہمارا سلام ہو جب یہہ آواز اہل یمن نے سنی سب لرزنے لگے اور سب نے حربے ہاتہہ سے ڈالدی اور میرے پاس آئی مینی تعمیل حکم جناب رسولخدا صلعم کے اور چلا آیا **معجزہ** علی بن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ جب جناب رسولخدا صلعم قلعہ بنی قریظہ کے نزدیک پہنچی اور اونکا محاصرہ کیا تو دیکہا کہ دور قلعہ مین درخت خرما کثرت ہین حضرت نے دست مبارک سی اونکیطرف اشارہ کرکی فرمایا کہ دور ہو اوسیوقت وہ درخت پاے قلعہ سی دور ہو گئے **معجزہ** کتاب بصائر مین روایت ہے کہ ایکدفعہ جناب رسولخدا صلعم ہمراہ سہیل بن حنیف اور خالد بن ایوب انصاری کی داخل باغ بنی نجار ہوئی ناگاہ سر مبارک پر ایک پتہر سے آواز دی کہ اے محمد صلعم میرے شفاعت اپنی پروردگار سے کیجئی کہ خدا تعالے مجہے وہ سنگ نکری جس سے جہنم مین کافرونکو عذاب ہوگا حضرت نے اوسکے واسطے دعا کی کہ ایخداوندا اس سنگ کو سنگہای جہنم سی نکرا پہر پانوکی نیچے سے ریت نے آواز دی کہ السلام علیک یا محمد رحمۃ اللہ وبرکاتہ میری واسطے بہی دعا کیجئی کہ پروردگار مجہی کبریت جہنم نکری حضرت نے اوسکے واسطے بہی دعا فرمائی **معجزہ** شیخ طبرسی وقطب راوندی وغیرہ نے روایت کی ہی کہ جب حضرت رسولخدا صلعم جنگ طائف کو تشریف لیچلے تو ایک صحرا مین پہونچی کہ وہان بیری کے درخت بہت سے تہی اور حضرت مرکب پر خواب مین تہی ناگاہ ایکدرخت بیریکا آپکے سامنی آیا اوسیوقت وہ قدرت الہی سے دو حصہ ہوگیا اور درمیانمین رستہ کہل گیا اور حضرتکا مرکب چلا گیا اور حضرتکو خبر نہوئی اور ابتک اوسیطرح دو ٹکڑے موجود ہے اور لوگ اوسکی تعظیم کرتے ہین اور اوسے سدرۃ النبی کہتے ہین اور پتے اوسکے تبرک کرکے لیجاتے ہین اور محافظت کے واسطے گوسفندون اور شترون پر لگا دیتے ہین + + + + +

قائل سبحان اللہ خدائے تعالے کو کسقدر خاطر اپنے حبیب کی منظور ہے کہ حضرت جو خواب مین تہے تو خدا نے اوسیوقت گوارا نہوا کہ حضرت بیدار ہون اور درخت کو

دو ٹکڑے کرکی راستہ کردیا **معجزہ** راوندی وغیرہ نے روایت کی ہی کہ ایک دفعہ شب تاریک مین منہہ برس رہا تہا اور برق چمک رہی تہی اور حضرت نماز عشا سی فراغت پا چکے تہی ناگاہ برق جو چمکی تو آپکی نظر مبارک قتادہ بن نعمان پر پڑی اوسنے آکر عرض کی کہ یا نبی اللہ مین چاہتا ہون کہ نماز شب آپکے ہمراہ ادا کرون مگر رات اسقدر سیاہ ہے کہ مین حاضر نہین ہوسکتا اوسوقت حضرت کے دست مبارک مین ایک لکڑی خرما خشک کی تہی وہ حضرت نے اوسکو دیدی اور فرمایا کہ یہہ روشنی اسقدر دیگی کہ دس دس آدمی آگی پیچہی اوسکی روشنی مین چلی جائینگے چنانچہ وہی ہوا پہر حضرت نے فرمایا کہ اب جو تو اپنی گہر جاتا ہی تو تیری گہر کے ایک کونہ مین شیطان کہڑا ہوگا تو اوسکو جاکر تلوار مارنا وہ چلا جائیگا قتادہ جب اپنی گہر گیا تو وہی دیکہا جو حضرت نے فرمایا کہ ایک سیاہ آدمی کونہ مین کہڑا ہی قتادہ نے اوسپر حملہ کیا وہ دیوار پر چلا گیا اور وہان سے غائب ہوگیا **معجزہ** راوندی نے روایت کی ہی کہ بعض سفر مین ایک اعرابی حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ ای شخص تو چاہتا ہے کہ مین تیری راہنمائی کرون اور خدا کا رستہ بتاؤن اوسنی عرض کی کہ ہان یا حضرت آپنے فرمایا کہ کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہہ سنکر اعرابی نے کہا کہ کوئی آپ اپنی رسالت کا گواہ بہی رکہتی ہین حضرت نے فرمایا کہ یہہ جو سامنے درخت ہی اسکے پاس جا اور کہہ کہ رسول خدا تجہی طلب کرتا ہے پس وہ اعرابی گیا اور حضرت کا پیغام دیا درخت نے اوسیوقت حرکت کی اور زمین کو شگافتہ کرتا ہوا حضرت کی خدمت مین آکر کہڑا ہوا حضرت نے اوسکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای درخت میری رسالت کی گواہی دے درخت نے بصدای بلند اوسیوقت حضرت کی رسالت کی گواہی دی بعد اسکے اعرابی نے کہا کہ اب اس درخت سے کہو کہ چلا جاے حضرت نے فرمایا کہ ای درخت چلا جا اوسیوقت وہ اپنی جا پر چلا گیا یہہ حال دیکہکر اعرابی نے عرض کی کہ یا حضرت اب مین آپکو سجدہ کرون حضرت نے فرمایا کہ سجدہ بغیر خدا کے کسیکو سزا نہین اور اگر مین بغیر خدا اور کسیکو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتونکو دیتا کہ اپنی شوہرونکو سجدہ کرین پس وہ اعرابی مسلمان ہوا

معجزہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلم سی روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم حنین کی غنیمت تقسیم فرماتی تہی لوگون نے اسقدر ہجوم کیا کہ آپ پیچہی ہٹتی ہوتی ایک درخت سے لگ گئی پس برکت پشت مبارک سے وہ درخت کبہی خشک نہوا ہمیشہ اسطرح تر و تازہ رہتا تہا جیسا کسینی پانی چہڑک دیا ہے

معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ حضرت رسول خدا صلعم مسجد مدینہ مین بنا فرماتی تہی دہان آپنے ایک درخت کو کمہ سی طلب کیا اور وہ درخت زمین کو شگافتہ کرتا ہوا حضرت کی خدمت مین آیا اور

آپکے رسالت کی گواہی دی **معجزہ** ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ جنگ بدر مین شمشیر عکاشہ کی
ٹوٹ گئی حضرت نے ایک لکڑی اوسکو دیدی اور فرمایا کہ اس سے جنگ کر اوسنے وہ لکڑی ہاتھ مین لی تو وہ
شمشیر ہو گئی اور اوس سے وہ لڑا اور بعد اوسکے پاس رہی **معجزہ** اسیطرح جنگ احد مین عبد اللہ بن
جحش کی تلوار ٹوٹ گئی تھی حضرت نے اوسکو بھی ایک لکڑی دیدی اور وہ شمشیر ہو گئی اور ابو دجانہ
کی تلوار ٹوٹ گئی تو حضرت نے اوسکو ایک پتہ کھجور کی درخت کا دیدیا وہ تلوار ہو گیا اور اوس سے اونہون نے جنگ کی
معجزہ تفسیر جناب امام حسن عسکری علیہ السلم مین مذکور ہے کہ عمار یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک یمنی
جناب رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین گیا اور ہنوز وہ حضرت کی پیغمبری مین شک کرتا تہا یمانی نے
جاکر حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت مین آپکی تصدیق کرتا ہون آیا آپ کوئی ایسا معجزہ دکھائی کہ
میرا رفع شک ہو جائے حضرت نے فرمایا کہ اب جو تو اپنے گہر جائے تو ہر درخت و سنگ سے جسکو تو دیکھے اوس سے
میرا حال دریافت کرنا عمار کہتے ہین کہ جب یمنی حضرت کی خدمت سے پہرا تو جس درخت و سنگ کے پاس سے
گذرتا تہا اوس سے سوال کرتا تہا کہ ای سنگ و ای درخت حضرت محمد صلعم دعوی نبوت کرتے ہین تو گواہی
اونکی پیغمبری کے دیتا ہے تو ہر ایک سنگ و درخت یہہ صدا دیتا تہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلعم رسول پروردگار عالم ہے
معجزہ حضرت امام صادق علیہ السلم سے مروی ہے کہ جس انہ خرما کو حضرت رسولخدا صلعم نے دہن مبارک مین رکہکر
زمین مین دبا دیتے تھے وہ اوسیوقت سرسبز ہو جاتا تہا **معجزہ** ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ
جناب رسالتمآب صلعم نے جنگل مین ایک درخت کے نیچے قیلولہ فرمایا جب آپ اوٹھے تو پانی طلب کیا اور
وضو کر کی آب مضمضہ اوسکی نیچے ڈالا صبحکو جو دیکہا تو وہ درخت بہت بڑا ہو گیا تہا اور بہت بڑا میوہ
برنگ ورس و بوی عنبر و بطعم عسل بار لایا اور جو گرسنہ اوسکو کہاتا تہا سیر ہو جاتا تہا اور جو تشنہ
کہاتا تہا وہ سیراب ہو جاتا تہا اور جو بیمار کہاتا تہا وہ اچھا ہو جاتا تہا جو حیوان کہاتا تہا اوسکا دودھ
زیادہ ہوتا تہا لوگ اطراف و جوانب سے آکر اوسکے برگ کو بطریق تبرک لیجاتی تہی اور وہ درخت اوس
قبیلہ کی جو وہان رہتا بجای آب و طعام کی تہہ اور بسبب اوس درخت کی بہت سی افزونی اونکی مال و اولاد مین
ہوئی ایکدن اونہون نے دیکہا کہ وہ میوہ اوسکا گر گیا ہی اور پتے اوسکی زرد اور چہوٹے چہوٹے ہو گئی ہین بعد چند روز
کی اونہین خبر پہونچی کہ جناب رسالت پناہ صلعم نے دنیا سی رحلت فرمائی بعد اسکے وہ میوہ بہت چہوٹا
اور کم بو اور کم طعم ہوتی لگا تیس برس کے بعد اہل قبیلہ نے دیکہا کہ طراوت وس درخت کی بالکل کم ہو گئی

اور میوہ گر پڑا بعد چندی اونہین خبر پہونچی کہ جناب امیر علیہ السلام اوسدن شہید ہوئے اوسدن سے میوہ آنا
اوسمین موقوف ہوا مگر ستون سی اوسکے مریضکو شفا ہوتی تہی مدت تک اس حال سے رہا ایکروز اونہون نے
دیکہا کہ وہ درخت خشک ہوگیا اور بیچ اوسکے خون تازہ نے جوش مارا ہی اور ستون سی آب سرخ مانند
آب گوشت گرتا ہی بعد چندروز کے اونہین خبر پہونچی کہ اوس روز جناب امام حسین علیہ السلم شہید ہوئی +
معجزہ خاصہ و عامہ نے بسندہای معتبر روایت کی ہی کہ جب جناب رسولخدا صلعم نے طرف مدینہ کی ہجرت کی
اور مسجد کو بنا کیا تو محراب مسجد مین ایک درخت خشک خرمے کا تہا حضرت جب خطبہ پڑہتے تہے تو اوسے
تکیہ فرماتے تہے پس ایک رومی آیا اور اوسنے عرض کیا کہ اجازت ہو تو مین آپکے واسطے منبر بناؤن
تا آپ اوسپر خطبہ کہڑے ہوکر پڑہا کیجی چنانچہ اوسنے منبر تین درجہ کا بنایا حضرت تیسرے درجہ پر تشریف
رکہتی تہے پہلے مرتبہ جب حضرت اوس منبر پر تشریف لائے تو اوس درخت خشک نے جسپر آپ تکیہ لگاکر
خطبہ فرماتے تہی گریہ و زاری کی جیسا کہ ناقہ اپنے بچے کی مفارقت مین نالان ہوتا ہی پس حضرت
منبر پر سے اوتری اور اوس درختکو اپنی کنار مبارک مین لیا وہ خاموش ہوگیا حضرت نے
فرمایا کہ اگر مین اسکو اپنی کنار مین نہ لیتا تو یہہ درخت قیامت تک روتا رہتا اور اوسکو حنانہ
کہتے تہے اور ایک روایت مین ہے کہ جب اوس درخت نے نالہ کیا تو حضرت نے اوسی اپنی پاس بلایا پس وہ زمین
چیرتا ہوا حضرت کی قریب پہونچا حضرت نے اوسکو تسکین دی اوسوقت اوس سے ایسی آواز سنی
جیسا کہ بچے کو بہلاتے ہین اور وہ رونا موقوف کرکی ہچکیان لینے لگتا ہی اور بعض روایت مین ہے کہ اوسدرخت کو
منبر کے نیچے دفن کردیا اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجہی وہان لگادون جہان تو پہلے تہا اور سبز
ہوجائے **معجزہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ جناب رسالتمآب صلعم نے منبر پر یہہ آیت پڑہے
وما قدروا اللہ حق قدرہ یعنی اللہ کی قدر کافرون نے نہین پہچانے جیسی کہ قدر پہچانی
چاہئے پھر حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالے اپنی بڑائی بیان کرتا ہے کہ انا الجبار
انا الجبار انا الکبیر المتعال یعنی مین جبار ہون جبار ہون اور مین بڑا ہون
بہت بلند ہون والا پس حضرت کے یہہ فرماتے ہی منبر خوب تہرتہرایا یہانتک کہ ہم لوگونکو
یہہ خیال ہوا کہ کہین آپ منبر سے گر نہ پڑین **فائدہ** سبحان اللہ کیا تاثیر ہی زبان مبارک
... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معجزہ ثعلبی بن مرہ ثقفی سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہی کہ ایک سفر مین مین حضرت رسالت پناہ صلعم کے
ہمراہ تہا راہ مین حضرت ایک جگہہ اوترے اور استراحت فرمائی ناگاہ ایک دیکہا مین کہ ایکدرخت زمین پہاڑتا ہوا
متصل آپکے آیا یہانتک کہ آپکو ڈہانک لیا پہر اپنی مکان کو چلا گیا جب حضرت بیدار ہوئی تو درخت کا
حال حضرت سی مینی بیان کیا آپنے فرمایا کہ اوس درخت نے خدا تعالی سے اجازت لی تہی اس بات کی
کہ رسول خدا کو سلام کری سو اللہ تعالی نی اوسے اجازت دی پس وہ درخت میرے سلام کو آیا تہا راوی کہتا ہے
کہ وہان سے آگے چلے رستہ مین ایک ندی پر گذر ہوا وہان ایکعورت اپنی بیٹے کو لائی کہ اوسی جنون تہا حضرت نے
اوسکے نتہنے کو پکڑ کر فرمایا نکل جا کہ مین محمد رسول اللہ صلعم ہون اوسیوقت وہ اچہا ہو گیا معجزہ روایت ہے
کہ جب گروہ عبد القیس کا حضرتکی خدمت مین آیا اور حضرتکی خدمت مین فایز ہوا آپنے فرمایا کہ وہ جو تم
اپنی بلاد کی خرمے لاتی ہو وہ لاؤ پس اونمین ہر ایک ہر وضع کے خرمے لایا حضرت نی جو جو نام اون
خرمونکے تہے وہ بتا دئی اونہون نے عرض کی کہ یا حضرت آپ ہمارے شہر کے خرمونکو ہم سے بہتر جانتے ہین
بعد اسکے حضرت نے تمام نقشہ اونکے شہر کا معہ خصوصیات زمین و خانہ کے بتادیا اونہون عرض کی معلوم
ہوتا ہے کہ آپ نی ہمارے گہر دیکہے ہین حضرت نے فرمایا نہین مگر حجاب میری نظرونسے اوٹہا دیا ہی
بعد اسکے ایک شخص اونمین سے اوٹہا اور اوسنے کہا کہ میرا خالو دیوانہ ہو گیا ہی حضرت نی اوسکو
طلب کیا اور اوسکی ردا پکڑ کر فرمایا کہ ای دشمن خدا باہر جا اوسیوقت وہ اچہا ہو گیا + + + +

بیان معجزات آنحضرت جو جمادات مین ظاہر ہوئے

حال سلام کرنے کو
سنگ کا حضرت رسالت پناہ صلعم پر یہہ ہی کہ جب آپ پر وحی نازل ہوئی تو اس خیال سے کہ مین جو تبلیغ
رسالت کرونگا تو قریش تکذیب کرینگی اور نسبت سحر و جنونکی دینگی حضرت مضطرب تہے اسواسطے جناب اقدس الہی
ارادہ کیا کہ حضرتکے دلکو روشن و قوی کری پس پتہرونکو حضرتکے واسطے نرم کیا پس جس پتہر و سنگ کلوخ کیطرف سے
حضرت گذرتے تہے وہ حضرتکو صدا دیتی تہے کہ السلام علیک یا محمد رسول اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ بشارت ہو آپکو
خدا تعالی نی جمیع خلق اولین و آخرین پر آپکو تفضل دی ہی اور یہہ خیال نفرمائی کہ قریش آپکو نسبت جنونکی دینگے
اسواسطے کہ بزرگواری حق تعالی کیطرف سے ہے اور کریم وہی ہے جسے جناب باری مکرم کری پس آپ
دلتنگ نہون اذیت قریش سے اب عنقریب آپ مقام عالیہ پر پہنچینگا اور آپکے دوست و عزیز مکرم
ہونگے اور قریب ہی کہ بوساطت علی ابن ابی طالب آپکے وصی کے علوم دینیہ دیار و امصار مین منتشر ہونگے اور نعمت

آپکی آنکھیں بولادت فرزندارجمند یعنی جناب فاطمہ سیدۃ النساء العالمین اور دو سید جوانان اہل بہشت
یعنی حسنین علیہم السلم اور اجر دیگا خدا تعالےٰ تمہاری دوستون کو اور عطا کریگا حقتعالےٰ آپکو لواے الحمد بروز محشر
اور آپ اوسکو اپنی بہائی علی ابن ابی طالب کے حوالہ کردینگے کہ اوسکے سایہ مین انبیاء و صدیقین و شہدا چلینگے
حتی کہ داخل بہشت ہونگی معجزہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا
کہ مین اوس پتہر کو پہچانتا ہون کہ جو مکہ مین پہلے مبعوث ہونی سے مجہی سلام کیا کرتا تہا محدثین کو اختلاف ہی
کہ وہ پتہر کونسا تھا بعضون نے حجر الاسود کو کہا اور بعضون نے لکہا ہی کہ وہ ایک اور پتہر ہی کہ ابتک مکہ مین
موجود ہے اور جس کوچہ مین وہ ہے زقاق المرفق کہتی ہین اوس سنگ کو زقاق الحجر کہتی ہین اور مقابل اوسکی
دیوار مین اثر مرفق شریف حضرت کا ہے اور لوگ اوسکی زیارت کرتی ہین اور اوسی لمس کرتی ہین
اور اسیطرح مکہ مین ایک جبل ہی اوسمین حضرت کے دونون قدمون کا اثر ہی معجزہ تفسیر جناب امام حسن
عسکری علیہ السلام مین منقول ہی کہ جب یہودیون کے حق مین یہہ آیہ اوتری ثم قست قلوبکم
الی آخر آیہ تو یہودیون نے آنکر جناب رسالتمآب صلعم سی کہا کہ اے محمد صلعم تو
دعوی کرتا ہی کہ ہماری دلمین رحم نہین اور ہم سخت دل ہین اور مال راہ خدا مین صرف نہین کرتی
اور تو کہتا ہی کہ ہماری دلون سے پتہر نرم ہین اور سنگ ہمسی زیادہ اطاعت حق کرتی ہین پس آپ یہہ کوہ
جو ہمارے سامنی ہی اسکے پاس چلین اگر یہہ گواہی دے کہ تو راست گو ہی تو ہم اطاعت کرینگی اور اگر
تیری تکذیب کریگا یا جواب نہ دیگا تو ہم جانینگے کہ تو دروغگو ہی حضرت نے فرمایا کہ بہت خوب جس کوہ کو
تم اختیار کرو مین اسکے پاس چلتا ہون پس حضرت کو یہہ ایک کوہ کی پاس لیگئے حضرت نے اوس کوہ کی
طرف خطاب کرکے فرمایا کہ اے کوہ مین تجہسے سوال کرتا ہون بشفاعت محمد و آل محمد کہ اللہ تعالےٰ نے
جنکے اسمونکی ذکر کی برکت سے عرش کو سبک کیا ہی آٹہہ فرشتون کے دوش پر بعد اسکی کہ پہلی اوس سے
بہت سی گروہ ملائکہ نے کہ عدد اونکی سوا خدا تعالےٰ کے اور کوئی نہین جانتا ارادہ اوٹہانیکا کیا تہا اور
اوسکو حرکت نہ دیسکے تہی اور سوال کرتا ہون تجہسے بحق محمد و آل محمد کہ جنکی نامونکی ذکر کی برکت سے اللہ تعالےٰ نے
نے توبہ آدم قبول کی اور ادریس کو بہشت مین مکان بلند پر پہونچایا کہ تو شہادت واسطے محمد صلعم
در باب قساوت قلوب یہود کے جو آپ رسول یہہ فرماتی ہی دے وہ کوہ زمین سے لگا اور پانی اوس مین سے جاری ہوا اور
اوسنی آواز فصیح بیان کیا کہ اے خدا محمد صلعم مین گواہی دیتا ہون کہ تو رسول رب العالمین و سید

خلائق اولین و آخرین ہی اور گواہی دیتا ہون کہ جیسا آپ فرماتی ہین کہ دل ان یہودیون کی سنگ سے
سخت تر ہین انکی دل مین سے کچھ نہین نکلتا باآنکہ پتہر مین سے پانی جاری ہوتا ہی اور یہہ خود دروغگو ہین جو
تجھی نسبت دروغگی دیتی ہین پھر حضرت نے سوال کیا کہ ای کوہ مین تجھسی سوال کرتا ہون بجاہ محمدؐ و
آل محمد کہ جنکی برکت سے نجات دی خدا تعالی نے نوح کو کرب عظیم سی اور آتش ابراہیم پر گلزار کر دیا کہ
سبطر حکی غنچہ و گل اوس آگ مین موجود ہو گئی کہ خدا تعالی نے تجھی یہہ حکم دیا ہی کہ جو مین حکم کرون اسکی
تو اطاعت کری کوہ نی جواب دیا کہ حضرت جو آپ فرماتی ہین وہ راست و درست ہے اور مین گواہی
دیتا ہون اس بات کی کہ اگر آپ خدا سے سوال کرین کہ تمام دنیا کی لوگ خوک و میمون ہو جائین تو
خدا اوسیوقت کر دی اور اگر آپ درخواست کرین کہ سب آدمی فرشتہ ہو جائین تو اللہ تعالے اوسیوقت
سبکو فرشتہ کر دی اور اگر آپ چاہین تو خدا آتش کو یخ اور یخ کو آتش کر دی اور اگر آپ آسمان کو
زمین پر طلب کرین اور زمین کو آسمان پر تو ابہی ہو جائے اور مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ تمام مخلوقات
کوہ و صحرا و دریا کو اللہ تعالی نے آپکا فرمانبردار کیا ہی جس جو آپ فرمائین اوسیوقت وہ اوسکی تعمیل
کرے اس معجزہ کی دیکھنے کی بعد یہودیون نے کہا اے محمدؐ تو ہمسے فریب کرتا ہی اس کوہ کی عقب مین
تو نے اپنی اصحابون کو بٹہار کہا ہی وہ یہہ باتین کر رہی ہین اگر یہہ سچ ہے تو تو اس کوہ سی فرما کہ
اور اس کوہ سی کہہ کہ یہہ کوہ جڑ سی اوکہڑ کر حرکت کری اور جہان تو کھڑا ہی وہان آجائی بعد اسکی
کوہ دو ٹکڑی ہو جائے نیچی کا ٹکڑا اوپر ہو جائے اور اوپر کا ٹکڑا نیچی ہو جائے اگر ایسا ہوگا تو ہم جانینگے کہ تو نے
حیلہ نہین کیا یہہ سنکر حضرت نے اشارہ ایک پارۂ سنگ کیطرف کیا کہ وہ وزن مین پانچ رطل تہا اور
فرمایا کہ ای سنگ کوہ سی الگ ہو جا اوسیوقت وہ الگ ہو گیا اور حضرت کے سامنی آکھڑا ہوا پس
حضرت نے ایک یہودی سے فرمایا کہ اس پتہر کو اپنی کان کے پاس لیجا اور سن کہ یہہ بہی وہ ہی گواہی دیگا
جو کوہ نی گواہی دی ہے اوسنی جو اوس پتہر کو کان سے لگایا تو اوس پتہر نی با آواز فصیح وہ ہی گواہی دی
جو اوس کوہ نی دی تہی پھر حضرت نے فرمایا کہ کوئی اس پتہر کی پیچھی آدمی ہے جو تجھسی باتین کرتا ہی
اوسنی کہا آدمی نہین ہے مگر جو ہمنی کہا ہی وہ ہمین دکھا دی تو ہمین یقین ہوگا پس حضرت
اتمام حجت کیواسطے اوس کوہ سی دور ہو کر صحرا کیطرف تشریف لیگئی اور فرمایا کہ ای
کوہ بحق محمدؐ و آل طاہر محمدؐ کہ جسکے توسل کی سبب سے اللہ تعالی نے قوم عاد پر وہ ہوا بہیجی

کہ آسمان پر آدمیونکو اوڑا لیگئی اور جبرئیل کو حکم دیا کہ قوم صالح کو نعرہ سے ہلاک کرکہ تو اپنی جا سے بحکم خدا کندہ ہو اور اس موضع پر میری نزدیک آ اوسجگہہ حضرت نی نشان کردیا اوسوقت وہ کوہ جو کہ زمین آیا اور مانند اسپ راہوار کے دوڑتا ہوا حضرت کیخدمت مین حاضر ہوا اور جہان حضرت نی نشان کیا تہا وہان آکر کہڑا ہو گیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلعم مین آپکا مطیع ہون جو حضرت حکم فرمائین وہ مین بجالاؤن حضرت نی فرمایا کہ یہہ گروہ بیہودہ کہتا ہی کہ تو اپنی جگہہ سے کندہ ہو کر دو ٹکڑے ہو جا اور اوپر کا ٹکڑہ نیچی اور نیچی کا ٹکڑہ اوپر چلا جائے اوس کوہ نی عرض کی کہ یا حضرت آپ یہی فرماتے ہین کہ اوسیطرح ہو جاؤن حضرت نی فرمایا ہان مین یہی چاہتا ہون پس اوسیوقت وہ کوہ اوکہڑ کر دو ٹکڑے ہو گیا اور اوپر کا نیچی اور نیچی کا اوپر ہو گیا پہر اوس کوہ نی اون معاندین سے خطاب کیا کہ آیا یہہ جو تمنی دیکہا یہہ کچہہ معجزہ موسی علیہ السلام سے کمتر ہے جسپر تم ایمان لاتی ہو یہہ سنکر ایک دوسرے کو دیکہنی لگا بعض نے کہا کہ اب مفر نہین بعض نی کہا کہ یہہ شخص صاحب بختی ہی اور صاحب بخت جو چاہتا ہی وہ میسر ہوتا ہی یہہ سنکر کوہ نی جواب دیا کہ ای دشمنان خدا یہہ جو تمنی کہا اس سے ثبوت معجزہ موسی علیہ السلام کو باطل کیا کہ کہنا چاہئی کہ معجزہ موسی بہی بسبب بلندی بخت تہا نہ از راہ کرامت **معجزہ** تفسیر مذکور مین مرقوم ہی کہ کافران قریش جناب رسالت مآب صلعم سے مجادلہ کرتے تہی اور قایل نبوت نہوتے تہے ایکدفعہ قریش نے حضرت سے کہا کہ ای محمد ہم لوگ ہبل کے پاس چلین اور اوسے حاکم گردانین تا وہ تیری راستی پر یا دروغ پر گواہی دے حضرت نے اس امر کو قبول کیا اور ہمراہ قریش کے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہبل کے پاس تشریف لیگئی جسوقت جناب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہبل کے پاس پہونچے اوسیوقت وہ زمین پر منہہ کے بل رسالت مآب علیہ التحیۃ والثنا کی تعظیم رسالت کے واسطی گر پڑا اور جناب ختمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری کی اور جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی دی **معجزہ** اوسی تفسیر مین مذکور ہی کہ جب جناب رسولخدا صلعم کو کفار قریش نے شعب ابو طالب مین محصور کیا اور وہان لوگونکو تعین کردیا کہ انہین سے کوئی خرید و فروخت کے واسطی نکلنی نپائی اور کوئی کہانے پینے کی چیز خریدنے نپائی وہان خدا تعالی نے اپنی کرم سے محصورین کیواسطے من سلوے کہ وہ بہتر تہا من سلوائی بنی اسرائیل سے نازل کیا اور حضرت کا

دعا کی برکت سی جو کوئی چیز طلب کرتا تہا از قسم میوہ و حلوا وغیرہ اوسیوقت حاضر ہو جاتے تہے اور جامہ ہای
فاخرہ پہننی کو موجود تہے اور جب لوگ کہتے تہے کہ ہم اس درہ سے تنگ ہوئی ہین اوسوقت حضرت اپنے
دست مبارک سی اوس کوہ کی راست و چپ کیجانب اشارہ فرماتے تہے کہ دور ہو جا مگا اوس درہ
تنگ مین ایک ایسا صحرائے وسیع ظاہر ہو جاتا تہا کہ وسعت اوسکی منتہای بصر سے افزون ہوتی تہی
پہر آپ فرماتے تہے کہ ای صحرا باہر نکال جو چیز کہ خدا نے تجہہ مین ودیعت کیا ہی پس وہ صحرا درختہای
باردار و گلہای تر سے لبریز ہو جاتا تہا اور انواع انواع طرح کے سبزہ و ریحان پیدا ہو جاتے تہے اور وہ
بیابان رشک گلستان ہو جاتا تہا **معجزہ** جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جب ہم نے جنگ
احزاب مین خندق کہودی تو گرد خندق ایک بڑا ٹیلا مٹی کا ہو گیا مینی جاکر یہہ حال حضرت رسالت پناہ
صلعم سے عرض کیا حضرت نی فرمایا کہ ای جابر غمگین نہو کہ جلد تر تو ایک امر عجیب دیکہیگا جابر کہتا ہے کہ جب
رات ہوئی تو مینی اوس ٹیلہ کے پاس آوازین سنین اور کسیکو ندیکہا اور چند شعر مینی سنی اور
کسیکو ندیکہا مضمون شعروں کا یہہ تہا کہ اس خاک کو جڑ سے اوکہاڑ کر پہینکدو اور اعانت کرو محمد رشید
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوسکی یاوری سیر عم کی جب صبح ہوئی تو دیکہا کہ ایک کف خاک وہان نہ تہی
معجزہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ حضرت نی ایک پتہر راہ مین واسطے
انسداد آب کی ایستادہ کیا تہا کہ پانی نہ آسکے وہ پتہر اب تک کہڑا ہے اور سواے حضرت سی ٹہوکر
کوئی اوس سے نہین کہاتا **معجزہ** عیاشی نی سعد بن جبیر سے روایت کی ہی کہ جب حضرت پر آیہ
شَہِدَ اللہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ نازل ہوئی تو تین سو ساٹہہ (۳۶۰) بت کہ جو کفار نے نصب کئی تہے سب سجدہ مین
گر پڑے **معجزہ** ابن شہر آشوب نی روایت کی ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلعم معہ اصحاب
واسطی جنگ منقفع کی تشریف لیچلے تو رستہ مین ایک بڑا کوہ عظیم واقع ہوا کہ گہوڑے چلنے سی عاجز ہوئے
حضرت نے دعا کی اوسوقت وہ کوہ زمین مین غایب ہو گیا اور کچہہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر الگ ہو گیا
اور راہ کہلگئی **معجزہ** شیخ طوسی نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہی کہ مین
ایکدن جناب رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا کہ اتنے مین جناب امیر علیہ السلام تشریف لائی
حضرت رسالت پناہ صلعم سنگریزہ اپنی دست مبارک مین لئی ہوئی تہے وہ حضرت نے
جناب امیر کو دیدیئی ہنوز رہا اون سنگریزون نے دست جناب امیر علیہ السلام مین قرار نکیا تہا کہ

قدرت الٰہی سی اونہون نے یہہ صدا دی کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ رضیت باللہ ربّا و بمحمد نبیّا
و بعلی ابن ابی طالب اماما معجزہ راوندی و ابن بابویہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سی روایت کی ہی کہ ایک شخص یہودیون مین سے سجت تام حضرت رسولخدا صلعم کی خدمت مین آیا
اور اوسنی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم مین آیا ہون کہ آپ سے کچھہ سوال کرون آپنے فرمایا سوال
کر اوسنی کہا کہ پروردگار تمہارا کہان ہے حضرت نے جواب دیا کہ پروردگار کی علم و حکمت نے سب
جگہہ کا احاطہ کیا ہی کوئی مکان خالی نہین پھر اوسنی سوال کیا کہ پروردگار تمہارا کیسا ہے
حضرت نے جواب دیا کہ وہ اپنی مخلوق سی متصف نہین ہو سکتا کہ مین بیان کرون پھر اوسنی کہا
کہ مین کیونکر جانون کہ آپ پیغمبر برحق ہین یہہ اوسکے کہتی ہی جتنی سنگ کلوخ اور جو چیز اوس زمین پر تھی
اون سبنے لغت عربی فصیح مین صدا دی کہ یہہ ہی رسولخدا یہہ ہی سرور اتقیا یہہ حال دیکھکر اوس
یہودی نے کہا کہ اس سے زیادہ معجزہ کیا ہوگا یہہ کہکر ایمان لایا اور مسلمان ہوا ٭ معجزہ راوندی
نی روایت کی ہی کہ ابتدای بعثت جناب سرور کائنات مین ایک گروہ قریش کا ایک بت کے
پاس جمع ہوا کہ اوسکی پرستش کری ناگاہ پیٹ مین سے اوس بت کی یہہ صدا فصیح آئی کہ
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری طرف مبعوث ہوا ہی اور تمکو طرف دین کی بلاتا ہے یہہ آواز
سنکر سب متفرق ہوگئی اور اکثر ایمان لائے ٭ معجزہ ابوذر سی منقول ہی کہ ایکمرد عامری
حضرت رسولخدا صلعم کی خدمت مین آیا اور اوسنی معجزہ دیکھنا چاہا اوسوقت حضرت نے
سنگریزہ اپنی دست معجز نما مین اوٹھالئی اون سب سنگریزون نے حضرت کے دست مبارک مین
تسبیح خدا باواز بلند کی ایک روایت مین ہے کہ سنگریزون نے یہہ تسبیح کی سبحان اللہ والحمد للہ
و اللہ اکبر اور بعض روایت مین ہے کہ سنگریزون نے حضرت کی رسالت پر گواہی دی اور تسبیح خدا کی
معجزہ راوندی نے روایت کی ہی کہ ایکدن جناب رسالت پناہ صلعم نی اپنی عم حضرت
عباس سے فرمایا کہ کل تم بہی اور تمہاری فرزند بہی اپنی گہر رہین کہ مجہی کچھہ کام ہی جب صبح ہوئی
تو حضرت اونکی گہر پر رونق بخش ہوئے اور سبکو اپنی پاس بلایا اور اونکی واسطے دعائی خیر کی
اوسیوقت صدا آمین کی در و دیوار خانہ سی بلند ہوئی معجزہ ابن شہر آشوب نے جناب
امام صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایک شخص مر گیا لوگون نی اوسکی قبر کہودنیکا

ارادہ کیا ہر چند زمین پر کدالین ماریں قبر کندہ نہوئی یہہ ماجرا دات حضرت سے عرض کی آپنے فرمایا
کہ یہہ شخص خوش خلق تہا اسکی قبر دشواری سے کندہ ہوفی نہ چاہی پس حضرت وہان
تشریف لیگئے اور ایک قدح آب طلب فرمایا اور دست مبارک اپنا اوسمین ڈالا
اور قبر کی زمین پر چہڑکدیا اوسیوقت وہ زمین مانند ریگ کے نرم ہوگئی ✤ معجزہ خاصہ و عامہ نے
روایت کی ہی کہ جنگ احزاب مین جناب سرورِ کائنات صلعم نے خندق کا کہودنا سب اصحابون پر
تقسیم کردیا تہا سلمان و حذیفہ کی حصہ کی زمین مین سے ایک سنگ نمودار ہوا بہت سی سعی
کی مگر وہ نہ ٹوٹا یہہ حال سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت سے عرض کیا آپ وہان تشریف لائے
اور کدال لیکر تین مرتبہ اوسپر مارا ہر ضرب مین ثلث اوس سنگ کا الگ ہوجاتا تہا اور ہر مرتبہ ضرب کے
ساتہہ اوسمین سے ایک برق چمکتی تہی کہ سارا جہان اوس سے روشن ہوجاتا تہا اور ہر دفعہ حضرت
اللہ اکبر فرماتی تہی اور سب صحابہ بہی اتباعاً اللہ اکبر کہتی تہے بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ برق اول مین
مینے قصرہائے یمن دیکہی اور خدا تعالے نے مجہے وہ عنایت کئی اور دوسری برق مین مینے قصر شام
دیکہی اور وہ بہی خدا نے مجہے دئی اور تیسری برق مین قصرہائے مداین مینے دیکہی اللہ تعالے نے
وہ بہی مجہے عنایت کئی پس خدا تعالے نے یہہ آیت بہیجی یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ
وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اور بعض روایت مین ہی کہ حضرت نے قدح پانی کا منگا
آب دہن معجز نشان اوسمین ڈالا اور اپنی دست مبارک سے اوس سنگ پر چہڑکا باعجاز دست
مبارک وہ سنگ ایسا نرم ہوگیا کہ مانند ریگ کے ایک کدال مین گر پڑا ✤ معجزہ روایت ہے
کہ حضرت سرورِ کائنات صلعم نے مکہ مین تشریف لیجا کر جناب امیر سے فرمایا کہ اے علی تہوڑے سے
سنگریزہ مجہے دو اور وہ سنگریزہ حضرت نے اپنی دست معجز نما مین لیکر بُت جو کعبہ مین نصب تہے
اونکی طرف پہینکے اور فرمایا کہ جَاءَ الْحَقُّ وَزَہَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَہُوْقًا اوسیوقت
سب بُت منہہ کے بل گر پڑے یہہ حال دیکہکر اہل مکہ نے کہا کہ ہمنے جادوگر کوئی محمد سے زیادہ
نہین دیکہا ✤ معجزہ ابن بابویہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلم سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے تہے
ہین کہ جب طواف مین حضرت رسالت پناہ صلعم رکن غربی کعبہ تک پہونچے اور اوس سے آگے
تشریف لیچلے اوسیوقت اوس رکن نے بکلام فصیح کہا کہ یا رسول اللہ صلعم آپ کیا مین ایک رکن

ارکان خانہ پروردگار سے نہین ہون کسواسطی آپنے اپنا دست مبارک مجھی نہ لگایا یہہ سنکر حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئی اور فرمایا کہ ساکن ہو اور میرا سلام تجھی پہونچی اب مین تجھے حرکت نکرونگا

بیان معجزات آنحضرت صلعم جوارض مین ظاہر ہوئے

روایت ہی کہ جب حضرتنے مدینہ کو ہجرت کی اور غار ثور مین آپ چھپی تو کفار قریش نے سراقہ کو آپکی تلاش کیلئی بھیجا اور وہ حضرتکے نزدیک آپہونچا حضرت نی دعا کی اوسیوقت اوسکا گھوڑا پیٹ تک زمین مین دہسگیا اوسنی سمجھا کہ یہہ حضرتکی دعاکا اثر ہے اوسنی عرض کی کہ یا حضرت آپ دعا کیجئی کہ مین اس بلا سے نجات پاؤن پہر مین آپکا پیچھا نکرونگا حضرتنے اوسکی لئی دعا کی اوسنی نجات پائی اور پہر گیا اور جو اوس سے پوچہتا تہا تو وہ کہتا تہا کہ ادہر کوئی نہین گیا بعض روایت مین ہے کہ تین دفعہ وہ اور اوسکا گھوڑا زمین مین دہسا جب وہ معذرت کرتا تہا اور حضرت دعا فرماتے تہے تو وہ نجات پاتا تہا آخر تیسری دفعہ وہ پہر گیا **فائدہ** یہہ معجزہ مانند معجزہ حضرت موسیٰ کے ہی کہ جو نسبت قارون کے واقع ہوا تہا کہ قصہ اوسکا کتب تفسیر مین مذکور ہی ابن عباس سے روایت ہی کہ جنگ بدر مین حضرتنے ایک مشت خاک لیکر کافرون کی طرف پہینکی اور ان کی آنکہون مین اور مونہہ مین پہونچی اور وہ معرکہ سے بہاگ گئی اسیطرح جنگ حنین مین آپنے مشت خاک پہینککر فرمایا کہ کافر بہاگ گئی سو یہی واقع ہوا اور آیۂ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی اس باب مین نازل ہوئی **معجزہ** انس سے روایت ہی کہ ایک شخص حضرت رسولخدا صلعم کے حضور مین لکہا کرتا تہا وہ مرتد ہوکر مشرکین مین جا ملا حضرت نی اوسکو نفرین کی اور فرمایا کہ زمین اسی قبول نکری انس کہتا ہی کہ ابوطلحہ نے مجھسے کہا کہ مین اوس زمین پر پہونچا جہان وہ شخص مرا تہا سو مینی اوسے قبر سی باہر پڑا ہوا پایا مینی پوچہا کہ یہہ مردہ قبر سی باہر کیون پڑا ہوا ہی لوگون نی کہا کہ کئی دفعہ ہمنی اسی دفن کیا مگر زمین اسی قبول نہین کرتی باہر پہینکدیتی ہی **معجزہ** بیہقی نی اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآب صلعم نے فرمایا کہ جو شخص جہوٹی بات میری طرف سی کہدی وہ اپنا گہر دوزخ مین سمجہ لئی چنانچہ آپنے ایک شخصکو کہین بہیجا تہا اوسنی جہوٹی باتین آپکی طرف سے کہین آپنے اوسکے حق مین بد دعا کی جب وہ مرگیا تو لوگون نے دیکہا کہ قبر سی باہر پڑا ہی اور پیٹ پہٹ گیا ہے

زمین مین اوسے دفن کیا تھا حضرتکی نفرین کے سبب زمین نے نکالکر پھینکدیا معجزہ اسیطرح محلم بن
جثامہ کی حق مین حضرت نے دعائے بد کی جب وہ مرا زمین نے اوسی قبول نکیا کئی بار اوسی دفن کیا
مگر زمین نے اوسے نکالکر پھینکدیا آخر دو کڑاڑون کے درمیان مین لیکے ڈالدیا اور پتھر اوسپر چن دیے
فائدہ حال محلم کا یہہ گذرا کہ حضرت نے ایک لشکر مین اوسی بھیجا تھا اور اودہر سی عامر نامی ایک
شخص نکلا اور اوسنی سلام علیک کی محلم نی اوسے شرکیہ قتل کیا اور اسباب اوسکا لے لیا جب
حضرتکو یہہ خبر پہونچی حضرت نے تین بار فرمایا کہ اللھم لا تغفر لمحلم یعنی یا اللہ تو محلم کو مت بخش
جب وہ مرگیا تو زمین نے اوسی قبول نکیا آپکو جب خبر ہوئی تو آپ نی فرمایا کہ زمین نے تو اس سے
بترون کو قبول کیا ہی مگر یہہ تمہاری عبرت کیواسطے ہے ۔ **بیان معجزات آنحضرتؐ
جو حیوانات مین ظاہر ہوئے** شیخ طوسی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے
کہ وہ کہتا ہی کہ ہم چند اصحاب بعض غزوات مین جناب رسولخدا صلعم کے ہمراہ تھے اثنائے
راہ مین ایک اعرابی حضرتکی خدمتمین حاضر ہوا اور مہار ناقہ ہاتھہ مین لئی ہوئی تھا اوسنی کہا
کہ السلام علیک یا رسول اللہ حضرت نے جواب دیا اس اثنا مین عقب ناقہ سی ایک شخص نے فریاد کی
کہ یا رسول اللہ صلعم اس اعرابی نے یہہ اوٹنی میری چرائی ہے اور یہہ اوٹنی میری ہے یہہ سنکر حضرت
ناقہ سے کچھہ پوچھا اوسنے حضرت سے باتین کین بعد اسکے حضرت نے اوس مرد مدعی کیطرف متوجہ
ہوکر فرمایا کہ ای شخص اس اعرابی سے دست بردار ہو کہ اس ناقہ نی گواہی دی کہ تو جھوٹ کہتا ہے
اور اصل مالک اسکا یہہ اعرابی ہے وہ شخص یہہ سنکر شرمندہ ہوا اور چلا گیا ✦ ✦
معجزہ صفار و شیخ مفید علیہ الرحمۃ نی جناب امام جعفر صادق علیہ السلم سے روایت کی ہے
کہ ایکدن جناب سرور کائنات صلعم تشریف رکھتی تہے کہ ناگاہ ایک شتر آیا اور حضرت کے
پاس آکر بیٹھہ گیا اور زمین پر سر رکھکے فریاد کرنے لگا عمر نی یہہ حال دیکھکر کہا کہ یا حضرت اس
اونٹ نی آپکو سجدہ کیا ہم اس سے زیادہ تر سزاوار ہین کہ آپکو سجدہ کرین حضرت نی فرمایا کہ
سجدہ خدا کو کرنا واجب ہی یہہ شتر آیا ہی اور اپنے مالک کی شکایت کرتا ہی کہ مین جسکی
ملک ہون اوسنے ابتک تو مجھسے کام لیا اور اب جو مین نحیف و ناتوان ہوگیا ہون تو وہ
چاہتا ہے کہ مجھی ذبح کری بعد اسکے حضرت نی کسیکو بھیجکر مالک شتر کو طلب فرمایا

اور ارشاد کیا کہ یہہ شتر تیری شکایت کرتا ہی اوسنی عرض کی کہ یا حضرت یہہ درست کہتا ہے
مینی چاہا تھا کہ اسی ولیمہ مین ذبح کرون حضرت نے فرمایا کہ اسکو ذبح نکر اوسنی عرض کی کہ سمعاً
وطاعتاً جو حکم ہوا بجالاؤن گا معجزہ جابر انصاری کہتا ہی کہ جب جناب رسولخدا صلعم نے
جنگ ذات الرقاع سی معاودت فرمائی اور نزدیک مدینہ کی پہونچی ناگاہ دیکہا مینی کہ ایک
اونٹ دوڑا ہوا چلا آتا ہی اور وہ آکر حضرت کے پاس زمین مین بیٹہہ گیا اور فریاد کرنی لگا
اور پانی اوسکی آنکہون سے جاری ہوا حضرت نے حاضرین کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم جانتی ہو
کہ یہہ کیا کہتا ہی صحابہ نے عرض کی کہ یا حضرت خدا اور رسولخدا بہتر جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہہ کہتا ہے
کہ میری مالک نے ابتک مجہسی کام لیا اور اب جو بیٹہہ میری مجروح اور مین پیر و ناتوان ہوگیا
ہون تو یہہ ارادہ رکہتا ہی کہ مجہی ذبح کری اور میرا گوشت فروخت کری راوی کہتا ہے
کہ پہر آپ نے مجہی فرمایا کہ جا اور اسکے مالک کو لی آ مینی عرض کی کہ یا حضرت مین اسکے مالک کو
نہین جانتا حضرت نے فرمایا کہ یہہ شتر ہی بتا دیگا پس جابر شتر کی ہمراہ روانہ ہوا جابر کہتا ہے
کہ وہ شتر مجہی بازار اور کہیچون سے لئی ہوئی چلا جاتا تہا کہ ایک مجلس مین پہنچی کہ چند لوگ وہان
مجتمع تہی اون لوگون نی جو مجہی دیکہا تو سب حال حضرت کا اور صحابہ کا دریافت کرنیلگے مینی کہا کہ
سب اچہی طرح ہین اب تم یہہ بتاؤ کہ تم مین سے اس اونٹ کا مالک کون ہے اونمین سے ایک شخص نے کہا
کہ مین ہون مینی اوس سے کہا کہ چل تجہی رسولخدا صلعم طلب فرماتی ہین اوسنی استفسار کیا کہ وجہہ
طلب کیا ہی مینی کہا کہ تیرا اونٹ گیا تہا اوسنی تیری شکایت کی ہی یہہ سنکر وہ شخص میرے ہمراہ
حضرتکی خدمتمین حاضر ہوا حضرت نے اوسی دیکہکر فرمایا کہ تیری اونٹ نے تیری یہہ شکایت کی ہے
اوسنی عرض کی کہ یہہ سب درست ہے حضرت نے فرمایا کہ اسکو تو میری ہاتہہ فروخت کر اوسنی عرض کی کہ
یا حضرت یہہ مینی نذر کیا حضرت نی فرمایا کہ نہین تو اسی فروخت کر اوسنی عرض کی بہت خوب پس حضرت نے
اوسی خرید کرکی آزاد کر دیا پس وہ شتر نواحی مدینہ مین پہرتا تہا اور سانڈونکی طرح سے انصار کی کہیتون مین
جاتا تہا اور سب اوسکی حرمت کرتی تہی اور کہانا دانہ اوسی دیتی تہی اور اکثر امیکیان اوسکی واسطے
طعام رکہہ چہوڑتی تہین اور جب آتا تہا تو کہلا دیتی تہین اور سب اوسی آزاد کردہ رسولخدا کہتی تہے
چند روز مین وہ شتر اسقدر فربہ ہوا کہ اونکی پوست مین نہ سماتا تہا + معجزہ بصائر الدرجات مین

جابر انصاری سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہی کہ مین ایکدفعہ حضرت رسولخدا صلعم کیخدمت مین بیٹھا ہوا تھا ناگاہ ایک
شتر آیا اور حضرتکی پاس آکر بیٹھ گیا اور فریاد کرنے لگا اور گریان ہوا حضرت نے فرمایا کہ یہہ اونٹ کسکا ہے
لوگون نے عرض کی کہ فلان مرد انصاری کا ہے آپنے فرمایا کہ اوسی بلاؤ جب وہ حاضر ہوا تو حضرت نے اوسی
فرمایا کہ یہہ اونٹ تیری شکایت کرتا ہی کہ میرا مالک مجھسی کام بہت لیتا ہے اور کہانا پیٹ بھر کر
نہین دیتا اوسنی عرض کی کہ یا حضرت یہہ سچ کہتا ہی مین عیالدار و پریشان روزگار ہون اور
آب کش سوا اسکے اور نہین رکہتا پہر حضرت نی فرمایا کہ یہہ اونٹ یہہ کہتا ہی کہ میرا پیٹ بہر دے پھر جو
چاہی مجھسے کام لے اوسنی عرض کی کہ یا حضرت اب مین اسکو شکم سیر کہلاؤنگا اور خدمت کم لونگا
پس یہہ سنکر وہ اونٹ اوٹھا اور راوسکی ساتھہ ہولیا معجزہ صفار وغیرہ نی حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جس رات کو منافقین عقبہ پر کہڑی ہوئی تہی کہ حضرت رسولخدا صلعم کے
ناقہ کو رم دین اوسوقت ناقہ نی بحکم خدا حضرت سید انبیا سے عرض کیا کہ بخدا سوگند کہ اگر کوئی مجھی پارہ
پارہ بہی کر ڈالی تو مین دوسرے جگہہ قدم نرکہون معجزہ راوندی نی عبد اللہ بن عوف سے روایت
کی ہی کہ وہ کہتا ہی کہ ہم ایکدن حضرت کیخدمت مین حاضر تہی کہ ناگاہ ایک شخص آیا اور اوسنی کہا کہ فلان
شخص کا اونٹ مست ہوگیا ہی اور جو اوسکی پاس جاتا ہی اوسکو ہلاک کرتا ہی حضرت یہہ حال سنکر
اودہر روانہ ہوئی راوی کہتا ہی مین بہی ہمراہ گیا جب حضرت اوس اونٹ کی پاس تشریف
لیگئے اور اوسکی نظر حضرت پر پڑی اوسنی سر جہکا کر سجدہ کیا حضرت نے دست مبارک اوسکی سر پہ
پہیرا اور رسی منگا کر اوسکی گردن مین باندہی اور اوسکی مالک کو سپرد کیا اور جابر نے روایت کی ہی
کہ وہ شتر ایک شخص بنی نجار کا تہا جب حضرت اوسکی پاس تشریف لیگئے تو اوسنی شکایت اپنے
مالک کی کی کہ مجھی پیٹ بہر کی گہانس نہین دیتا اور بار گران مجھپر لادتا ہی حضرت نی اوسکی مالک سے
سفارش کی اور اوس سے فرمایا کہ تو اسکی اطاعت کر اوسیوقت وہ اونٹ مطیع ہوگیا + +
معجزہ روایت ہے کہ جناب رسولخدا ایک راہ سے تشریف لئی جاتی تہی کہ یکایک ایک شتر حضرت کے
پاس آیا اور اپنا منہہ زمین پر ملنے لگا اور بہت سا اوسنی تذلل کیا حضرت نے فرمایا کہ یہہ اپنی مالک
شکایت کرتا ہی پہر حضرت نے اوسکے مالک کو بلوا کر فرمایا کہ تو اسی میری ہاتھہ فروخت کر وہ مشغول ہوا
جب حضرت روانہ ہوئی تو وہ اونٹ بہی حضرت کے ساتھہ ہولیا اور مالک اوسکا جسقدر رکہ آو

روکتا تہا وہ نر کتا تہا اور فریاد کرتا تہا حضرت نے فرمایا کہ یہہ استدعا کرتا ہی کہ مین اسسے خرید لون پس
حضرتؐ نی اوسے خریدا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلم کو دیدیا اور وہ حضرت امیرؑ کی پاس رہا
یہانتک کہ جنگ صفین حضرت نی اوسی پر کی **معجزہ** راوندی عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتا ہی کہ وہ کہتے ہین کہ ایک سفر مین مین حضرت رسالت پناہ صلعم کی ہمراہ تہا اثناء راہ مین
شتر میرا تہکلر بیٹہہ گیا اور مین قافلہ سے پیچہی رہگیا اتنے مین حضرتؐ عقب قافلہ سے تشریف
لائی اور یہہ میرا حال دیکہکر حضرت اپنے اونٹ سی نیچی تشریف لائی اور لوٹے سے تہوڑا سا پانی
اپنے دہن مبارک مین لیا اور میرے اونٹ پر چہڑکا اور آواز دی اوسوقت اعجاز حضرت سے
میرا شتر مانند آہو کے جست کر کے اوٹہہ کہڑا ہوا حضرت نے مجہسی فرمایا کہ سوار ہو مین سوار ہوا
اور حضرتکے ہمراہ روانہ ہوا میرا اونٹ اسقدر تیز رفتار ہوا کہ حضرتکے ناقہ سے آگے نکل گیا حضرت نے
مجہسے فرمایا کہ یہہ اونٹ فروخت کرتا ہے عمار کہتا ہی کہ مینی عرض کی کہ یہہ اونٹ حضرت ہی کا ہے آپ نے
جوابدیا کہ قیمت لیکر دی پس حضرت نے سو درہم اوسکی قیمت مشخص فرمائی جب داخل مدینہ ہوئے تو حضرت نے
انس سے فرمایا کہ سو درہم عمار کو دیدے اور یہہ شتر بہی میری طرف سے بطریق ہدیہ اوسکو دے +
معجزہ راوندی نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہی کہ ایکدفعہ مین حضرتکے حضور
مین حاضر تہا کہ ناگاہ ایک اعرابی آیا اور اوسنے کہا کہ ای محمدؐ مجہی خبر دی کہ میری ناقہ کے
شکم مین کیا ہی یہہ سنکر حضرتؐ جناب امیر کیطرف متوجہ ہوئی اور فرمایا کہ ای علی اسکو
خبر دے جو اسکے ناقہ کے پیٹ مین ہے پس حسب الارشاد حضرتکے جناب امیرؑ نے مہار
ناقہ کی پکڑی اور دست مبارک اوس ناقہ کے سینہ پر پہیرا اور آسمان کیطرف نظر کر کے
فرمایا کہ ای خداوند بحق محمدؐ و آل محمدؐ صلعم و باسماء حسنی و بکلمات تامات اپنے کے اس ناقہ کو
گفتار مین لا یہہ مجہی خبر دے جو اسکے شکم مین ہے پس اوسیوقت قدرت آلہی سے وہ اونٹنی
حضرت امیرؑ کیطرف متوجہ ہوئی اور بزبان فصیح اوسنے بیان کیا کہ یا امیر المومنین یہہ اعرابی
ایکدن مجہپر سوار ہوا اور اپنے ابن عم کے دیکہنے کو چلا جب وادی الحنک مین پہونچا تو یہہ نیچے اوترا
اور مجہی بٹہایا اور مجہسے جماع کیا یہہ سنکر اعرابی نے کہا کہ اگر وہ مردم بتائو کہ اسمین کون
پیغمبر ہے لوگون نے کہا کہ پیغمبر وہ ہی اور جسنے ناقہ سے باتین کین وہ برادر و وصی اوسکا ہی

پس یہہ معجزہ دیکھکر اعرابی مسلمان ہوا اور جناب سید المرسلین سے مستدعی ہوا کہ یا حضرت
آپ دعا فرمائین کہ حمل اس ناقہ کا برطرف ہوجائے اور یہہ ننگ مجھسی زایل ہو حضرت نے دعا فرمائی
اوسیوقت اوس ناقہ کا حمل جاتا رہا اور اعرابی شادان فرحان روانہ ہوا معجزہ کثیر بن عامر ابن شہر آشوب نے
روایت کی ہی کہ ایکدفعہ ابطح کیطرفسی ایکسوار پیدا ہوا کہ وہ مکہ کیطرف آتا تھا اوپر ستر ہ مہار شتر کہ تھے جامہائے
دیبا بار تھے اور ہر ایک پر ایک غلام حبشی سوار تھا اوسکے عقب مین تھے پس اوسنی مکہ مین آکر
پوچھا کہ یہان جو پیغمبر مبعوث ہوا ہی وہ کہان ہی لوگون نے اوس سے پوچھا کہ تجھی اوس سے کیا کام ہے
اوسنے کہا میری باپ نے وصیت کی ہی کہ یہہ اسباب اوسکو پہونچا دون پس ابوالبختری نے ابوجہل کیطرف
اشارہ کیا اوسنی ابوجہل کو دیکھا اور اوسمین آثار پیغمبری نپائی تو کہا کہ مجھی اس سے کچھ کام
نہین اور وہان سے چلکر اطراف مکہ مین تجسس کرنے شروع کی تا ایک جائی حضرت کو دیکھکر
قدمبوسی حاصل کی حضرت نے فرمایا کہ تو ناجی پسر سندر ہی اوسنی عرضکی کہ یا رسول اللہ صلعم
مین وہی ہون پھر حضرت نی فرمایا وہ ستر ہ اونٹ معہ اجناس جنپر غلام حبشی با جامہائی زربفت
لکر سند مطلا سوار ہین کہان ہین اور اون سب غلامون کے حضرت نی نام لئی اوسنی عرضکی کہ
یا حضرت وہ حاضر ہین آپنے فرمایا وہ محمد بن عبداللہ مین ہون تو وہ مجھی دی اوسنی وہ اونٹ
حضرت کی سپرد کردئی یہہ حال دیکھکر ابوجہل نے فریاد کی کہ یہہ مال کعبہ کا ہی جو محمد نی لیا اور مع
اعوان انصار شمشیر برہنہ کرکے مستعد فساد ہوا اور کئی ہزار آدمی جمع ہوگئے یہہ خبر جب حضرت
ابوطالب کو پہونچی تو وہ اوس مجمع مین آئی اور وجہہ پرخاش دریافت کی اونہون نے
بیان کیا کہ یہہ اسباب کعبہ کی لئی آیا تہا کہ محمد صلعم نے لے لیا حضرت ابوطالب جناب نبوی کے پاس
آئی اور کہا کہ یا تو سب مال تم یہہ رد کردو یا اسمین سے دس اونٹ تم لو سات انکو دیدو تا رفع
فساد ہو حضرت نی فرمایا کہ مین اسمین سے ایک حبہ انکو ندونگا مین ان اونٹون سے سوال کرتا ہون
جسکے واسطے یہہ گواہی دینگے مال اوسکا ہوگا یہہ سنکر حضرت ابوطالب ابوجہل کے پاس
آئے اور کہا کہ محمد صلعم نے انصاف کیا ہے اور کہا ہی کہ علی الصباح شترون کو معہ اسباب
مسجد مین حاضر کرین جسکے واسطے شتر گواہی دین مال اوسکا ہی یہہ سنکر ابوجہل گیا اور ہبل کے
پاس جاکر بہت سی تضرع وزاری کی اور کہا کہ ایسا ہو کہ یہہ شتر میری گواہی دین

تو مین بہت سی نذر و نیاز کرونگا غرض علی الصباح سب مکہ مین جا حاضر ہوئے اور حضرت مع اونٹون کے
تشریف لائے اور ابو جہل نے کہا کہ تم اونٹون سی سوال کرو اونسی ہر چند سوال کیا کچہہ جواب نہ سُنا بعد اسکے جناب
مقدس نبوی نے اون اونٹون سے خطاب کر کی فرمایا کہ یہہ اسباب کسکا ہی اوسوقت وہ اونٹ
بحکم الٰہی بزبان فصیح گویا ہوا اور عرض کی کہ یا حضرت یہہ سارا اسباب حضرت کا ہی پہر حضرت نے ابو جہل
کہا کہ تو سوال کر اونسی پہر سوال کیا اور کچہہ جواب نپایا غرض اسیطرح سات مرتبہ واقع ہوا کہ
جب حضرت سوال فرماتی تہی تو وہ اونٹ جواب دیتی تہی اور جب ابو جہل سوال کرتا تہا تو وہ خاموش رہتی تہی
معجزہ ابن شہر آشوب سے و ابن عباس سے روایت ہے کہ ایکدفعہ حضرت عرفہ کی دن خطبہ فرما رہی تہے اور لوگونکو
تصدق پر تحریص کرتی تہی کہ ایک اعرابی اپنی ناقہ کی مُہار لئی ہوئی آیا اور اونسی کہا کہ یہہ صدقہ ہے
حضرت رسالت پناہ صلعم اوس اونٹنی کیطرف دیکہا اور وہ پسند آئی آپنے فرمایا کہ جب یہہ اسکو
صدقہ مین دیچکی تو میری واسطی خرید لینا پس حضرت کے واسطے وہ اونٹنی مول لے لی ایکدن جناب رسولخدا
نصف شب کو باہر تشریف لائے اور جہان وہ اونٹنی تہی اودہر تشریف لیگئی حضرتکو ناقہ دیکہکر کہا
السلام علیک یا زین القیامت السلام علیک یا خیر البشر السلام علیک یا شفیع الامم السلام علیک
یا قائدہ المومنین الی الجنۃ السلام علیک یا رسول رب العلمین پس حضرت نے غایت حلم سی اوسکو
جواب دیا کہ علیک السلام یعنی تجہہ پر بہی سلام ہو بعد اسکی اوس ناقہ نی عرض کی کہ یا حضرت مین اونٹنی مول لی ایکمرد
قریش کی کہ نام اوسکا اغضب ہے مین اوسکی پاس سے بہاگی اور جنگل کو گئی جب رات ہوئی تو جانوران
درندہ مجکو نوچنے لگی تو ایک درندہ نی دوسری سی کہا کہ اس ناقہ کو ایذا ندو کہ یہہ مرکب ہے خاتم النبیین رسول
رب العلمین کا جب صبح ہوئی اور مینی ارادہ چرنے کا کیا تو ہر درخت مجہی پکارتا تہا کہ مجہی چر کہ تو مرکب
خاتم النبیین ہے یہانتک کہ مین چرتی ہوئی یہانتک آئی پس حضرت نے نام اوسکا غضبا رکہا
یعنی اوسکی مالک کے نام سی اسکا نام مشتق کیا کہ اوسکا نام اغضب تہا پہر ناقہ نی عرض کی کہ یا
حضرت میری آپسے ایک حاجت ہے حضرت نے فرمایا وہ کیا ہی اونسی عرض کی کہ آپ حق تعالی سی
عرض کرین کہ مجہی آپکا مرکب جنت مین بہی کری اور اگر آپکی وفات قبل میرے مرنے کے ہو تو آپ وصیت
فرماوین کہ کوئی اور میرے اوپر سوار نہو کہ میرا دل متحمل اوسکا نہوگا کہ سوای آپکے کوئی اور میرے اوپر
سوار ہو حضرت نے فرمایا کہ یہہ حاجت تیری بر آئیگی جب حضرتکا وقت وفات نزدیک پہونچا

تو حضرت نے جناب فاطمہ علیہا السلام سے درباره ناقہ کی وصیت کی کہ میری بعد اسکی خبرگیری کرنا اور کسیکو سپرد نہونی دینا پس بعد وفات حضرت کے جناب سیدہ اوس ناقہ کو اپنی ہاتھ سے چارہ کہلاتی تہین اور جو آپ تناول فرماتی تہین اوس ناقہ کو بہی کہلاتی تہین ایکدن حضرت فاطمہ علیہا السلام جو اوسکی پاس تشریف لائین تو اوس ناقہ نی کہا کہ السلام علیک یا بنت رسول اللہ جب سے رسول خدا صلعم نے وفات پائی ہی مجہی دانہ چارہ بہلا نہین معلوم ہوتا اور کہانا گوارا نہین ہوتا اور اب مجہی معلوم ہوتا کہ اجل میری آئی ہی اور مین آپکے والد بزرگوار کی خدمتمین جایا چاہتی ہون اگر کچہہ پیغام دینا ہو تو مجہسے فرما دیجی کہ مین عرض کر دونگی حضرت سیدہ یہہ ناقہ کی باتین سنکر رونے لگین اور اوسکو گلے سی لگا لیا اور بہت دیر تک حضرت سیدہ نے اوسکی سر کو اپنی کنار مین رکہا یہانتک کہ ناقہ نی وفات پائی جب صبح ہوئی تو حضرت فاطمہ علیہا السلام نی کپڑہ منگا کر اوسی کفن دیا اور فرمایا کہ گڈہا کہود کر اسی گاڑ دو چنانچہ اوسیطرح اوسی دفن کر دیا بعد ایک ہفتہ کی جو اوس ناقہ کو قبر کہود کر دیکہا تو قبر مین گوشت و پوست و استخوان کچہہ نپایا ✤ معجزہ روایت ہے کہ چہہ سات اونٹ عید کی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیخدمتمین قربانی کیواسطے آئی تہی سو اونمین سے ہر ایک حضرت کی طرف پہلی جہپٹکر آتا تہا اور یہہ چاہتا تہا کہ حضرت پہلی مجہی قربانی کرین ✤ معجزہ روایت ہے کہ ایکدفعہ حضرت رسالتمآب صلعم کی اونٹنی کہین چلی گئی تہی ناگاہ ایک ہوا آئی اور اوسکو اور اونٹنی حضرت کی حاضر ہوئی اسیطرح ایکدفعہ شتر آپکا چلا گیا تہا اور منافقین نے طعن کیا کہ محمد غیب دانی کا دعوی کرتا ہی اور اپنے اونٹ کی خبر نہین اوسیوقت جبریل نازل ہوئے اور حضرت کو بتایا کہ وہ شتر فلان وادی مین ہے اور مہار اوسکی اٹک گئی ہے پس حضرت نے لوگون کو نشان وہانکا بتایا لوگ وہان گئی اور لے آئے ✤ معجزہ ابن شہر آشوب و ابن بابویہ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایکدفعہ یہود انکی عورتکے پاس کہ ہندہ اوسکا نام تہا آئی اور اوس سے کہا کہ تو جانتی ہی کہ محمد نی رکن بنی اسرافیل کو توڑ ڈالا اور دین یہود کا بگاڑ ڈالا پس ہم یہہ زہر قاتل لائی ہین کہ اسمین سے کسیطرح محمد کو کہلادی اور اسکے مزد بہت کچہہ ہمسے لی اوس ملعونہ نی قبول کیا اور ایک بکری کے گوشت مین وہ زہر ملایا اور بزرگان یہود کو اپنی گہر جمع کیا اور حضرت کیخدمت مین آئی اور عرض کی ای محمد صلعم آپ جانتے ہین کہ مین آپکے ہمسایہ مین رہتی ہون مین چاہتی ہون کہ آپ معہ اصحاب میری گہر مین تشریف لیچلین اور طعام

نوش فرمائین حضرت نے یہہ التماس اوس ملعونہ کا قبول فرمایا اور آپ معہ جناب امیر المومنین ع
اور ابوایوب انصاری و گروہ مہاجرین اوسکے گہر مین تشریف لیگئے جب حضرت وہان تشریف
لیگئے سب یہودیون نے حضرتکی بہت سی تعظیم کی اور حضرتکی خدمتمین کہڑی رہی ہرچند حضرت نے
اونکو تکلیف بیٹہنے کی کی مگر اونہون نی عذر کیا کہ ہماری گہر مین پیغمبر آئی اور ہم بیٹہین یہہ ترک ادب ہے
بعد اوسکی وہ ملعونہ وہ گوشت پُر زہر حضرتکے سامنی لائی پس جس گوسپند بریان کو حضرت کے
سامنی رکہا تہا اوسکے دست نی آواز دی کہ یا حضرت مجہی نہ کہائیگا کہ مجہی زہر آلود کیا ہی یہہ سُنکر
حضرت نے اوس ملعونہ کو بلایا اور اوس سے استفسار فرمایا کہ کیا چیز تجہی میرے قتل کی باعث ہوئی
اوسنی کہا کہ مین یہہ سمجہی کہ اگر یہہ پیغمبر ہی تو زہر اسکو اثر نکریگا اور جو کاذب و ساحر ہے تو اپنی قوم کو اسکے شر سے
نجات دون اسی اثنا مین جبرئیل نازل ہوئی اور عرض کی کہ یا حضرت خدا تعالے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے
کہ یہہ دعا پڑہ اور طعام کہا لے اور وہ دعا حضرتکو تعلیم کی پس حضرت نی وہ دعا پڑہی اور سب اصحابون سے
فرمایا کہ تم بہی پڑہو اور کہاؤ چنانچہ سب نے وہ دعا پڑہکر وہ گوشت کہایا اور کسی مین اوس زہر کا اثر نہوا
بعد اسکے سبکو حضرت نے پچہنے لگانیکا حکم دیا اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت کے ہنگام وفات
اوس زہر کے اثر نے عود کیا تہا اور اوسیکے اثر سے حضرتنی انتقال فرمایا **معجزہ** اور بصائر مین حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلم سی یون روایت ہی کہ ایک زن یہود دست گوسپند بریان مین
زہر ملا کر حضرتکے واسطے لائی اسواسطے کہ حضرت دست گوسپند کی طرف رغبت رکہتی تہے
اور ران سے کراہت فرماتی ہی کہ محل بول نزدیک ہے جب حضرتنی اوس دست بریان کے
تناول کا ارادہ کیا اوسیوقت اوس دست نے ندا دی کہ یا حضرت مجہی زہر سی آلودہ کیا ہے مجہی
تناول نکیجئی اور وہ زہر ہمیشہ بدن مبارک مین اثر کرتا تہا تا حضرت نی عالم بقا کی طرف رحلت
فرمائی اور نہ مین انتقال کرتا کوئی پیغمبر مگر شہادت سے **معجزہ** راوندی وغیرہ نے روایت کی ہی
کہ ایکدن جناب ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلم ایک مرد انصاری کی باغ مین تشریف لیگئی اور اوس
باغ مین چند گوسپند تہین حضرتکو دیکہکر اونہون نے سجدہ کیا اور زمین پر سر رکہدیا ابوبکر نی یہہ
دیکہکر عرض کی کہ یا حضرت ہم ہی آپکو سجدہ کرین حضرت نے فرمایا کہ سجدہ سوای خدا کے کسیکو
روا نہیں راوندی و ابن شہر آشوب رضوان اللہ علیہم نی ابن عباس سے روایت کی ہے

کہ ایک گروہ عبد القیس کا حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمتمین آیا اور چند گوسپند وہ ہمراہ لای اور
حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت اسمین کچھہ علامت مقرر کر دیجی کہ اوس علامت سے ہم انکو پہچانین اوسوقت
حضرت نے انگشت مبارک سی دونو کانونکی بیچ مین سے دبایا اوسیوقت کان اونکے سپید ہو گئے اور
یہی علامت اون گوسپندونکی نسل مین باقی ہے معجزہ ابن بابویہ راوندی و شیخ طبرسی نے
ابو سعید خدری اور ابو ایوب انصاری سے روایت کی ہی کہ ایک شخص بنی سلیم کا جنگل مین بکریان
چرایا تھا ناگاہ ایک بھیڑیا آیا اور ایک بکری لے گیا وہ چلایا گرگ نی دہشت کہا کر وہ بکری چھوڑ دے
اور مقابل مین اوسکے ہو بیٹھا اور بزبان فصیح کہنے لگا کہ ای شخص تو خدا سے نہین ڈرتا کہ مجھین
اور میری روزی مین حایل ہوتا ہی اوس شخص نے متعجب ہو کر کہا کہ یہہ عمر کبھی ندیکھا تھا گرگ نی کہا
کہ کس چیز سے تو تعجب کرتا ہی اوسنے کہا کہ تیرے تکلم سے بھیڑیی نی جواب دیا کہ عجب تر اس سے یہہ ہے کہ
محمد صلعم سنگستان مدینہ مین تشریف رکہتا ہی اور سبکو آیندہ و گذشتہ کی خبر دیتا ہے اور تو یہان
اپنی بکریون کی پیچھی پڑا پہرتا ہے اوس شخص نے اوسیوقت اپنی بکریان جمع کین اور گہر مین لا کر خود متوجہ
مدینہ کا ہوا اور حضرت کا حال دریافت کر کے حضرتکی خدمتمین حاضر ہوا اور قصہ گرگ کا
بیان کیا آپنے فرمایا تو سچ کہتا ہی اب تو وقت پیشین کے آکر یہہ حال سب کے سامنی بیان کرنا جب
حضرت نماز ظہر ادا فرما چکے سب لوگ جمع تہے کہ وہ شخص آیا اور حال گرگ کا بیان کیا حضرت نے
فرمایا کہ یہہ سچ کہتا ہے یہہ ایک امر عجیبہ سی ہے اور نزدیک قیامت کی ایسی امور واقع ہونگے
قسم ہی اوس خدا کی کہ جان محمد جسکے قبضۂ قدرت مین ہے کہ جب کوئی شخص اپنی گہر سی باہر
جائیگا اور پہر کر جب گہر مین آئیگا تو تازیانہ و عصا اوسکو خبر دیگا کہ تیری اہل نے بعد تیری جانے کے
یہہ کیا راوندی کہتا ہے کہ فرزند اوس شخص کے معروف ہین اور وہ فخر کرتے ہین کہ ہم فرزند اوس
شخص کے ہین کہ جس سے گرگ نی باتین کین ایک روایت مین یہہ ہے کہ اوس زمانہ مین حضرت
مکہ مین تشریف فرما تہے اوس شخص نی گرگ سی یہہ سنا تو اوس سے کہا کہ تو میری بکریون کو دیکھتا رہ تا کہ مین
حضرت محمد صلعم کی خدمتمین ہو آؤن گرگ نی کہا کہ بہت اچہا جبتک تو آئیگا مین تیری بکریون کا
نگہبان رہونگا معجزہ اور اسیطرح ابو ذر سی معاملہ گذرا کہ وہ اپنی بکریان چراتی تہے کہ گرگ آیا
اور اوسنی حضرت کی بشارت دی اور یہہ حضرتکی خدمت مین حاضر ہو کر ایمان لاے

معجزہ صفار اور راوندی وغیرہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ ایکدفعہ
سب گرگ حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین آئی اور اونہون نے گرسنگی کی شکایت کی اور اپنی
روزی حضرت سے طلب کی حضرت نے چرواہون کو بلاکر فرمایا کہ اپنی گوسفندون مین سے بھیڑیون کا حصہ
مقرر کردو تا یہہ ضرر تمہاری گوسفندونکو نہ پہنچائین چرواہون نے قبول نکیا چنانچہ تین دفعہ حضرت نے
ارشاد فرمایا مگر چرواہون نے بخل کیا پہر حضرت نے بھیڑیون سی فرمایا کہ تم گلہ مین سے گوسفند لیجاؤ اور
چرواہون سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی بکریونکی حفاظت کرو حضرت صادقؑ فرماتی ہین کہ اگر چرواہے
حصہ پر راضی ہوجا جیساکہ حضرت نے فرمایا تہا تو قیامت تک زیادہ اوس حصہ سی بھیڑیی نہ لیتے

معجزہ روایت ہی کہ ایکدفعہ ایک شتر جناب سرور خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اوسنی شکوہ
اپنی قوم کا کیا کہ وہ پیش از ادائے نماز عشا سو رہتی ہی مین ڈرتا ہون کہ خدائے تعالے اوس قوم پر
عذاب نازل کری پس حضرت نے اوس قوم کو بلایا اور اس عمل سے منع فرمایا ✦ ✦

معجزہ راوندی و ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایکدن حضرت مقدس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
تشریف فرما تہی ناگاہ ایک اعرابی آیا کہ اوسنی سوسمار شکار کیا تہا اور اپنی آستین مین کہا تہا
اوسنی حضرت کی طرف اشارہ کرکے لوگون سے کہا کہ یہہ کون ہے لوگون نے کہا یہہ پیغمبر خدا ہین یہہ
سنکر وہ حضرت کیطرف مخاطب ہوا اور اسطرح بیہودہ سرا ہوا کہ مجھی لات وعزی کی قسم کہ مین نے
تجہسے زیادہ دشمن کسیکو نہین کہتا اور اگر یہہ ڈر نہوتا کہ قوم مجہی عجول کہینگے تو ابہی تجہی قتل کرتا حضرت نے
اوسکو فرمایا کہ ای اعرابی ایمان لا اوسنی سوسمار کو آستین سے نکالکر پہینکدیا اور کہا کہ قسم ہی لات
وعزی کی اگر یہہ ایمان لائے تو مین بہی لاؤنگا حضرت نے اوس سوسمار کیطرف خطاب فرماکر ارشاد
کیا کہ ای ضب اوسیوقت اوسنی زبان عربی فصیح مین جواب دیا کہ لبیک وسعدیک ای
زینت دہ روز قیامت وای نماینده راه جنت پہر حضرت نے فرمایا کہ تو کسکی پرستش کرتا ہی
اوسنی عرض کی اوس خدا کی پرستش کرتا ہون کہ عرش جسکے آسمان مین ہے اور بادشاہی زمین پر ہی عجائب
اوسکے دریا مین ہین اور بدایع صحرا مین پہر حضرت نے ارشاد کیا کہ مین کون ہون اوسنی جواب دیا
کہ آپ رسول پروردگار عالم ہین رستگار ہی وہ جو آپکی تصدیق کری اور ناامید وہ ہی جو آپکی
تکذیب کری یہہ معجزہ دیکہکر اوس اعرابی نی کہا کہ حجت اس سے واضح تر نہین ہوتی جسوقت

آپکے پاس حاضر ہوا تہا اوسوقت تک دشمن تر زیادہ آپسے کوئی نہ رکہتا تہا اور اب آپسے بہتر کوئی نہین ہے
اور اپنے مادر و پدر و دل و جان سے حضرتکو بہتر جانتا ہون یہہ کہکر وہ ایمان لایا اور اپنی قبیلہ کی
طرف کہ بنی سلیم تہا گیا اور یہہ معجزہ بیان کیا ہزار آدمی سے زیادہ اس معجزہ کو سنکر ایمان لائی
حضرت نے اوسکو اوسکے قبیلہ کا سردار کردیا نام اسکا سعد بن معاذ تہا **فائدہ** اور تفسیر
جناب امام حسن عسکری علیہ السلم مین حال سوسمار کے کلام کرنیکا زیادہ تر اس سے مرقوم ہی
اور مضمون اسقدر زیادہ ہے کہ بعد ایمان لانے اعرابی کی حضرت نے اوس سے فرمایا کہ یہہ حیوان جو تیرا سوال
ایمان کہتا ہی اسی رہا کردی کہ خدا تعالے عوض اسکا تجہی دیگا سوسمار نے عرض کی کہ یا حضرت اسکا
عوض مین دونگا اعرابی نی اوس سی کہا کہ تو کہانسی دیگا سوسمار نی کہا کہ تو نی جہانسے مجہی صید
کیا ہی اوس سوراخ کی پاس جا اور وہان دس ہزار اشرفی اور آٹہہ ہزار درہم ہین وہ
اوٹہالا اعرابی نے کہا کہ یہہ سب لوگ سن رہی ہین اور مجہسے زیادہ قوت رکہتی ہین اور مین ماندہ
ہون یہہ مجہسے پہلے جاکر اوس زرکو لی آئینگے سوسمار نی کہا کہ وہ اللہ تعالی نے میرا عوض مقرر
کیا ہی اوسپر کوئی متصرف نہین ہوسکتا یہہ سنکر وہ اعرابی آہستہ آہستہ روانہ ہوا منافق
پہلے اوس سے پہونچی اور اوسکے سوراخ مین تجسس کرنیلگے جسنے اوسکی سوراخ مین ہاتہہ ڈالا
اوسی سانپ نے کاٹا اور ہلاک کیا جب وہ اعرابی آیا تو افعی نی اوس سے خطاب کیا کہ خدا تعالی نے
مجہے تیری ضبط مال کیواسطے مقرر کیا ہی اور جو آتی اونکو مینی ہلاک کیا ہی غرض اوس اعرابی نے
زر اوس سوراخ سی باہر نکالا مگر وہ اسقدر زر کثیر تہا کہ اوس سے اوٹہہ نسکا یہہ دیکہکر افعی نے
اوس سے کہا کہ یہہ رستی جو تیری کمر مین بندہی ہوتی ہی اسی کہول اور ایک سرا اسکا اس
زر مین باندہ دی اور ایک میری دم مین باندہ دی کہ مین سب مال کہینچکر تیری گھر مین
پہونچا دونگا اسواسطے کہ مین تیری مال کا خدمتگار ہون چنانچہ افعی نی وہی کیا اور سب
اوسکا مال گہر مین پہونچا دیا اور ہمیشہ افعی اوس مال کی حفاظت کرتا تہا یہانتک کہ اوس
اعرابی نی باغ مول لیتی اور زمین خریدی اور تمام خرچ کیا بعد اسکے وہ افعی چلا گیا ✽ ✽
فائدہ یا یہہ معجزہ جو تفسیر مین مذکور ہی مکرر واقع ہوا ہو ✽ **معجزہ** روایت ہے کہ عمر بن
حضرت کی خدمتمین آیا اور اوسنی عرض کی کہ ایک سانپ ہمارے جنگلمین پیدا ہوا ہی

قدرت اوسکے دفع کرنیکی نہین ہے اگر آپ اوسکو دفع کرین اور درخت خرما جو وہان ہے اوسی سر سبز اور
بار آور کیجئی تو ہم آپ پر ایمان لاتے ہین یہہ سُنکر حضرت رسول اللہ صلعم اوس وادی مین تشریف
لیگئے اوسیوقت وہ سانپ مانند شتر مست کی فریاد کرتا ہوا نکلا اور زمین پر اپنی کو کہینچتا ہوا آیا
جب حضرت پر اوسکی نظر پڑی تو اپنی دُم پر کہڑا ہو گیا اور حضرت کو سلام کیا جناب مقدس نبوی نے
اوس سانپ سے فرمایا کہ اس جنگل سے نکل جا اوسیوقت وہ نکل گیا پہر حضرت اوس درخت خشک کے
پاس تشریف لائی اور دست مبارک اپنا اوسی لگایا وہ اوسیوقت سبز ہو کر بار آور ہوا اور ایک
چشمہ پانی کا اوسکے نیچے رواں ہو گیا **معجزہ** شیخ طوسی علیہ الرحمۃ نے حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے روایت کیے ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلعم ایک طرف گذری کہ وہان ایک ہرنی
طناب خیمہ سے بندہی ہوئی تہی جب اوس ہرنی کی نظر حضرت پر پڑی قدرت الٰہی سے وہ
اسطرح گویا ہوئی کہ یا رسول اللہ صلعم مین دو فرزند رکہتی ہون کہ وہ بہت پیاسے ہین اور یہ ان
سیری پر از شیر ہین آپ مجکو رہا کر دیجی کہ مین اونکو دودہ پلا کر چلی آؤن پہر آپ مجہی طناب
خیمہ سے باندہ دیجی گا حضرت نے فرمایا کہ مین تجہی کیونکر کہولدون کہ اور لوگون نے تجہی شکار
کیا ہی اوسنی عرض کی کہ یہہ درست ہے لیکن مین ابہی حاضر ہو جاؤنگی آپ مجہی باندہ دیجی گا
حضرت نے اوس سے پیمان خدا لیا اور رہا کیا ہرنی چلیگئی اور تہوڑی دیر مین حسب وعدہ
اپنی چلی آئی حضرت نے پہر اوسے اوسیجگہہ باندہ دیا اور لوگون سے استفسار فرمایا کہ اس کو کسنے
پکڑا ہے لوگون نے عرض کی کہ فلان شخص نے پس حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئی
وہ شخص منافق تہا بسبب تشریف لیجانے حضرت کے اوسکا نفاق جاتا رہا اور اسلام مین
درست ہوا اوس سے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہہ ہرنی میری ہاتہہ فروخت کر اوس نے
عرض کی کہ یا حضرت مادر و پدر میرے آپ پر فدا ہون مین ابہی اسی رہا کرتا ہون پہر
حضرت نے فرمایا کہ اگر حیوانات حال مرگ اپنا جیسا تم جانتے ہو جانتے تو ہرگز کوئی حیوان
فربہ نہ کہاتا **معجزہ** راوندی و ابن بابویہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ
کہ ایکدفعہ حضرت رسالت پناہ صلعم صحرا مین تشریف لئے جاتے تہے ناگاہ سُنا حضرت نے
کہ منادی ندا کرتا ہے کہ یا رسول اللہ صلعم حضرت نے دیکہا کسیکو نپایا دوسری دفعہ پہر ویسی

پھر وہی ندا سُنی پھر حضرت نے دیکھا مگر کسیکو نپایا تیسری دفعہ پھر وہی ندا آئی پھر حضرت نے بغور ملاحظہ کیا تو دیکھا کہ ایک ہرنی بند ہے ہوئی ہے وہ پکارتی ہے چنانچہ اوس ہرنی نے عرض کی کہ یا حضرت اس اعرابی نے مجھے شکار کیا ہے اور مین دو طفل شیرخوار اس کوہ مین رکھتی ہون مجھے آپ رہا کر دیجیے کہ مین اونکو دودہ پلاکر پھر آجاون حضرت نے فرمایا کہ تو پھر آئیگی اوس نے عرض کی کہ اگر مین نہ واپس آؤن تو خدا مجھپر عذاب کرے گا یہ سنکر اُسے حضرت نے رہا کر دیا وہ ہرنی گئی اور دودہ پلاکر چلی آئی حضرت نے اوسے باندہ دیا اعرابی نے یہ حال دیکھکر عرض کی کہ یا حضرت اب اسے چھوڑ دیجیے جب حضرت نے اوسے رہا کیا تو وہ پیچھے نظر کرکے دیکھتی تہے اور کہتی تہی اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ اور ابن شہر اشوب نے اسطرح روایت کی ہے کہ اوس ہرنی کو ایک یہودی نے شکار کیا تھا جب وہ ہرنی اپنے بچون کے پاس گئی اور اپنا قصہ بیان کیا تو بچون نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم تیری ضامن ہوے ہین حضرت منتظر ہون گے ہم دودہ نہین پیتے اور وہین چلتے ہین پس وہ ہرنی مع اون دونون فرزندون کے حضرت کی خدمت مین آئی اور بہت حضرت کی تعریف کی اور اون دونون بچون نے حضرت کے پای مبارک پر اپنا مُنہ ملا یہ حال دیکھکر وہ یہودی رونے لگا اور مسلمان ہوا اور ہرنی کو رہا کر دیا اور وہان ایک مسجد بنادی اور حضرت نے زنجیر اوس ہرنی کی دونو بچون کی گردن مین واسطے نشان کے باندہ دی اور فرمایا کہ تمہارا گوشت مینے صیادون پر حرام کیا ہے **معجزہ** ابن بابویہ و راوندی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت نے خیبر کو فتح کیا تو وہان کے غنیمت مین ایک درازگوش آیا اوس نے حضرت سے تکلم کیا حضرت نے فرمایا تیرا نام کیا ہے اوس نے عرض کی کہ نام میرا یزید بن شہاب ہے اور خدا تعالے نے میری جد کی نسل سے ساٹھ درازگوش پیدا کیے اور ان پر کوئی سوار نہین ہوا مگر پیغمبر اب اوسکی نسل سے سوای میرے اور کوئی باقی نہین رہا اور پیغمبرون مین سوای آپکے اور کوئی نہین رہا ہمیشہ سے مین آپکا انتظار کھینچتا تھا اور پہلے اس سے مین ایک بادشاہ یہود کے پاس تھا مگر اوسکی اطاعت نکرتا تھا اور جانکر مین اوسکو زمین پر پھینک دیتا تھا ہر چند وہ مجھے مارتا تھا مگر مین رام نہوتا تھا اور میرے باپ نے مجھے خبر دی تہی کہ اپنی پدر سے کہ جد میرا حضرت نوح علیہ السلام کی ہمراہ کشتی مین تھا حضرت نوح نے اوسکی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ حمار کے صلب سے ایک حمار پیدا ہوگا کہ وہ مرکب خاتم النبیین سید اولین و آخرین ہوگا اور حضرت ذکریا علیہ السلام نے یہی بشارت دی تہی

فرمایا کہ ای یعفور تو مادہ چاہتا ہے اوسنی عرض کی کہ مین مادہ نہین چاہتا اور جسوقت اوسی کہتی تھی کہ
حضرت تجہی طلب فرماتی ہین تو وہ اجابت کرتا تھا اور چلا آتا تھا اور جب حضرت کسیکے بلانی کو
اوسی بہیجتی تہی تو وہ اوسکے گھر جاتا تھا اور اپنا سر دروازہ پر مارتا تھا اور صاحب خانہ آگاہ ہو کر نکلتا تھا
اور یہہ اشارہ سے کہتا تھا کہ تجہی حضرت نے طلب فرمایا ہی جب جناب رسالتمآب صلعم نے وفات پائی
تو وہ اپنی جگہہ سی چھٹ کر کوئین مین گر پڑا اور وہی کنوان اوسکی قبر ہوا + **معجزہ** راوندی وغیرہ نے
روایت کی ہی کہ ایک شب سعد بن عبادہ نی حضرت رسولخدا صلعم کی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام
کی دعوت کی اوسدن دونو حضرت روزہ دار تہی جب حضرت تناول طعام فرما چکی تو حضرت نی
ارشاد فرمایا کہ پیغمبر نے اور اوسکی وصی نے اور روزہ داروں نے تیری پاس افطار کیا ملائکہ تجپر صلوٰۃ بہیجتے ہین
جب حضرت تشریف لیچلی تو سعد نے التماس کیا کہ یا حضرت میرے دراز گوش پر آپ سوار ہو کر تشریف
لیجائین حضرت نے منظور فرمایا دراز گوش سعد کا بہت کم رو اور بد تہا جسوقت حضرت اوسپر سوار ہوئے
تو وہ اسقدر تیز رفتار ہوا کہ کوئی چوپایہ اوسکو نہ پہونچتا تہا **معجزہ** راوندی وغیرہ محدثین
خاصہ و عامہ نے روایت کیے ہی کہ سفینہ آزاد کردہ رسولخدا صلعم کہتا ہے کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مجہی بعض جنگ کے واسطے بہیجا اور مین کشتی پر سوار ہوا اور وہ کشتی ٹوٹی اور سب
میری رفیق ڈوبے اور سارا مال غرق ہوگیا مین ایک تختہ پر باقی رہگیا یکایک ایک موج آئی اور اوسنی
مجہی ایک پہاڑ پر ڈالدیا پہر ایک موج آئی کہ اوسنی مجہی پہاڑ پرسی دریا مین ڈالدیا الغرض مکرر یہی واقع ہوا
آخرکار ایک موج نے مجہی ساحل پر پہونچایا اور وہان مینی شکر خدا ادا کیا اور متحیرانہ کنارہ دریا پر پہرتا تہا
ناگاہ دیکہا مینی کہ ایک شیر جنگل مین سے نکلا اور اوسنی قصد میری ہلاک کا کیا یہہ حال دیکہکر مینی زندگی
سی ہاتہہ دہویا اور آسمان کیطرف مُنہہ کرکے دعا کی کہ ایخداوند مین آزاد کیا ہوا تیری پیغمبر کا ہون
اور تونی ہی مجہی غرق سے نجات دی ہے اب یہہ شیر مسلط ہوا اسکو بہی دفع کر پس اوسیوقت شیر دلمین
آیا کہ مینی کہا کہ ای شیر مین مولائی رسولخدا صلعم ہون حضرت کی حرمت اوسکے ہوا حق مین نگاہ
رکہہ سفینہ کہتا ہی کہ واللہ جسوقت مینی یہہ کہا اوسیوقت اوس شیر کا خروش جاتا رہا اور مانند
گربہ کی سر جہکائے ہوئی میری پاس آیا اور کبہی میری پائین راست پہر کبہی پائے چپ پر منہہ ملتا تہا اور کبہی
سونگہتا تہا بعد اسکے وہ شیر بیٹہہ گیا اور مجہی اشارہ کیا کہ سوار ہو پس مین سوار ہوا

جلدی سے اونسنے مجھے ایک جزیرہ مین پہنچادیا کہ اوس جزیرہ مین درختہای میوہ دار تہے اور جابجا آب چشمہ
جاری تہا وہان اونسنے اشارہ کیا کہ اُتر مین اُترا اور وہ شیر برابر کہڑا ہوگیا تا مینے میوہ کہایا اور پانی
پیا اور میوہ اور پانی ہمراہ بہی لیا جب مینے سب امور ضروری سے فراغت پائی پہر وہ شیر بیٹھ گیا اور مجھے
سوار کرکے ایک راہ سے کنارہ دریا پر پہونچا وہان دیکھا مینے کہ ایک کشتی دریا مین جاتی ہے اوس کشتی کو
دیکھکر مینے جامہ کو ہلایا اونہین معلوم ہوا اور کشتی پیر آگئے مجھے جو شیر پر سوار دیکھا نہایت تعجب کیا اور
تسبیح و تہلیل خدا تعالی کی کرنے لگے اور میری طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تو جن ہے یا انس مینے کہا
کہ مین سفینہ ہون مولا رسولخدا صلعم یہہ شیر رعایت حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرا ہمراہ
ہوا اور یہانتک مجھے پہنچادیا پس اہل کشتی نے حضرت کا نام سنکر کشتی کو لنگر کیا اور ایک چہوٹی کشتی میرے
واسطے جدا کی اور اوسمین سب اسباب ماکولات و مشروبات جمع کئے اور مجھے اشارہ اوسمین بیٹھنے کا کیا
پس مین شیر پر سے اُترا اور شیر کنارہ پر کہڑا رہکر مجھے دیکھتا رہا کہ مین کیا کرتا ہون پس مینے کشتی مین
جاکر کہڑی رہنے اوسوقت اوس کشتی مین سے ایک شخص آیا اور اونسنے کہا کہ تو میری دوش پر سوار
ہوکر بڑی کشتی مین چل کہ یہہ ہو نہین سکتا کہ جانور اُمت سے زیادہ حق رعایت حضرت کا کرے پس
مین شیر کے پاس گیا اور اوس سے کہا کہ خدا اور رسولخدا تجھے جزاء خیر دے جب مینے یہہ کہا تو دیکھا
مینے کہ آنسو اوسکی آنکہونسے جاری ہوئے اور اونسنے اپنی جگہہ سے حرکت نہ کی تا کہ مین داخل کشتی ہوا
اور جبتک مین نظر سے غایب نہ ہوا تبتک مجھے دیکھتا رہا اور دوسری روایت مین یہہ قصہ اسطرح
منقول ہے کہ حضرت نے سفینہ ہاتھہ نامہ معاذ کو یمن مین بھیجا تہا رستہ مین اوسکو شیر ملا اور اونسنے کہا
کہ مین رسول رسولخدا صلعم ہون یہہ سنکر وہ شیر ایک نیے پر تاب آگے چلا گیا اور فریاد کی اور راہ سے
ہٹ گیا کہ آتی دفعہ پہر اوس شیر نے یہی حرکت کی جب سفینہ حضرتکی خدمتمین حاضر ہوا تو
یہہ حال بیان کیا حضرت نے سنکر فرمایا کہ اول جو صدا شیر نے کی تہی تو پوچہا تہا کہ رسولخدا کسطرح
ہین اور آتی دفعہ جو صدا کی تو یہہ کہا کہ میرا سلام رسولخدا کو کہنا فائدہ سفینہ غلام حضرت کا تہا
اور نام اوسکا رومان یا مہران یا طہران تہا حضرت نے اوسے آزاد کردیا تہا اور وجہ لقب ہونے
سفینہ کی یہہ ہے کہ ایکدفعہ حضرت کے وہ ہمراہ تہا اور اسباب بہت اوٹہاتی ہوئی تہا حضرت نے فرمایا
یہہ سفینہ ہے جبسے ... ہوگیا ✝ معجزہ راوندی نے جابر انصاری سے روایت کی ہے عتبہ ملعون نے

چونکہ حضرت سی بے ادبی کی حضرت نے اوسی نفرین کرکے دعا کی اور فرمایا کہ الہٰی تو اپنی درندون مین سے ایک درندہ اُس پر مسلط کر بعد اوسکے ایکدفعہ حضرت معہ بعض اصحاب مکہ سے باہر ایک علف زار مین تشریف لیگئے اور عتبہ حضرت سی پہلے جاکر گھانس مین چھپ رہا تہا کہ رات کو حضرت ہلاک کرے جابر کہتا ہے کہ ہمین خبر نتہی جب رات ہوئی تو ایک شیر آیا اور عتبہ کو پکڑکر حضرت کی منزل گاہ کے پاس لایا اور فریاد کی کہ سب متوجہ ہوئے اوسوقت بزبان فصیح یہہ کہا کہ یہ عتبہ پسر ابولہب ہی کہ مکہ سے بارادۂ قتل جناب رسول خدا صلعم باہر آیا تہا بعد اسکے عتبہ کو پارہ پارہ کرکے پھینک دیا اور گوشت اوس کا نہ کہایا سبحان اللہ کیا حضرت کا رتبہ ہے کہ دشمنان حضرت کا گوشت تک درندہ نہین قبول کرتے اور ایک روایت مین اسطرح سے ہے کہ حضرت نے عتبہ کو نفرین کی تو وہ خایف رہتا تہا تا کہ ایک سفر مین وہ گیا اور ابولہب نے اوسکی حفاظت کی واسطے تاکید کی شب کو اہل قافلہ نے اپنی بیچ مین اوسکی تمام اسباب کے بیچے سُلایا جب سب سو رہی تو ایک شیر آیا اور سب کو سونگہتا ہوا اسباب کیطرف گیا اور وہان سے عتبہ کو نکال کر ٹکڑے ٹکڑے کرکے پھینک دیا **معجزہ** راوندی وغیرہ نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ مین حضرت کی خدمت گیا آپنے فرمایا کہ تیری بکریان کیا ہوئین مینے عرض کی کہ یا حضرت قصہ اون کا عجیب ہی ایکدن مین نماز پڑہتا تہا کہ ایک گرگ آیا اور ایک بکری گلہ مین سے لی گیا مینے نماز کو قطع نہ کیا ناگاہ دیکہا مینے کہ ایک شیر آیا اور اوس نے اوس بکری کو گرگ سے چھڑایا اور گلہ مین چھوڑ دیا اور مجھے ندا دی کہ ای ابوذر دل اپنا نماز مین لگائے رکہنا کہ خدایتعالی نے مجھی تیری گوسپندون پر موکل کیا ہے جب مین نماز سے فارغ ہوا تو شیر نے کہا کہ جناب رسالتمآب صلعم کی خدمت مین اب جا اور اون سے عرض کر کہ خدایتعالی نے آپکے سبب آپکی صحابی کی یہ قدر کی کہ اوسکی بکریون پر مجھے مسلط کیا یہ حال سنکر حاضرین نے تعجب کیا **معجزہ** کلینی راوندی وغیرہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عقب یمن مین ایک وادی ہے کہ اوسی برہوت کہتے ہین اور اوس وادی مین ایک چاہ ہی کہ نام اوس کا بلہوت ہی اور ہر شام ارواح کافرون اور مشرکون کی وہان آتی ہین اور صدید جہنم پیتی ہین اور اوسکی عقب ایک اور وادی ہے وہان چند گروہ ہین کہ اون کو ذریح کہتے ہین جب حضرت مبعوث ہوئے تو اون مین ایک گوسالہ کے دم زمین پر ماری اور آواز بلند فریاد کی کہ اے آل ذریح فریاد کنندہ بزبان فصیح آواز کرتا ہے کہ نہین خدا مگر پروردگار

عالم اور محمد رسول خدا بہترین پیغمبران ہے اور علی وصی اوسکا افضل اوصیا ہی یہ سنکر اوس قوم نے کہا کہ خدا تعالی نے ایک امر عظیم کیواسطے اس گوسالہ کو گویا کیا ہے بعد اسکے گوسالہ نے پہر وہی ندا کی اسوقت اونہوں نے ایک کشتی بنائی اور سات آدمیون کو اوس مین سوار کیا اور بقدر مقدور توشہ اون کے ہمراہ کر دیا اور کشتی کو چھوڑ دیا خدا نے بے مدد خدا ہوا اور ہوا کی اوس کشتی کو جدہ مین پہونچا یا اور وہان سے وہ لوگ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی پہلے اس سے کہ وہ کچھ کہین حضرت نے فرمایا کہ آل ذریح گوسالہ نے تم مین ندا کی ہے اونہوں نے عرض کی ہان یا رسول اللہ صلعم اب آپ ہمپر دین و کتاب عرض کرین حضرت نے اونکو دین تلقین کیا اور ایک بنی ہاشم کو اونپر امیر کرکے ہمراہ اون کے روانہ کیا اور ابتک وہ دین حق پر ہین اور کچھ اختلاف اونمین نہین ہوا **معجزہ** روایت متواترہ مین ہے کہ جب حضرت غار ثور مین تشریف لیگئی تو اوسوقت عنکبوت نے آکر درہ کوہ پر جالا بنایا اور کبوترون نے دیئے تا کافرون کو یقین نہو کہ حضرت یہان ہین کہتے ہین کہ کبوتران حرم اونہین کبوترون کی نسل سے ہین **معجزہ** اسیطرح روایت ہی کہ بروز فتح مکہ جانورون نے آپکے سر پر سایہ کیا **معجزہ** ابن شہر آشوب و راوندی وغیرہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب فرماتے ہین کہ ایک دفعہ جناب رسالت پناہ صلعم صحرا مین قضای حاجت کیواسطے تشریف لیگئے اور موزہ پای مبارک سے دور کیا بعد قضای حاجت کے حضرت نے وضو کیا اور موزہ پہننے کا ارادہ کیا اور چاہین کہ موزہ پہنین کہ یکایک ایک مرغ سبز کہ اوسی سبز قبا کہتے ہین ہوا سے اوترا اور حضرت کا موزہ اوٹھا کرکے گیا اور اوپر لیجا کر پھینک دیا اس جنبش مین ایک مار سیاہ اوس موزہ مین سے نکلا اور بعض روایت مین ہے کہ وہ مرغ سانپ کو موزہ مین سے نکال کر لے گیا اسی سبب سے حضرت نے اوس کے شکار کو منع فرمایا **معجزہ** تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین منقول ہے کہ ایک مرد مومن حضرت کی خدمت مین آیا حضرت رسول خدا صلعم نے اوس سے سوال کیا کہ تیرا دل اون مومنون سے کہ تیرے مانند وہ محبّ محمد و علی ہین کسطرح ہے اوس نے عرض کی کہ یا حضرت مین اون کو اپنی جان کے برابر جانتا ہون یہہ سُن کر حضرت نے فرمایا کہ اےی دوست خدا کے جا اور کسی بلا سے اور فقر سے پروا نہ کر

خدا تعالی بسبب تیرے اس عقیدہ کی اسقدر نعمت عطا کریگا کہ کسیکو ایسا فائدہ نہوا ہوگا مگر وہ کوئی کہ تجھسا
ہوگا پس وہ مرد مومن ہمیشہ حضرت پر اور حضرت کے آل پر صلوة بھیجتا تہا ایکدن عمر و ابوبکر اوسی
ملے ابوبکر نے کہا کہ محمدؐ نے تجہے خوب نوشتہ تشنگے و گرسنگی دیا ہے پہر عمر نے کہا محمدؐ نے آرزوئی باطل کا
ویسا ہی وعدہ کیا ہے دروغ لوگونکو دیتا ہے تجکو بہی دیتے ہین دوسرے دن پہر ابوبکر و عمر نے اوس شخصکو بازار مین
دیکہا آپسمین دونونے کہا کہ چلکر اس احمق سے ہنسنا چاہئے یہہ کہکر اوسکے پاس آئے عمر نے
اوس سے کہا کہ آج لوگون نے بازار مین تجارت کی اور بہت فائدہ اوٹہایا تو نے کیا تجارت کی اوسنے
کہا کہ میرے پاس مال تہا جو تجارت کرتا مگر صلوات محمد و آل محمد صلعم پر بہیجتا ہون عمر نے کہا کہ تو اس
[illegible] بہیجنے سے تجہے سوا محرومی اور کیا فائدہ اوٹہائیگا جب تم اپنے گہر جائیگا تو خوان گرسنگی سامنے
بچہایا جائیگا اور تیرے اوپر طعام الم و حرمان ہوگا اور وہ فرشتے کہ محمدؐ کی تشنگے و گرسنگی و ذلت لائے ہین
تیرے کہانے کے واسطے بہی لائینگے یہہ سنکر اوس مرد نے جواب دیا کہ بخدا ایسا گمان نہ کرو یہہ بات نہین ہے بلکہ محمد صلعم رسول خدا
اور اوسپر ایمان لائے وہ سعادتمند دونون سے ہے اور اللہ تعالے نے گرامی کریگا ان کو جو اوسپر ایمان لائے ہین اور
خدا تعالے تنگی کی بہت سی راحتین دیگا یہہ باتین ہو رہی تہین کہ ایک شخص سامنے سے آیا کہ ایک
مچہلی اوسکے ہاتہ مین تہی اور وہ بدبو اور فاسد ہوگئی تہی اون دونونے از روئے طنز ماہی فروش سے
کہا کہ اس ماہی کو اس اصحاب کے ہاتہ بیچ اوسنے اس شخص سے کہا کہ تو مجہسے یہہ ماہی لے کہ اور
کوئی اسکو نہین لیتا اوس شخص نے کہا کہ میرے پاس اسکی قیمت نہین ہے اون دونونے کہا کہ تو یہہ
ماہی لے اسکی قیمت ہم اسکی رسول خدا سے دلوا دینگے پس اوس شخص نے وہ ماہی لے لی اور وہ ماہی فروش
آنحضرت کے پاس گیا حضرت نے اسامہ سے فرمایا کہ ایک درہم اسے دیدو وہ ماہی فروش خوش ہوکر وہ درہم
لیکر چلا گیا بعد اسکے اوس مرد مومن نے اون دونو منافقونکے سامنے اوس مچہلی کو پاک کیا ناگہان اوس
ماہی کے پیٹ مین دو گوہر گران بہا نکلے کہ ہر ایک دو دو سو درہم کی قیمت کا تہا یہہ دیکہکر وہ دونو
بہت جلے اور اوس ماہی فروش کے پاس جاکر کہا کہ تیری مچہلی کی پیٹ سے دو گوہر بیش قیمت
نکلے ہین اور تو نے فقط مچہلی بیچی تہی تو جاکر وہ گوہر لے آ ماہی فروش نے آکر وہ دو گوہر اوٹہا لیے
اوسیوقت وہ دو گوہر اوس ماہی فروش کے ہاتہ مین دو عقرب ہوگئے اور اوسکے ہاتہ کو کاٹے
[illegible] حال دیکہکر ماہی فروش چلایا اور اونکو اپنے ہاتہ سے پہینک دیا ابوبکر و عمر نے کہا کہ یہہ محمدؐ کے

جادو عجب نہین بعد اسکے اوس مومن نے اوس مچھلی کے پیٹ مین سے اور دو گوہر پہر ان مین نکالے
ہین انہین لے لی جب اوس ماہی فروش نے اونکی اوٹھانیکا ارادہ کیا وہ دونو موتی سانپ بنگئے
ہوکر اوسکے کاٹنے کو دوڑے اوس ماہی فروش نے یہہ حال دیکہکر اوس مومن سے کہا کہ یہہ جو کچھ دیکھا نہین تو
سحر جانتا تہا مین اوٹھایا تو وہ مار و عقرب چار دن موتی ہوگئے یہہ دیکہکر اون دونو نے کہا کہ سحر مین ہمنے محمد سے
زیادہ نہین دیکہا اوس مومن نے یہہ سنکر کہا کہ ای دشمنان ایمان لاؤ خدا پر کہ اوسنے حجت اپنی تمپر تمام کی اور
اپنی عجائب قدرتکا معائنہ کرایا ہی بعد اسکے وہ چار دن موتی حضرتکی خدمت مین لایا اور سوداگر عرب
سے آئی ہوئی تہی اور اون موتیونکو چار ہزار درہم کو خرید کر لیگئے حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تجہی یہہ نعمت ملی
سبب سے ملی کہ تو محمد و علی و آل محمد صلعم کی تعظیم کرتا ہی پہر حضرت نے فرمایا کہ اب مین تجہی اس مال کی تجارت
سو منفعت بتلاؤن اوسنے عرض کی کہ فرمائیے آپنے فرمایا کہ ان روپیونکو تخم کر درختان بہشت کا یعنی یہہ بعد ان مومن کے
تقسیم کر کہ خدا تعالی ثواب اوسکا مضاعف کریگا اور ہر ایک حبہ تیرے تربیت کرینگی اوسکو برابر کوہ احد و ... کے بڑا کریگا
اور تیرے واسطی ایک قصر جنت مین بنائیگا کہ اوسکے کنگوری یاقوت سرخ کی ہونگی معجزہ روایت ہی
کہ حضرت کے واسطے ایک کمان تحفہ مین آئی تہی اوس کمان مین عقاب کی صورت نقش کی ہوئی تہی جسوقت حضرت
نے اپنا دست مبارک اوس نقش پر رکہا اوسیوقت وہ محو ہوگیا ۞

بیان اون معجزات کا جو حضرت سی عالم انسان مین واقع ہوئے

ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایک عورت مشرکہ حضرتکو نہایت اذیت دیتی تہی اور زبان سی کلمات
بیہودہ نسبت حضرت کے کہتی تہی ایکدن وہ حضرت کے سامنی گذری اور طفل دو ماہہ اوسکی دوش پر تہا
جب حضرت کے نزدیک وہ عورت پہنچی تو وہ طفل بقدرت الہی گویا ہوا اور اوسنے کہا کہ السلام علیک
یا رسول اللہ محمد بن عبد اللہ یہہ سنکر اوسکی ماں بہت متعجب ہوئی پہر حضرت نے اوس لڑکے سے پوچہا
تو نے کیونکر جانا کہ مین رسول خدا ہون اوسنے عرض کی کہ مجہی پروردگار عالم کیطرف سے روح الامین نے اعلام کیا ہی
پہر حضرت نے پوچہا کہ روح الامین کون ہے اوسنے کہا کہ جبرئیل ہی کہ آپکے سر مبارک پر کہڑا ہی اور
مین اوسکو دیکہہ رہا ہون پہر حضرت نے فرمایا کہ تیرا نام کیا ہے اوسنی جواب دیا کہ میرا نام عبد العزی رکہا ہی اور مین عزی کی
اعتقاد نہین رکہتا آپ جو چاہین میرا نام رکہدین حضرت نے فرمایا کہ تیرا نام عبد اللہ ہی پہر اوسنے
عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم دعا کیجئے کہ خدا مجہکو آپکے خدمتگاروں [illegible]

حضرت نے سب استدعا اوسکی دعا کی پھر اوس نے کہا کہ سعادت مند ہی وہ کہ جو آپ پر ایمان لایا اور بدبخت وہی ہے جو آپسے منکر ہے یہ کہکر اوس نے نعرہ مارا اور مرگیا **معجزہ** ابن شہر اشوب نے روایت کی ہے کہ ایک لڑکا بولتا نہتا لوگون کو یہ گمان تھا کہ یہ گونگا ہی اوسکو حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین لائے حضرت نے اوس سے پوچھا کہ مین کون ہون اوسیوقت وہ گویا ہوا اور کہنے لگا کہ آپ رسول خدا صلعم ہین بعد اسکے وہ باتین کرنے لگا **معجزہ** روایت ہی کہ حجۃ الوداع مین ایک کودک کو کپڑے مین لپیٹ کر لائے کہ حضرت اسکی واسطے دعا فرمائین اوسکو حضرت نے اپنی دست مبارک مین لیا اور فرمایا کہ ای لڑکے مین کون ہون اوس نے باآواز بلند کہا کہ آپ رسول خدا صلعم ہین آپنے فرمایا کہ ای لڑکے تو سچ کہتا ہی پس اوس کا لقب مبارک ہی ہوگیا اور اوسی مبارک یمامہ کہنے لگے **معجزہ** روایت ہی کہ کفار قریش نے طفیل عمرو سے کہا کہ جب تو مسجد حرام مین جائے تو روئی اپنی کانون مین رکھہ لینا کہ مبادا تو قرآن پڑھنا محمد کا سنی اور وہ تجھے فریب دی طفیل نے بموجب اون کے کہنے کے روئی کانون مین رکھکر داخل مسجد ہوا مگر حضرت کی آواز کے وہ روئی مانع نہوئی جسقدر کانون مین روئی زیادہ بھرتا جاتا تھا اوسقدر کانون مین اور زیادہ آواز آتی تہی یہہ معجزہ دیکھکر وہ مسلمان ہوا اور اوس نے عرض کی یا حضرت مین اپنی قوم کا سردار ہون اگر کچھہ علامت ہو تو مین اپنی قوم کو اسلام کی دعوت کرون یہ سنکر حضرت نے استدعا کی کہ اے پروردگار اسکو کوئی علامت عنایت کر اوسیوقت اوسکی سر تازیانہ سے ایک نور مانند برق کے چمکنے لگا **معجزہ** راوندی نے مرہ بن جفیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ بعض غزوات مین مین حضرت کی ہمراہ تھا اور ایک اسپ مادہ ناتوان گھوڑی پر سوار تھا حضرت نے دیکھکر فرمایا کہ ای صاحب اسپ راوی کہتا ہی کہ مینے عرض کی کہ یا حضرت یہہ اسپ لاغر و ناتوان ہے چل نہین سکتی اوسوقت حضرت کی دست مبارک مین تازیانہ تھا وہ آہستہ سے اوسکی ران مین لگا دیا اور فرمایا کہ ای خدا برکت دی اسی اس مادیان مین اوسی وقت وہ گھوڑون سے سبقت لیجاتی تہی اور حضرت کی دعا کی برکت سے اوسکے پیٹ کے بچھڑے مینے بارہ ہزار درہم کو فروخت کیئے **معجزہ** کتاب خرایج و علام الورا مین منقول ہے کہ ایک کودک کو حضرت کی خدمت مین لائے کہ اوس کے سر پر بال نہ تھے اور حضرت سے استدعا کی کہ یا حضرت آپ دعا فرمائین کہ اسکے سر پر بال پیدا ہوجائین حضرت نے اوسکے سر پر دست مبارک پھیرا اوسوقت اوسکی سر پر

بال نکل آئی یہ جو خبر اہل یمن کو پہونچی وہ ایک طفل کو لیکر مسیلمہ کذاب کے پاس گئے اوس نے جو اوسکی سر پر اپنا دست نحس پہیرا اوسکے سر کے بال سب گر پڑے اور وہ گنجہ ہوگیا بیان اون معجزات کا جو آپ سے مردون کے زندہ کرنے اور مریضون کے شفا دینے مین واقع ہوے راوندی و ابن شہر اشوب نے حضرت امام حسین علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ ایکدن ایک شخص حضرت رسالت پناہ کی خدمت مین آیا اور اوس نے عرض کی کہ یا حضرت جاہلیت مین ایک دفعہ سفر سی گھر مین آیا ایک دختر میری پانچ برس کی تہی اوسکو دیکہا مینی کہ زیور پہنی ہوئی باہر جاتی ہی پس مجھے غیرت آئی اور اوسکا ہاتھ پکڑ کر فلان وادی مین اوسکو مار کر ڈال آیا حضرت نی فرمایا کہ میری ساتھ چل اور اوس جنگل کو مجھی بتلا وہ مرد حضرت کے ہمراہ ہوا اور اوس وادی مین گیا وہان حضرت نے اوس سے پوچھا کہ تیری دختر کیا نام تھا اوس نے کہا کہ فلانہ حضرت نے آواز دی کہ ای فلانہ زندہ ہو باذن خدا اوسیوقت وہ دختر اوس جگہہ سی باہر آئی اور کہنے لگی لبیک و سعدیک یا رسول اللہ صلعم حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تیرے پدر و مادر مسلمان ہوے ہین کہی تو تجھی اون کے پاس پہونچا دون اوس لڑکی نی کہا مجھی اون سے کچھہ کام نہین خدا کو مینی اپنی حق مین اون سے بہتر پایا ہی **معجزہ** راوندی وغیرہ نے روایت کی ہی کہ ایک جوان انصار کی والدہ بہت پیر تہی اور نابینا ہی ہوگئی تہی اتفاقاً وہ جوان بیمار ہوا حضرت اوسکی عیادت کی واسطی تشریف لیگئی جب اوسکی گھر مین گئی تو سنا کہ وہ مرگیا ہی اوسکی مانی دعا کی کہ الٰہی اونی اس امید پر تیرے پیغمبر کیطرف ہجرت تہی کہ ہر شدت غم مین تو میری یاری کری اب اس مصیبت کا مجھہ پر بار نہ ڈال اوسیوقت وہ جوان زندہ ہوگیا اور حضرت کے ہمراہ کہانا کہایا **معجزہ** راوندی نے روایت کی ہے کہ ایک شخص انصار مین تھا اور اوسکی گھر مین ایک بزغالہ تھا اوس نے اوس بزغالہ کو ذبح کیا اور اپنی زوجہ سی کہا کہ اس گوشت مین سے تہوڑا سا پکاے اور تہوڑا سا بہون لے شاید حضرت رسالت پناہ صلعم ہمین مشرف کرین اور آجکی رات ہماری گہر مین افطار فرمائین یہ کہکر حضرت کی خدمت مین مسجد مین گیا بعد اسکے گھر مین دو لڑکی خورد سال اوسکی تہی اونہون نے جو بزغالہ کو ذبح ہوتے ہوے دیکہا کہ باپ نے اوسکی ذبح کیا ہی پس ایک بھای سی دوسرے بھای کہنی لگا کہ آ مین تجہی ذبح کرون یہ کہکر چھری لے اور اپنے بھای کو ذبح کر ڈالا والدہ نے جو اوسکی یہ حال دیکہا چلائی اور فریاد کرکے دوڑی وہ لڑکا ماں سے ڈر کر بھاگا اور کھڑکی کے نیچے جا پڑا اور مرگیا اوس زن مومنہ نے اون دونون طفل مردہ کو

پنہان کیا اور آپ طعام واسطے قدوم حضرت کے تیار کرنے لگی جب حضرت اوسکی گھر مین داخل ہوئی اوسیوقت جبرئیل نازل ہوئے اور حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم اس سے ارشاد کیجیے کہ یہ اپنی فرزندون کو حاضر کرے حضرت نی اوس شخص سے فرمایا کہ اپنی لڑکونکو میرے پاس لا اوسنی اپنی زوجہ سے پوچھا کہ لڑکے کہان ہین اوسنی کہا کہ کہین گئی ہوئے ہین اوس جوان نے حضرت سے بیان کیا حضرت نے فرمایا نہین اونہین ضرور لا پہر اوس نے آکر اپنی بی بی سے مبالغہ کیا اوسنی سارا حال بیان کر دیا پس اوس شخص نے دونو لاشین حضرت کی خدمت مین حاضر کین حضرت نے اونکی زندہ ہونی کی دعا کی اوسیوقت وہ زندہ ہو گیئے اور مدت تک زندہ رہی **معجزہ** نعمان بن بشیر سی روایت ہی کہ زید بن خارجہ نے جب وفات پائی تو اوسکی نعش ڈہکی ہوئی گھر مین تہی اور عورتین گرد اوسکی چلا رہی تہین اور وقت مغرب اور عشا کا تہا ناگاہ اوس نعش نے آواز دی کہ چپ ہو جب اوسکی منہ پر سے کپڑا اوٹہایا تو اوس نے کہا محمد رسول اللہ الامین وخاتم النبیین نبی الکتاب الاول یعنی محمد پیغمبر خدا ہین اور آخر ہین سب پیغمبرون کے موافق لوح محفوظ کی پہر آواز آئی کہ صدق صدق یعنی سچ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہر کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور پہر مردہ ہو گیا **معجزہ** سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلعم مدینہ مین داخل ہوئی تو ابو ایوب انصاری کے گہر مین تشریف لیگیی اوسوقت اوسکی گہر مین ایک بزغالہ اور ایک صاع جو کی اور کچھہ نہ تہا پس اوس نے وہ بزغالہ ذبح کیا اور پکایا اور جو کو آرد کر کے اوسکی روٹیان پکائین اور حضر کی خدمت مین حاضر کین حضرت نے فرمایا ندا کرو کہ جو کھانا کہانا چاہے ابو ایوب کے گہر مین آئی یہ سنکر لوگ آنے شروع ہوی یہانتک کہ سارا مکان بہر گیا حضرت نی وہ طعام سبکو تقسیم کیا سب نے پیٹ بہر کر کہایا بہی اور بچ بہی رہا پہر حضرت نے فرمایا کہ اس بزغالہ کے استخوان جمع کرو اور پوست مین رکہدو حسب الحکم استخوان اوٹہا کر پوست مین رکہدیئی حضرت نے فرمایا کہ زندہ ہو باذن خدا اوسیوقت وہ بزغالہ زندہ ہو گیا حاضرین نے صدای شہادتین بلند کی **معجزہ** اسیطرح روایت ہی کہ ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدۃ النساء العالمین کے نکاح کے دن ایک بزغالہ ذبح کر کے پکایا تہا حضرت نے فرمایا بسم اللہ کہکر کہاؤ اور استخوان اسکے نہ توڑو بعد انفراغ طعام کے حضرت نی دعا کی کہ الہی خداوند تو جانتا ہے کہ ابو ایوب مرد فقیر ہے اور تو نے اس بزغالہ کو پیدا کیا اور تو ہی نے اسی فانی کیا تو ہی پہر اسی زندہ کر

پس اوسیوقت قدرت الہی اور دعای جناب رسالت پناہی سے وہ زندہ ہوگیا اور اہل مدینہ اوسی بہوشہ کہتی تہے
اور بیمار اوسکی درد سے شفا پاتی تہی معجزہ کتاب بصایر مین حضرت امام زین العابدین علیہ السلم سے مروی
ہے کہ جناب رسالت پناہ صلعم ایکدن تشریف رکہتی تہی اور فرما رہی تہی کہ چند روز ہوی کہ مینی گوشت
تناول نہین کیا ایکمرد انصاری نے جو یہ بات سُنی اوٹہکر اپنی گہر گیا اور اپنی بی بی سے کہا کہ آج حضرت
یون فرماتے تہی اوسنے کہا کہ ہمارے گہر مین ایک بزغالہ ہی اوسی ذبح کرو اور پکا کر لیجاؤ پس اوسمردنے اوسی
ذبح کرکے بریان کیا اور حضرتکی خدمت مین لایا حضرت نے فرمایا کہ اسی کہاؤ اور استخوان نہ توڑو جب وہ مرد انصاری
اپنی گہر مین گیا تو دیکہا کہ وہی بزغالہ گہر مین دوڑتا پہرتا ہی معجزہ خرایج مین روایت ہے کہ ایک دفعہ
حضرت رسالت پناہ صلعم نے ایک آہو کو طلب کیا اور حکم کیا کہ ذبح کرکے بریان کرو جب اوسکو بریان
کرکے لای حضرت نے فرمایا اسکا گوشت کہاؤ اور استخوان اسکی نہ توڑو بعد انفراغ طعام حضرت نے
فرمایا کہ اسکے پوست مین اسکی استخوان رکہدو جب وہ استخوان رکہدی تو حضرت نے دعا کی اوسیوقت
وہ زندہ ہوکر چرنے لگا معجزہ کتاب بصایر مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلم سی روایت ہے
کہ جب حضرت فاطمہ بنت اسد نے انتقال کیا تو جناب امیر علیہ السلم حضرت رسالت پناہ صلعم کی
خدمت مین آئی اور عرض کی کہ میری والدہ فوت ہوئین حضرت یہ خبر سُنکر گریان ہوئے اور فرمایا
کہ وہ میری بہی والدہ تہین اسوقت حضرت نے اپنی ردای مبارک دی کہ اسکا کفن دو بعد تکفین کے
جب جنازہ لیچلے تو حضرت ہمراہ ہوے اور نماز میت حضرت نے پڑہی اور ایسی پڑہی کہ پہلی اوس سے کبہی
کسی پر نہ پڑہی تہی پہر حضرت اونکی قبر مین اوتری اور لیٹے بعد اسکے جب حضرت فاطمہ کو قبر مین
رکہا تو حضرت نی پکارا کہ ای فاطمہ اونہون نے جواب دیا لبیک یا رسول اللہ صلعم حضرت نے فرمایا تمنے
وعدہ پروردگار کا درست پایا جو کہ تمسے کیا تہا اونہون نے کہا کہ ہان مینے درست پایا اللہ تعالی تجہی
جزای خیر دی بعد اسکے بہت دیر تک آپنے کچہہ راز کہا اور پہر قبر سے باہر آئی لوگون نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے باب فاطمہ مین چند امور ایسے کئی ہین کہ کسی اور سے
نہین کیئے حضرت نے فرمایا کہ سبب اسکا یہ ہی کہ ایکدن مینی فاطمہ سے کہا تہا کہ مردم برہنہ قبر سے
محشور ہونگے اوس نے فریاد کی اور کہا فضیحتا اس سبب سے مینی پیراہن اپنا کفن کیواسطے دیا
اور خدا سی درخواست کی کہ کفن اسکا کہنہ نکرنا پہر ایکدن مینے فشار و عذاب قبر کا بیان کیا تہا

اوسپر بہی فاطمہ نے ایسا ہی استغاثہ کیا تہا اسواسطی مین اوسکی قبر مین سویا اور خدا سی چاہا کہ ایک
وبہشت اسکی قبر مین کہولدی اب اوسکی قبر ایک باغ باغہائی بہشت سی ہوگئی ہے **معجزہ** شیخ
طوسی وغیرہ محدثان خاصہ وعامہ نے روایت کی ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نی فرمایا کہ جناب
رسالت پناہ صلعم نے مجہی جنگ خیبر کیواسطی طلب کیا ان روزونمین میری آنکہین اسقدر دکہتی
تہین کہ مین کہول نہ سکتا تہا پس جب حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا آپنے آب دہان مبارک میری
آنکہونمین لگا دیا اوسیوقت آنکہین اچہی ہوگئین اور پہر کبہی مینے آزار چشم نہ دیکہا پہر حضرت رسول خدا
صلعم نے فرمایا کہ الہی خداوندا شدت گرما و سرما سی علی کو محفوظ رکہہ حضرت کی دعا کی برکت سی آج
تلک مین شدت گرما و سرما سی متاذی نہین ہوا چنانچہ جناب امیر علیہ السلام شدت سرما مین
ایک پیرہن پہنتی تہی اور پروانہ کرتے تہی **معجزہ** راوندی وغیرہ نے روایت کی ہی کہ جنگ
خیبر مین سلمہ بن الاکوع کو ایک زخم منکر لگا حضرت مقدس نبوی نے تین دفعہ آب دہان مبارک
اوسپر لگا یا ایک ساعت مین اچہا ہوگیا **معجزہ** اور آنحضرت آنکہہ قتادہ کی جنگ احد مین ڈہیلے
سے باہر نکل پڑی تہی حضرت نے اپنے دست معجز نما سے اوٹہا کر رکہدی اوسیوقت وہ آنکہہ اوس کی
دوسری آنکہہ سے بہی زیادہ روشن ہوگئی **معجزہ** راوندی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جنگ بدر مین
ضربت ابوجہل سے ہاتھ معاذ بن عفر کا جدا ہوگیا تہا وہ کٹا ہوا ہاتہ حضرت کے پاس اوٹہا لایا حضرت
نے اوس موضع پر آب دہان مبارک لگا دیا اور کٹا ہوا ہاتہ جما دیا اوسیوقت وہ ہاتہہ قوی تر سابق
سے ہوگیا **معجزہ** اوسی راوی نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ ایک جنگ مین پانو عمر
بن معاذ کا کٹ گیا تہا حضرت نی آب دہان مبارک اوس موضع پر لگایا اوسیوقت پانو اچہا
ہوگیا **معجزہ** روایت ہی کہ محمد بن مسلم نے حبدن کعب کو قتل کیا تو گہبراہٹ مین آتی دفع
محمد کے پانو پر ضرب لگی اور زانو کی پاس سے ٹوٹ گیا جب حضرت کی خدمت مین آیا حضرت نی
دست مبارک موضع ماؤف پر لگایا اوسیوقت وہ دوسرے پانو کی مانند ہوگیا **معجزہ** روایت
ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلعم نی عبداللہ بن عتیک کو ابورافع یہودی کی قتل کیواسطی بہیجا اوس نے
اوسی قتل کیا ہنگام مراجعت اوس کا پانو اوچہلکر ٹوٹ گیا جب وہ حضرت کی خدمت
مین آیا حضرت نے فرمایا کہ پانو دراز کر اوسنی دراز کیا حضرت نے دست معجز نما

اوسپر پھیرا اوسی وقت وہ اچھا ہو گیا **معجزہ** عروہ بن زبیر سے روایت ہی کہ وہ کہتا ہی کہ مکہ مین
ایک عورت تہی زہرہ نام وہ مسلمان ہوئی بعد اسلام کی اوسکی آنکھین نابینا ہوگئین کفار کہنے
لگے کہ لات وعزی نے اسی اندہا کردیا ہے یہہ سنکر حضرت نے دست مبارک اپنا اوسکی آنکھون پر
پھیرا اوسیوقت آنکھین اوسکی روشن ہوگئین **معجزہ** ابن شہر اشوب سے روایت ہی کہ حضرت خدیجہ
رضی اللہ عنہا کی پاس ایک عورت نابینا تہی حضرت رسالت پناہ نے اوسے دیکھکر فرمایا کہ آنکھین
تیری روشن ہوجائینگے اوسیوقت اوسکی آنکھین روشن ہوگئین **معجزہ** راوندی نے عثمان بن
حیدر سے روایت کی ہی کہ ایک نابینا حضرت کی خدمت مین آیا اور اپنی حال کی شکایت کی حضرت نے
اوسکو ایک دعا تعلیم فرمائی کہ نماز پڑہکر یہ دعا پڑہ پس اوسیوقت اوس نے وضو کیا اور نماز پڑہی
اور وہ دعا پڑہی عثمان کہتا ہے کہ مین اوس مجلس مین بیٹھتا ہے تھا کہ وہ شخص بینا ہوگیا
صحیح وسالم اپنے گھر گیا گویا کبھی اندہا ہی نہ تھا **معجزہ** کتاب بصایر مین حضرت امام جعفر صادق علیہ
السلام سے روایت ہی کہ وہ فرماتے ہین کہ ایک مرد نابینا حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین
آیا اور اوس نے عرض کی کہ یا حضرت دعا کیجئے کہ میری آنکھین روشن ہوجائین حضرت نے دعا کی
اوسیوقت اوسکی آنکھین روشن ہوگئین اسیطرح ایک اور نابینا حضرت کی خدمت مین آیا اور
اوس نے بہی استدعا کی اوسکو حضرت نے جواب دیا کہ تو بینا ہونیکو اچھا جانتا
ہے یا بہشت کو اوس نے عرض کہ یا حضرت بدلہ نابینا ہونے کا کیا بہشت ہی حضرت نے فرمایا کہ خدائے تعالے
اس سے کریم تر ہے کہ بندہ کو اپنی علت کوری مین مبتلا کرے اور بدلہ اوس کا اوسے بہشت نہ دے
معجزہ کتاب خرایج مین منقول ہے کہ ایک شخص کے اعضا علت جذام سے گر پڑے تہی اوس نے آکر
حضرت سے شکایت کی حضرت نے قدح آب طلب کیا اور آب دہن مبارک اوس مین ڈالدیا اور فرمایا
کہ یہہ پانی سب اعضا پر مل اوس نے وہ پانی تمام بدن پر مل لیا اوسیوقت اوس کے اعضا درست ہوگئے
معجزہ راوندی وغیرہ نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسالت پناہ صلعم حجۃ الوداع
کو تشریف لیچلی تو حضرت وادی روحا مین پہونچی وہان ایک عورت ایک لڑکی کو کندہی پر ڈالے ہوئے
لائی اور اس نے عرض کی کہ یا حضرت جبسے یہ پیدا ہوئی ہے بیہوش و مصروع ہے حضرت نے اوس لڑکی کی منہ مین آب دہان مبارک ڈالا اوسیوقت
وہ اچھا ہوگیا بعد اسکی حضرت نے ارادہ قضاء حاجت کا کیا مگر اوس وادی مین ایسی جگہہ نہ تہی کہ حضرت لوگون سے نہان ہوجاتے دور سے

کہ تو ان درختہای خرماکی پاس جا اور ان پتہرونکی پاس جا اور کہہ کہ رسول اللہ صلعم فرماتی ہین کہ تم یہان کسی
ایک جا ہوجاؤ اور پتہر ایکجا ہوکر بلند ہوجائین راوی کہتا ہے کہ جسوقت مینی جاکر یہہ پیغام حضرتکا
دیا اوسیوقت وہ درخت ایک جگہہ ہوگئی اور پتہرونکی ایک دیوار بنگئی حضرتنے اون درختونکی
پیچھے قضای حاجت کی بعد انفراغ کی حضرتنے اونسی فرمایا کہ اپنی جگہہ چلی جاؤ اوسیوقت وہ
درخت اور پتہر اپنی اپنی جگہہ چلیگئے **معجزہ** بطریق عامہ روایت ہے کہ حبیب بن فدیک کی
باپ کی آنکہونمین پہلی پڑگئی تہی اور وہ بالکل نابینا ہوگیا تہا حضرت رسالت پناہ صلعم نے
اونکی آنکہون پر دم کیا اوسیوقت اوسکی آنکہین اچہی ہوگئین راوی کہتا ہی کہ اسّی برس کی
عمر مین مینی اوسی سوئی پروتی ہوئی دیکہا **معجزہ** بطریق عامہ روایت ہے کہ محمد بن حاطب کے ہاتہہ
لڑکپن مین ہانڈی اولٹ پڑی اور ہاتہہ جل گیا جناب رسالت پناہ صلعم نے اوسپر دست مبارک
پہیرا اور آب دہن معجز نشان لگایا فوراً اچہا ہوگیا **معجزہ** اسیطرح روایت ہے کہ شرحبیل جعفی کی
ہتیلی مین ایک ایسا غدود تہا کہ بسبب اوسکی وہ تلوار پکڑ نہ سکتا تہا نہ گہوڑے کی باگ تہام سکتا تہا
اونسی اوس غدود کا حال حضرتکی خدمتمین بیان کیا حضرتنے اپنی ہتیلی کو اوس غدود پر
جماکی زور کیا اوسیوقت وہ غدود جاتا رہا اور نشان تک باقی نرہا **معجزہ** اسیطرح روایت ہے
کہ عبد اللہ بن انیس کے سر مین چوٹ آئی حضرتنے آب دہن مبارک لگا دیا اوسیوقت وہ
چوٹ اچہی ہوگئی **معجزہ** روایت ہی کہ حبیب بن یساف کے جنگ بدر مین درمیان دونو
گروہونکی تلوار لگی اور زخم ایسا کاری آیا کہ ایکجانب بدن کے لٹک پڑی حضرتنے اوسیوقت
اوسکی بدنکو ملایا اور اوسپر دم کیا اوسیوقت اچہا ہوگیا اور یہہ معجزہ عین جنگ مین واقع ہوا
کہ پہر حبیب نے اپنی قاتل کو قتل کیا **معجزہ** ابو القاسم نی معاویہ بن حکم سی روایت کی ہے
کہ وہ کہتا ہی کہ ہم حضرت رسالت پناہ صلعم کی ہمراہ غزوہ خندق مین تہی ایکدفعہ میرے بہائی علی
بن الحکم نی گہوڑا اپنا خندق مین اوتارا دیوار خندق سی اوسکی پانوکو صدمہ پہونچا وہ حضرتکی
خدمتمین حاضر ہوا ہنوز وہ گہوڑے سے نہین اوترا تہا کہ حضرتنے اپنا دست مبارک اوسکی
چوٹ پر پہیرا اور فرمایا بسم اللہ فوراً وہ چوٹ اچہی ہوگئی اور درد جاتا رہا **معجزہ** ابن عباس
سے روایت ہے کہ ایک عورت جناب رسالت پناہ صلعم کی حضور مین اپنی لڑکی کو لائی کہ اوسکی جنون تہا

حضرت نے اوسکی سینہ پر ہاتھ پہیرا اوسیوقت اوسنی زور سے قی کی اور اسکے پیٹ مین سے ایک چیز سیاہ کتے کی
پلے کی مانند نکلی اور وہ اچھا ہو گیا **معجزہ** راوندی وغیرہ نے روایت کی ہی کہ ایکدفعہ حضرت
ابو طالب بیمار ہوئے تو حضرت رسالت پناہ صلعم اونکی عیادت کیواسطے تشریف لیگئے حضرت ابو طالب نے
جناب مقدس نبوی سے کہا کہ برادر زادی اپنے پروردگار سے دعا کر کہ مجھی صحت بخشے حضرت نے اوسوقت
دعا کی کہ یا خدا میرے عم کو شفا دے حضرت کے دعا کرتی ہی حضرت ابو طالب اوٹھہ کہڑی ہو گئے گویا بند
مین سے رہا ہو گئی **معجزہ** اسیطرح ایکدفعہ جناب امیر علیہ السلم بہت بیمار ہوئے آپنے فرمایا کہ یا اللہ
اگر میری اجل آگئی ہی تو آجائی تا مین اس بیماری کی تکلیف سے نجات پاؤن اور اگر اجل نہین آئی
تو مجھے شفا دے اور جو امتحان کے لئی یہہ بیماری ہے تو مجھے صبر دے حضرت نے جو یہہ سُنا دعا کی اور فرمایا کہ ای پروردگار
علی کو شفا دے اوسیوقت حضرت امیر علیہ السلم اچھی ہو گئی اور جناب امیر فرماتی ہین کہ پہر کبہی مجھے درد
نہین ہوا **معجزہ** خاصہ و عامہ سے روایت ہے کہ پہلی اس سے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم
مدینہ مین ہجرت کرین بیماری اور کثرت طاعون سب شہرون سے اوسمین زیادہ تہی جب حضرت نے
مدینہ مین نزول اجلال فرمایا تو دعا کی کہ بار خدایا محبوب کر میرے نسبت مدینہ جیسا محبوب کیا تہا
مکہ کو اور ہوا اسکی صحیح کر اور بیماری یہانکی جحفہ مین منتقل کر پس ببرکت دعائے حضرت مدینہ کی
سب شہرون سے بہتر آب و ہوا ہو گئی اور بیماری بالکل جاتی رہی اور طاعون نے جحفہ کو خالی
کر دیا **معجزہ** راوندی نے روایت کی ہی کہ ابیض بن حمال نی کہا کہ میری مُنہہ پہ سفید داغ
ہو گئی تہی مینی جا کر حضرت سے اسی عرض کی کہ یا حضرت میرے واسطی دعا کیجی اوسوقت
حضرت نے دست مبارک میرے مُنہہ پر پہیرا فوراً وہ داغ جاتی رہی گویا تہی ہی نہین **معجزہ**
شیخ طبرسی وغیرہ نے روایت کی ہی کہ ایوب ایک نے گان عرب مین سے تہا اوسکو علت
استسقے کی ہو گئی تہی اوسنی لبید بن ربیعہ کو معہ تحفہ حضرت کی خدمت مین بہیجا جب وہ حضرت کی خدمت مین پہنچا
تو حضرت نے تحفہ اوسکا رد کیا اور فرمایا کہ مین مشرک کا تحفہ نہین لیتا بعد اسکے لبید نے اوسکی بیماری کا
حال بیان کیا حضرت نے تہوڑی سی خاک اوٹہا کر آب دہان مبارک اوسپر ڈالا اور فرمایا کہ اسی پانی میں
ڈالکر اوسی پلا دینا لبید نے وہ خاک لے تو لی مگر جانا کہ یہہ حضرت نے استہزا کیا ہی جب وہ آیا
تو وہ خاک ایوب کو پلا دی اوسیوقت وہ اچھا ہو گیا **معجزہ** ابن شہر آشوب نے جابر رضی اللہ عنہ

روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہی کہ مین ایک دفعہ بیمار ہوا اور بیہوشی مجھپر طاری ہوئی حضرت رسالت پناہ صلعم
میری عیادت کو تشریف لائے اور میرا یہ حال دیکھکر جس پانی سے کہ حضرت نے دست مبارک دہویا تھا
وہ میرے پر چھڑک دیا اوسیوقت مین ہوش مین آگیا اور اچھا ہوگیا **معجزہ** ابن شہر آشوب نے روایت
کی ہی کہ طفیل بن عامری یا حسان بن عمرو کو مرض خورہ عارض ہوا حضرت نے رسالت پناہ صلعم سی اوسنے
شفا کیواسطی عرض کی حضرت نے انکے وآب طلب کیا اور آب دہان مبارک اوس مین ڈالدیا اور فرمایا کہ اس پانی سی غسل کراو
اوسنے غسل کیا اوسیوقت اچھا ہوگیا **معجزہ** اسیطرح عبد اللہ بن انس کو ایک عارضہ ہوا حضرت نے دست مبارک
سے اوسی مس کیا اوسیوقت وہ جاتا رہا **معجزہ** ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ عامر بروز فتح مکہ اپنے
پسر کو کہ وہ بیمار تھا حضرت رسول اللہ صلعم کی خدمت مین لایا اور عرض کی کہ یا حضرت اسکا تالو اوٹھا
دیجیے آپنے فرمایا کچھہ حاجت نہین اور اوس لڑکے کو آپنے لے لیا اور آب دہان مبارک اوسکی منہ مین ڈالدیا
وہ اندروی خواہش نکل گیا حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی اسی آب فراوان بخشیگا پس حضرت کی دعا نے
یہ اثر کیا کہ جس زمین پر وہ قدم رکھتا تھا پانی اوسمین سے نکل آتا تھا مزارع اور قنوات اوسکی مشہور
ہین **معجزہ** روایت ہی کہ جنگ احد مین جناب امیر المومنین علیہ السلام کی چالیس زخم لگے
تھے حضرت نے آب دہان مبارک اوپر لگا دیا اوسیوقت سب کے سب اچھے ہو گئے گویا لگے ہی نہ تھے

بیان معجزات اجابت دعای حضرت صلی اللہ

ابن شہر اشوب نے روایت کی ہے کہ جناب رسالت پناہ کی ہنگام طفولیت مین مکہ مین قحط پڑا بعض کفار
قریش نے لات وعزی سے طلب دعا کی کہ پس ورقہ بن نوفل نے کہا کہ ای گروہ قریش حق سی کیون
دور ہوتے ہو تمہارے پاس بقیہ ابراہیم موجود ہے یعنی ابو طالب یہ سنکر سب نے حضرت ابو طالب
کو طلب باران مین اپنا شفیع گردانا پس حضرت ابو طالب نے ہمراہ جناب مقدس نبوی
تشریف لے گئے اور پشت مبارک کا کعبہ پر تکیہ کیا اور دست دعا آسمان کی طرف بلند کیا
اوسیوقت ابر پیدا ہوا اور مینہ برسنا شروع ہوا اور یہانتک برسا کہ قحط رفع ہوا
معجزہ شیخ طوسی نے اسطرح روایت کی ہے کہ جنگ حدیبیہ مین اصحاب جناب رسالت پناہ
صلعم کو تشنگی ہوئی اور صحابہ نے حضرت سی عرض کی حضرت نے دعا کی اوسیوقت ابر اٹھا اور

اور ابر اسقدر برسا کہ سب سیراب ہوگئی معجزہ راوندی نے بعض صحابہ سے روایت کی ہے کہ ایکدن حضرت
تشریف رکہتے تہی کہ یکایک ہمنی دیکہا اوٹہکر تشریف لیگئی اور وہان جاکر دست مبارک دراز کی
جیسے کوئی کسی سے مصافحہ کرتا ہے بعد اسکے تشریف لے آئی اور ہمارے پاس رونق بخش ہوے ہمنی عرض کی یا حضرت
باتین تو ہمنی سنین مگر کسیکو دیکہا نہین یہہ کیا اسرار تہا حضرت نے فرمایا یہہ اسماعیل فرشتہ باران تہا
خدا تعالی سی اجازت لیکے میری ملاقات کیواسطی آیا تہا مینی اوس سے پوچہا کہ مینہہ یہان کب برسیگا اسنی کہا
کہ فلان ماہ فلان روز بارش ہوگی راوی کہتا ہی کہ جب وہ روز ہوا ہمنی نماز صبح پڑہی کچہہ آثار برسنی کی
نہ معلوم ہوئی جب ہم نماز عصر پڑہ چکی تو ابر ظاہر ہوا اور بہت برسا مین ہنسا حضرت نے فرمایا کیون ہنستا ہے
مینی عرض کی کہ وعدہ فرشتہ کا ظاہر ہوا حضرت نے فرمایا یہہ سو رلکہتی ہو تا سبب مزید ظہور حق ہو
معجزہ راوندی روایت کرتا ہی کہ جنگ تبوک مین بسبب نہونے پانی کی لوگ تشنہ ہوئے تو حضرت رسالت
صلعم سے عرض کی کہ یا حضرت دعا کیجیے حضرت نے دعا کی پس اوسیوقت ابر آیا اور اسقدر برسا کہ رود خانے
جاری ہوگئی بعض منافق کہنی لگی کہ یہہ ابر ہنگام سبب نظرات کواکب کے تہا معجزہ راوندی
نے روایت کی ہی کہ ایک شخص کے سر کے بال موضع سجود پر آگرتی تہی حضرت سرورکائنات صلعم نے اوسکے
حق مین دعا کی کہ اے خداوند اسکے سر کو قبیح کر اوسیوقت اوسکی سر کے بال تمام گر پڑی معجزہ راوندی سے روایت ہے
کہ مادر انس نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم انس آپکا خادم ہے اسکے واسطے دعا کیجیے جو کہ
وہ دین و دیانت قابل سعادت آخرت کے تہا حضرت نے دعا کی کہ یا خدا مال و اولاد انس کے زیادہ کر پس حضرت
کی برکت دعا سے اسقدر اوسکے فرزند ہوے کہ ایک طاعون مین سو فرزند اوسکے مری معجزہ راوندی نے عمرو سے
روایت کی ہی کہ حضرت نے ایک شخص کو دیکہا کہ دست چپ سے وہ طعام کہاتا تہا حضرت نے اوسی فرمایا کہ
کہانا دست راست سے کہا اوسنی کہا کہ مین اس ہاتہہ سے نہین کہا سکتا اور یہہ اوسنی جہوٹ کہا تہا
حضرت نے فرمایا نہ کہا سکتا ہوگا بعد اسکے ہرچند وہ چاہتا تہا کہ دست راست اپنا منہہ تک پہونچائے
مگر نہ پہونچ سکتا تہا اور طرف جاتا تہا معجزہ راوندی وغیرہ نے عمر بن اخطب سے روایت کی ہی کہ وہ
کہتا ہی کہ ایک دفعہ جناب رسالت پناہ صلعم نے پانی مجہسے طلب کیا مینی پانی حاضر کیا اور ایک بال پانی مین
پڑا تہا اوسی نکال ڈالا حضرت نے دو دفعہ فرمایا کہ پروردگار حسن و جمال اسکو عنایت کر ایک شخص
کہتا ہی کہ مینی عمرو کو دیکہا جبکہ عمر اوسکی ترانوی برس کی تہی مگر ایک بال سفید سر مین اسکی ظاہر

نہ ہوا تھا معجزہ سید مرتضی نے ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی نابغہ جعدی نے حضرت کی مدح مین شعر پڑھے
اوسمین ایک یہ شعر تھا کہ مضمون اوسکا یہہ ہے کہ مین آسمان پر گیا اور امید ہے کہ بالاتر اس سے جاؤن
حضرت نے فرمایا کہ آسمان کے اوپر تجھی کس چیز کا گمان ہے اوسنے عرض کی بہشت کا حضرت نے فرمایا خوب کہا
تو نے اللہ تعالی تیرا منہہ ہنسا رکھے راوی کہتا ہے کہ مینے اوسے دیکھا کہ جب اوسکی عمر ایکسو بیس ۱۲۰ برس کی ہو چکی
تھی اور تمام بدن پر شکنج ہو گیا تھا مگر دانت اوسکی نہایت سفید و لمعان تھے اور بعض روایت مین ہے
کہ جب اوسکی دانت گر پڑتی تھی اوس سے بہتر نکل آتی تہی معجزہ راوندی نے روایت کی ہے کہ ایک عورت
حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور اوسنے عرض کی کہ مین اپنی شوہر کو دشمن رکہتی ہون
حضرت نے اوسکی شوہر کو بلایا اور اوسکی واسطے دعا کی اور پیشانی دونونکی آپسمین ملا کر فرمایا کہ ایخدا
الفت دے درمیان ان دونو کے بعد اسکے وہ عورت کہتی تھی کہ اب میرے نزدیک کوئی محبوب تر شوہر سے نہین ہے
معجزہ راوندی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ عمرو بن الحمق خزاعی نے حضرت رسولخدا صلعم کو پانی دیا تہا
حضرت نے اوسی دعا دی کہ ایخدا اوسکو جوانی سے بہرہ مند کر اسی ۸۰ برس کی عمر ہوئی اور ایک بال سفید
اوسکی محاسن مین نہ تہا معجزہ عطا سے روایت ہے کہ ثابت بن زید کو مینے دیکہا کہ میان سر مین اوسکی
سیاہ بال تہی اور تمام سر و ریش مین اوسکی سفید بال تہی مینے اوس سے کہا کہ عجب بات ہے کہ میان
سر تو تیرا سیاہ ہے اور سب تمام بال سفید ہین اوسنے کہا سبب یہہ ہے کہ لڑکپن مین مین لڑکون سے
کہیل رہا تہا کہ حضرت رسالت پناہ صلعم میرے سامنے سے گذرے مینے حضرت کو سلام کیا آپنے فرمایا
کہ تو کون ہے مینے عرض کی کہ مین ثابت برادرزادہ نمر بن قاسط کا ہون پس حضرت نے میری
سر پر دست شفقت پہیرا اور دعا برکت دی بسبب برکت مس کرنے دست مبارک آنحضرت
یہان بال سفید نہین نکلے معجزہ راوندی نے فضل بن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تہی
کہ ایک شخص حضرت کی خدمت مین آیا اور اوسنے عرض کی کہ مین بخیل و ترسناک و بسیار
ہون آپ دعا فرمائین کہ یہہ صفتین مجھسے دور ہو جائین حضرت نے دعا کی وہ سب ان سے
اوس سے زیادہ بخشندہ تر و شجاع تر و کمخواب تر کوئی معلوم نہوتا تہا معجزہ راوندی نے روایت
کی ہے کہ جناب رسالت پناہ صلعم نے ایک یہودی سے کچھہ قرض منگایا تہا اوسنے بہیجدیا
اوسی دعا دی کہ ایخدا اوسکو جمال اوسکا دایم رکہنا راوی کہتا ہے کہ اسی برس کا وہ ہو گیا تہا

اور ایک بال سفید اوسکی تہ نکلا تھا معجزہ راوندی نے انس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا تھے کہ ایکدن
جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اس در سے وہ داخل ہوگا جو بہترین اوصیا ہے اور قدر اوسکی نزدیک پیغمبرون کے سب سے
زیادہ ہے پس اوسیوقت جناب امیر تشریف لائے حضرت نے جناب امیر کو دیکھکر فرمایا کہ اے خداوند اس سے
انس کو کرامت کر بعد اسکے جناب امیر علیہ السلام کو سر اوپر رحمت کے ہاتھ نہ پایا تا داخل رحمت الٰہی ہوجائے
معجزہ ابن شہر آشوب سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے نامہ اپنا قبیلہ بنی حارثہ کو بہیجا اور طرف اسلام کے
دعوت کی اونہون نے حضرت کا نامہ دہو ڈالا اور کاغذ کو اپنی ڈول کی سوراخ مین رکہدیا حضرت نے
یہہ سنکر اونکو نفرین کی کہ اے بارخدا عقل انکی سلب کر بعد اس دعا کی وہ اسقدر کم عقل ہوئی کہ
قلت عقل و تدبیر مین عرب مین ضرب المثل ہین معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایکدفعہ
جناب مقدس نبوی اذیت قریش سے دلگیر ہوکر عرفات کیطرف تشریف لیگئی وہان چند شتر
ابو ثروان کے چرتی تہی جب وہ ملعون آیا اور حضرتکو دیکہا آپ سے پوچہا کہ تو کون ہے حضرت نے فرمایا مین ہون
محمد رسول اللہ صلعم اوس ملعون نے کہا کہ تو یہان سے جا یعنی جس شتر زمین تو ہوا اونکی کیا قدر اوسوقت
حضرت نے اوسکو نفرین کی اور فرمایا کہ ایخداوند اسکی عمر اندوہ و تعب مین طولانی کر راوی
کہتا ہی کہ دیکہا مینی کہ وہ بدترین حال مین گرفتار تہا اور فرط رنج و الم سے سیر ہوگیا تہا اور آرزوی مرگ
کرتا تہا اور مرتا نہ تہا لوگ کہتی تہی کہ اثر نفرین جناب رسالت پناہ صلعم ہے معجزہ وہی راوی
روایت کرتا ہی کہ جناب رسولخدا صلعم نے درباب اسیران ہوازن اصحابون سے مشورت کی
اس امر کی کہ ان اسیرونکو واپس دینا چاہتی سب نے حضرت کا فرمانا قبول کیا مگر ایک شخص نے
منظور نکیا اور سنی اپنا حصہ طلب کیا حضرت نے دعا کی خداوندا اسکا بہرہ حبس کر پس جسوقت
وہ اپنا حصہ جدا کرنیکو آیا تو دختران باکرہ و پسران سالمہ سی گذر گیا اور ایک پیر زال کو دیکہکر
کہا اسی لونگا کہ یہہ کسی قبیلہ کی بادرہوگی وہ بہت سا زر اسکی رہائی مین مجہی دینگی جب وہ اوسکو
لیگیا تو وہ عورت بقدر نکلی اور کسینے اوسی رہا نکیا اور اوسی خورد و پوش اوسکے ذمہ رہا +
معجزہ خاصہ عقاقمہ نے روایت کی ہی کہ بادشاہ فرنگ نی حضرت رسول اللہ صلعم کے نامہ کی تعظیم کی
اور بادشاہ عجم نی حضرت کا نامہ پہاڑ ڈالا بقول نظامی فرد دریدن نامہ گردن شکن را
نہ نامہ بلکہ نام خویشتن را + پس حضرت نے اوسکو نفرین کی چنانچہ جلد اوسکا ملک جاتا رہا

قبضۂ اسلام مین آیا اور فرزند اوسکا اسیر مسلمان ہو گیا اور شاہ فرنگ کو حضرت نے دعا کی ملک اوسکا
پائندہ رہا **معجزہ** وہی راوی جعفر بن نطور سے روایت کرتا ہی کہ وہ کہتا ہی کہ مین حضرت رسالت پناہ
صلعم کیخدمت مین ہنگام جنگ تبوک حاضر تھا یکایک تازیانہ حضرت کے دست مبارک سے گر پڑا مینے
گھوڑے سے اوترکر تازیانہ حضرت کو اوٹھا کر دیدیا حضرت نے فرمایا کہ خدا عمر تیری دراز کرے مروی ہے کہ ایک سو
بیس برس تک وہ زندہ رہا **معجزہ** اوسی راوی سے روایت ہے کہ ایکدفعہ جناب رسالت پناہ صلعم عبد اللہ
بن جعفر طیار کے سامنے گذرے اور وہ لڑکون مین کھیل رہے تھے اور مٹی کا گھر بنا رہے تھے حضرت نے
فرمایا کہ یہہ گھر کیا کریگا اونسے عرض کی فروخت کرونگا حضرت نے فرمایا فروخت کرکے کیا کریگا اونھون نے
کہا رطب خریدونگا اور کھاونگا حضرت نے دعا دی کہ خدا وندا اسکے ہاتھہ مین برکت دے اور سودا
اسکا سودمند کر بسبب برکت دعا ے حضرت سے یہہ عالم ہوا کہ جو چیز اونھون نے خریدی اوسمین فائدہ عظیم
ہوا اور اسقدر مالدار و جواد ہوئے کہ جود و بخشش مین مثل ہو گئے یہانتک کہ اہل مدینہ جو قرض
لیتے تھے تو وعدہ کرتے تھے کہ ہنگام عطا عبد اللہ بن جعفر کے ہم ادا کرینگے **معجزہ** روایت ہے کہ ابو ہریرہ
ایک مشت خرما لایا اور اوسنے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا ے برکت کیجیے حضرت رسولخدا صلعم فرمایا
کہ ان خرمونکو کیسہ مین رکھہ لے اور جسقدر چاہے نکال لے پس اوسنے بہت سے خرچ کیے مگر وہ کم نہوے ٭
معجزہ اسیطرح روایت ہے کہ سلمان رضی اللہ عنہ بہت قرضدار ہو گئے تھے حضرت نے تھوڑے سے طلا
اونکو دی کہ عشر عشیر بھی اوس قرض کی نتھی مگر اعجاز حضرت سے تمام قرض اونکا ادا ہو گیا ٭
معجزہ راوندی نے انس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہے کہ مین حضرت رسولخدا صلعم کی ہمراہ بازار مین
گیا اور میرے پاس دس درہم تھے حضرت چاہتے تھے کہ اوس دس درہم کی عبا خریدین اثنا ے راہ
مین حضرت نے ایک کنیز کو دیکھا کہ وہ رو رہی ہے حضرت نے اوس سے وجہ گریہ استفسار فرمائی اوسنے
عرض کی کہ اثنا ے راہ مردم مین میری پاس سے دس درہم جاتے رہے اب مین اپنی مالک کے ڈرسے
گھر نہین جا سکتی حضرت نے مجھسے فرمایا کہ دس درہم اسکو دیدے وہ مینے دیدیے پس جب حضرت
بازار مین تشریف لیگئے تو ایک عبا دس درہم کو خریدی اور مجھسے فرمایا کہ قیمت اسکی دیدے
مینے جو کیسہ کھولا تو وہ دس درہم موجود تھے **معجزہ** روایت ہی کہ ام سریک ایک مشک روغن کی
بھرکے حضرت رسالت پناہ صلعم کے واسطے لائی حضرت نے فرمایا کہ مشک خالی کرکے دیدو وہ مشک لیکر

جو گھر مین گئے تو دیکھا کہ مشک روغن سے بھری ہوئی ہے اور مدت تک اوسنی اوسمین سے روغن کہایا اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت اوسکی خیمہ مین تشریف لیگئی تہی اوسنی حضرت کے ضیافت کی اور مشک روغن کی لائی دیکھا روغن نہ نکلا حضرت نے اپنی دست معجز نما مین لیکر جو اوسی ملا وہ مشک پر از روغن ہوگئی پہر مدت تک اوسمین سے وہ نکالا کی **معجزہ** روایت ہی کہ ایک لڑکے کی سر پر حضرت سرور کائنات نے اپنی دست مبارک پہیرا اور فرمایا کہ تو ایک قرن زندہ رہیگا پس وہ لڑکا سو برس تک زندہ رہا **معجزہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہی کہ میری ما بہت مشرکہ تہی اور جب مین اوسنے اسلام کیواسطے کہتا تو وہ حضرتکو بُرا کہا کرتی تہی مین ایکدن حضرتکی خدمت مین گیا اور یہہ حال بیان کیا حضرت نے دعا کی کہ یا اللہ ہدایت کر ابو ہریرہ کی ماکو پس ابو ہریرہ کہتا ہی کہ مین واپس گہر آیا تو دروازہ بند تہا ماں نے جو میری آواز پا سُنی کہا وہین ٹہر ارہ یہہ کہا اور اوٹہکر غسل کیا اور کلمہ شہادت پڑہکر اسلام لائی سبحان اللہ یہہ حضرتکی دعا کی سریع التاثیری ہے کہ ایسی منافقہ ایسی جلدی ایمان لی آئی **معجزہ** بطریق علامہ بیہقی سے روایت ہے کہ جناب سرورکائنات صلعم نے حنظلہ بن خدیم کے سر پر دست مبارک رکہا اور اوسکے حق مین دعا برکت کی سو یہہ حال ہوا کہ جس کسی آدمی کی منہہ پر ورم ہوتا یا بکری کے تہنون پر ورم ہوتا اور وہ ورم والا محل کو حنظلہ کے سر مین موضع مس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لگا دیتا تو اوسیوقت وہ ورم جاتا رہتا تہا **معجزہ** طبرانی نی روایت کی ہی کہ عابد بن عمرو جنگ حنین مین زخمی ہو جناب رسالت پناہ صلعم نے اونکی پیشانی سے خون صاف کیا اور حق مین اونکی دعا کی سو اونکی پیشانی آپکے دست مبارک کی اثر کسی روشن ہوگئی اور ہمیشہ اوتنی جگہہ روشن رہی **معجزہ** بیہقی نی عمرو بن ثعلبہ جہنی سی روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہے کہ مینی حضرت رسالت پناہ صلعم سے سیالہ مین ملاقات کی اور مسلمان ہوا آپنے میری منہہ پر ہاتہہ پہیرا سو اوسکا یہہ حال ہوا کہ وہ سو برس کا ہوکر مرا مگر جن جگہہ آپنے سر و رو پر دست مبارک پہیرا تہا وہان کے بال سفید نہوئی **معجزہ** کتاب استیعاب مین روایت ہے کہ ایکدفعہ حضرت رسالت پناہ صلعم کہانا نوش فرماتی تہی کہ اوسوقت زینب بنت ام سلمہ آئین آپنے اونکی منہہ پر بطریق مزاح پانی پہینکا اوسیوقت اونکا چہرہ ایسا روشن ہوگیا کہ منہہ نظر آتا تہا اور ہمیشہ جمال اونکا ویسا ہی رہا ہر چند پیر سال ہوگئین تہین مگر رونق جوانی موجود تہی سبحان اللہ بطریق مزاح جب یہہ حال ہو تو ارادہ کا تو کیا ذکر ہی **معجزہ** جریر

بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے مجھے اسواسطے خراب کرنے بتخانہ ذی الخلصہ کے فرمایا اور میرا
یہہ حال تہا کہ مین گھوڑے پر بیٹھہ نہ سکتا تہا سواری مین اکثر گر پڑتا تہا مینے یہہ حال حضرت سے
عرض کیا حضرت نے یہہ سنکر میری سینہ پر ہاتھہ پہیرا اور دعا کی کہ یا اللہ اسے ثابت رکہہ پس اوس دن سے
مین کبہی گھوڑے سے نگرا اور بعد اسکے ڈیڑہ سو سوار لیکر اوس بتخانہ کو توڑ ڈالا **معجزہ** عبد اللہ بن عمر و سے
روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم جنگ بدر مین تین سو پندرہ آدمی کی ہمراہ نکلے اور آپ نے
دعا کی کہ یا اللہ یہہ لوگ ننگے پانو ہین انکو سواری دے اور یہہ لوگ ننگے بدن ہین انکو کپڑا دے اور یہہ
لوگ گرسنہ ہین انکا پیٹ بہر سو برکت دعا جناب سرور کائنات سے اللہ تعالی نے فتح دی اور جب وہان سے
پہری تو کوئی آدمی ایسا نتہا جسکے پاس ایک اونٹ یا دو اونٹ نہون اور سبہون نے لباس و طعام
خاطر خواہ پایا بعض روایت مین پندرہ سو آدمی بہی ہین **معجزہ** ابو امامہ سے روایت ہے کہ ایکدفعہ جناب
رسول خدا صلعم کہانا تناول فرمارہے تہی کہ ایک لڑکی آئی اور اوسنے کہانا طلب کیا حضرت اپنے آگے سے
دینے لگے اوسنے عرض کی کہ مین آپکے منہہ کا کہانا مانگتی ہون حضرت نے دہان مبارک کا کہانا اوسے دیا
اور وہ کہا گئی وہ لڑکی پہلی بہت بیحیا تہی پہر ایسی حیا والی ہوئی کہ مدینہ مین اوس سے زیادہ حیا والی
عورت کوئی نتہی یہہ برکت پس خوردہ حضرت سے ظہور مین آئی **معجزہ** بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب
رسول اللہ صلعم نے عبد الرحمن بن عوف کیلیے دعا کی کہ اللہ تعالی اسکی مال مین برکت دے پس عبد الرحمن
کہتا ہی کہ مین اگر پتہر اوٹہاتا تہا تو مجھے توقع ہوتی تہی کہ سونا ملیگا اور برکت دعا حضرت سے وہ بقدر
مالدار ہوا کہ بعد انتقال کی پہاوڑون سے سونا کہود کر اونکی وارثون مین تقسیم ہوا تہا اور کہودنے والے
کہودتے کہودتے تہک گئی تہی عبد الرحمن نے ہنگام وفات چار ازواجون مین سے ایک زوجہ کو طلاق
دی ربع ثمن جو اوسے حسب فرائض پہنچا تہا تو اوسکے ورثا سے بیچ مین اوپر اسی ہزار دینار پر مصالحہ کیا
اور ایک باغ چار لاکہہ روپیہ کی قیمت کا ازواج مطہرات کو دیمرا اور پچاس ہزار دینار
فی سبیل اللہ خرچ کئی غرض لاکہو کہہا روپیہ اوسنے صرف کیے اور یہہ سب برکت دعا حضرت سے تہا
معجزہ اسیطرح ابن عباس کو حضرت نے دعا دی کہ اسکو خدا سمجھہ دے علم دین اور سکہا اسکو تفسیر
سو تفسیر اونکی مشہور ہے **معجزہ** ابو نعیم نے روایت کی ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے مقداد رضی اللہ عنہ کے حق مین دعائی برکت کی پس وہ حضرت کی دعا کی برکت سے مالدار

ہوگئی گو مین چاندی کی اونکی پاس تہین زوجہ مقداد نے بیان کیا کہ مقداد ایکدن قضاے حاجت
کیواسطی باہر گئی تہی وہ بیٹہی ہی تہی کہ ایک چوہا سوراخ مین سے ایک دینار لیکی نکلا اور اونکی سامنے
رکہہ گیا اور اسیطرح اوسنے دینا آیا غرض سترہ دینار لایا مقداد اون سب دیناروںکو حضرتکی خدمت مین
لائی اور حال بیان کیا حضرت نے پوچہا کہ تمنی سوراخ مین تو ہاتہہ نہین ڈالا مقداد نے قسم خدا کی کہائی
کہ مینی ہاتہہ نہین ڈالا یہہ سنکر حضرت نے فرمایا کہ یہہ اللہ تعالی کیطرف سے صدقہ ہی تمہارے واسطی
اللہ اسمین برکت دے پس اوسکی بی بی کہتی ہی کہ اون دیناروں مین سے آخر دینار ختم ہونے نپایا تہا
کہ مینی گوندین چاندی کے مقداد کے گہر مین دیکہین معجزہ روایت ہے کہ حضرت نے عروہ بن الجعد بارقی
کی حق مین دعا کی عروہ قسمیہ کہتا تہا کہ میرا یہہ حال ہوا کہ کناسہ مین جا کہڑا ہوتا تہا اور وہان سے
نہ پہرتا تہا جبتک کہ چالیس ہزار درہم نفع کی حاصل نکر لیتا تہا معجزہ عمران بن حصین سے
روایت ہے کہ وہ کہتا تہا کہ ایکدفعہ مین جناب رسالت پناہ صلعم کی خدمتمین حاضر تہا کہ جناب سیدۃ النساء
العالمین علیہا السلم تشریف لائین اور آپکے سامنی کہڑی ہوئین حضرت نے اونکی طرف دیکہا
کہ بسبب گرسنگی اونکے چہرہ زرد ہو رہے تہے آپنے جناب سیدہ کی سینہ پر ہاتہہ رکہکر فرمایا کہ ای روزی دینی والے
بہوکونکی اور بلند کرنیوالے پستونکی فاطمہ بنت محمد کو بلندی دے یعنی تکلیف انکی دور کر راوی
کہتا ہی کہ اوسیوقت چہرہ حضرت سیدہ کا سرخ ہو گیا اور زردی جاتی رہی راوی کہتا ہی
کہ مین ایکبار حضرت سیدہ کی خدمتمین گیا اونہون نے فرمایا کہ اوس دن سے پہر کبہی مجہی بہوک نے تکلیف
نہین دی معجزہ عبد البرنی ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد سی روایت کی ہی کہ ہم تین بیبیان
عتبہکی تہین مگر عتبہکی بدن مین ایسی خوشبو تہی کہ ہماری خوشبو پر غالب رہتی تہی سبب اسکا
ہمنے پوچہا اوسنی بیان کیا کہ ایکبار مین بیمار ہوا تہا جناب رسولخدا نے اپنا آب دہن مبارک
میری بدن پر دست مبارک سی لگایا تہا فقط یہہ وہ برکت ہی کہ تمام عمر عتبہکی بدنکی خوشبو
نہ گئی معجزہ روایت ہی کہ ایک دفعہ جناب رسولخدا صلعم نے منہہ پر قتادہ بن ملحان کے
مس کیا تہا پس اوسکی مونہہ پر لمعانیت یہانتک آئی کہ دیکہائی دیتا تہا منہہ اوسکا اوسکے منہہ
اندر جیسا دکہائی دیتا آئینہ مین معجزہ اسیطرح مس فرمایا سر عبد الرحمن بن زید کا اور وہ
قصیر القامت تہا اور دعا برکت کی پس وہ سر آمد مردونکا ہوا طول قامت مین حلل [illegible]

بیان معجزات تکثیر طعام کا شیخ طوسی و راوندی وغیرہ جماعہ کثیرہ صحابہ سے روایت کی ہے کہ جنگ
تبوک مین اتفاقہ ہوا کہ آدمی گرسنگی سے مرنے لگے اور چاہا کہ اونٹ اپنی حلال کر کی کہائین حضرت
مقدس نبوی نی یہہ خبر سنکر ارشاد فرمایا کہ ندا دو کہ جسکے پاس کچہہ طعام ہو وہ حاضر کری پس کوئی ایک مٹہی
کوئی نیم مد لایا یہانتک کہ تیس صاع سے زیادہ نہوا اور آدمی چار ہزار جمع ہوگئے اوسوقت حضرت نے دست مبارک
بہنیا اوس طعام قلیل مین رکہا اور فرمایا کہ کوئی پیشدستی نکری اور بغیر خدا کا نام لئی کوئی نوالہ نہ اوٹہائی
پس ایک گروہ آیا حضرت نے فرمایا کہ نام خدا لو اور کہانا لیجاؤ پس اونہون نے بسم اللہ کہکر جسقدر کہانا
لی لیا اسیطرح فوج فوج لوگ آتی تہی اور طعام ظرفون مین لیجاتی تہی یہانتک کہ سب نے اپنی ظرف
بہر لئی اور کہانا بہت باقی رہگیا **معجزہ** راوندی نے روایت کی ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلعم تین
شب کے مسجد مین تشریف لاتی تہی ایکدفعہ آخر شب آپ تشریف لائے منبر کی پاس فقرا سو رہی تہی
دیکہکر حضرت نے کنیز کو طلب کیا اور فرمایا کہ کچہہ کہانا باقی ہی تو لا حضرت کا یہہ ارشاد سنکر وہ ایک
سنگین لائی کہ اوسمین قدری طعام تہا پس حضرت نے دس فقیر اوسمین سے بیدار کئی اور فرمایا
تم سب کہاؤ اور نام خدا لو پس اونہون نے کہایا اور سیر ہوگئی بعد اسکے حضرت نے دس فقیرونکو
اوٹہایا اونہون نے بہی کہایا اور سیر ہوگئی یہانتک کہ جسقدر وہان فقیر تہی سب نے کہایا اور
دیگ مین طعام باقی تہا پہر حضرت نے کنیز سی فرمایا کہ اسکو گہر مین عورتون کی واسطی لیجا
معجزہ راوندی وغیرہ نی جناب امیر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ وہ فرماتی ہین کہ مین
ایکدفعہ بازار مین گیا اور ایک درہم کا گوشت اور ایک درہم کا آرد مول لیا اور فاطمہ کے پاس لایا
اور اونہون نے وہ پکایا اور مجہسی کہا کہ اگر میرے پدر بزرگوار کو بلالاؤ تو بہتر ہی پس مین حضرت
رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین گیا تو دیکہا کہ حضرت بسبب شدت گرسنگی پہلو پر خوابیدہ تہی
اور فرماتی تہی کہ پناہ بخدا اس گرسنگی سی پس مینی عرض کی کہ یا حضرت میری پاس کچہہ طعام
حاضر ہوا ہی یہہ سنکر حضرت اوٹہی اور مجہہ پر تکیہ دیکر گہر کیطرف تشریف لیگئی اور فرمایا
کہ ای فاطمہ طعام حاضر کرو پس حضرت فاطمہ علیہا السلام نی کہانا حاضر کیا حضرت نے فرمایا
اسکے کچہہ ڈہانک دو حضرت سیدہ نی اوسپر کپڑا ڈہانک دیا پہر حضرت نے فرمایا کہ ای فاطمہ
ام سلمہ کیواسطی نکالو اور عائشہ کیواسطی نکالو یہانتک کہ سب بیبیون کو بہیجا بعد اسکی

فرمایا کہ اپنے پدر و شوہر کے واسطے نکالو بعد اسکے فرمایا کہ ہمایون کے واسطے بہیجو غرض سب کو بہیجا اور حضرت کی برکت سی اسقدر اور باقی رہا کہ چند روز تک ہمنے کہایا **معجزہ** علی بن ابراہیم وراوندی وغیرہ نے جابر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ جنگ خندق مین مینے حضرت رسالت پناہ صلعم کو دیکہا کہ بسبب گرسنگی کے شکم مبارک پر سنگ باندہ رکہا تہا جابر کہتا ہے کہ حال دیکہکر مین گہر گیا میرے گہر مین ایک گوسپند تہی اور ایک صاع جو پس مینے حضرت کا حال اپنی بی بی سے بیان کیا اوس بکری کو حلال کیا اور حضرت سی آکر عرض کی کہ آج چاشت میری گہر مین فرمایئے گا حضرت نے فرمایا کہ کیا چیز تیرے گہر مین ہے جابر نے عرض کی کہ ایک گوسپند و ایک صاع جو پہر حضرت نے فرمایا کہ کسی کو ساتھ لاؤن یا تنہا آؤن جابر کہتا ہے کہ مین کہہ نہ سکا کہ آپ تنہا تشریف لائین پس مینے عرض کی کہ جسکو آپکے مرضی مقدس ہو اوسکو ہمراہ لایئے اور مینے یہ گمان کیا کہ جناب امیر علیہ السلام کو حضرت ہمراہ لائینگے بعد اوس کے مین نے گہر مین جاکر کہانا تیار کیا اور پہر حضرت کی خدمت مین جاکر عرض کی کہ کہانا تیار ہے حضرت نے سنکر کنارہ خندق پر تشریف لائے اور باواز بلند ندا دی کہ اے گروہ مسلمانان اجابت کرو دعوت جابر کی پس مہاجر و انصار خندق سے باہر آئے اور متوجہ میری گہر کی طرف ہوئی اور راہ مین جو اہل مدینہ ملتا تہا اوسی حضرت فرماتے تہی کہ چل جابر کی دعوت مین پس بقولی سات سو اور بقولے آٹہ سو اور بقولے ہزار آدمی جمع ہوئی اور جابر کہتا ہے کہ یہہ حال دیکہکر مین گہبرایا اور گہر مین جاکر اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت کے ہمراہ گروہ بحساب آیا ہی عورت نے کہا کہ تو نے حضرت سے کہدیا تہا کہ کیا پکا ہے مینی کہا کہ ہان کہدیا ہے اوس نے کہا کہ تو خاطر جمع رکہہ حضرت خوب جانتے ہین پس حضرت معہ ہمراہی گہر مین تشریف لائی اور گہر تنگ تہا حضرت نی دیوار کو فرمایا کہ ٹوٹ جا اوسیوقت دیوار ہٹ گئی اور لوگون کے لیئے جگہہ ہوگئی پس حضرت سر تنور پر تشریف لیگئے اور آب دہان مبارک اوس مین ڈالا پہر دیگ کہولکر اوسکو ملاحظہ کیا بعد اوس کے عورت سی فرمایا کہ ایک ایک نان تنور سے نکالتی جا اور مجہے دیتی جا پس حضرت روٹی لیتے جاتے تہی اور حضرت امیر علیہ السلام اوسی پیالہ مین توڑتے جاتے تہی حضرت نے جابر سے فرمایا کہ دست گوسپند معہ شوربے کے لا اور اوسکی ترید بنا پس وہ ایک دست معہ شوربہ لایا اور روٹی پر ڈالا حضرت نے دس آدمیون کو بلایا اور کہلادیا بعد اوس کے پہر حضرت نے جابر سے فرمایا کہ دست گوسپند لا اوس نے حاضر کیا حضرت نے دس آدمیون کو کہلادیا پہر حضرت نے

جابر سی فرمایا کہ دست گوسپند لا اوسنی عرض کی کہ گوسپند کے دو دست ہوتے ہین سو مین لا چکا اب کہان سی لاؤن حضرت نے فرمایا کہ اگر تو انکار نکرتا اور چپکا چلا جاتا تو سب آدمیون کو دست گوسپند ہی کہلاتا غرض سب حاضرین کو حضرت نے کہلایا اور سب سیر ہو گئی پہر حضرت نے جابر سی فرمایا کہ اب مین اور تو کہائین جابر کہتا ہی کہ مین حاضر لا مینی اور جناب رسالت پناہ صلعم و جناب امیر علیہ السلم نی طعام تناول کیا اور باہر آئی تو اور دیکہا اوسیطرح پر از نان و شوربہ تہا کچہ طعام کم نہوا تہا چند روز تک ہم وہی طعام کہایا **معجزہ** راوندی وغیرہ نی انس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہی کہ ایکدفعہ ابوطلحہ نی حضرت رسالت پناہ صلعم مین آثار گرسنگی دیکہی پس گہر مین جاکر مجہی حضرت کی خدمتمین بہیجا انس کہتا ہی کہ پہلی اس سے کہ مین کچہ عرض کرون حضرت نے فرمایا کہ تجہی ابوطلحہ نے بہیجا ہی مینی عرض کیا کہ ہان یا حضرت پس آپ اوٹہی اور حاضرین سی فرمایا کہ تم بہی چلو سب حضرت کے ہمراہ ہوئی ابوطلحہ نی جو یہہ مجمع آدمیونکا دیکہا ام سلیم سے کہا کہ حضرت معہ گروہ کثیر تشریف لاتے ہین اور ہمین اسقدر طعام نہین رکہتا یہہ گفتگو وہ کر رہا تہا کہ حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ ای ام سلیم لا جو رکہتی ہی پس ام سلیم نے چند نان جو اور قدرے روغن حاضر کیا حضرت نے اوس نان کو اپنی دست معجز نما سی تہرید کیا اور دس دس اصحابہ کو بلاکر کہانا شروع کیا یہانتک کہ سب سیر ہو گئی اور وہ قریب ستر آدمی کی تہی **معجزہ** ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ جناب رسالت پناہ صلعم ایکعورت کو کاسہ عسل دیا اوسنی مدت تک اوسمین سے کہایا اور وہ کم نہوا ایکدن اوسنی دوسرے ظرف مین وہ عسل نکالا اوسیوقت وہ ہو چکا جب حضرت کے سامنی یہہ واقع بیان کیا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر اوسی ظرف مین رہنی دیتی تو ہمیشہ کہاتی **معجزہ** ابن شہر آشوب نے جابر انصاری سے روایت کی ہی کہ ایکمرد آیا اور جناب رسولخدا صلعم سے طعام طلب کیا حضرت نے ساٹہہ صاع گندم اوسی دئی پس وہ اور اوسکی عورت ہمیشہ اوسمین سی کہاتی تہی اور کبہی وہ کم نہوتی تہی ایکدن اوسنی کہا کہ انکو تولنا چاہئی کہ کتنی باقی رہی ہین پس اوسنی وزن کیا اوسدن وہ گندم تمام ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر نہ تولتا تو ہمیشہ کہاتا **معجزہ** بطریق عامہ عبد الرحمن بن ابوبکر سی روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ ہم ہمراہ حضرت رسالت پناہ صلعم ایک سو تیس آدمی تہے پس ایک صاع آٹا گوندہا گیا اور ایک بکری حلال کی گئی اور اوسکی کلیجی بہونی گئی قسم بخدا کہ ہم ایک سو تیس آدمی مین سے ہر ایکسکو اوس کلیجی کی بوٹی پہونچی بعد اسکے حضرت نے اوس

بکری کی گوشت کو دو پیالون مین بہرا سو ہم سب نے خوب سیر ہو کر کہایا اور بچ رہا وہ ہمراہ لیا ❊ **معجزہ** بطریق عامہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے مجہی حکم دیا کہ اہل صفہ کو بلا لا مین سبکو جمع کیا حضرت نے ہم سب کے سامنے ایک پیالہ رکہا سو ہم سب نے سیر ہو کر کہایا اور وہ پیالہ ویسا ہی رہا جیسا تہا سوا اسکے کہ اوسمین نشان اونگلیون کے معلوم ہوتے تہی اور اصحاب صفہ بقول بعضے کچہہ کم چار سو اور بقول بعضے کچہہ اوپر سو آدمی تہی **معجزہ** بیہقی نے جناب امیر علیہ السلم سے روایت کی ہی کہ حضرت فرماتی تہی کہ ایکدفعہ جناب سرور کائنات صلعم نے اولاد عبد المطلب کی دعوت کی او وہ چالیس آدمی تہی اونمین سے کچہہ لوگ ایسی قوی تہی کہ ایک آدمی ایک بکرے کو کہا جاوے اور سات آٹہہ سیر دودہ پی جاوے اور حضرت نے آدہ سیر آٹا پکوایا اوس سے سب نے سیر ہو کر کہایا اور بچ رہا پہر حضرت نے ایک بڑا پیالہ دودہ کا منگایا جسمین تین چار آدمیونکی لایق دودہ آتا تہا پس حضرت کی برکت سے اوسمین سے سبنے دودہ پیا اور وہ ویسا ہی رہا جیسا کہ کسینے پیا ہی نتہا **معجزہ** بطریق عامہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہی کہ ہم ساتہہ جناب رسالت مآب صلعم کی ایک پیالہ مین نوبت بہ نوبت صبح سے رات تک کہاتی تہی دس آدمی کہاتی تہی جب وہ کہا چکتی تہی دس آدمی اور کہاتی تہی لوگون نے پوچہا کہ اوسمین طعام کہان سے آتا تہا اوسنے اشارہ آسمان کیطرف کیا کہ وہان سے **معجزہ** انس سے روایت ہے کہ آنحضرت کو زینب کے عروسی مین لائے تہی پس ام سلیم نے حضرت کیواسطی ایک کاسہ بزرگ مین حلوا بہیجا اور انس سے کہا کہ حضرت کی خدمتمین لیجا اور میری طرف سے قلت طعام کی عرض کرنا پس انس اوسکو حضرت کے سامنی لایا حضرت نے فرمایا کہ اسکو رکہہ اور فلان فلان جماعت کو بلا لا اور جو کوئی تجہی راہ مین ملی اوسے بہی لی آ انس کہتا ہے کہ مین گیا اور جن جن کو حضرت نے فرمایا تہا اونکو لی آیا اور جو کوئی مجہے سامنی آیا اوسکو بہی ہمراہ لیا پس بقدر تین سو آدمی کی آئی اور گہر بہر گیا اوسوقت حضرت نے دست مبارک اپنا اوس طعام مین رکہا اور کچہہ پڑہا اور دس دس آدمیون کو طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ بسم اللہ کہو اور اسمین سے کہاؤ چنانچہ سب کہا کر سیر ہوگئی بعد اوسکی حضرت نے انس سے فرمایا کہ اوٹہالی اس پیالہ کو انس کہتا ہی کہ وہ پیالہ مینی اوٹہایا پس مجہی معلوم نہین کہ وہ طعام رکہتی وقت زیادہ تہا یا اوٹہاتی وقت **معجزہ** روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم نے اپنے کسی سفر مین چار سو شتر کا زاد و توشہ ترتیب کر دیا اور وہ خرمی باقی تہی گویا ایک خرما اوسمین سے کم نہوا تہا

معجزہ شیخ طوسی و ابن شہر اشوب نے زید بن ارقم سی روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت نے صبح تک کچھہ تناول نفرمایا تھا جب صبح ہوئی تو حضرت جناب فاطمہ علیہا السلام کے گھر مین تشریف لیگئی و ہان جا کر ملاحظہ فرمایا کہ جناب حسنین علیہم السلام شدت گرسنگی سے گریہ کر رہے ہین حضرت نے آب دہان مبارک اپنا دونو صاحبزادون کے منہ مین ڈالا دونو صاحبزادہ سیر ہوکر سوگئی بعد اسکے حضرت معہ جناب امیر علیہ السلام ابوالہیثم کی گھر مین تشریف لیگئے اوسنی عرض کی کہ یا حضرت مین شرمندہ ہون کہ آپ تشریف لائے اور میری پاس اسوقت کچھہ نہین کہ حاضر کرون پہلے آپ سے کچھہ رکھا ہوا تھا سو ہمسایونکو تقسیم کر دیا حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل مجھے ہمسایہ کی رعایت کی وصیت کیا کرتا تہا یہانتک کہ مجھی گمان ہوا کہ میراث انکی واسطے مقرر کریگا اس اثنا مین حضرت نے ایک درخت خرما اوسکی گھر مین دیکھا اوس سے فرمایا کہ اے ابوالہیثم تو رخصت دیتا ہی کہ نزدیک اس درخت کے جاؤن اوس نے عرض کی کہ یا حضرت یہ درخت بے بر ہے کبھی اسمین ثمر نہین آیا آپکی مرضی ہو تو تشریف لیجائین پس حضرت اوس درخت کے پاس تشریف لیگئے اور جناب امیر علیہ السلام سی فرمایا کہ ای علی ایک قدح آب لاؤ حضرت امیر نے حاضر کیا حضرت نی وہ پانی دہن مبارک مین ڈالا اور اوس درخت پر چھڑکا قدرت الہی سی اوسیوقت وہ درخت خوشون سے بھر گیا حضرت نے فرمایا کہ پہلے ہمسایہ کو دو پھر حضرت نے ہمراہ حاضرین کے بیٹھہ کر وہ خرمی تناول کیئے اور جناب حسنین علیہم السلام کے واسطے بھیجی اور ہمیشہ وہ درخت میوہ لاتا تھا اور سب لوگ تبرک سمجھہ کے لیجاتے تہی اور اوسی نخل الجیران کہتے تہے سال حرہ مین ہنگامہ یزید علیہ اللعنہ مین وہ درخت کٹ گیا **معجزہ** خاصہ و عامہ نے نقل کی ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ صلعم نے مدینہ کیطرف ہجرت کی تو اثنا راہ مین خیمہ ام معبد پر پہونچی اور عامر و عبداللہ و ابوبکر حضرت کے ہمراہ تہے ام معبد در خیمہ پر بیٹہی ہوئی تہی حضرت کے اصحاب اوسکی پاس گئے اور اوسی کہا کہ تیرے پاس اگر گوشت و خرما ہو تو فروخت کر اوس نے کہا کہ میرے پاس کچھہ ہوتا تو مین تمہاری مہانداری کرتی اسی اثنا مین حضرت نے کنار خیمہ مین اوسکی ایک گوسپند بندہی ہوئی دیکھی فرمایا کہ یہ گوسپند کسکی ہی ام معبد نے کہا کہ میری ہے اور بسبب ضعف و لاغری کے ہمراہ گوسپندون کے چرنے نہین گئی یہان بندہی ہوئی ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ دودہ رکھتی ہے اوس نے عرض کی کہ نہایت ناتوان ہے دودہ کہان مدت ہوئی کہ یہہ دودہ نہین دیتی حضرت نی فرمایا

تو رخصت دیتی ہے کہ مین اوسکو دوہ لون اوس نے کہا دوہ لیجیئے مگر دودہ اسکی پستان مین نہ پاوگے
بعد اسکے حضرت نے اوس گوسپند کو بُلایا اور دست مبارک اوسکی پستان پر ملا اور فرمایا کہ اے خدا اس
گوسپند مین برکت دی اوسیوقت اوس بکری کے پستان مین شیر اوترآیا حضرت نے ایک ظرف طلب
کرکے اوسمین دودہ دُہا اور ام معبد کو دیا اوس نے پیا اسیطرح آپ دوہتے جاتے تھے اور سب کو دیتے جاتے
تھے یہانتک کہ سب سیراب ہوگئے پھر بہت سا دودہ اوسکے پاس چہوڑ گئے جب اوس کا شوہر صحرا سے آیا
اور اوس نے دودہ دیکھا ماجرا پوچھا ام معبد نے سارا حال بیان کیا اوس نے سُنکر کہا کہ وہ پیغمبر ہوگا
مبعوث ہوا ہے **معجزہ** راوندی نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ تین روز
مین روزہ رکہا اور تینون دن بغیر پانی کے کچہہ نہ پایا جس سے افطار کرون یہہ حال مینے حضرت مقدس
نبوی سے عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ میرے ہمراہ آ مین ہولیا راہ مین حضرت نے ایک بکری دیکھی اوس کے
مالک سے کہا کہ اسے آگے لا اوسنے عرض کی کہ یا حضرت یہ بکری شیر نہین آپنے فرمایا کہ توے تو آ اوس نے
حاضر کی حضرت نے دست مبارک اپنا اوس کی پستان پر پہیرا اوسیوقت اوسکی پستانون مین
شیر ہی شیر ہوگیا حضرت نے فرمایا قدح لا اوس نے حاضر کیا حضرت نے دودہ دُہا اور قدح بھر کے
اوسکے مالک کو دیا بعد اوسکے سلمان کہتے ہین کہ مجھے دیا پہر آپ نوش فرمایا **معجزہ** بطریق عامہ
بیہقی نے اکثر اصحابون سے روایت کی ہے کہ ایک سفر مین ہم ساتھ جناب رسول خدا صلعم کے
چارسو آدمی تھے قضارا ایک جا اوترے کہ وہان پانی نہ تھا سب لوگ گھبرا گئے اور اس بات
کی جناب رسول صلعم کو خبر دی اتنے مین ایک چہوٹی سی بکری سینگون والی حضرت رسالت صلعم
کے سامنے دودہ دوہانے کے واسطے آگئی حضرت نے اوس کا دودہ دُہا اور نوش کیا اور ہم سبکو
بھی پلایا یہانتک کہ سب سیر ہوگئے بعد اسکے حضرت نے رافع سے فرمایا کہ اسی رات بھر اہتمام رکھو ہر چند
یہ تہتی معلوم نہین ہوتی تہی رافع نے اوسے باندہ رکہا اور سو رہے پہر رات رہی جو اونکی آنکہہ کہلی تو
اوس بکری کو نہ پایا آنحضرت کو خبر کی آپنے فرمایا جو اوسے لایا تھا وہی لیگیا **معجزہ** وہی
راوی روایت کرتا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود لڑکپن مین بکریان عقبہ ابی معیط کے چراتے
تھے ایک دفعہ حضرت وہان سے ہوکے گذرے اور عبد اللہ سے پوچھا کہ تیرے
پاس دودہ ہے اوس نے کہا ہے مگر مین امانت دار ہون آپ نے فرمایا ایسے

بکری لا جس سے نر متصل نہوا ہو یعنی جو جنی نہو اور دودہ اوسکی تہنونمین کبہی نہوا ہو پس ابن مسعود نے ایک ویسی ہی بکری سامنی کی حضرت نے فرمایا کہ ایک پیالہ لا اوسنی حاضر کیا آپنے اوسمین دودہ دوہا آپ بہی نوش فرمایا اور اوسی بہی دیا پہر آپنے تہنونکی طرف خطاب کرکی فرمایا کہ جیسے تہے ویسی ہو جاؤ پس وہ ویسی ہی ہوگئی یہہ ہی معجزہ عبد اللہ بن مسعود کے اسلام کا سبب ہوا اور اسیطرح حلیمہ سعدیہ کی بکریان باآنکہ قحط تہا مگر حضرت کے برکت سی پُر شیر رہتی تہین اور سبکی بکریون کا دودہ خشک ہوگیا تہا معجزہ راوندی وغیرہ نی روایت کیے ہی کہ ایام حفر خندق مین ایکدفعہ دختر عبد اللہ بن رواحہ کی حضرت رسولخدا صلعم کے سامنی سی گذری آپنے اوس سے پوچہا کہ کسکو ڈہونڈتی ہی اوسنی عرض کی کہ یہہ خرمے مین عبد اللہ کیواسطے لائی ہون حضرت نے فرمایا کہ یہان لے آ اوسنی حاضر کیے اور ایک دستر خوان طلب کیے کی وہ خرمے اوسپر رکہی اور پہر ندا دی کہ حاضرین آؤ اور کہاؤ پس جسقدر لوگ تہی وہ آکر حاضر ہوئے اور کہا کر سیر ہوتے اور بچ بہی گئی باقی حضرت نے اوس لڑکی کو دیدی اور بروایت شہر آشوب تین ہزار آدمی تہی معجزہ راوندی وغیرہ نی جابر انصاری سے روایت کیے ہی کہ وہ کہتا تہا کہ جنگ احد مین میرا باپ شہید ہوا بعد اوسکی قرض اوسکا بہت باقی رہا ایکدن جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہی دیکہا اور فرمایا کہ تیرے باپ کا قرض کسطرح ہے مینی عرض کی کہ اوسیطرح ہے پہر آپنے فرمایا کہ تجہسی کون طلب کرتا ہی مینی عرض کی کہ فلان یہودی آپنے فرمایا کہ وعدہ اوسکا کب کا ہی مینی عرض کی کہ وقت خشک ہونے خرمونکی حضرت نے فرمایا کہ جب وہ وقت آئی تو خرمونمین تصرف نکرنا اور مجہی خبر کرنا اور طرح طرح کے خرمے الگ رکہنا جب وہ ہنگام آیا تو مینی حضرت کو اطلاع دی پس حضرت میرے ہمراہ تشریف لائے اور ہر ایک صنف مین سی حضرت نے خرمے اوٹہائے اور پہر ڈالدئے اور مجہسی فرمایا کہ یہودی کو طلب کر مینی یہودی کو بلایا حضرت نی اوس سے فرمایا کہ جو اسمین سے تجہی صنف پسند ہو اپنی قرض مین لیلے اوسنی کہا کہ سارے خرمی میرے قرض مین وفا نکرینگی مین ایک صنف کو کیونکر اختیار کرون حضرت نے جواب دیا جسمین سے تیرا دل چاہے اوسمین سے لی پس اوس یہودی نے اشارہ خرما صیحانی کیطرف کیا کہ اب ملا اس سے کر حضرت بسم اللہ فرماکر اوس ڈہیر پر جا بیٹہی اور فرمایا کہ ناپ کر اسمین سے دیتی جاؤ پس اوسکو دینا شروع کیا یہانتک کہ قرض اوسکا ادا ہوگیا اور خرمے جتنی تہی اوسمین سے کچہہ کم نہوئی پہر حضرت نے فرمایا کہ ای جابر

قرض کچھ اور بھی جابر نے عرض کی اور نہین حضرت نے فرمایا کہ ان خرمون کو ساوٹھا کر اپنی گھر لیجا خدا برکت دیگا پس جابر کہتا ہی کہ مین وہ خرمے اوٹھا کر لیگیا سال بھر کو ہمارے وہ خرمی کافی ہوئی اور بہت سے اوسمین فروخت کئی اور بہت سے تحفہ بھی مگر خرمے کم نہوے یہانتک کہ وقت خرمائی تازہ کا آگیا ہے

بیان اون معجزات کا جو تکثیر آب مین واقع ہوئی

راوندی و ابن شہر آشوب وغیرہ نی جناب امام جعفر صادق علیہ السلم سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہین کہ جناب امیر المومنین علیہ السلم نی فرمایا کہ مین حضرت رسالت پناہ صلعم کے ہمراہ ایک غزوہ مین گیا تہا ایکمنزل پر پہونچی کہ وہان پانی نتہا اور سب لوگ تشنہ ہوئی حضرت نے ایکظرف آب طلب کیا کہ اوسمین تہوڑا سا پانی تہا پس حضرت نے دست معجز نشان اوسمین ڈالا اوسیوقت انگشتان حضرت سے پانی نی جوش مارا تا تمام لوگ اور سب شتر سیراب ہوے اور سب نے اپنی ظرف بہر لئی اور حضرت کے لشکر مین بارہ ہزار شتر اور بارہ ہزار اسپ اور تیس ہزار آدمی تہے

معجزہ روایت ہے کہ جب جناب رسالت پناہ صلعم جنگ حدیبیہ سے مراجعت فرمائی تو اثنائے راہ مین ایک وادی مین پہونچی کہ اوسے وادی الشقق کہتی ہین اور وہان پانی اسقدر تہا کہ ایکدو آدمی سیراب ہون حضرت نے فرمایا کہ جو پہلی پانی پر پہونچی وہ پئی نہین جب تک مین نہ آون جب حضرت تشریف لائی تو ایک قدح مین پانی منگا کر آب دہن مبارک اوسمین ڈالا اور وہ اوس چشمہ مین ڈالدیا اوسیوقت اوس چشمہ مین پانی نی جوش کیا اور ایک صدائے عظیم ظاہر ہوا اور پانی نے اسقدر طغیانی کی کہ سارا لشکر سیراب ہوگیا اور سب نے مشک و مطہری اپنی پر کر لئی بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ سنو گی کہ اس چشمہ کا پانی اسقدر زیادہ ہوا کہ سب اطراف و جوانب کو اپنی سرسبز کیا چنانچہ وہی ہوا ہے

معجزہ خاص و عام سے بطریق متعددہ روایت ہے کہ جب حضرت نے حدیبیہ مین نزول اجلال فرمایا تو حضرت کی ہمراہ پندرہ سو اصحاب تہے اور ہوا نہایت گرم تہی لوگون نے حضرت سے عرض کی کہ آب باران تمام خشک ہوگیا اور کنوان جو ہمارے طرف ہے اوسمین پانی نہین ہے اور جن کنوونمین پانی تہی وہ قریش نے لیلئے حضرت نے یہ سنکر ایک ڈول پانی کا طلب فرمایا اور وضو کرکی آب دہان مبارک اوس ڈول مین ڈالا اور فرمایا کہ یہہ پانی کنوئین مین ڈالدو جسوقت وہ پانی کنوئین مین ڈالا اوسیوقت پانی نی اسقدر جوش کیا کہ کنوان لبریز ہوگیا اور ایک روایت مین ہے کہ ایک تیر حضرت نے اوس کنوئین مین ڈالدیا اوس تیر پانی نکلنا شروع ہوا

یہان تک کہ سب مردمان لشکر سیراب ہوی جب آپ حدیبیہ سی تشریف لیجانے لگے فرمایا کہ تیر نکال لو جسوقت
تیر نکالا اوسی وقت پانی خشک ہو گیا **معجزہ** اسیطرح جنگ تبوک مین صحابون نے حضرت رسالت پناہ
صلعم سے تشنگی کی شکایت کی حضرت نے تیر ایک شخصکو دیا کہ کنوئین کے اندر اسے گاڑ دی جسوقت
تیر گاڑا اوسیوقت پانی نے جوش کیا اور یہانتک اوبلا کہ لب چاہ تک آگیا اور تیس ہزار آدمی اور سب
حیوان اوس سے سیراب ہوی **معجزہ** روایت ہی کہ ایک سفر مین لوگون نے حضرت رسالت پناہ
صلعم سے تشنگی کی شکایت کی حضرت اوتر پڑے اور جناب امیر علیہ السلام کو ایک اور شخص کو بلا کر فرمایا
کہ جاؤ اور پانی کی تلاش کرو وہ گئے اور اون کو ایک عورت ملی کہ اوسکے پاس دو مشک پانی تھا
اوسکو پانی سمیت حضرت کی خدمت مین لائی حضرت نے ایک ظرف منگایا اور مشک کھولکر اوس مین
پانی ڈالا اور لوگون کو آواز دی کہ پانی پیو عمران جو راوی اس معجزہ کا ہے وہ کہتا ہے کہ ہم چالیس آدمی
پیاسے تہی اونہون نے خوب پیا اور جتنی مشکین اور ظروف ہمارے ساتھ تہے سب بھر لیئے اور
قسم خدا کی کہ اوس عورت کی دونو مشکین اون سے زیادہ بھری معلوم ہوتی تہین انس سے روایت
ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت پناہ صلعم زوارہ مین کہ یہہ ایک جگہہ ہے قریب مدینہ کے تشریف رکہتی
تہے وہان ایک ظرف وضو کا آپکے سامنے لائی آپنے دست مبارک اوس برتن مین رکھدیا اوسیوقت
حضرت کی اونگلیون مین سے پانی مانند چشمہ کے نکلنے لگا اور ہم سب لوگون نے کہ تین سو تہے وضو کر لیا
معجزہ اور اسیطرح عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہی کہ ہم ہمراہ جناب رسول خدا صلعم کے ایک سفر مین
تہے رستہ مین پانی کم رہگیا حضرت نے فرمایا کہ کچھہ بچا ہوا پانی لے آؤ پس ایک ظرف مین تہوڑا سا پانی
لے آئے حضرت نے دست مبارک اوسمین ڈالا اور فرمایا کہ لو پاک کرنے والے مبارک اور اللہ کی برکت
کو ابن مسعود کہتا ہی کہ دیکھا مینے کہ پانی جناب رسول خدا صلعم کی اونگلیون سے جوش مارتا تہا اور نیز ہم
سنا کرتے تہے کہ تسبیح طعام جسوقت حضرت تناول فرماتے تہی **معجزہ** ابو قتادہ سی روایت ہی کہ حضرت
رسالت پناہ صلعم نے ایک سفر مین فرمایا کہ آج تم دن ڈہلے سی صبح تک چلو کل تمہین البتہ پانی ملی گا
پس حضرت آدہی رات تک چلے راہ سی علاحدہ ہو کر استراحت فرمائے علی الصباح دن چڑہی اوٹھی حضرت
نے وضو کیا اور تہوڑا سا پانی ظرف وضو مین چھوڑ دیا اور نماز قضا پڑھکر روانہ ہوے جب دن چڑھا
سب لوگون نے عرض کی کہ ہم ماری پیاس کے مرے جاتے ہین آپنے فرمایا کہ گھبرو مت یہ فرما کر حضرت نے وہ لوٹہ طلب کیا اوس سے پانی ڈھلنا

ابو قتادہ کہتا ہے کہ مین نے پلانا شروع کیا لوگون کا ہجوم ہوگیا حضرت نے فرمایا گھبراؤ مت سب سیراب ہو جاؤ گے غرض سب حضرت کے برکت سے سیراب ہوئے راوی کہتا ہے کہ مین اور حضرت باقی رہے حضرت نے پانی مجھی دیا مینے عرض کیا کہ پہلے آپ نوش فرمائین حضرت نے فرمایا ساقی کو سب سے پیچھے پینا چاہیے پس مینے پیا بعد اس کے حضرت نے نوش کیا اور سارا لشکر حضرت سیراب ہوگیا **معجزہ** جابر سے روایت ہے کہ حدیبیہ مین لوگ پیاسے ہوئے جناب رسول اللہ صلعم کی سامنے ایک لوٹا تہا اوسمین کچہہ پانی تھا اوس مین سے حضرت نے وضو کیا لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت لشکر مین پینے کو پانی ہی نہ وضو کو مگر اسقدر کہ جو آپ کے لوٹے مین ہے اوسیوقت حضرت نے دست معجز نما اوس لوٹے مین رکہا اور انگلیون سے مانند چشمہ کے پانی جوش مارنے لگا سو ہم سب آدمیون نے پیا اور وضو کیا جابر سے پوچھا کہ تم سب کتنے آدمی تہے اونہون نے کہا کہ اگر لاکھ آدمی ہوتے تو کفایت کرتا مگر ہم پندرہ سو آدمی تہے یہ معجزہ حدیبیہ مین اطریق متعددہ بیان ہے چونکہ حضرت نے وہان بیس دن تک نزول اجلال فرمایا تھا چند بار ایسا معجزہ واقع ہوا یہہ معجزہ حضرت کا حضرت موسی علیہ السلام کے معجزہ سے عجیب تر ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کی عصا مارنے سے سنگ مین سے پانی نے جوش کیا تھا سو پتھر ایسی چیز ہے کہ اوس مین سے پانی نکلتا ہے برخلاف گوشت و پوست کے کہ اسکو کچہہ علاقہ پانی سے نہین مگر حضرت کے انگشت ہم شکاف دو انامل چشمہ یا سے پانی نے اسقدر جوش کیا کہ ہزارون آدمی سیراب ہوگئے صلی علی محمد و آلہ وسلم اور یہہ حضرت کا معجزہ متواترہ سے ہے کہ بہت مقام پر واقع ہوا **معجزہ** روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلعم حضرت ابوطالب کے ہمراہ کہین تشریف لیجاتے تہے راہ مین حضرت ابوطالب تشنہ ہوے اور حضرت سے اونہون نے کہا کہ یا ابن اخی مین تشنہ ہون یہہ سنکر حضرت نیچے اوترے اور قدم زمین پر مارا اوسیوقت ایک چشمہ نمودار ہوا حضرت نے فرمایا کہ ای عم اسمین سے پانی پی لو **معجزہ** طبرسی وراوندی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ایک گروہ آیا اور اوس نے حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین اپنی کمی آب کے شکایت کی حضرت اون کے کنوئین پر تشریف لے گئے اور آب دہان مبارک اوس مین ڈالا اوسی وقت کنوئین مین پانی نے جوش کیا اور لبالب بھر گیا اور اوس کا پانی شور تھا شیرین ہوگیا اب وہ معروف ہے وہ چاہ مکہ سے باہر کو واقع ہے اور چاہ غسیلہ کر کے مشہور ہے اور اہل چاہ اعظم تکریمت اوسکو سمجہتے ہین جب یہہ واقع قوم مسیلمہ کذاب کے اوسکے پاس گیئے اور اوس سے کہا کہ تو بہی کوئی ایسا معجزہ دکھلا

وہ ایک کنوئین پر گیا کہ پانی اوسکا بہت شیرین تھا اوسنے آب دہن نجس اوس چاہ مین ڈالا
اوسیوقت پانی تلخ و شور ہوگیا اور تہہ مین غایب ہوگیا وہ اب تک یمن مین مشہور ہے
معجزہ زیاد بن الحرث خزائی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہی کہ بعد مسلمان ہونے کی مینے حضرت سے
عرض کی کہ یا حضرت میرا ایک کنوان ہے کہ جاڑے مین تو ہمین اوسکا پانی کافی ہوتا ہے مگر گرمی مین کافی نہین ہوتا
ہم حوالی مین سے پانی لاکر گذارہ کرتی تہی اب جو ہم مسلمان ہوگئی ہین تو مردمان حوالی ہمسے دشمنی کرتی
ہین اور اپنی کنوون سے پانی بہرنے نہین دیتی یہہ سنکر حضرت نے دس سنگریزہ دست مبارک مین لی اوٹھا کر
دست مبارک اونپر پھیرا اور دعا کی اور مجھسے فرمایا کہ یہہ سنگریزہ لی اور جا جب تو چاہ پر پہونچے تو نام خدا لیکر
ایک سنگریزہ اوسمین ڈالدیجو زیاد کہتا ہے کہ مینی حسب الارشاد حضرت کے عمل کیا پہر مینی کثرت آب سے
تہہ چاہ کو نہ دیکھا **معجزہ** اسیطرح ایک اور اعرابی نے قلت آب کی شکایت کی حضرت نے اوسکو بہی سنگریزہ
عنایت کئی اوسنے جاکر جو ڈالی تو اوسیوقت اوس چاہ کا پانی اسقدر اوبلا کہ لب تک آگیا **معجزہ** انس سے
روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے اپنی وضو کا پانی بچا ہوا انکی کنوئین مین ڈالدیا اوس کنوئین مین
پانی اسقدر ہوا کہ کبہی کم نہوا **معجزہ** اسیطرح انس کے گہر مین ایک کنوان تہا اوسمین حضرت نے آب
دہن مبارک ڈالا اوسیوقت اوس کنوئین کا پانی اسقدر میٹھا ہوا کہ سارے مدینہ مین اوسکی برابر میٹھا
نتہا **معجزہ** روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کے سامنی ایک ڈول بہرا ہوا زمزم کا لاگئے آپنے اوسمین کلی
ڈالدی اوسیوقت اوس پانی مین سے مشک کی بو آنی لگی **معجزہ** روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم
ایک چشمۂ آب پر گذری اور اوسکا نام پوچہا لوگون نے عرض کی کہ اسکا نام بیسان ہے اور پانی اسکا شور ہے
آپنے فرمایا نہین بلکہ نام اسکا نعمان ہے اور پانی اسکا شیرین ہے پس اوسیوقت اوسکا پانی شیرین ہوگیا
معجزہ اسیطرح ایک چاہ مین حضرت نے آب دہن مبارک ڈالا پس اوسیوقت اوسکا پانی مشک سے زیادہ خوشبودار
ہوگیا **معجزہ** روایت ہے کہ ایکبار جناب رسولخدا صلعم نے اصحابون کو توشۂ راہ کے لئی ایک مشک پانی کی منہہ
بندکرکی دی اور دعا کی جب وقت نماز کا ہوا اور اصحاب نماز کیواسطی اوترے اور مشک کا منہہ کہولا تو
دیکہا کہ منہہ مین مشک کے مکہن ہے اور اندر دودہ بہرا ہوا ہے **معجزہ** حسن بن عقیل ایک صحابی ہین
وہ کہتی ہین کہ مجہے حضرت رسالت پناہ صلعم نے شربت سویق دیا کہ اوسمین سے پہلے آپ نوش فرمایا تہا پس جب
مین اوسکو پیا کرتا تہا اگر تشنہ ہوتا تہا تو سیراب ہوجاتا تہا اور گرمی مین سرد ہوجاتا تہا

بیان اون معجزات کا جو کفایت شر دشمنان مین واقع ہوئی

روایت ہے کہ جب آیہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ (یعنی خدا نگہ رکہتا ہی تجہی لوگون سے) نازل ہوئی تو حضرت رسالت پناہ صلعم نی سر مبارک خیمہ سی باہر کیا اور جو لوگ حضرت کی پاسبانی کرتی تہی اونسی فرمایا کہ اب تمہاری حراست کی مجہی احتیاج نہین اب خدا تعالی میرا محافظ و نگہبان ہے اوسدن سے حضرت نے اپنی نگہبانی چہوڑ دی چنانچہ خدا تعالی نی ایسی حفاظت کی کہ شرارت کسی شریر کی پیش رفت نہ گئی معجزہ علی بن ابراہیم و ابن بابویہ وغیرہ نی اِنَّا کَفَیْنَاکَ الْمُسْتَهْزِئِیْنَ الَّذِیْنَ یَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰهًا آخَرَ یعنی بدرستی ہم کافی ہین تجہی استہزا اور سخریہ کرنیوالون سے کہ گردانتی ساتہہ خدا کے معبود دوسرا۔ اس آیہ کی تفسیر مین لکہا ہی کہ جو آپ پر استہزا کرتی تہی وہ بدترین صورتسی ہلاک ہوئی ولید ایک جگہہ گذرا جبرئیل علیہ السلام نی اوسپر اشارہ کیا وہان تراشہ تیر پڑی ہوئی تہی ایک تراشہ اوسکی پانو مین چبہہ گیا بسبب تکبر کی اوسنی اوسکو پانو سی نہ نکالا یہانتک چلا گیا اور کرسی پر بیٹھا وہان خون اسقدر اوسکی پانو سی جاری ہوا کہ بہی جو اوسکی دختر سوتی تہی اوسکا بستر تر ہو گیا اوسنی آنکہہ کہول کر کہا کہ دہانہ مشک کا کسینی کہولدیا یہہ سنکر ولید نی کہا کہ یہہ پانی نہین ہے بلکہ خون تیری پدر کا ہے سب فرزندون کو جمع کر کہ مین وصیت کرون مین جانتا ہون کہ نہین بچہی کا بس اوسکی فرزند جمع ہوئی اور اوسنی وصیت کی اور جہنم واصل ہوا۔ اسیطرح عاص بن وائل آیا جبرئیل نی اوسکی طرف اشارہ کیا اوسیوقت ایک لکڑی اوسکی پانو مین لگی اور پشت پا کو لگی اس صدمہ سی وہ راہی دار البوار ہوا بعض روایت مین ہے کہ ایک کانٹا اوسکی پانو مین لگا اور اوسنی اتنا کہجایا کہ مر گیا۔ پہر اسود بن مطلب گذرا جبرئیل علیہ السلام نی اوسکی آنکہہ کیطرف اشارہ کیا وہ اوسیوقت اندہا ہو گیا اور سر دیوار پر مارا کیا یہانتک داخل دوزخ ہوا۔ بعض روایت مین ہی کہ اشارہ اوسکی شکم کیطرف کیا تہا اوسنی پانی اسقدر پیا کہ پانی پیتی پیتی پیٹ پہٹ گیا اور ہلاک ہوا۔ اسود بن عبد یغوث کو جناب رسولخدا صلعم نی نفرین کی تہی کہ خدا تعالی اسکی آنکہین نابینا کر اور مرگ فرزندون مین اسی مبتلا کر بروز نزول آیہ مذکورہ بالا کی جبرئیل علیہ السلام نی ایک تیر اوسکی منہہ پر مارا کہ آنکہین اوسکی اندہی ہو گئین مگر زندہ رہا جب جنگ احد مین اوسکا بیٹا مارا گیا اوس اثر نفرین جناب مقدس نبوی ظاہر ہو گیا تب وہ ملعون جہنم واصل ہوا۔ پہر حارث بن

کی طرف حضرت جبرئیل نے اشارہ کیا اوسکو سانپ نے کاٹ کر داخل دوزخ کیا بعض روایت مین ہے
کہ باد سموم اوسی لگی اور اوسکی سبب رنگ اوسکا سیاہ ہوگیا جب گھر مین آیا تو گھر والون نے
اسقدر اوسی مارا کہ ہلاک ہوا پھر حارس بن قیس کے طرف حضرت جبرئیل نے اشارہ کیا اوس نے
ماہی شور کہائی اسقدر پانی پیا کہ مر گیا سبب مرگ استہزا کنندگان حضرت مین اختلاف روایات
ہے بہر نہج سب جلد ترین داخل جہنم ہوئے معجزہ شیخ مفید وغیرہ نے جابر انصاری سے روایت کی ہے
کہ حکم بن العاص حضرت پر ہنستا تھا اور منہ چڑاتا تھا کبھی اپنا منہ کج کر لیتا تھا حضرت رسالت پناہ نے
فرمایا کہ ایسا ہی ہو جائیگا اوسیوقت اوسکا منہ کج ہوگیا اور مدت العمر ویسا ہی رہا معجزہ علی بن
ابرہیم و راوندی وغیرہ نے روایت جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سی کی ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ
جناب رسول خدا صلعم نزدیک کعبہ کے نماز پڑھا کرتے تہے یہہ سنکر ابوجہل نے قسم کھائی کہ جب مین
محمد کو نماز پڑہتے دیکہون گا ہلاک کرون گا ایک روز حضرت نماز پڑہ رہے تہے کہ اوس ملعون کی نظر
پڑی ایک سنگ گران اوٹھا کر حضرت کی طرف چلا اور سنگ کو بلند کر کے ارادہ مارنے کا کیا اوسیوقت
ہاتھ اوس کا گردن مین لپٹ گیا اور وہ پتھر ہاتھ کو لپٹ گیا بعد اسکے ناچار ہو کر حضرت سے استغاثہ کیا
آپنے دعا کی جب وہ پتھر ہاتھ سے الگ ہوگیا اور ایک روایت ہی کہ جب ابوجہل ملعون پتھر اوٹھا کر
حضرت کیطرف چلا تو لرزہ اوس کے بدن مین پڑ گیا لوگون نے جو اسکی وجہ پوچھی تو اوس نے بیان کیا کہ مینے
درمیان اپنی اور حضرت کے آدمی دیکھی کوہ تن اور غرق آہن کہ وہ حضرت کے گرد کھڑے تہی اگر ذرا بھی
مین حرکت کرتا تو مجھی مار ڈالتے بعد اسکے ایک اور ملعون اوٹھا اوسنی کہا مین جا کر محمد کو ہلاک کرتا ہون جب حضرت
کے نزدیک آیا اولٹا بہاگا اور بیان کیا کہ مجہہ مین اور حضرت مین ایک اژدہا مانند شتر کی حائل ہوگیا اور دم اپنی زمین
پر مارنے لگا مین ڈر کر اوس سے پہر آیا معجزہ روایت ہی کہ ایک دفعہ ابوجہل ملعون کعبہ مین اس ارادہ سی آیا
کہ حضرت رسالت پناہ کی گردن پر اپنا پای نجس رکھے مگر حضرت کے پاس سے پہر گیا لوگون نے استفسار کیا کہ کیون پہر آیا اوسنے
کہا کہ مینے اپنی اور حضرت کے درمیان خندق آتش دیکھی اور چند فرشتہ دیکھی کہ اون کے بال تہی حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے
پاس آتا تو فرشتے اوسی ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالتے معجزہ راوندی وغیرہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہی کہ ایک دفعہ جناب
سرور کائنات صلعم محاذی کعبہ سجدہ مین تہی اور اوسدن ابوجہل نے ایک اونٹنی ذبح کی تہی پس بچہ دان
اوسکا منگا کر پشت مبارک جناب رسالت پناہ صلعم پر ڈالدیا حضرت سیدہ علیہا السلام کو جب

یہہ خبر ہوئی تو حضرت فاطمہ نے آکر اوسے پشت مبارک سی دور کیا جب حضرت نماز سے فارغ ہوئی دعا فرمائی کہ اے خداوند تو بدلا لینے والا ہے آن کافران قریش سے اور ابو جہل و عتبہ وغیرہ کا نام لیا راوی کہتا ہی کہ جس جس کا حضرت نے نام لیا تھا سبکو مینے قتل ہوا اور پڑا ہوا چاہ بدر مین دیکھا

معجزہ راوندی نے بسند معتبر جناب محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ جناب رسالت پناہ صلعم اکثر نماز شب مین سورہ تبت تلاوت فرماتے تہی کافرون نے ام جمیل سے کہ زن ابولہب کے تہی کہا کہ آج رات کو محمد نماز مین تجپر اور تیری شوہر پر لعنت کرتا تہا اور تمہاری مذمت کرتا تہا وہ ملعونہ یہہ سنکر نہایت خشم آلود ہوئی اور حضرت کی تلاش مین نکلی کہ اگر محمد کو دیکہون تو بہت برا کہون یہ کہتی ہوئی مسجد مین آئی حضرت کے پاس ابوبکر بیٹہا ہوا تہا اوس نے عرض کی کہ یا حضرت آپ چھپ جائیے ام جمیل آتی ہے مین خائف ہون کہ کہین آپ کو برا نہ کہے حضرت نے فرمایا وہ مجھے نہ دیکھیگی جب وہ ملعونہ حضرت کے نزدیک آئی حضرت کو نہ دیکہا ابوبکر سے پوچہا کہ تونے محمد کو دیکہا ہی اوس نے کہا کہ مین نے نہین دیکہا یہ سنکر واپس اپنے گھر چلی گئی حضرت نے فرمایا کہ خداتعالی نے ایک حجاب زرد مجہہ مین اور اوسمین حایل کیا تہا

معجزہ اسیطرح شیخ طبرسی نے روایت کی ہے کہ ایکدفعہ ابوجہل و ولید وغیرہ نے اتفاق کیا تہا کہ جب حضرت مسجد مین تشریف لیجائین تو حضرت کو قتل کرین جب جناب رسول خدا صلعم تشریف لائی اور نماز کو کہڑی ہوئی اون ملعونون نے ولید کو حضرت کے قتل کے واسطے بہیجا جب وہ وہان آیا جہان حضرت نماز پڑہتے تہے تو حضرت کو نہ دیکہا مگر آواز سنی یہہ حال اون ملعونون سے بیان کیا اونہون نے باور نہ کیا اور سب متفق ہوکر آئے مگر حضرت کو نہ دیکہا مگر صدا حضرت کی سنی وہ ملعون صدا کی طرف چلے اوسوقت اوس صدا کو وہ اپنے پس سر سننے لگے غرض جدہر جاتے تہے صدا دوسری طرف آنے لگتی تہی حیران ہوکر پھر گئے اللہ تعالے نے یہ آیہ بہیجی وجعلنا من بین ایدیہم سدا و من خلفہم سدا فاغشیناہم فہم لایبصرون

معجزہ شیخ طبرسی و ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسالتپناہ صلعم واسطے جنگ ایک طایفہ عرب کے ایک موضع مین تشریف لے گئے تہے کہ اوسی ذی امر کہتے ہین جب حضرت کے تشریف آوری کی خبر اونہون نے سنی پہاڑون مین چہپ گئے

پس حضرت نے وہان نزول اجلال فرمایا اور قضائی حاجت کیواسطی دور تشریف لیگئی اس
عرصہ مین مینہ برسنی لگا اور حضرت کا جامہ مبارک تر ہوگیا حضرت نے بعد قضائی حاجت جامہ
مبارک کو درخت پر سوکہنی کو ڈالدیا اور نیچی درخت کے آرام فرمایا دو اعرابی حضرت کو دیکہتی تہی ایک
اونمین بہت مرد دلاور و بہادر تہا اور وغشور بن حارث اوسکا نام تہا وہ حضرت کے سر مبارک
شمشیر برہنہ کئی ہوئی آیا اور کہا کہ آج کون میرے ہاتہہ سی تجکو نجات دیگا حضرت نے فرمایا خدا
اوسیوقت حضرت جبریل نے اوسکی سینہ پر ایک ہاتہہ مارا کہ شمشیر اوسکی ہاتہہ سے چہوٹکر زمین
پر جاپڑی اور وہ خود بہی گر پڑا حضرت نے وہ شمشیر اوٹہاکر فرمایا کہ اب مجہی کون منع کریگا اوسنے
کہا کوئی نہین یہہ کہا اور کلمہ شہادت پڑہکر مسلمان ہوا اور اپنی قوم کو دعوت اسلام کی
معجزہ ابن شہر آشوب نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ ایکدفعہ کفار قریش نے حجرہ اسمٰعیل
مین جمع ہوکر لات و عزی کی قسم کہائی کہ محمدؐ کو اگر مسجد مین دیکہین تو سب متفق ہوکر مار ڈالین
جناب فاطمۃ الزہرا علیہا السلام نی جو یہہ خبر سُنی گریان گریان حضرت کی خدمت مین آئین اور ماجرا
عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ ای دختر میرے وضو کو پانی لاؤ پس حضرت سیدہ نے پانی حاضر کیا حضرت نے
وضو کیا اور مسجد مین تشریف لیگئی حضرت کو دیکہتے ہی سب نے کہا وہ آیا مگر اللہ تعالی نے ایسا رعب
اونکی دلون پر ڈالا کہ سب نے نیچی سر کرلیئے اور یہانتک سر نیچی کئی کہ ذقن اونکی سینہ سے لگ گئے
پس حضرت نے یکمشت خاک اوٹہاکر اونپر پہینکی اور فرمایا کہ شاہت الوجوہ پس جس جس پر وہ خاک
پڑی وہ بروز بدر ہلاک ہوا **معجزہ** ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایکدفعہ حضرت رسالت
پناہ صلعم ابطح کو تشریف لیجاتی تہی کہ ابوجہل لعین نے ایک سنگریزہ اوٹہایا اور حضرت کے طرف
پہینکا وہ سنگریزہ سات دن تک ہوا مین معلق رہا کافرون نے کہا اسی کسنی معلق رکہہ چہوڑا ہی
حضرت نے فرمایا جسنی آسمان کو بے ستون برپا کر رکہا ہی **معجزہ** ابن شہر آشوب اور اکثر محدثون
نی روایت کی ہی کہ جنگ حنین مین شیبہ بن عثمان نے ارادہ قتل جناب سرور خدا صلعم کا کیا اور
حضرت کے سر مبارک کے پیچہی سی آیا تو اوسنی ایک شعلہ آتش درمیان اپنی اور حضرت کے حایل
دیکہا مگر حضرت اوسکا ارادہ معلوم کرگئی اور حضرت نے اوسی فرمایا کہ ای شیبہ میرے پاس آ جب
وہ نزدیک آیا تو حضرت نے دعا کی کہ الٰہی خداوند شیطان کو اس سے دور کر شیبہ کہتا ہی کہ جسوقت یہہ

حضرت نے دعا کی اوسی وقت حضرت کے میرے آنکھوں میں ایسی عزیز ہوئی کہ میں جان سے زیادہ سمجھنی لگا بعد اسکی
حضرت نے فرمایا جا اور کافروں سے جنگ کر جب لڑائی سے فراغ پایا تو جو کچھ کہ شیبہ کی خاطر میں گذرتا تھا
اور اوسنے دیکھا تھا بیان کیا حضرت نے اوسکی واسطے استغفار کی **معجزہ** سید ابن طاوس وغیرہ
نے روایت کی ہے کہ عامر بن طفیل اور اربد بن قیس نے حضرت رسالت پناہ صلعم کی قتل کا ارادہ
کیا اور مسجد میں آنے سے پہلے عامر حضرت کے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ اگر میں مسلمان ہونگا تو میرے
واسطے کیا ہوگا حضرت نے فرمایا جو اور مسلمانونکے واسطے ہے پھر اوسنے کہا کہ مجھے اپنا خلیفہ کیجیے
حضرت نے فرمایا کہ یہہ امر خدا کے اختیار ہے اسیطرح اور کچھ وہ سوال کرتا رہا اور حضرتکو باتوں میں
لگایا اور اربد پسر عم اپنے کو اشارہ کیا کہ شمشیر لگاوے وہ حضرت کے پیچھے گیا اور شمشیر کھینچنے لگا ایک
بالشت تو شمشیر کھنچی پھر ہر چند اوسنے چاہا کہ ساری شمشیر کھینچوں میسر نہوا اربد کہتا ہے کہ میں نے
اپنے اور حضرت کے درمیان ایک دیوار حائل دیکھی اور دوسرے دفعہ جو ارادہ کیا تو عامر کو اپنے اور حضرت کے
بیچ میں دیکھا جب نظر حضرت کی اوسپر پڑی فرمایا کہ اے خداوند اونکی شر مجھسے کفایت کر یہہ سنکر لوگوں نے
ہجوم کیا اور وہ بھاگ گئے مگر ایک او نمیں اپنے گھر نہ پہونچا اللہ تعالی نے اربد کو رستہ میں صاعقہ سے ہلاک کیا
عامر گھبراہٹ میں سلولیہ کے گھر میں اترا کہ وہاں کا جانا وہ ننگ سمجھتا تھا اور اوسیوقت ایک دانہ طاعون کا
اوسکی اونگلی میں پہیلا اور جہنم واصل ہوا **معجزہ** ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ جب کفار
جنگ بدر سے پھرے تو ابولہب نے ابوسفیان سے پوچھا کہ تمہارے فرار کا کیا باعث ہوا اوسنے کہا کہ ہم مسلمانونکو
دیکھتے ہی بھاگ نکلے اونہوں نے آکر ہمیں قتل بھی کیا اور اسیر بھی کیا اور مردم سفید رو دیکھے کہ اسپ
ابلق پر سوار تھے زمین و آسمان میں اونکا کوئی مقابلہ نکر سکتا تھا ابورافع نے ام فضل سے کہا کہ وہ ملائکہ
تھے ابولہب نے جو یہہ سنا جلکر ابورافع کو زمین پر دے مارا ابورافع نے ایک عمود اوسکی سر پر مارا کہ
دماغ اوسکا پھٹ گیا بعد اسکے سات روز وہ زندہ رہا اسعرصہ میں اللہ تعالی نے اوسی مرض عدسہ
میں گرفتار کرکے جہنم واصل کیا عدسیہ ایک مرض ہے کہ عرب اوسکی سرایت سے حذر کرتی ہیں اور
اسی سبب سے ابولہب کے لاش تین دن تک گھر میں سڑا کی اور کسینے نہ اوٹھائی بیٹے تک الگ
ہوگئے آخر اوسکی لاش کو باہر پھینک کر پتھر اوسپر ڈالدیے کہ لاشہ اوسکا پنہاں ہوگیا اور اب
وہ عمرہ کی راہ میں پر واقع ہے اور جو وہاں جاتا ہے چند پتھر پھینکدیتا ہے ایک پتھر کا انبار ہوگیا ہے

بسبب دشمنی جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسا بزرگ عرب کیسا خراب و ذلیل ہوا دنیا مین آثار ذلت یہہ ہوی اور عاقبت مین عذاب الیم مین گرفتار ہوگا **معجزہ** ابن شہر آشوب نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جنگ احزاب مین ابوسفیان نے سات ہزار تیر انداز مقرر کیئے تہے کہ ایکدفعہ حضرت کے لشکر کیطرف تیر باران کرین جب اصحابہ نے یہ حال سُنا خوفناک ہوے اور حضرت سے شکایت کی حضرت نے آستین انحضرت آئین کو اپنی ہوا مین حرکت دی اور دعا کی جسوقت اون تیر اندازون نے تیر چہوڑے اللہ تعالے نے ایک ہوا بہیجی کہ اون تیرون کو پہیر کر وہ لیگئی اور ہر ایک تیر نے جاکر اپنی صاحب کو مجروح کیا اور ایک تیر مسلمانون تک نہ پہونچا **معجزہ** ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ایکدفعہ حضرت رسول خدا صلعم قلعہ یہود مین تشریف لیگئی کہ اون سے نان خورش خرید فرمائین ایک یہودی نے کہا کہ جو چیز آپکو درکار ہے وہ سب میرے ہان موجود ہی وہان چلیئے اور گہر مین اپنی زوجہ سے کہا کہ جب مین محمد کو گہر مین لاؤن تو یہ سنگ بزرگ اوپر سے اوسکے سر پر ڈالدیجیو اوسیوقت حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور ایک پر اپنا اوس پتہر پر مارا کہ وہ پتہر گرا اور اوسنے دیوار کو سوراخ کیا اور مانند صاعقہ کے اوس ملعون کیطرف آیا اور مثال طوق اوسکے گلے مین پڑگیا اور وہ یہودی بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تو رونے لگا حضرت نے اوس سے استفسار فرمایا کہ تو نے کیا ارادہ کیا تہا کہ اس بلا مین مبتلا ہوا اوسنے عرض کی کہ یا حضرت سچ تو یہ ہے کہ مین آپکو اپنی گہر مین ہلاک کرنے کو لایا تہا آپ سید عرب و عجم ہین میری خطا معاف کیجئے حضرت کو رحم آیا اور دعا کی اسیوقت وہ سنگ اوسکی گردن سے دور ہوگیا **معجزہ** اوسی راوی نے جابر انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک قریش نے قسم کہائی تہی کہ مین محمد کو ہلاک کرونگا پس اوسیوقت اوس کا گہوڑا کودا اور اوسکو دے مارا کہ اوسکی گردن ٹوٹ گئی اور جہنم واصل ہوا **معجزہ** ابن شہر اشوب نے حضرت عباس سے روایت کی ہی کہ عمر بن یزید شجاعت مین معروف تہا اور قبیلہ اپنے کنانہ کا سرگروہ تہا کافرون نے اوس سے استعانت حضرت کے قتل مین چاہی اوس نے اقرار کیا اور حضرت کی طرف متوجہ ہوکر جب آپکے نزدیک پہونچا زمین پر گر پڑا منہ اوس کا مجروح ہوگیا وہان سے وہ بہاگا اور ابطح پہونچا خون اوس کی پیشانی سے

جاری تہا جب قریش نے اوسی ایسی حال سی دیکہا استعجاباً پوچہا کہ یہہ کیا ہوا اوسنی جواب دیا کہ وہ
بڑا بیوقوف ہی جو تمہارا فریب کہا گیا مینی کبہی ہرگز ایسا واقعہ نہ دیکہا تہا یعنی جب مین نزدیک
محمدؐ کی پہونچا تو مینی دیکہا کہ دو اژدہے اوسکے پس سر نمودار ہوئے کہ آتش اونکی مُنہہ سی نکلتی تہی
اور اونہون نی مجہپر حملہ کیا مین بی تحاشہ بہاگ کر یہان آیا **معجزہ** ابن شہر آشوب نے روایت کی
ہی کہ ایکدفعہ ایک ملعون نے آب دہن نجس حضرت کیطرف ڈالی اور وہ رستہ مین سے پہر کر اوسکیطرف
آئی اور وہ بہاگا لوگون نی کہا تجہی کیا ہوا ہی اوسنی کہا وای تم پر تم دیکہتی نہین کہ ایک شتر مست
میری پیچہی بہاگا آتا ہی لوگون نے کہا ہمین نہین دکہائی دیتا اوسنی کہا تجہی تو دکہائی دیتا ہی اور
بہاگ کر طائف مین پہونچا **معجزہ** ابن شہر آشوب وغیرہ سی روایت ہے کہ جب یہودیونکو حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیغمبری کا یقین کامل ہوگیا تو وہ لعین درپی قتل حضرت سید
المرسلینؐ کی ہوئی اور ستر یہودیون نے اتفاق کرکی اپنی تلوارون کو زہر مین بجہایا اور حضرت کے درپی
قتل ہوے اور شب تار مین جب حضرت کوہ حرا کی طرف تشریف لیگئے تو وہ مردود بہی عقب مین
حضرت کے چلی جب راہ مین پہونچی چاہا کہ حضرت پر تلوارین ماریں تو کیا دیکہتی ہین کہ وہ کوہ درمیان
حضرت کی اور اونکی حایل ہوگیا یہہ دیکہکر اون مردودون نے تلوارین میانمین کین اوسیوقت وہ کوہ جو حایل ہوا تہا الگ
ہوگیا پہر اون لعینون نے شمشیرین کہینچکر حضرت پر حملہ کیا پہر وہی حال دیکہا کہ کوہ بیچ مین حایل ہوگیا چنانچہ حضرت کے
کوہ حرا تک پہنچتے پہنچتے سینتالیس دفعہ یہہ امر واقع ہوا کہ جب وہ تلوارین کہینچتے تہی تو وہ کوہ درمیان مین
حایل ہوجاتا تہا اور جب تلوارین میان مین کرلیتی تہی تو وہ حجاب دفع ہوجاتا تہا بعد اسکی جب حضرت کوہ پر
پہونچی تو اون ملعونون نی حضرت کو احاطہ مین کرلیا اور چاہا کہ حضرت پر تلوارین ماریں اوسیوقت
وہ کوہ کہسک کے کہینچ گیا اور حضرت مین اور اون مردودون مین بہت فاصلہ ہوگیا اور یہی حال رہا تا کہ حضرت
عبادت سے فارغ ہوئی جب حضرت نے معاودت فرمائی پہر اون یہودیون نے ارادہ قتل کا کیا اور وہی معاملہ
دیکہا کہ کوہ حایل ہوگیا چنانچہ سینتالیس دفعہ ہنگام معاودت بہی یہی واقعہ پیش ہوا جب حضرت
نیچی تشریف لی آئی اور اونکا مکر کوئی کارگر نہوا تو اون بیدینون نے اپنی تلوارین حضرت کیطرف
پہینکدین اوسیوقت پہاڑ دونو طرف سے آملا اور اون ملعونونکی ہڈی پسلی توڑ ڈالی اور وہ سب کے سب
واصل جہنم ہوئی اور حضرت کے گوش مبارک مین عالم بالا سی ندا آئی کہ یا حضرت اپنی پس پشت

ملاحظہ کیجیے حضرت نے پہلی بھی دیکھا تو اوسوقت وہ کوہ الگ ہو گیا اور کافر اوسمین سے گر پڑی اور تمام بدن
اوسکا ٹوٹ گیا تہا اور خون جاری تہا پس حضرت ازکی شر سے صحیح و سلامت روانہ ہوئی اوسوقت چارون
طرف سے پہاڑون نی ندادی کہ گوارا ہوا آپکو حق تعالی یاری کہ کسطرح آپکے دشمنونکو دفع کیا اور ہمیشہ
اسیطرح آپکا خداوند تعالے مددگار رہیگا اور جباران زمانہ کی گردن علی ابن ابی طالب سے خدا اشستا لے
پست کروائیگا اور دشمنان دین قتل ہونگی **معجزہ** روایت ہے کہ جب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے مدینہ مین دین اسلام جاری کیا تو حسد عبداللہ بن ابی کافر زیادہ ہوا اور حضرت کے درپی قتل ہوا اور تدبیر
یہہ کی کہ اپنی گہر مین ایک کنوان کہودا اور اوسمین نیزہ و خنجر زہر آب دیے ہوے رکہی اور اوسکی منہہ پر
بچہونا کیا اور حضرت رسالت پناہ صلعم کی اپنی گہر مین ضیافت کی اور یہہ ٹہرایا کہ اس فرش پر
اونکو بٹہاینگی اور وہ کنوئین مین گر پڑینگی اور ہلاک ہونگی غافل اس سے **ع** چراغی را کہ ایزد
بر فروزد * ہر آن کو پف زند ریشش بسوزد * اور بہت سے لوگون کو باشمشیرہا برہنہ پنہان کیا
کہ جب جناب رسولخدا صلعم چاہ مین ہلاک ہون تو تم نکلکر حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلم اور
اور مخصوصان حضرتکو قتل کرنا اور طعام جو پکایا تہا اوسمین بہی بہت سا زہر ڈالا تہا کہ اگر
وہ تدبیر نہہ ہوگی تو کہانا کہاکے سب ہلاک ہونگی جب وہ تدبیر اوس ملعون کے تمام ہوئے تو حضرتکی خدمتمین آیا
اور ضیافت کیواسطی معہ مخصوصین طلب کیا اس اثنا مین جبرئیل امین نازل ہوئے اور سارا حال
اوس شقی کی تدبیر بیان کیے اور عرض کی کہ حقتعالے فرماتا ہے کہ جہان وہ کہی وہان بیٹہو اور جو وہ کہلاوی
وہ کہاو تا آیات و معجزات ظاہر ہون اور جنہون نے تیری قتل کا ارادہ کیا ہے وہ بہی ہلاک ہون
پس حضرت اوسکی گہر تشریف لیگئی اور وہ جو فرش اوسنی چاہ پر بچہایا تہا حضرت اوسپر جا بیٹہی
اور دہنی مین سب اصحاب بیٹہی اور حضرتکو کچہہ خلل نہوا وہ ملعون یہہ حال دیکہکر نہایت حیران ہوا
پہر بغور دیکہا تو معلوم ہوا کہ حضرت کے اعجاز سے منہہ اوس کوئین کا مانند زمین کے سخت ہو گیا ہے ناچار
دوسری تدبیر کی کہ وہ طعام زہردار لاکر حضرت کے سامنی رکہا حضرت نے طعام کیطرف ہاتہہ دراز کیا
اور جناب امیر علیہ السلم کو فرمایا کہ یا علی یہہ دعا پڑہکر تم کہانا کہاؤ * بسم اللہ الشافی بسم اللہ الکافی
بسم اللہ المعافی بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم
پس حضرت امیر نے یہہ دعا پڑہی اور سب صحابہ اور جناب رسولخدا صلوات اللہ علیہ وعلی آلہ نی وہ طعام

تناول کیا جب سیر ہوئے تو اوٹھہ کھڑی ہوئی جب اوس ملعون نے دیکہا کہ کہانا ویسی ہی ہے آپ نے آستین ہلائی تو سمجہا کہ غلطی سے اس کہانے مین زہر نہین ملایا پس یہہ سمجہکر سب اپنی دوستونکو لاکر بٹھلایا اور وہ طعام کہلایا اور دختر اوس ملعون کی جسنی یہہ تدبیر نکالی تہی جب اوسنی دیکہا کہ سر چاہ مانند زمین کے ہو گیا پس وہ آکر وہان بیٹھہ گئی اوسیوقت قعر چاہ مین جاکر جہنم واصل ہوئی اور مضمون اس قول کا ظاہر ہوا من حفر بیرا لاخیہ وقع فیہ ٭ یہہ حال دیکہکر اوس ملعون نے کہا یہہ نہو کہ لڑکی چاہ مین گر کر مر گئی بلکہ یہہ کہو کہ لب بام پر سے گر پڑی بعد اسکے اوس ملعون کے یارون نے جو وہ طعام زہر مار کیا تہا وہ سب راہی جہنم ہوئے حضرت نے جو اوس ملعون سے حال اوس دختر کا اور اوسکی یارون کا استفسار فرمایا اوسنی کہا کہ دختر لب بام پر سے گر پڑی اور یارون نے کہانا بہت کہا لیا ہیضہ کر کے مر گئے یہہ سنکر حضرت نے فرمایا کہ خدا خوب جانتا ہے کہ کس سبب سے مری ٭ معجزہ ٭ روایت ہے کہ ایکدن جناب رسولخدا صلعم گروہ مہاجر و انصار مین تشریف رکہتی تہی کہ یکایک حضرت نے فرمایا کہ اسوقت میرا جی حریرہ کو چاہتا ہے کہ وہ روغن اور عسل کا بنا ہوا ہو حضرت امیر نے فرمایا کہ مین بہی یہی چاہتا ہون بعد اسکے حضرت نے ابوبکر سے فرمایا کہ تو کیا چاہتا ہے اوسنی کہا مین تہی گاہ برہ بریان چاہتا ہون پہر عمر و عثمان سے حضرت نے استفسار کیا اونہون نے سینہ بریان برہ کی خواہش کی جب حضرت یہہ سن چکی تو آپنے فرمایا کہ کونسا مومن ہماری ضیافت کرتا ہے جو کہ ہمنی طلب کیا ہے یہہ سنکر عبداللہ بن ابی عبداللہ ملعون نے خیال کیا کہ یہہ موقع خوب ہے اب مین زہر دیکر سبکو ہلاک کرون یہہ سوچکر حضرت سے عرض کی کہ مین ضیافت کرتا ہون پس یہہ کہکر گہر مین گیا اور حریرہ وغیرہ خوب سا زہر ڈالکر تیار کیا اور حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کی کہ طعام طیار ہے حضرت نے سب حاضرین کو ہمراہ لیا اوسنی عرض کی کہ یا حضرت کہانا کم ہے آپ بہت آدمی نہ لیچلیے حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے عیسیٰ کو ایک خوان بہیجا تہا کہ اوسمین چند مچہلیان اور چند گردہ نان تہی مگر اللہ تعالی نے اوسی اسقدر برکت دی کہ سات سو آدمیون نے اوسمین سے کہایا کچہہ محل تردد نہین ہے عبداللہ نے عرض کی کہ آپکو اختیار ہے بس سات ہزار آٹہہ سو اصحابہ حضرت کے ہمراہ اوسکے گہر گئی اوسنی وہان یہہ تدبیر کی تہی کہ اور منافقونکو اسلحہ دیکر تیار کر رکہا تہا کہ جب حضرت زہر سے ہلاک ہون تو مخصوصان حضرت کو تم ہلاک کرنا غرض جب حضرت اوسکی گہر پر تشریف لیگئے تو اوسنی تنگی خانہ کا عذر کیا کہ یا حضرت آپ

وعلی و سلمان و مقداد و عمار چلیں اور سب باہر رہیں حضرت نے فرمایا کہ جو خدا طعام کم مین برکت دیگا وہ
تنگی خانہ بھی دور کریگا پس حضرت نے سبکو گھر مین طلب کیا اور وہ سب اعجاز حضرت کے سے اوس گھر مین
سما گئے اور وہ گھر کشادہ ہوگیا وہ ملعون متعجب ہوا پہر حضرت نے فرمایا کہ تو طعام گھر مین رکھدے سب
کہا لینگے اوسنے کہا کہ یا حضرت سبکا ہاتھ دور دور سے کیونکر پہونچیگا آپ نے فرمایا کہ جس خدا نے گھر کو کشادگی دی ہے
وہ ہاتھ بھی انکا کہانے تک پہونچا دیگا پس اصحابوں نے اپنی اپنی جگہہ بیٹھے ہی ہاتھ دراز کیا حضرت کے اعجاز سے
سبکا ہاتھ کہانے تک پہونچگیا اور سب نے سیر ہوکر کھایا فقط استخوان بکری کے خوانمین رہگئی بعد اسکے حضرت نے
رومال مبارک اپنا بچھاکر فرمایا کہ یا علی حریرہ اسپر ڈالدو تا سب کھائیں چنانچہ سب نے سیر ہوکر کھالیا اور
کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم خوب سیر ہوگئے پہر حضرت رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ تمہارا پیغمبر
خدا تعالی کے نزدیک عیسی سے گرامی تر ہے جیسا کہ حق تعالی نے عیسی کیواسطے مردہ کو زندہ کیا تہا تمہارے
پیغمبر کیواسطے بھی زندہ کریگا یہہ فرماکر حضرت نے اپنا رومال اون ہڈیون پر ڈالدیا اور دعا کی کہ خداوندا جیسے
تو نے اس حیوان مین برکت دی ہے اور اسکی گوشت سے ہمکو سیر کیا اب پہر اسمین ایسی برکت دے کہ ہم اسکے
دودہ سے سیر ہون پس یہہ حضرت کے دعا فرماتے ہی اوسیوقت گوشت و پوست اون ہڈیون پر ہوگیا
اور وہ بکری حرکت مین آئی اور پستان اوسکے پر از شیر ہوگئین یہہ دیکہکر حضرت نے فرمایا کہ مشک
و ظروف لاؤ پس سبنے حاضر کئے حضرت نے وہ ظروف دودہ سے بہردئے اور حاضرین نے خوب سیر ہوکر
دودہ بھی پی لیا پہر حضرت نے فرمایا کہ اگر مجھے یہہ ڈر نہوتا کہ امت گمراہ ہوجائیگی اور اسے گوسالہ بنی اسرائیل
کیطرح نہ پرستش کرنے لگے تو مین اسکو چھوڑ دیتا کہ یہہ زندہ رہتی اور چلتی پہرتی اور گھانس کھاتی پہر
فرماکر حضرت نے دعا کی کہ یا الہی پہر اسے ہڈیان کردے جیسی کہ تہی اوسیوقت وہ ہڈیان ہوگئی اور
حضرت اور سب اصحاب اوس ملعون کے گہر سے واپس آئے اور سب اصحاب ذکر کشادگی خانہ اور
فراوانی طعام و دفع ضرر زہر کا ذکر کرتے تہے حضرت نے فرمایا کہ مجھکو یہہ حال دیکھنے سے حال جنت کا
یاد آیا کہ اسیطرح خداوند عالم ہمارے شیعون کیواسطے نعمائے جنت افزون کریگا اور اسقدر نعمت
دیگا کہ یہہ دنیا کی نعمت اوسکے سامنے ایک ریگ کا ذرہ ہے بیابان بی پایان مین اور جو برادر ایمانی پر
احسان کریگا اور اوسکی حاجت برلاوے کریگا تو اسیطرح اللہ تعالی اوسکے واسطے روضۂ جنان مین نعمت
فراوان کریگا اور نظیر اس طعام زہر آلودہ کے ہے اور نہ ضرر پہونچا ہوسکا برکت خدا سے حمد کریگا

ہماری شیعون کا ہی اور تقیہ کرنا اور زیر غضب و خشم کو پی جانا کہ اسکی بدلی خداوند تعالی نعمتہای بی انتہا
جنت مین عنایت کریگا اور خطاب کریگا کہ گوارا ہو تمہین یہہ لذید نعمای الہی اور یہہ بپاداش تقیہ و صبر کا ہے
کہ تمنی کیا تہا فقط معجزہ راوندی وغیرہ نی روایت کی ہی کہ ایکدفعہ حضرت مکہ سی باہر تشریف
لیگئی نصیر بن الحارث حضرت کی درپی قتل ہو کر عقب سے چلا جب حضرت کے نزدیک پہونچا ڈر کر
بہاگا ابوجہل نی اوس سے پوچہا کہ کہان سے آتا ہی اوس ملعون نے کہا کہ آج محمد تنہا باہر گیا تہا مین
اوسکی پیچہی اس ارادہ سے گیا تہا کہ اوسی قتل کرون جب اوسکی نزدیک گیا تو دو شیر نظر آئے دیکہا
کہ اوسکی پاس گونج رہی ہین مجہی دیکہکر میری طرف متوجہ ہوئی تو مین بہاگا ابوجہل نے کہا یہہ اوسکا جادو ہے +
معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایک قریش نے حضرت رسالت پناہ صلعم کو سجدہ مین
دیکہا ایک پتہر اوٹہا کر چاہا کہ حضرت کو مارے کہ ہاتہہ اوسکا معہ سنگ ہوا مین خشک ہوگیا +
معجزہ ابن شہر آشوب سے روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم مسجد مین قرات قرآن فرماتے
تہی اس سبب سے کفار قریش بہت متاذی ہوتی تہی ایکدفعہ سب اوٹہی کہ چلکر حضرت کو پکڑ لین ناگاہ
دیکہا کہ ہاتہہ اونکی اونکی گردن مین طوق ہوگئے اور آنکہون سے اندہے ہوگئی ناچار حضرت کی خدمت مین آئے
اور قسم کہائی کہ اب ہم آپکو آزار نہ دینگے حضرت نے اونکے لئی دعا کی ہاتہہ اونکی اوسیوقت چہٹ گئی
اور آنکہین روشن ہوگئین پس آیات اول سورہ یسن نازل ہوئین معجزہ ابن شہر آشوب نی
ابوذر سی روایت کی ہی کہ ایکدفعہ حضرت سجدہ مین تہے کہ ابولہب ملعون نے ایک پتہر اوٹہایا اور حضرت کے
مارنیکا ارادہ کیا اوسیوقت اوسکا ہاتہہ ہوا مین خشک ہوگیا ناچار حضرت کے سامنی تضرع وزاری کی
اور کہا کہ مین اگر اس بلا سے آزاد ہونگا تو آپکو آزار نہ دونگا حضرت نے دعا کی ہاتہہ اوسکی اچہی ہوگئے تو اوسیوقت کہنی لگا کہ
تو بڑا جادوگر ہی اس باب مین سورہ تبت نازل ہوئے معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ جناب
رسولخدا اپنی شاخصہ کی پاس تشریف لیگئی اور اونپر اسلام عرض کیا اونہون نے قبول نکیا اور بعض سوار
حضرت کے پیچہی بارادہ قتل کے آئے حضرت نے اون سوارونکو دیکہکر اونکی کفایت شر کی دعا کی اوسیوقت
ایک ہوا چلی کہ وہ سب ہلاک ہوگئی معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایک کافر نے روز احد
پتہر حضرت رسالت پناہ صلعم کو مارا اور وہ حضرت کے پائی مبارک پر لگا حضرت نے فرمایا کہ خدایا اوسکو
ذلیل کر سو بعد انفراغ جنگ [illegible] اثنای راستہ مین ایک جا سو رہا ایک نمر کوہی آئی اور اپنی

شاخ اوسکی پیٹ مین چبہوئی ہر چند اوسنی دوا کی کچہہ حاصل نہوا اور وہ شاخ جنبر گردن سے نکلگئی
اور وہ جہنم واصل ہوا

معجزات روز جنگ احزاب

معجزہ متواترہ جناب مقدس نبوی صلعم سے ہی کہ جنگ احزاب مین باوجود افزونی کفار اور قلت مسلمانان
اللہ تعالی نے بدعاے آنحضرت ایک بادتند بہیجی کہ سنگریزہ اوسمین سے برستی تہی اوسنی خیمے کفار کے
اوکہاڑ دیے اور کافر ہلاک ہوے اور بہاگ ہوگئی معجزہ ابن شہر آشوب نے جابر رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہی کہ جب عیینہ نے حضرت کے چرواہی کو قتل کیا اور مویشی غارت کرکے لیچلے حضرت نے
اونپر نفرین کی اور فرمایا کہ خداوندا یہہ راہ بہول جائین پس وہ چل نسکے اور راہ بہول گئی اور
حضرت کے اصحاب جاکر اونکو پکڑ لای معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ جناب سید کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت کی خواستگاری کی اوسکے والد نی عذر کیا کہ وہ علت برص
مین گرفتار ہے باآنکہ وہ اچہی تہی حضرت نے فرمایا کہ ہوگی اوسیوقت حضرت کے فرماتی ہی اوسکو برص ہوگئے
معجزہ روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے زہیر شاعر کو دیکہا اور فرمایا کہ اے خداوند مجہی پناہ دی
اس شیطان سے فورا حضرت کے دعا قبول ہوئی اور بعد اسکے وہ ایک شعر نکہہ سکا یہہ شاعر حضرت کی
ہجو کیا کرتا تہا معجزہ روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتی تہی جب اونہون نے
اشہد ان محمد رسول اللہ کہا ایک کافر نے کہا کہ جلجاوے جو جہوٹ کہتا ہو اوسی شب کو
اوس ملعون نے چاہا کہ اوٹہکر چراغ تیز کرے اوکسائی چراغ سی اوسکی اونگلی مین آگ لگ گئی
اور ہر چند اوسنی سعی کی مگر وہ نہ بجہی اور مشتعل ہوکر تمام بدن اوسکا جلادیا معجزہ ابن
عباس سے روایت ہے کہ عتبہ بن معیط ملعون نے ایکدفعہ جناب مقدس نبوی کیطرف آب دہان پہینکا
پس اوسیوقت آب دہان اوسکا دو حصہ ہوکر اوسکی مونہہ پر آیا اور دو جگہہ سی اوسی جلادیا
حضرت نے فرمایا کہ جب تک مکہ مین رہیگا تو زندہ رہیگا اور جب باہر جائیگا تو اپنی شمشیر سی کشتہ ہوگا
پس عتبہ بروز احد کشتہ ہوا معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ابی بن خلف نے مکہ مین
حضرت رسولخدا سے کہا تہا کہ مین تجہی قتل کرونگا حضرت نے فرمایا مین تجہی مارونگا انشاء اللہ پس روز
احد حضرت نے ایک چوب اوسکی طرف پہینکی اور وہ لکڑی اوسکی گردن مین لگی اور کچہہ خراش سا ہوگیا
پس وہ چنگہاڑا اور مانند گاو کی فریاد کرتا تہا ابوجہل نے کہا تو اسقدر کیون فریاد کرتا ہی یہہ

ایک خراش ہی اوسنی کہا کہ اوس شخص نے مجہسی وعدہ مارنیکا کیا تہا اگر آب دہن بہی مجہپر پہینکدیتا تو مین
مرجاتا بعد ایکروز کی وہ جہنم واصل ہوا **معجزہ** بطریق عامہ طبرانی نی حکم بن ابی عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہی کہ وہ کہتا ہے کہ ہم چند کافرون نی آپسمین جناب رسالت پناہ صلعم قتل کا ارادہ کیا کہ رات کو
آپکو مارڈالین سو ایک جگہہ ہم اسی انتظار مین کہڑی رہے یہانتک کہ آپ ہمارے قریب پہونچی سو
ہمنے پیچہی ایک آواز بلند سُنی جس سے ہمنی گمان کیا کہ ملک تہامہ مین کوئی آدمی اس آواز کے
صدمہ سی زندہ نرہا ہوگا پس ہم سب غش کہاکر گری اور اتنی دیر بیہوش پڑی رہے کہ حضرت مسجد الحرام
سی نماز پڑہکر اپنی دولتخانہ کو تشریف لیگئے بعد اسکے دوسری رات پہر ہمنی ایسا ہی قصد کیا مگر جسوقت
حضرت رسول خدا صلعم ہمارے پاس پہنچی دیکہا ہمنے کہ کوہ صفا و مروہ ہمارے اور حضرت کے درمیان حایل ہوگئے
معجزہ روایت ہے کہ جنگ احد مین حضرت رسالت پناہ صلعم ایک اصحاب کے قریب پہونچی
وہ تیر اپنی کمان مین رکہہ چکا تہا اور چاہتا تہا کہ ایک مشرک کو ماری پس حضرت نی اپنی
دست مبارک سی لمس کیا اور فرمایا کہ اب اس تیر کو چلا جب اوسنی تیر چلایا تو وہ مشرک اپنی
جگہہ سی ہٹ گیا اور دوسری طرف چلا گیا پس تیر بہی اوسکی پیچہی ہی گیا با اینکہ اوسکو قتل کیا +

بیان اون معجزات کا جو کہ غیب کی خبرین حضرت نی دین

ابن طاؤس سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایکدفعہ کچہہ قریش حضرت رسول خدا
کیخدمتمین آئی حضرت نے اونسی فرمایا کہ کل مینہہ برسیگا جب دوسرا دن ہوا تو آسمان سب دنون سے
زیادہ صاف ہو گیا جب دن چڑہا تو ایک اکابر قریش حضرت کے پاس آیا اور اوسنی کہا کہ ای محمد صلعم
تونی اپنا دروغ کیون ظاہر کیا پہلے تو تو کبہی ایسا نتہا یہہ بات اوسکے کہتی ہی ایک ابر پیدا ہوا اور
اسقدر برسا کہ اہل مدینہ فریاد کرنی لگی اور حضرت سے دعائی موقوفی باران کی استدعا کی +
معجزہ حمیری نی اونہین حضرت سے روایت کی ہی کہ روز بدر جو اشرفیان حضرت عباس کے پاس تہین
وہ بطور غنیمت لی لین اور رہا کرنیمین فدا اور طلب کیا حضرت عباس نے کہا مین اور کچہہ نہین
رکہتا حضرت نے فرمایا کہ وہ کیا ہوا جو ام فضل کے پاس رکہا ہی یہہ سُنکر حضرت عباس نے کہا کہ مین
گواہی دیتا ہون وحدانیت خدا اور تیری پیغمبری پر جسوقت زر مینی ام فضل کو دیا تہا اوسوقت
کوئی حاضر نہ تہا سواے خدا کی **معجزہ** راوندی وغیرہ نی روایت کی ہی کہ ایکدن حضرت تشریف رکہتے تہی

ناگاہ ایک گروہ حضرت کی خدمتمین آیا پہلے اس سے کہ وہ کچہہ کہین جناب رسالتمآب صلعم نے
اونسی کہا کہ تم کچہہ سوال کرنی آئی ہو اگر کہو تو وہ سوال بیان کرون اونہون نے عرض کی کہ حضرت
بیان فرمائین آپنے ارشاد فرمایا کہ تم یہہ پوچہنی آئی ہو کہ نیکی کس سے کرنی چاہئی سو نیکی کرنے
صاحب حسب و نسب و صاحب ایمان سے چاہئی اور تم پوچہا چاہتی ہو جہاد سی عورتون کے سو جہاد
کرنا عورتون کا اچہی طرح بسر کرنا شوہرونکی ساتہہ ہے اور تم پوچہا چاہتی ہو کہ روزی کہان سے آتی ہے
سو خدانے چاہا ہے کہ روزی دے مومنونکو اوس جا سے کہ وہ نہ جانتی ہون سواسطی کہ جو بندہ جا روزی اپنی نہین
جانتا تو بہت سی دعا کرتا ہی معجزہ ابن شہر آشوب نے ابو سعید انصاری سے روایت کی ہی کہ چند یہود
ایکدفعہ حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمتمین آئی اور حضرت سے کہا کہ ہمین آپ اس سے اطلاع دین کہ ہم
کیا سوال کرنی آئی ہین حضرت نے جواب دیا کہ تم سوال کرنی آئی ہو حال ذو القرنین سے وہ ایک لڑکا
تہا اہل روم کہ وہ اطاعت کنندہ خدا اور جہاد دوست تہا اور بادشاہ روی زمین کا ہوا اور مشرق سے مغرب تک
پہرا اور یاجوج اور ماجوج کی سد باندہی معجزہ ابن بابویہ وغیرہ نی ابن عباس سے روایت کی ہی کہ
ایکدن ابو سفیان حضرت رسولخدا صلعم کی خدمت مین آیا اور اوسنی عرض کی کہ یا رسول اللہ مین
چاہتا ہون کہ کچہہ آپ سے سوال کرون حضرت نے فرمایا کہ اگر تو کہہ تو مین کہہ دون اوسنی کہا بہت اچہا
حضرت نے فرمایا تو مجہسے پوچہی گا کہ تمہاری عمر کتنی ہوگی ابو سفیان نی کہا درست ہے پہر حضرت نی فرمایا کہ
مین تریسٹہ برس زندگانی کرون گا اوسنی کہا درست ہے حضرت نے فرمایا کہ تو زبان سی اقرار کرتا ہے
مگر دلمین نفاق رکہتا ہی چنانچہ یہی تہا کہ وہ دلمین دشمن تہا معجزہ ابن بابویہ وغیرہ نی روایت
کی ہی کہ وایل حجر کہتا ہے کہ جب جناب رسولخدا صلعم کی پیغمبری کی مجہی خبر پہونچی تو اون دنونمین مین
بڑا بادشاہ تہا اور ساری مین میری مطیع تہی مین سبکو ترک کر کی حضرت کی خدمتمین پہونچا تو حضرت کی
اصحابون نے کہا کہ تمہارے آنی سی تین دن پہلی حضرت نے خبر آنی کی فرمائی تہی اور ارشاد کیا تہا کہ وایل
بن حجر تمہارے پاس راہ دور و دراز سے آتا ہی یعنی حضرموت سے اور اسلام آورندہ و طاعت کنندہ وہ آتا ہے
اور بادشاہ کا بیٹا ہی مینی کہا واقعی مین بلو شامست چہوڑ کر آیا ہون معجزہ ابن بابویہ نی روایت
کی ہی کہ ایکدفعہ چند اسیر حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمتمین آئی حضرت نے سوای ایک کے اور سب کے
قتل کا حکم دیا اوسنی عرض کی [illegible] حضرت نے فرمایا کہ مجہی جبرئیل نے

خبر دی ہے کہ تجھہ مین پانچ خصلتین ہین غیرت شدید اپنی حرمت پر اور سخاوت و شجاعت و خوشخوئی و راست گوئی اوس مرد نے کہا واللہ یہہ خصلتین مجھہ مین ہین آپ پیغمبر بلاشک ہین یہہ کہکر وہ ایمان لایا **معجزہ** صفار وغیرہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسالت پناہ صلعم غار ثور مین تشریف لے گئے تو ابوبکر حضرت کے ہمراہ تھا یعنی ابوبکر غار مین بہت اضطراب کرتا تھا حضرت نے ہر چند اوسکی تسکین کے واسطے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ کشتی جعفر کی دریا مین مضطرب ہے ابوبکر نے کہا کہ آپنے دیکھی ہے تو مجھے بھی دکھایئے حضرت نے فرمایا میرے پاس آ وہ حاضر ہوا حضرت نے دست مبارک اوسکی آنکھون پر پھیر کر فرمایا نظر کر جب اوس نے نظر کی تو دیکھا کہ کشتی جعفر کی دریا مین مضطرب ہے پھر آپنے فرمایا کہ مدینہ کی طرف دیکھ اوسنے نظر کی تو دیکھا کہ انصار اپنے محلون مین بیٹھے ہین اور آپس مین باتین کر رہے ہین مگر اسپر بھی اوس کا اضطراب کم نہوا اور اوسنے دل مین کہا کہ یہہ جادوگر ہے حضرت نے فرمایا تو صدیق نہین زندیق ہے اور ایک روایت مین ہے کہ زیادہ جو اوسنے اضطراب کیا تو حضرت نے دکھا دیا کہ برابر کنارہ دریا ہے اور اوسین برابر کشتی لگی ہوئی ہے آپنے فرمایا کہ کافر اگر درہ مین آجائین گے تو ہم اس کشتی پر سوار ہو کر چلے جائین گے مگر وہ ویسا ہی مضطرب رہا اور چاہتا تھا کہ کافرون مین جا ملون **معجزہ** خاصہ و عامہ نے روایت کی ہے کہ حاطب نے جناب رسالت پناہ صلعم کے مکہ جانے کی خبر اہل کو لکھی حضرت جبرئیل نے حضرت رسول خدا صلعم کو مطلع کیا حضرت نے جناب امیر علیہ السلام اور مقداد رضی اللہ عنہ اور زبیر کو بھیجا اور فرمایا کہ فلان باغ مین جاؤ اور وہان ایک عورت ہے اوسکے پاس نامہ حاطب کا ہے کہ اوسنے مشرکان عرب کو لکھا ہے وہ لے آؤ جب یہ وہان پہونچے تو اوس عورت کو دیکھا مقداد و زبیر نے ہر چند تفحص کیا نامہ اوس کے پاس نہ نکلا اور اوس سے پوچھا تو وہ منکر ہوئی مقداد و زبیر نے حضرت امیر علیہ السلام سے کہا کہ نامہ اسکے پاس نہ نکلا اب چلنا چاہیئے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ پیغمبر خدا صلعم نے تو فرمایا ہے کہ نامہ اسکے پاس ہے اور تم کہتے ہو کہ نامہ نہین ہے یہہ کہکر حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے شمشیر کھینچی اور اوس عورت پہ حملہ کر کے فرمایا کہ نامہ نکال وہ ڈر گئی اور نامہ اپنی گیسو مین سے اور بعض روایت مین ہے کہ کمر سے نکال کر دیا جناب امیر نے وہ نامہ حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت

مین پہونچایا پہر حضرت نے حاطب سے پوچہا کہ تو نے نامہ کیون لکہا اوس نے عرض کیا کہ یا حضرت مین کافر نہین ہوا لیکن اہل مکہ کا حق مجہہ پر بہت تہا مینے چاہا کہ اوس سے سبکسار ہون حضرت نے غایت حلم سے یہ عذر ناوجب اوسکا منظور فرمایا **معجزہ** راوندی نی ابوسعید خدری سی روایت کی ہی کہ بعض جنگ مین ہم باہر گئے اور آپس مین دس دس آدمی رفیق ہوگئے جو کچہہ ملتا تہا وہ آپسمین تقسیم کر لیتے تہی ایک شخص ہم مین تہا کہ وہ اکیلا تین آدمیون کا کام کرتا تہا اس سبب سے ہم اوس سے بہت راضی تہی اور یہہ حال اوسکا ہمنے حضرت رسول خدا صلعم سے بہی عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ اہل جہنم سے ہی راوی کہتا ہے کہ جب لڑائی شروع ہوئی وہ شخص زخمی ہوا اور درد کی شدت کی تاب نہ لاکر اوس نے اپنی کو ہلاک کیا جب حضرت سے یہ حال عرض کیا تو حضرت نے فرمایا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مین رسول و بندہ خدا ہون اور خبر میری دروغ نہین ہوتی **معجزہ** راوندی نی روایت کی ہی کہ ابودردا جاہلیت مین ایک بت رکہتا تہا اور اوسکی پرستش کرتا تہا ایک دفعہ عبداللہ بن رواحہ اور محمد بن مسلم بنجبر اوس کے گھر مین گئی اور اوس بت کو توڑ ڈالا جب وہ گھر مین آیا تو اپنی عورت سی پوچہا کہ یہہ کام کسنی کیا اوس نے کہا کہ مجہی خبر نہین مینے توٹنی کی صدا سنی مگر کسیکو دیکہا نہین پہر اوس عورت نی کہا کہ اگر اسی کچہہ قدرت ہوتی تو دفع ضرر اپنا کرتا اس کلام نے اوس کے دل مین اثر کیا پس ابودردا نے اوس سے کپڑے طلب کیئے اور پہن کر حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین آیا اور مسلمان ہوا پہلے اس سے کہ وہ آئی حضرت نے فرمایا کہ ابودردا آتا ہے اور مسلمان ہوگا **معجزہ** خاصہ و عامہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو خبر دی اوس حال سے جو اونپر عثمان سی گذرا آپنے فرمایا کہ ای ابوذر تیرا کیا حال ہوگا جب تجہی گھر سے نکالین گے اوس نے عرض کی کہ مین مسجد الحرام مین رہونگا آپنے فرمایا کہ اگر وہان سے بہی نکالین گے تو کیا کریگا اوس نے عرض کی کہ شام کو چلا جاؤنگا حضرت نے فرمایا اگر وہان سے بہی نکالین گے تو کیا کریگا اوس نے کہا کہ شمشیر کہینچون گا یہانتک کہ مارا جاؤنگا حضرت نے فرمایا کہ نہین صبر کرنا حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر تو تنہا زندگی کریگا اور تنہا مریگا اور تنہا محشور ہوگا اور ایک گروہ اہل عراق کا تجہے غسل و کفن دیگا چنانچہ یہی گذرا جو حضرت نے فرمایا تہا **معجزہ** روایت ہے کہ آپنے زید بن سے فرمایا تہا کہ تجہہ سے پہلی تیرا ایک عضو بدن بہشت مین جائیگا پس جنگ نہاوند مین اوسکا پہلے ہاتہہ کٹ گیا اور حضرت کا فرمودہ راست ہوا **معجزہ** روایت ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلعم نی

ایک فصد پچھنے لگوائی اور خون عبد اللہ بن زبیر کو دیا کہ ڈال آ عبد اللہ خون باہر لا کر پی گیا جب وہ آیا حضرت
نے اوس سے پوچھا کہ خون تو نے کیا کیا اوس نے عرض کی کہ مین پی گیا آپنے فرمایا کہ تو بادشاہ ہوگا وای
ہے مردم سی تجھی اور وای ہی تجھی مردمی سی **معجزہ** روایت متواتر سی ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ میری
زنون مین سے ایک زن اونٹ پر سوار ہوگی اور وہ اونٹ بہت پشم دار ہوگا اور میری وصی ہی لڑنے
جائیگی اور منزل حواب کی سگ اوسپر فریاد کرینگے چنانچہ وہ عائشہ تہی کہ جنگ جمل مین سب امور واقع
ہوئی **معجزہ** خاصہ و عامہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سی روایت کی ہی کہ عمار یاسر رضی اللہ عنہ مسجد مین
اینٹین لاتے ہین حضرت رسالت پناہ صلعم نے خاک اونکی پشت سی پاک کے اور فرمایا کہ ای عمار
تجھی قتل کریگا وہ گروہ جو امام پر خروج کریگا اور ستمگار ہونگے اور آخر خوراک تیری شیر کی ہوگی چنانچہ
یہہ سب کچھہ جنگ صفین مین واقع ہوا **معجزہ** اخبار متواترہ سی ہی کہ جناب رسول خدا صلعم نے اکثر
مجالس مین جناب امیر علیہ السلام کی شہادت کی خبر دی اور فرمایا کہ ای علی تیری ریش تیری سر کی خون
سے خضاب ہوگی اسی سبب سے حضرت امیر علیہ السلام خضاب نہ کرتے تہی اور منتظر اوس وعدہ کی تہی **معجزہ**
اسیطرح روایت متواترہ سی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلعم نے فرمایا کہ ای علی تو قتال کریگا تین
طایفون سے اور مکرر فرمایا کہ پہلی جیسی مینی تنزیل قرآن پر قتال کی ہی ایسے بعد تو تاویل قرآن پر قتال
کریگا **معجزہ** اسیطرح حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی حال کی اور مکان شہادت کی حضرت
نے خبر دی تہی اور کربلا کی خاک ام سلمہ رضی اللہ عنہ کو دی تہی اور فرمایا تہا کہ جب میرا فرزند حسین شہادت
پائیگا تو یہ خاک خون ہو جائیگا چنانچہ اوسی طرح واقع ہوا **معجزہ** اسیطرح حضرت رسالت پناہ صلعم نی جناب
امام موسی رضا علیہ السلام کی جائی دفن سے خبر دی تہی کہ خراسان مین ہوگی **معجزہ** راوندی نے روایت
کی ہے کہ ایک شخص حضرت رسالت پناہ صلعم کی پاس آیا بہوکا حضرت نی اوسی فرمایا کہ تو بازار مین جا
دوسرے دن پہر وہ آیا اور اوس نے عرض کی کہ کل مین بازار گیا تہا مجہی کچھہ نہ ملا اور بی طعام رات کو گرسنہ سو رہا
حضرت نے فرمایا آج پہر جا وہ بازار مین گیا تو دیکھا کہ ایک قافلہ آیا ہوا تھا اوس نے کچھہ اوس سے خریدا اور اوس مین
ایک اشرفی اوسکو نفع کی حاصل ہوئی وہ لیکر اپنے گہر گیا اور فجر کو پہر حضرت کی خدمت مین گیا اور عرض کی کہ کل
مجہے بازار مین سے کچھہ نہ ملا حضرت نے فرمایا فلان قافلہ مین سی فلان متاع تو نی لیا اور ایک اشرفی تجہی نفع
کی ملی اوس نے کہا درست ہی پہر حضرت نی اوس سے پوچھا کہ تو جہوٹ کیون بولا اوس نے عرض کی کہ مین نے

آزمایش کی تہی لوگ آپکی غیب دانی بیان کرتے تہی یعنی چاہتا ہین ہی آزمایش کرون اب یقین میرا زیادہ ہوا پہر حضرت نے فرمایا کہ جو کسی سے سوال نہین کرتا خدا اوسی تونگر کرتا ہی جو اپنی اوپر در سوال کہولتا ہی خدا ستر دروازے فقر کے اوسپر وا کرتا ہی کہ کوئی اوسی بند نہین کر سکتا پہر اوس شخص نے کسی سے سوال نہ کیا

معجزہ راوندی نی جابر انصاری سے روایت کی ہی کہ جناب رسالت پناہ صلعم نے ملاحظہ کیا کہ جناب امیر علیہ السلام اور زبیر کچھہ باتین کر رہی ہین حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر علی سی کیا باتین کرتا ہی اول جو عرب مین سے علی کی بیعت توڑیگا وہ تو ہوگا **معجزہ** روایت ہی کہ معاذ جبل کو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو بھیجا تو فرمایا کہ معاذ مجھی تو اب نہ دیکھی گا چنانچہ وہی ہوا کہ بعد اوسکی روانگی کی حضرت نے وفات پائی

معجزہ راوندی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جناب رسول خدا صلعم غزوہ بنی المطلق مین تشریف رکھتی تہی کہ ایک ہوای عظیم چلی حضرت نے فرمایا کہ اس ہوا کی چلنی کا یہ سبب ہے کہ مدینہ مین ایک منافق مرا ہی جب مدینہ مین آئی تو سنا کہ فاغنہ بن زید کہ عظمای منافقین سے تہا اوس دن جہنم واصل ہوا تہا **معجزہ** راوندی نی روایت کی ہی کہ جناب رسالت پناہ صلعم نے نامہ قیس بن عرقہ کو لکہا اور اوسی طلب کیا وہ حسب الطلب روانہ ہوا اور اپنی ہمراہ خویلا بن حارث کلبی کو لایا جب مدینہ کی قریب پہونچے تو خویلا حضرت کے پاس آنے سی ہراسان ہوا قیس نے کہا کہ تو یہان دامن کوہ مین ٹہر رہ مین جاتا ہون اگر دیکہونگا کہ حضرت ہماری نسبت کچھہ ارادہ ضرر کا نہین رکھتی تو تجہی بہی اعلام کرونگا جب قیس حضرت کی مجلس مین داخل ہوا اوس نے عرض کی کہ یا حضرت مین امان مین ہون حضرت نی فرمایا کہ تجہی مینی امان دی مع اوس تیری رفیق کی جسی فلان کوہ مین چہوڑ آیا ہی یہ معجزہ دیکہکر وہ مسلمان ہوا **معجزہ** ابن شہر آشوب وغیرہ نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایک دفعہ ابوذر غفاری حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین آیا اور اوس نے عرض کی کہ مین مدینہ مین گہبرا گیا ہون مجھکو اور میری پسر و برادر کو حضرت رخصت دین تو موضع نغانہ مین جاوین وہ موضع حجاز مین ہی حضرت نے فرمایا کہ تو جاتا تو ہی مگر مین ڈرتا ہون کہ تجہی پر ایک قبیلہ غارت کری اور پسر و برادر کو تیری قتل کری اور پہر تو میرے پاس آئی اور اپنی عصا کا تکیہ کیی ہو اور کہی کہ پسر و برادر کو میرے مار ڈالا اور گلہ میرا غارت کیا الغرض ابوذر گئی اور موضع قبیلہ بنی فرارہ تک پہونچی تہی کہ اونہون نے دست غارت دراز کیا اور گوسپندون کو چہینکر لیگئے اور پسر و برادر کو اوسکے قتل کیا ناچار ابوذر حضرت کی خدمت مین پہر آئی اور چونکہ زخمی ہوگئی تہی عصا

پر تکیہ کیئے ہوئی تہی اور حضرت کے خدمت مین عرض کیا کہ جناب نے فرمایا تہا وہ واقع ہوا **معجزہ** راوندی
نے روایت کی ہی کہ غزوہ ذات الرقاع مین ایک کافر کہ اوسی عاصم کہتی تہی وہ حضرت رسول خدا صلعم
کی خدمت مین آیا اور اوس نے کہا کہ ای محمد تو غیب کے بات جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ غیب ہے ای خدا کی اور کوئی
نہین جانتا اوس ملعون نے کہا کہ مین اپنی شتر کو تیری خدا سی دوست رکہتا ہون حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالی
نی علم غیب سے اپنی مجہی خبر دی ہی کہ ایک پہوڑا تیری بائین رخسار سی ظاہر ہوگا اور دماغ تک تیری سرایت
کریگا اور اس سے تو جہنم واصل ہوگا جب وہ مرد اپنی قبیلہ مین گیا تو جو حضرت نے فرمایا تہا وہی قرحہ اوس کی
ذقن مین پیدا ہوا اور دماغ تک سرایت کر گیا جب اوس ملعون نے کہا کہ اوس قریشی نے سچ کہا تہا بعد اسکی
جہنم واصل ہوا **معجزہ** روایت ہی کہ جناب رسالت مآب صلعم نی حضرت عباس سے عم سی فرمایا کہ وای ہی
میرے فرزندون پر تیری فرزندون سے اونہون نے عرض کی کہ اگر مجہی فرمائی تو مین خصی ہو جاون حضرت نے فرمایا یہ امر شدنی
ہی چنانچہ وہی ہوا کہ بنی عباس نے اکثر اماموں کو کس کس اذیت سی زہر دیکر شہید کیا کہ بیان سے باہر ہے
معجزہ روایت ہی کہ حضرت رسول خدا صلعم نی خبر دی کہ بنی امیہ ہزار مہینہ بادشاہی کرینگے اور جو جو کفر
وضلالت اونہون نے کی وہ حال سب حضرت نے فرمایا **معجزہ** ابن بابویہ وغیرہ سے بطریق متعددہ مروی ہی کہ
ایکدن جناب سرور کائنات علیہ التحیۃ والثنا کی پاس حضرت امیر المومنین و حضرت فاطمہ و حضرت امام حسین علیہ السلام
بیٹہے تہی حضرت نے فرمایا کہ تمہاری قبرین پراگندہ ہونگی حضرت امام حسین علیہ السلام نی استفسار کیا کہ یا حضرت
مین اپنی موت سے انتقال کرونگا یا کشتہ ہونگا حضرت نے فرمایا کہ ای فرزند تو ستم سی کشتہ ہوگا اور تیرا بہائی
تیغ ستم سی **معجزہ** سعد بن طاؤس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ وہ فرماتے ہین کہ
جناب امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا کہ مین ایکدن جناب رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر تہا کہ آپ
نے کہا نو آدمی حضرموت سے آئینگی چہہ تو اوس مین سے مسلمان ہو جائنگے اور تین مسلمان نہونگے مینی عرض کیا
کہ درست ہی جب دوسرا دن ہوا فجر کو حضرت مسجد مین تشریف لائی جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین
جانب راست حضرت کے بیٹہا تہا کہ دیکہا مینی کہ نو آدمی حضرموت کی طرف سے آتے ہین انہون نے آکر حضرت کو
سلام کیا اور عرض کیا کہ یا حضرت ہم پر اسلام عرض کیجئے حضرت نے کلمہ ایمان تلقین کیئے اون مین سی چہہ
آدمی ایمان لائی اور تین مسلمان نہوی اون تینون مین سی ایک کو حضرت نے فرمایا کہ جلد تو صاعقہ سی جہنم
واصل ہوگا اور دوسرے کو فرمایا کہ تجہی سانپ کاٹیگا اور تیسری کو فرمایا کہ تو اپنی اونٹنی ڈہونڈہنی کو جائیگا

فلان طایفہ تجھی قتل کریگا وہ چلی گئی اور تھوڑی دنونکی بعد وہ جو مسلمان ہوئی تھی وہ پھر آئی اور اونہون نے بیان کیا کہ یا حضرت جسطرح آپنے فرمایا تھا وہ تینون آدمی اوسیطرح مری اور ہمارا یقین زیادہ ہوا اب ہم آئی ہین کہ اسلام کو پھر تازہ کرین **معجزہ** طبرسی نی عایشہ سی روایت کی ہی کہ جناب رسالت مآب صلعم نی کشتہ ہونی حجر بن علی اور اوسکے اصحابون کی خبر دی چنانچہ اوسیطرح معاویہ نی اونہین شہید کیا **معجزہ** شیخ طبرسی نی ابو بن بشیر سی روایت کی ہی کہ جناب رسول خدا صلعم سنگستان مدینہ مین پہونچی وہان ایستادہ ہو کر فرمایا کہ انا للہ و انا الیہ راجعون حضرت کی صحابہ نے کلمہ سُنّی سے متغیر ہوے آپنے فرمایا یہان امت میری اسجا شہید ہونگے چنانچہ وہی ہوا کہ یزید پلید نے سن ترسٹھہ ہجری مین مسلم بن عقبہ کو مدینہ پر بقصد یورش بھیجا اور جنگ عظیم ہوئی چند ہزار صحابہ شہید ہوئی چنانچہ سات سو اوسمین قاری قرآن تہے **معجزہ** راوندی و طبرسی نی روایت کی ہی کہ جناب رسول خدا صلعم نی خبر دی تہی کہ عبد اللہ بن عباس اور زید بن ارقم آخر عمر مین نابینا ہونگے چنانچہ وہی ہوا **معجزہ** راوندی وغیرہ نے روایت کی ہی کہ برادر ماری ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی ہان ایک لڑکا پیدا ہوا اوسنے اوس کا نام ولید رکھا حضرت نے فرمایا کہ نام اپنی فرزندون کے فرعون کے نام پر رکہو اور نام رکھو بدرستیکہ میری امت مین ایک ولید نام پیدا ہوگا اور میری امت کی واسطی فرعون سے بدتر ہوگا جب ولید پیدا ہوا تو حضرت کا فرمانا ظاہر ہوا **معجزہ** اسیطرح حضرت نے مروان کے حق مین فرمایا کہ یہہ پدر چار ظالم جبار کا ہوگا **معجزہ** خاصہ و عامہ سی روایت ہی کہ حضرت جبرئیل نے جناب رسول خدا صلعم کو خبر دی نجاشی بادشاہ حبش کے مرنیکی پس حضرت نے اصحابون کو بقیع مین جمع کر کے نماز پڑہی اور جنازہ اوس کا ملاحظہ کیا بعد چند روز کے خبر پہونچی کہ نجاشی اوسی دن مرا تہا **معجزہ** بطریق متعددہ منقول ہے کہ جناب رسالت مآب نے حضرت جعفر طیار کو جنگ تبوک مین بھیجا تو جسدن جنگ واقع ہوئی تو اوسدن تمام جنگ کا وقوع حضرت نے بیان فرمایا کہ اسوقت زید بن حارث مارا گیا اور علم جعفر نے لیا پھر آپنے فرمایا کہ جعفر کے دونو بازو جدا ہوئے اور وہ شہید ہوا اور اللہ تعالے نے عیوض دو بازو کی دو بال اوسی عنایت کئی کہ اوس سے وہ پرواز کرتا ہی اب علم کو عبد اللہ بن رواحہ نے لیا وہ ہی شہید ہوا اب علم کو خالد نے لیا اور دشمن بھاگ گئے بعد اسکی حضرت اوٹھکر حضرت جعفر کے گھر مین تشریف لیگئی اور اون کے فرزندون کو بلا کر رسم تعزیت ادا فرمائی بعد اسکی وہی بات ظاہر ہوئی اور اوسیطرح جنگ واقع ہوئی **معجزہ** ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ ایک دن

حضرت رسالت مآب صلعم نی حرافہ بن مالک کے پہونچی کیطرف ملاحظہ کیا وہ پہنچا اوسکا تپلا اور پر موتھا
آپنے فرمایا کہ کیا حال ہوگا تیرا اوسدن جسدن دست برنجن بادشاہ عجم کے تو اپنے ہاتھ مین ڈالیگا جب زمانہ
عمر مین مداین فتح ہوا تو عمر نے اوسی بلایا اور دست برنجن بادشاہ عجم کی اوسکے ہاتھ مین ڈالدئے **معجزہ**
اور اسیطرح فرمایا کہ جب مصر کو فتح کروگی تو قبطیونکو نہ قتل کرنا کہ مادر ابراہیم اونکی نسل سے تہی **معجزہ**
اور اسیطرح فرمایا کہ تم روم کو فتح کروگی جب اوسکو فتح کرو تو کلیسا کہ جانب شرق اوسکے واقع ہی اوسی مسجد
نہ کرنا **معجزہ** اسیطرح حال خیبر کا خاصہ و عامہ نے نقل کیا ہی کہ دونو خلیفہ سنی صاحبون کے بہاگ کر آئی تو
حضرت نے فرمایا کہ آج مین رایت اوسکے دونگی جو کرار غیر فرار ہی اور بغیر فتح کئی ہوئی وہ نہ آویگا چنانچہ یہی
ہوا کہ علی الصباح حضرت نے لوا جناب امیر علیہ السلام کو عنایت فرمایا اور حضرت امیر نے جا کر خیبر کو فتح کیا
معجزہ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایک سائل نے حضرت رسالت پناہ صلعم سی آکر سوال کیا آپنے
اوس سے فرمایا کہ ٹہر جا تا کہین سے آجای اوسیوقت ایک شخص آیا اور ایک کیسہ حضرت کے پاس رکھدیا اور
عرض کی کہ یہ چار سو درہم ہین آپ انکو مستحقین کو تقسیم کر دیجی حضرت نے اوس سائل سے فرمایا کہ چار سو اشرفیان
لے صاحب مال نے عرض کیا کہ یہ طلاء نہین نقرہ ہی حضرت نی فرمایا کہ تو مجھی دروغ کی نسبت نہ دی خدا نے
مجھی راست گو کیا ہی بعد اسکی جو اوس نے سر کیسہ وا کیا تو چار سو دینار طلا اوسمین سے نکلی صاحب مال متعجب ہوا
اور قسم کھا کر بیان کیا کہ مینے اسی درہم نقرہ سی بہرا تہا حضرت نے فرمایا تو سچ کہتا ہی لیکن جو کہ میری زبان
سے دینار طلا نکلے تہی اللہ تعالی نے اون کو دینار طلا کر دیا **معجزہ** حذیفہ بن الیمان سے روایت ہی
کہ جناب رسالت پناہ صلعم نی ایکدن خطبہ پڑھا لیس اوسمین کوئی چیز نچہوڑی جو کہ قیامت تک ہونے
والی ہی یعنی سارا حال قیامت تک کا بیان کر دیا بعض لوگون نے اوسی فراموش کیا اور بعضون نے
یاد رکہا راوی کہتا ہی کہ کوئی چیز جو واقع ہوتی ہی اور مین بہولی ہوئی اوسی ہوتا ہون تو وہ جسوقت
واقع ہوتی ہی تو یاد آجاتی ہی جیسے کہ کوئی بہولی خبر یاد آتی ہی بخدا سوگند کہ حضرت نے فتن آیندہ سی
کچہہ ترک نہ فرمایا گر دیدہ ہونیوالون پر تمام گذرنی دنیا تک اور تین سو مرد آپکے ہمراہ تہی آپنے فرمایا نام اونکا
اور نام اونکے باپکا اور قبیلہ کا **معجزہ** اسیطرح ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ وہ کہتی ہین حضرت
رسول اللہ صلعم نی ہمسے تمام دنیا کا حال فرمایا یہانتک کہ پرندہ آسمان پر پر ہلاتا ہی وہ بہی بیان کر دیا ہی
ہماری لیئے اوس علم سی **معجزہ** اسیطرح حضرت نے فتح ہونی مکہ کا اور بیت المقدس اور یمن و شام و عراق

تا سب کچھ فرمایا **معجزہ** فرمایا جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کو کہ تم سب سے پہلے مجھ سے بہشت مین ملوگی سو وہی ہوا کہ حضرت سیدہ نے بعد حضرت کی چھ مہینے زندگانی کی اور پھر حضرت کی خدمت مین پہونچین **معجزہ** اور فرمایا حضرت نے درباب خوارج کی کہ وہ خروج کرین گے بہترین فرقہ پر وہ مراد جناب امیر علیہ السلام سی ہے اور خوارج کی علامت فرمائی کہ ان مین ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کہ اوسکو ذوالثدیہ کہتے ہونگے کہ بازو اوس کا مانند پستان زن کے حرکت کرتا ہوگا چنانچہ حضرت امیر علیہ السلام نے جنگ خوارج مین اسی نشان سی اوسی ڈھونڈکر نکالا اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین خوارج کو پاؤن تو مارون مانند قوم عاد و ثمود کی **معجزہ** اسیطرح خبر دی حضرت نے احزاب مین ہم سی کافر جنگ کرین اور ہم کرین اور یہہ ہی جنگ خندق مین فرمایا کہ بعد ازین کافر ہمپر چڑہ کر نہ آوینگے چنانچہ یہی ہوا **معجزہ** اور اسی طرح خبر دی بیماری طاعون سے بعد فتح بیت المقدس کے اور وہ واقع ہوئی زمان عمر مین کہ تین روز مین ستر ہزار آدمی مری **معجزہ** اسیطرح فرمایا کہ اگر دین متعلق ثریا سی ہو تو بھی اوسکو لوگ فارس کے پاوینگے **معجزہ** اسیطرح خبر دی حضرت نی ایک مرد کی حال سے کہ اوسنے خیانت ایک مہر کی کی تہی یہودیکی مہرونمین سے اور وہ اوسکی جای سکونت سی نکلی **معجزہ** اور اسیطرح ایک شخص نے ایک گلیم چرائی تہی حضرت نی نشان دیا پس وہ اوسکی اسباب مین سی نکلی **معجزہ** اسیطرح خبر دی حضرت نی مواضع ہلاک اہل بدر اور ہر ایک کا موضع تعین کر دیا تہا چنانچہ وہی ہوا **معجزہ** اسیطرح خبر دی حضرت نے فیروز دیلمی کو مرگ کسری سے کہ جبوقت وہ کسری کی طرف سے حضرت کے پاس برسالت آیا تہا اور فیروز دیلمی نے جو تحقیق کیا تو وہی روز تہا اس **معجزہ** کو دیکھکر وہ ایمان لایا **معجزہ** اور اسی طرح خبر دی حضرت نے سحر غاصم یہودی سے کہ حضرت کی بالون پر اوس نے کیا تہا اور کوئین مین جاکر رکہا تہا اور جبرئیل نے خبر دی اور سورہ موذتین نازل ہوئین اور ہر آیت پر اوسکی گرہ کھلتی تہی چنانچہ یہہ حال تفسیر موذتین مین لکھا ہوا ہے **معجزہ** ابن عمر سے روایت ہی کہ وہ کہتا ہے کہ ایک بار مین حضرت رسالت پناہ صلعم کیخدمت مین مسجد منی مین بیٹھا تہا ناگاہ ایک شخص انصاری اور ایک شخص قبیلہ ثقیف مین سی آیا اور دونون نے حضرت کو سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم ہم کچھہ سوال کرنے آئی ہین حضرت نے فرمایا کہو تو مین بتادون جو تم سوال کیا چاہتی ہو نا ہو تنی

عرض کی کہ بہت بہتر ہی آپ نے فرمایا کہ تم جو مجہسے پوچہنے آئی ہو کہ اپنی گہر سے جو ہم قصد خانہ کعبہ آئی تہے اوسکا
کیا ہمین ثواب ہوا ہی اور بعد طواف کی دو رکعتین کا کیا ثواب ہی اور طواف صفا و مروہ کا
اور وقوف عرفات اور رمی جمار اور قربانی کرنیکا کیا ثواب ہے اون دونون نے عرض کیا کہ قسم ہے
اوسکی جسنے تمہین براستی بہیجا ہے کہ ہم یہی سوال کرنے آئی تہے معجزہ اسیطرح واثلہ بن اسقع سے
روایت ہے کہ مین حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت مجمع اصحاب مین باتین
فرما رہی تہے مین درمیان حلقہ کے جا بیٹہا بعض اصحاب نے کہا کہ یہانسے اوٹہہ جاؤ کہ وسط حلقہ مین
بیٹہنا منع ہی حضرت نے فرمایا اسی بیٹہا رہنے دو مین جانتا ہون جس غرض کو یہہ آیا ہی واثلہ کہتا ہے
کہ مینی عرض کی کہ وہ کیا بات ہی جسکے واسطے مین حاضر ہوا ہون حضرت نے فرمایا کہ تو یہہ استفسار کرنی آیا ہے
کہ برّ کیا چیز ہی اور شک کیا چیز ہی مینی عرض کی کہ قسم بخدا کہ مین اسلئے آیا ہون پہر آپنے فرمایا کہ
برّ وہ چیز ہی کہ سینہ مین ٹہہرے اور دل کو اوس پر اطمینان حاصل ہو اور شک وہ چیز ہی کہ سینہ مین
نہ ٹہہرے سو تو شبہ والی بات چہوڑ کر غیر شبہ والی بات کو اختیار کر اگرچہ مفتی تجہی فتوی دے
تو تو شبہ کی بات کو نہ اختیار کر معجزہ بیہقی نے عاصم بن کلیب سے روایت کی ہی کہ جناب رسالت
پناہ صلعم ایک انصاری کی جنازے پر تشریف لیگئے تہے بعد فراغ دفن کے اوسکی عورت نے حضرت کی
دعوت کی آپ اوسکے گہر تشریف لیگئے جب کہانا آیا آپنے کہانا شروع کیا ایک ہی لقمہ اوٹہا کر
چبایا اور نہ نگلا اور فرمایا کہ یہہ ایسی بکری کا گوشت ہی کہ بغیر اجازت مالک کے لیگئی ہے اوس عورت نے
کہا مینے بازار مین سے بکری منگائی وہان نہ ملی پہر ایک ہمسایہ کی پاس بکری تہی اوسکی پاس آدمی
بہیجا وہ نہ ملا مگر اوسکی بی بی نے بکری بہیجدی اوسکا یہہ گوشت ہی غرض جو حضرت نے فرمایا تہا وہ ظاہر
ہوا کہ بے اجازت مالک کے آئی تہی آپنے فرمایا اس کہانیکو قیدیونکو کہلا دو قیدی کافر تہے
معجزہ روایت ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلعم شعب ابی طالب مین تہے تو کفار
قریش نے ایک عہدنامہ مضمون قطع برادری اور سب سے کام عداوت ساتہہ بنی ہاشم کے
لکہکر کعبہ مین لٹکا دیا تہا اور کوئی چیز شعب تک آنے ندیتے تہے چنانچہ حضرت نے وہان بڑی تکلیف
اوٹہائی اسی اثنا مین اللہ تعالی نے حضرت کو مطلع کیا کہ اوس عہدنامہ کو دیمک کہا گئی جہان
نام اللہ کا تہا اوسکو چہوڑ دیا ہے باقی کہا لیا یہہ بات حضرت نے حضرت ابوطالب کے ہاتہہ قریش کو کہلا دی

کہ عہدنامہ کو دیمک کھا گئی ہے سوائے نام اللہ اگر یہہ سچ ہو تو تم ہماری دشمنی سے باز آؤ پس اونہون نے جو نامہ منگا کر دیکھا تو جو حضرت نے فرمایا تھا وہی واقع ہوا تب وہ نادم ہوئے اور بنی ہاشم سے کہا کہ تم شعب سے نکل آؤ **معجزہ** طبرانی نے روایت کی ہے کہ صفوان بن اُمیہ اور عمیر بن وہب چچازاد بھائی تھے بعد جنگ بدر کے اونہون نے ایکدن مقام حجر مین بیٹھکر تذکرہ کشتگان بدر کا کیا صفوان نے کہا کہ اون لوگون کے مرنے کے بعد لطف زندگی نہین عمیر نے کہا سچ ہے میرے پاس روپیہ نہین کہ قرض ادا کرون اور اپنے عیال کا بہی ڈر ہی نہین مین جاکر محمدؐ کو قتل کرتا صفوان نے کہا مین تیرا دین ادا کرونگا اور تیری عیال کی خبرگیری کرونگا پس عمیر نے یہہ سنکر تلوار سان پر رکھوائی اور زہر مین بجھائی اور اونٹ پر سوار ہوکر مدینہ پہونچا جب حضرت کے قریب آیا حضرت نے پوچھا تو کیون آیا ہے اوسنے کہا کہ اپنے قیدی کیلئے آیا ہون کہ آپ احسان کرین اور اوسے چہوڑ دین پہر آپ نے فرمایا کہ تلوار کیون گردن مین ڈالی ہے اوسنے کہا کہ تلوار کس کام کی ہے آپ نے پہر مکرر پوچھا اوسنے وہی جواب دیا حضرت نے فرمایا یہہ بات نہین بلکہ تونے اور صفوان نے مقام حجر مین تذکرہ کشتگان بدر کا کیا تونے کہا کہ مین قرض و اور خوف عیال کا نرکھتا تو مین جاکر محمدؐ کو قتل کرتا صفوان تیرے قرض کا اور خبرگیری عیال کا متکفل ہوا اور تو میری قتل کی لئے آیا ہے یہہ سنتی ہی اوسنے کہا اشہد انک رسول اللہ یعنی گواہی دیتا ہون کہ تم رسول خداؐ ہو اس بات کو سوائے میرے اور صفوان کے کوئی نہین جانتا تہا یہہ خدا نے آپکو اطلاع دی مین اسلام لایا غرضکہ وہ مسلمان ہوا **معجزہ** ابو عبیدہ سے روایت ہی کہ جناب رسالت پناہ صلعم نے فرمایا کہ امر میری امت کا انتظام سی رہیگا یہانتک کہ سب سے پہلے رخنہ ڈالیگا ایک شخص بنی اُمیہ مین سے جسکا نام یزید ہوگا اور یہی ہوا کہ فساد یزید ملعون کے اظہر من الشمس ہین **معجزہ** زید بن ارقم کہتا ہی کہ مین ایکدفعہ بیمار ہوا جناب رسالت پناہ صلعم میری عیادت کیواسطے تشریف لائی اور فرمایا کہ تو اس بیماری سے اچھا ہوجائیگا مگر جب کیا حال ہوگا کہ میرے بعد تو جیتا رہیگا اور اندہا ہوجائیگا زید کہتا ہے کہ مینے عرض کی کہ ثواب سمجھکر صبر کرونگا آپ نے فرمایا تو بیحساب بہشت مین داخل ہوگا اُنیسہ بیٹی زید کی کہتی ہے کہ بعد وفات جناب سرور کائناتؐ زید باپ میرا اندہا ہوگیا پہر مدت کے بعد آنکہین روشن ہوگئین بعد اوسکے مرگیا **معجزہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے آنے سے پہلے حجاز مین

ایک آگ نکلیگی کہ روشن کردیگی اونٹونکی گردنون کو شہر بصری مین یعنی ایسی روشنی ہوگی کہ
اوسکی روشنی بصری تک شہر شام مین سے پہونچیگی سو موافق اوسکے واقع ہوا کہ اواخر عہد خلافت
عباسیہ مین ۲ - جمادی الاخر ۶۵۴ھ ہجری بروز جمعہ بعد نماز عشا وہ آگ ملک حجاز مین متصل
مدینہ طیبہ کے نکلی اور وہ مانند ایک شہر کلان کے تہی کہ جسمین قلعہ و بروج و کنگرے ہون طول اوسکا
بقدر ۱۲ میل اور عرض بقدر ۴ میل اور ارتفاع بقدر یکنیم قد آدم اور مانند دریا کے موجین مارتی
تہی اور مانند سیلاب کے چلتی تہی اور مانند رعد کے آواز کرتی تہی اور پتہرونکو جلا دیتی تہی
اور پہاڑونکو رانگ کیطرح گلا دیتی تہی اور درختون پر اوس سے کچہہ اثر نہ پہونچتا تہا اور اوسکی
روشنی نے عالم کو ایسا روشن کیا تہا کہ مدینہ کے لوگ رات کو اوسکی روشنی مین دن کی مانند
کام کرتے تہے اور نور اوس آگ کا شہر بصرہ و تمانیہ مین معاینہ کیا گیا اور ۲۷ - رجب ۶۵۴ھ مین
وہ آگ فرو ہوئی اور حضرت کی پیشین گوئی ظاہر ہوئی اور یہہ پیشین گوئی اوس آگ کے نکلنے سے
پہلے چار سو برس کی کتابون مین لکہی ہوئی تہی اور یہہ معجزہ حضرت کا اوسمین ظاہر ہوا کہ قسطلانی
لکہتا ہے کہ وہ آگ جو پتہرونکو گلا دیتی تہی وہ ایک پتہر تک پہونچی کہ وہ آدہا داخل حرم مدینہ تہا اور
آدہا خارج تہا پس جسقدر کہ پتہر خارج حرم تہا اوسکو اوسنی جلا دیا اور جو نصف داخل حرم تہا اوسپر کچہہ
اثر نہ کیا اور باوجودیکہ وہ آگ پتہرون کو جلا دیتی تہی مگر مدینہ طیبہ مین اوس آگ مین سے نسیم سرد ہی آتی تہی
معجزہ طبرانی نے انس سے اور ابو داؤد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ مجوس میری امت کی ہین یعنی کچہہ لوگ اس امت کے
قدریہ ہو جائینگے اور دوسری روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جب قدریہ بیمار ہون تو اوسکے
عیادت نکرو اور مر جائین تو اوسکے جنازے پر نجاؤ **فائدہ** باآنکہ ایسی مستند حدیث موجود ہے
حضرات مشائخین چشتی صاحبون کے کسقدر قدریہ ہونے مین اصرار کرتے ہین اور مزید
وحدانیت اونکی متصور ہوتی ہے **معجزہ** روایت ہے کہ خالد کو جناب رسالت پناہ صلعم
نے اکیدر حاکم دومۃ الجندل کے گرفتار کرنیکو بہیجا اور فرمایا وہ شکار نیل گاے کا کرتا ہوگا
اوسے پکڑ لینا چنانچہ وہی ہوا کہ اوسے شکار کا شوق بہت تہا چاندنی رات مین وہ شکار کو
نکلا تہا کہ خالد نے گرفتار کیا **معجزہ** عثمان بن طلحہ سے روایت ہے کہ ہم جاہلیت مین

ہم کعبہ کو پنجشنبہ کو اور دوشنبہ کو کہولا کرتے تہے ایکدن حضرت رسولخدا صلعم چند لوگون کے ہمراہ کعبہ مین داخل ہوی مینی حضرت کے ساتہہ درشت کلامی کی اور برا کہا حضرت نے فرمایا کہ ای عثمان ایکدن یہ اس کنجی کو میرے ہاتہہ مین دیکہیگا کہ جسے مین چاہون اوسے دیدون مینی کہا تب قریش مر جاینگے آپنے فرمایا نہین بلکہ وہ دن قریش کے عزت کا ہوگا چنانچہ یہی ہوا کہ روز فتح مکہ عثمان کہتا ہے کہ مینی لا کے کنجی حضرت کو دی اور پہر آپنے مجہے دیدی کہ لے یہہ ہمیشہ تیری پاس رہیگی مین جو چلا تو آپنے پہر مجہی بلاکر فرمایا کہ ہمنے جو کہا تہا کہ یہہ کنجی ہمارے ہاتہہ مین ہوگی سو ہوئے مینے عرض کی درست ہے اور آپ سو رسولخدا بیشک ہین اور دوسرا معجزہ آپ کا یہہ ہوا کہ آپنے فرمایا تہا کہ عثمان کے یہان رہیگی سو ابتک اوسیکے خاندان مین کلید کعبہ رہتی ہے **معجزہ** صحیح مسلم مین ثوبان سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسالت پناہ صلعم نے کہ اللہ تعالے نے زمین کو سمیٹ کر مجہی مشارق و مغارب زمین کی دکہادی سو جہانتک مینی دیکہا وہانتک عنقریب بادشاہی میری اُمت کی پہونچیگی سو وہی واقع ہوا کہ مشارق و مغارب عالم مین حضرت کا دین موجود ہے **معجزہ** اسیطرح عبداللہ بن عباس کو فرمایا کہ یہہ پدر بادشاہون کا ہوگا سو یہی ہوا **معجزہ** اسیطرح جب قبیلہ ہوازن کے لوگ سب معہ مویشی حنین مین آگئے اور حضرت کو خبر ہوئی آپنے فرمایا کہ یہہ سب غنیمت مسلمانونکی ہوگی سو وہی ہوا

بیان معجزات عالم جنّات کا

روایت ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلعم مامور ہوئی کہ فرقہ جن پر تبلیغ رسالت کرین اور اونکو اسلام کیطرف دعوت فرمائین پس اللہ تعالے نے نصیبین کے جنون کو حضرت کے پاس بہیجا اوسدن حضرت نے اصحابون سے فرمایا کہ آج مین مامور ہوا ہون کہ شب کو جنون کے سامنی قرآن پڑہون تم میری پیچہے پیچہے آؤ پس عبداللہ بن مسعود آپ کے ہمراہ ہوئے عبداللہ کہتے ہین کہ جب حضرت اعلای مکہ پر پہونچی اور درہ حجون مین داخل ہوے تو حضرت نے ایک خط کہینچا اور مجہی فرمایا کہ تو اسمین بیٹہا رہ اور باہر نہ آنا جبتک کہ مین نہ آؤن پس حضرت آگے تشریف لیجاکر نماز مین مشغول ہوے اور تلاوت قرآن کی شروع کی عبداللہ کہتے ہین کہ ناگاہ دیکہا مینی کہ مردان سیاہ فام نی ہجوم کیا اور مجہہ مین اور حضرت مین حایل ہو گئے اور پہر مانند پارہ ابر کے پراگندہ ہو گئے مگر ایک گروہ اونکا حاضر رہا جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو وہان سے تشریف لا کے اور مجہسے فرمایا کہ کچہہ تو نے دیکہا مینے عرض کی کہ یا حضرت مینی مردان سیاہ فام دیکہے کہ جامہ سفید پہنے ہوئی تہے حضرت نے فرمایا النصیبین کے جن ہی تہی بعض

کتب مین مرقوم ہے کہ اون جنون نے حضرت سے معجزہ طلب کیا اور آپ نے فرمایا کہ یہہ درخت گواہی میری پیغمبری کی دیگا تو تم مانو گے اونہون نے کہا ہان پس حضرت نے اوس درخت کو بلایا اور اوسنے گواہی دی **معجزہ** علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جناب رسالت پناہ صلعم زید بن حارث کی ہمراہ مکہ سی باہر تشریف لیگئے اور بازار عکاظ تک تشریف لیگئے کہ وہان لوگون کو دعوت اسلام فرمائین پس وہان کسینے حضرت کی دعوت قبول نکی حضرت واپس مکہ کی طرف آئی جب اوس موضع پر پہونچی کہ اوسی وادی محبہ کہتے ہین تو وہان حضرت نماز شب کے واسطے کہڑی ہوئے اور قرآن کی تلاوت فرمائی ایک گروہ جن کا وہان گذرا اور قرآت حضرت کی سنی جب حضرت تلاوت سے فارغ ہوئی تو وہ جن اپنی قوم کیطرف آئی اور اون سے کہا کہ ایقوم ہمنی سُنی وہ کتاب جو نازل ہوئی ہے موسیٰ علیہ السلم کے بعد بتحقیق کہ وہ تصدیق کرتی ہے جو کہ آگے گذرا ہے اور ہدایت کرتی ہے طرف حق کے پس تم اجابت کرو داعی حق کو اور ایمان لاؤ تا خدا تمہارے گناہ بخشے یہہ سُنکر وہ سب جن حضرت کی خدمتمین آئی اور ایمان لائے اور حضرت نے اونکو تعلیم شرایع اسلام کی اور سورہ رحمٰن نازل ہوا اور حضرت نے اونپر حاکم مقرر کئی اور ہر وقت وہ حضرت کی خدمت مین آتی تہی اور حضرت جناب امیر علیہ السلم سے فرماتی تہی کہ انہین مسائل دین سکہا دو اور جنون مین مومن و کافر و ناصبی و یہودی و مجوسی و نصرانی اسیطرح کے ہوتے ہین **معجزہ** ابن بابویہ نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلم سے روایت کی ہے کہ ایک عورت جنیہ تہی کہ اوسکا نام عصرا تہا وہ حضرت رسول خدا صلعم کی خدمتمین اکثر دین کی باتین سنتی تہی اور صالحین اجنہ کو جاکر سُناتی تہی اور وہ ایمان لاتی تہے اتفاقاً وہ چند روز حضرت کی خدمتمین نہ حاضر ہوئی حضرت نے جبرئیل سی اوسکا حال پوچہا جبرئیل نے عرض کی کہ وہ ایک اپنی خواہر ایمانی سے دیکہنی کو گئی ہوئی ہی جب عصرا حضرت کی خدمتمین آئی حضرت نے اوس سے فرمایا کہ اس سفر مین تو نے کیا دیکہا اوسنے عرض کی کہ بہت عجایبات مینے دیکہی آپنی فرمایا جو عجیب تر امر دیکہا ہو وہ بیان کر اوسنی عرض کی کہ مینی ابلیس کو دیکہا کہ دریا اخضر مین سنگ سفید پر بیٹہا تہا اور ہاتہ اپنی آسمان کیطرف بلند کئی ہوئے یہہ کہتا تہا کہ یا الٰہی جب تو اپنا قسم دہ بجا لائیگا اور مجہی داخل دوزخ کریگا تو مین تجہسے سوال کرونگا کہ بحق محمد علیہ السلم و بحق فاطمہ و علی و حسنین علیہم السلم کے مجہی جہنم سے خلاصی دے اور انکی ساتہ محشور کر عصرا کہتی ہی کہ مینے کہا کہ ای حارث یہہ کسکے نام ہین جنکے توسل سے تو دعا کرتا ہی

اونسی کہا کہ ان ناموںکو مینی ساق عرش پر لکھا ہوا دیکھا تہا سات ہزار برس پہلے پیدا ہونے آدم سے اس سبب سے مینی جانا کہ یہہ گرامی ترین خلق ہین اللہ تعالے کی نزدیک اس سبب سے بحق ان کے مینی سوال کیا حضرت رسولخدا صلعم نی یہہ سنکر فرمایا کہ بخدا سوگند بلکہ اگر تمام اہل زمین خدا تعالے کو ان ناموںکی قسم دین تو البتہ اللہ تعالے سب کے دعا مستجاب کری **معجزہ** علی بن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ جن فرزند جان ہین وہ اہل ایمان اونہین ہین اور شیاطین ابلیس کی اولاد میں ہین اونمین کوئی مومن نہین مگر ایک کہ نام اوسکا ہام بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہے وہ ایک دفعہ جناب رسالت پناہ صلعم کی خدمتمین آیا وہ ایک مرد بلند قامت عظیم الجثہ بصورت مہیب تہا حضرت نے اوس سے پوچہا کہ تو کون ہی اوسنی اپنا نام بتایا اور عرض کیا کہ جب قابیل نی ہابیل کو مارا تہا تو مین لڑکا سا تہا اور لوگونکو حرام کیطرف رغبت دلاتا تہا حضرت نے فرمایا کہ تو بد جوان تہا اور بد پیر ہی اوسنی عرض کی کہ یا حضرت مینی نوح علیہ السلام کے ہاتہہ پر توبہ کی ہی مین اون کے ہمراہ کشتی مین تہا اور اونہونے جو اپنی قوم پر نفرین کی تہی تو مینی اونپر عتاب کیا اور مین حضرت ابراہیم کی ساتہہ تہا جب اونکو آگ مین ڈالا اور وہ آگ سرد ہو گئی اور مین موسی علیہ السلام کے ہمراہ تہا جس وقت کہ فرعون کو اللہ تعالے نے غرق کیا تہا اور ہود علیہ السلام کے ساتہہ تہا جب اونہونے اپنی قوم پر نفرین کی اور مینی عتاب کیا اونپر کہ آپنے کیون نفرین کی اور مین حضرت صالح کی ساتہہ تہا جب اونہونے نفرین کی اپنی قوم پر اور مینی عتاب کیا بسبب نفرین کے اور مینی سب کتب پیشین پڑہی ہین سب مین اللہ تعالے نے آپ ہی کی بشارت دی ہے اور سب پیغمبر آپ پر سلام بہیجتے تہے اور کہتے تہے کہ وہ بہترین پیغمبران اور گرامی ترین انسان ہین پس جو خدا تعالے نے آپ پر نازل کیا ہی اوسمین سے کچہہ مجہی تعلیم کیجئی حضرت نے جناب امیر علیہ السلام کو فرمایا کہ اسکو تعلیم کرو اوسنی عرض کی کہ یا حضرت مین اطاعت نہین کرتا مگر پیغمبر کی یا اوسکی وصی کی یہہ کون شخص ہے جسکے حوالہ مجہی آپنے کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہہ برادر و وصی و وزیر و وارث میرا ہے نام اسکا علی ابن ابی طالب ہے ہام نی عرض کی کہ درست ہے مینی انکا نام کتابہای گذشتہ مین ایلیا دیکہا ہی پس حضرت نے میری تعلیم قرآن و شرایع اوسکو کیا اور وہ لیلۃ الہریر صفین مین حضرت امیر کی خدمتمین حاضر ہوا تہا **معجزہ** ابن شہر آشوب سے روایت ہے کہ بنی عذرہ ایک بت رکہتے تہے اور نام اوس بت کا حمام تہا جب حضرت رسول اللہ صلعم مبعوث ہوئے تو لوگون نے اوس بت مین سے چند شعر سنے جنمین کہ مضمون اوسکا یہہ ہے کہ ای فرزندان بید بن حرام ظاہر ہوا حق اور ہلاک ہوا حمام

اور دفع کیا شرک کو اسلام نے بعد چند روز ایک شخص طارق نام اوس بت کے پاس آیا اور ایک بکری ذبح کی یکایک
اوس بت مین سے صدا آئی کہ ای طارق مبعوث ہوا پیغمبر صادق اور آیا ساتھ حق کے
اب تم میری صدا نہ سنوگے یہہ صدا کرکے وہ بت منہہ کی بل گر پڑا اور ٹوٹ گیا زید بن ربیعہ نے
یہہ حال حضرت سے بیان کیا آپ نے فرمایا یہہ صدا جنات مومن کی تھی **معجزہ** ابن شہر آشوب نے
خریم بن فاتک اسدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہی کہ مین اپنی اونٹ چرا رہا تہا کہ یکایک مینے آواز
ہاتف کی سنی کہ وہ کہتا ہے کہ یہہ پیغمبر خدا ہے جسنے خیرات اور یہہ لایا ہی سورہ یاسین و حامیمات مینے
آواز کنندہ سی پوچہا کہ تو کون ہی اوسنے کہا کہ مین ہون مالک بن مالک مجہی رسولخدا صلعم نے قبیلہ
نجد کیطرف بہیجا ہی خریم کہتا ہی کہ مینے اوس سے کہا کہ کیا خوب ہوتا جو کوئی میری یہہ اونٹ دیکہتا رہتا
اور مین پیغمبر کے پاس جاکر ایمان لاتا اوسنی کہا تیری اونٹونکی مین نگہبانی کرونگا تو جا پس مین اونٹ پر
سوار ہوا اور مدینہ کیطرف راہی ہوا جب مین دروازہ مدینہ پر پہونچا تو وہ روز جمعہ تہا اور زوال کا
وقت تہا مینی کہا کہ یہان ٹہرا رہون جب یہہ اپنی نماز سے فارغ ہولینگے تو جاونگا یہہ خیال کرکی مینی
اپنی اونٹ کو ٹہہایا کہ اوسیوقت ایک آدمی آیا اور اوسنے کہا کہ جناب رسولخدا صلعم فرماتے ہین
کہ حاضر ہو مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا آپنے مجہی دیکہتے ہی فرمایا کہ ای خریم جو شخص کہ تیرے
اونٹونکا ضامن ہوا تہا کہ تیری گہر پہنچا دونگا وہ کہان ہے مینی عرض کی کہ مجہی معلوم نہین ہے آپ نے
فرمایا اوسنی تیری گہر مین اونٹ پہنچا دئی مینی کہا کہ شہادت دیتا ہون مین کہ خدا ایک ہے اور آپ پیغمبر خدا ہین
معجزہ ابن شہر آشوب نے تمیم داری سے روایت کی ہی کہ ہم ایک سفر مین منزل مین اوترے جب
ہمنے چاہا کہ سو رہین سو حسب دستور ہمنے کہا کہ ہم آجکی رات امان مین اہل وادی کی ہین یہہ قاعدہ
جاہلیت مین تہا کہ وادی کے جنون سے امان طلب کرتی تہے اور بے کہٹکے سو رہتی تہے تمیم کہتا ہے کہ ناگاہ مینی
صدا سنی کہ کوئی کہتا ہی کہ پناہ بخدا لے کہ اب جن کسیکو امان نہین دیسکتے کسواسطے کہ پیغمبر برحق مبعوث ہوا
اور ہمنی موضع حجون مین اوسکے عقب مین نماز پڑہی اب مکر شیطان برطرف ہوا اور جنات کو تیر شہاب سے
آسمان سے رانده دیا اب تو حضرت محمد صلعم رسول پروردگار کے پاس **معجزہ** ابن شہر آشوب نے باذن
بن عصفور سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا تہا کہ ہمنی اوایل بعثت حضرت رسالت پناہ صلعم مین ایک
بکری ایک بت کیواسطی ذبح کی یکایک اوس بت مین سے یہہ صدا آئی کہ اب ایک پیغمبر مبعوث ہوا

مُصر ہین پس اب تو چہوڑ بُت کو کہ وہ ایک پتہر سی بنا ہوا ہی ماذن کہتا ہی کہ دوسرے دن پہر مینی بکری
ذبح کی پہر اوس بت مین سے صدا اُٹہی کہ پیغمبر مُرسل آیا ہی اور کتاب منزل لایا ہی بعض روایت مین ہے
کہ ماذن حضرت کیخدمتمین آیا اور ایمان لایا حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور بہی کچہہ مطلب ہے ماذن نی عرض کی
کہ تین مطلب میرے ہین ایک یہہ کہ مین شوق بلبجے سُننے کا اور شراب پینے کا اور زنا کاری کا بہت
رکہتا ہون دوسرے یہہ کہ ہمارے ملک مین قحط پڑا ہی تیسرے یہہ کہ میری اولاد نہین ہے اوسوقت حضرت نے
دعا کی کہ الٰہی اسکو بدلے راگ کے توفیق قرات قرآنکی دی اور بدلے حرام عورتون کے حلال عورتین اور
اولاد بہی عنایت کر ماذن کہتا ہی کہ اللہ تعالے نے وہ سب عیب مجہسے دور کئی اور ملک ہمارا سبز
ہوگیا اور چار عورتین خوبصورت نکاح مین آئین اور حیان بن ماذن لڑکا لیق پیدا ہوا **معجزہ** ابن
شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ جب جناب رسولخدا صلعم متوجہ غزوہ حنین کے ہوئے اثنا راہ مین لوگون نے
آکر عرض کی کہ یا حضرت ایک مار عظیم نے راہ ہماری بند کی ہے کہ وہ کوہ بلند کی مانند راہ مین حایل ہے
ہم جا نہین سکتی یہہ حال سُنکر حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئی حضرتکو دیکہتی ہی اوس مار نے سر
اوٹہایا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ مین ہشیم بن لملاع بن ابلیس ہون اور آپ پر ایمان لایا ہون
اور دس ہزار اپنی فرزندون سمیت آیا ہون کہ آپکی جنگ مین مدد کرون حضرت نے فرمایا کہ سر راہ سے
دور ہو اور مع اولاد اپنی راہ راست سے آپسے اوسیوقت اوسنی راہ چہوڑ دی اور مسلمان چلے گئی ۞
معجزہ حمیری نے بسند حضرت امام جعفر صادق علیہ السلم روایت کی ہی کہ حضرت امام علیہ السلم نی
فرمایا کہ خدا تعالے نے برتری اور غلبہ سب مخلوق پر جیسا پیغمبر آخر الزمان کو دیا تہا ایسا کسی پیغمبر کو نہین
دیا چنانچہ ایکدن جناب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ الطیبین نے شیطان کا کلہ ستون مسجد پر رکہکر
دبایا اور زبان اوسکی حضرت کے دست مبارک مین آگئی اوسوقت حضرت نے یہہ اصحابون سے فرمایا کہ اگر یہہ
دعا سلیمان کی نہوتی کہ اونہون نے خدا سے وہ بادشاہی طلب کی تہی کہ بعد اونکے کسیکو نہ دیجیو تو بالضرور
مین شیطان کو تمہین دکہا دیتا **معجزہ** محاسن برقی مین مذکور ہے کہ جناب رسالتپناہ [illegible]
تشریف رکہتی تہی اور جناب امیر بہی حضرتکی خدمتمین حاضر تہی کہ ناگاہ ایک مرد پیر آیا اور حضرت کو سلام
اور وہان سے گیا حضرت نے جناب امیر علیہ السلم کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ یا علی تمنی اسی [illegible] حضرت
امیر المومنین نی عرض کی کہ مینی نہین جانا کہ یہہ کون ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ شیطان [illegible]
[illegible]

کہا کہ اگر مین جانتا تو ایک ضرب سے اسکو قتل کرکے آپکی اُمت کو اسکی ضلالت سے خلاص کرتا یہہ سنکر شیطان پھر لا اور سا اوسنی کہا کہ ای ابوالحسن جانو تم کہ مین ہرگز تمہاری دوستون کے نطفہ مین شریک نہین ہوں اور سا آپکے دشمن کی اوسکے باپ سے پہلے مین اپنا نطفہ شریک کرتا ہوں

معجزہ سلمان رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ وہ کہتے ہین کہ ایکدفعہ مین خدمت میں محمد صلعم کے ہمراہ ابطح مین بیٹھا تھا کہ ناگاہ ایک بگولہ پیدا ہوا اور وہ حرکت کرتا ہوا حضرت کے پاس پہونچا اور اوسمین سے ایک شخص پیدا ہوا اور سا اوسنی حضرت سے عرض کیا کہ یا حضرت میری قوم نے مجھی بھیجا ہی کہ آپ سے امان طلب کرون حال یہہ ہی کہ ایک ہماری گروہ نی ہمپر ستم کیا ہی آپ میری ہمراہ کسیکو بھیجی کہ وہ ہم مین اور اونمین موافق کتاب خدا کی حکم کری کل مین اوس شخص کو جسکو آپ میری ساتہہ کردینگی یہان پہونچا جاؤنگا آپنے فرمایا تو کون ہی اور تیری قوم کونسی ہی اوسنی کہا مین قرطہ بن شمراخ ہون اور قبیلہ ہمارا نجاح ہی پہلے ہم آسمان پر جاتے تہی اور خبرین سُنتی تہی جب آپ مبعوث ہوئی تو ہم سو آسمان منع کئی گئے ہم ایمان لائی مگر بعض ہماری قوم کے کافر ہین اور ہم مین اور اونمین خلاف ہی اور وہ ہم سی زیادہ ہین ہماری چارپایونکو اور راعیونکو وہ آزار پہونچاتی ہین اور پانی نہین پینی دیتی حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو اپنا منہہ کہول تا مین تیری ہیئت اصلی دیکہون حسب الحکم حضرت کے اوسنی اپنا منہہ کہولا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک مرد تھا کہ بال بہت سے رکہتا تہا اور آنکہین بلند تہین اور درازی آنکہونکی موافق طول سر کے ہی اور حلقہ چہوٹی تہی اور دانت مانند درندونکی تہے حضرت نے اوس سے فرمایا کہ جسی مین ساتہہ تیری کردون اوسی کل پہونچا جاتا ہے پہر حضرت نے ابوبکر سے ارشاد کیا کہ اسکے ساتہہ جا اور اسکا راستی حکم کرا اوسنی عرض کی کہ کہان جانا ہوگا آپنے فرمایا زمین کے نیچی ابوبکر نی عرض کی مین زمین کے نیچی کیونکر جاؤنگا پہر حضرت نے عمر سی کہا اوسنی بہی یہی جواب دیا بعد اسکے جناب امیر المومنین یعسوب الدین علیہ السلم سے فرمایا کہ یا علی تم جاؤ اوسیوقت حضرت اوٹہہ کہڑی ہوئی اور شمشیر حمائل کر قرطہ کی ہمراہ روانہ ہوئی سلمان کہتے ہین کہ مین جناب امیر علیہ السلم کی ہمراہ وادی صفا تک گیا وہانسے جناب امیر نے مجہی رخصت کیا اور اوسوقت زمین شگافتہ ہوئی اور حضرت امیر اور قرطہ آنکہون سے غائب ہو گئی سلمان کہتی ہین کہ مین اندوہگین ہو کر واپس آیا جب صبح ہوئی حضرت

رسولخدا صلعم نماز صبح ادا کرکے کوہ صفا پر تشریف لیگئی اور صحابہ حضرت کے گرد تھے حضرت
امیرؑ کی راہ دیکھی مگر وہ تشریف نہ لائے اور آفتاب بلند ہوا حضرت واپس تشریف لائے منافق لوگ
یہہ حال دیکھکر خوشیان کرنے لگے کہ اب ابو تراب سے تو فراغت ہوئی بعد اسکے نماز ظہر کا
وقت آیا مگر حضرت امیرؑ نہ آئے بعد اسکے جناب رسولخدا صلعم نے نماز عصر ادا کی اور پھر کوہ صفا پر
تشریف لیگئے یہانتک کہ آفتاب غروب ہونی پر آیا ناگاہ کوہ صفا شگافتہ ہوا اور جناب
امیر علیہ السلام مانند خورشید انور کی اوسمین سے طالع ہوئے اور حضرت کی شمشیر سے خون ٹپکتا تھا اور
قرطہ حضرت کے ہمراہ تھا پس جناب امیرؑ کو دیکھکر جناب رسالت پناہ صلعم اوٹھے اور جناب امیرؑ کے
پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ اسقدر دیر کیون لگائی کہ منافقونکی زبان کھلوائی جناب امیرؑ نے
عرضکی کہ یا حضرت مین اوس قوم جنات مین گیا کہ جنہونے قرطہ پر زیادتی کر رکھی تھی اونکو مین مصلحت کا
مینے دعوت کی اول یہہ کہ خدا اور رسولخدا کا اقرار کرو اونہونے اقرار نہ کیا پھر مینے دوسری بات
یہہ کہی کہ ایمان نہین لاتے تو جزیہ دو اونہون نے یہہ بھی قبول نکیا پھر مینے کہا کہ قوم قرطہ سے آشتی کرلو
بعض آب مزارع اوسکے قبضہ مین رہین یہہ بھی اونہونے قبول نکیا ناچار مینے شمشیر کھینچی اور بنام خدا
لیکر اسی ہزار جن کو قتل کیا جب یہہ حال اونہونے دیکھا تو صلح پر راضی ہوئے اور امان طلب کرکے
مسلمان ہوئے بعد اسکے قرطہ نے عرضکی کہ یا حضرت خدا تعالے آپ کو اور امیر المومنین کو جزای خیر دی
یہہ کہکر رخصت ہوا معجزہ بطریق عامہ بیہقی نے سواد بن قارب سے روایت کی ہے کہ اوسنی
کہ ایام جاہلیت مین میری ایک جن سے آشنائی تھی اور مجھی وہ غیب کی خبرین دیتا تھا اور مین
لوگون سے کہتا تھا اور فائدہ کثیر مجھی حاصل ہوتا تھا ایکبار مین سوتا تھا کہ اوس جن نے مجھی آکر جگایا اور
کہا کہ اوٹھہ اور ہوش مین آ اور سمجھہ اگر تجھی شعور ہے کہ ایک پیغمبر لوئی بن غالب سے پیدا ہوا ہے
پھر اوسنی چند اشعار پڑھی کہ مضمون اوسکا یہہ ہی کہ مجھی تعجب ہے جنون کی حال سے کہ
وہ مضطرب ہوکر اپنی اونٹون پر زین باندھکر بطلب ہدایت مکہ کو جاتے ہین اور مسلمان
جن مانند ناپاک جنون کے نہین ہین تو بھی کوچ کر اوس شخص کی طرف جو قبیلہ بنی ہاشم کا
سردار ہی اور بلند کر اپنی دونون آنکھین طرف اوس سردار کے سواد بن قارب کہتا ہے
کہ مین وہ ابیات سنکر رات بھر سوچ مین رہا دوسری رات پھر اوس جن نے مجھی جگایا

اور اوسی مضمون کے اشعار پڑھے تیسری رات بھی ایسا ہی اتفاق ہوا جب تین رات متواتر
مین نے یہہ حال دیکھا تو میرے دل مین محبت اسلام کی پیدا ہوئی اور مین
مکہ کو روانہ ہوکر حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین فیضیاب ہوا آپنے مجھے دیکھکر فرمایا کہ
مرحبا اے سواد بن قارب ہم جانتے ہین جس سبب سے تو آیا ہے مینے عرض کی کہ کچھ شعر مینے
مدح مین کہے ہین اوسکو سن لیجیے آپنے فرمایا پڑھو پس مینے قصیدہ بائیہ جو حضرت کی شان مین
کہا تھا وہ پڑھا **معجزہ** بیہقی نے جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اول خبر
جناب رسولخدا صلعم کی مدینہ مین اسطرح پہونچی کہ ایک عورت پر مدینہ مین ایک جن عاشق تہا اور
ہر رات اوس عورت کے پاس آتا تہا اکثر جانور کی صورت بنکر دیوار پر آ بیٹہتا تہا جب خلوت
ہوتی تہی تو آدمی کی شکل بنکر اوس سے صحبت کرتا تہا ایکبارگی اوسکا آنا موقوف ہوگیا چند روز نآیا
ایکروز بصورت جانور آکر دیوار پر بیٹہا اوس عورت نے کہا کہ تجھے کیا ہوا کہ اتنی مدت سے نہین آیا اوسنے
کہا کہ مین اب تجھسے رخصت ہوتا ہون مجھسے اب آنے کی توقع نرکہہ کہ مکہ مین ایک پیغمبر پیدا ہوا ہے
کہ اوسنے زنا ہمپر حرام کیا ہے **معجزہ** ابو نعیم نے عثمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے
کہ ایکدفعہ ہم حدود شام مین تہے وہان ایکعورت کاہنہ تہی کہ اس فن مین بہت مشہور تہی ہم اوس
ملاقات کو گئے اور اوس سے حال اپنے سفر کا پوچہا اوسنے کہا اب مجھے کچھہ معلوم نہین ہوتا جس
جن سے مجھے ربط تہا اور اوس سے پوچھکر مین بتاتی تہی ایکدن اوسنے میرے دروازہ پر کہڑے ہوکر کہا
کہ اب مین رخصت ہوتا ہون مینے اوس سے کہا کہ کیون رخصت ہوتا ہے اوسنے کہا کہ احمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئے ہین اور ایسی بات ظاہر ہوئی ہے جسکی طاقت نہین **معجزہ** ابو نعیم نے
جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ قبل بعثت جناب رسولخدا صلعم ہم ایک بت کے پاس
موضع بوانہ مین بیٹہے تہے اور ایک اونٹ واسطے نذر اوس بت کی ذبح کیا تہا ناگاہ اوس
بت کے پیٹ مین سے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے کہ خبردار ہو اور سن تو عجب کی بات اب
جاتا رہا جنون کا چورانا اخبار آسمانی کا بسبب آنے وحی کے اور جنون کو مارتے ہین شعلون سے
بسبب آنے ایک پیغمبر کے مکہ مین کہ نام اوسکا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہجرت گاہ اونکی
یثرب ہے جبیر کہتا ہے کہ مین متعجب ہوکر واپس آیا بعد چند روز حضرت پیغمبر کی خبر سنی

معجزہ ذباب بن حارث سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہی کہ ایک جن میرا آشنا تہا اور وہ خبرین غیب کی مجھی پہونچاتا تہا ایکدن میری پاس آیا مینی اوس سے کچہہ پوچہا اوسنی میری طرف بنگاہ حسرت دیکہا اور کہا کہ ای ذباب تعجب کی بات سن کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب لیکر خدا کی طرف سے مبعوث ہوئی ہین مکہ مین اور لوگون کو طرف حق کی بلاتے ہین اور لوگ نہین مانتے ذباب کہتا ہی کہ مینی کہا کیا کہتا ہی جواب دیگر سوال دیگر اوسنی کہا پھر سمجہہ لیگا تو چند روز گذری تہے کہ حضرت کی پیغمبری کی خبر پہونچی اور اسیطرح بہت سے لوگون کو جنون نے حضرت کی مبعوث ہونے کی اطلاع دی تہی **معجزہ** چنانچہ ایک شخص روایت کرتا ہی کہ ایکدفعہ مین ایک جنگل مین میدان صاف مین چلا جاتا تہا اور راہ دور بہی کوئی نظر نہ آتا تہا یکایک ایک شتر سوار میری روبرو پیدا ہوا اور اوسنی باواز بلند کہا یا اَحْمَدُ یا اَحْمَدُ اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَمْجَدُ اَتَاکَ وَعْدُکَ مِنَ الْخَیْرِ یا اَحْمَدُ یعنی ای احمد صلعم ای احمد صلعم اللہ بہت بلند رتبہ ہے اور بہت بزرگ ہے آیا جو تم وعدہ کیا ہی تمسی اللہ نی خیر کا ای احمد صلعم یہہ کہکر وہ شتر سوار میری نظر سے غایب ہوگیا **معجزہ** ایک مرد انصاری وہان حاضر تہا اوسنی بیان کیا کہ مین شام کو گیا تہا ایکبار زمین [illegible] مین ... وکاہ کہین چلا جاتا تہا یکبار مینی یہہ اشعار سنے کہ مضمون اونکا یہہ تہا ایک ستارہ ... اور اوسنی اپنی مشرق کو روشن کیا وہ ایک رسول ہی جو کوئی اوسکی تصدیق کریگا وہ فلاح پایگی اللہ نے اوسکے امر کو ثابت کیا **معجزہ** اسیطرح عمر نے ایک کاہن سے پوچہا تہا کہ جن ... اب جنون سے صحبت رہتی ہی اوسنی کہا کہ قبل از اسلام میرا جن جو ہمصحبت تہا وہ آیا اور آواز دی یا سالِم یا سالِم ہُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْن ہُوَ الْخَیْرُ اللّٰذُ اَئِمْ مُخْبِرٌ حَلُمَ التَّآئِمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی ای سالم ای سالم آیا حق ظاہر اور اوسکی ہمیشہ کے لئی نہ خواب سونے والے کا اللہ بہت بڑا ہے **معجزہ** فاکہی اخبار مکہ مین عامر بن ربیعہ اور ابو نعیم نی ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایکدفعہ ایک جن کوہ ابوقبیس پر آواز سخت کی اور چند شعر ہجو دین اسلام مین پڑہی اور مضمون اونکا یہہ تہا مسلمانونکو جلد مار ڈالو اور شہر سی نکالدو اور بت پرستی نچہوڑو یہہ آواز جو آئی لوگ فہمیدہ خوف سمجہی اور مسلمانون کہنے لگے کہ غیب سے تمہاری قتل کا اور شہر بدر کرنے کا حکم ہوتا ہے یہہ بات سنی سے مسلمانونکو نہایت رنج ہوا اور جناب رسالت پناہ صلعم کنی مکتین آکر بیٹہ جا

بیان کیا حضرت نے فرمایا تم خاطر جمع رکہو وہ آواز کرنیوالا ایک شیطان تہا مسعر نام عنقریب اللہ تعالی اوسکی سزا کو پہنچائیگا جب تیسرا دن ہوا تو آپنے فرمایا کہ آج ایک جن بہت قوی ہیکل سمحج نام میرے پاس آکر مسلمان ہوا مینے اوسکا نام عبد اللہ رکہا اوسنے مجہسے اجازت مسعر کے قتل کی مانگی اور مینے دی آج وہ مارا جائیگا یہہ سُنکر مسلمان خوش ہوئے اور منتظر رہے شام کے وقت اوس مقام سے ایک آواز سخت آئی اور چند شعر پڑہے کہ مضمون اونکا یہہ ہے کہ ہمنے مسعر کو مار ڈالا اس سبب سے کہ اوسنے سرکشی کی اور تکبر کیا اور حق کو حقیر کیا اور بُری بات کی راہ نکالی جناب پاک پیغمبر کی شان مین بے ادبی کی مینے ایک شمشیر درخشان سے کام اوسکا تمام کیا **معجزہ** ابو نعیم نے ایک شخص جو قبیلۂ خثعم سے تہا اوس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ عرب کا یہہ قاعدہ تہا کہ حرام و حلال نہین جانتے تہے اور بتون کو پوجتے تہے اور جب آپسمین جہگڑا ہوتا تہا تو بتون کے سامنے جاتے اور حال بیان کرتے تہے اسکے بعد جو اونکے پیٹ مین سے آواز آتی اوسپر عمل کرتے تہے ایک رات ہم سب ایک جہگڑے کی قربانی اور نذر گذرانکر ایک بُت کے پاس بیٹہے تہے اور منتظر آواز کے تہے کہ ناگاہ اوسکے پیٹ مین سے آواز آئی کہ یہہ چند شعر اوسنے پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے ای آدمیون کے جسام والو کہ بتون سے حکم چاہتے ہو کیون ایسی بے عقل ہوگئے ہو یہہ پیغمبر ہین سردار سب آدمیون کے اور بڑے عادل سب حاکمون مین ظاہر کرتے ہین نور اسلام کو اور نکالتے ہین آدمیونکو گناہون سے یہہ آواز ہم سُنکر بہاگ گئے اور یہہ قصہ نقل ہر مجلس ہوا یہانتک کہ ہمین خبر آئی کہ جناب رسول خدا صلعم مکہ مین پیدا ہوئے **معجزہ** طبرانی وغیرہ نے باسانید متکثرہ عباس ابن مرداس کہ سردار مشہور سرداران عرب سے تہا روایت کی ہے کہ مجہکو میری باپ نے ہنگام وفات واسطے عبادت ایک بُت کے کہ نام اوسکا ضمار تہا وصیت کی تہی اور کہا تہا کہ اگر تجہکو کوئی مشکل پیش آئے تو اس بُت کیطرف رجوع لائیو ایکدن مین جنگل مین شکار کہیلنے گیا تہا اور دوپہر کیوقت آرام کیواسطے ایک درخت کے سایہ مین بیٹہا تہا اور سب سیر ہو کر بہی ٹہری ہوئی تہی کہ یکایک دیکہا مینے کہ ایک شتر مرغ سفید تر از برف ہوا پر سے اوترا اور سوار اوسپر ایک مرد سفید پوش سوار تہا اوسنے آکر مجہسے کہا ای عباس ابن مرداس کچہہ جانتا ہے کہ آسمان چوکیدار محافظت کرتے ہین اور جنگ و قتال زمین پر مشتعل ہوئی اور گہوڑے معہ زین لجام تیار ہوئے اور جو یہہ راہ نیک مین پر لایا ہے روز جمعہ کو پیدا ہوا ہے اور

اوسکی پاس ایک اونٹنی تھی قصوا نام تھی عباس کہتا ہی کہ یہہ کلام سُنکر مین ترسناک ہوا اور اولٹا گھر کو پھر آیا
اور اول اوس بُت کی پاس جاکر متوجہ ہوکر بیٹھا اوس بت کی پیٹ مین سے ان چند شعرونکی آواز آئی
کہ مضمون اونکا یہہ ہی کہ تمام قبایل سُلیم سے کہدو کہ تمھارے نفع دینے والے ہلاک ہوئے اور مسجد والے زندہ ہوئے ضمار
ہلاک ہوا اور اوسے لوگ پوجتے تھے ایکمدت تک قبل وتر نے کتاب کے طرف اونکی کہ نام اونکا محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہی بیشک وہ وارث ہی نبوت اور ہدایت کے بعد مریم کی بیٹے کی قریش مین سے ہین ہدایت
پانے والے عباس کہتا ہی کہ مینے یہہ قصہ چھپایا یہانتک کہ کفار جنگ احزاب کو گئے تھے اور مین بطرف
عقیق کے اونٹ خریدنیکو واسطے گیا تھا یکایک ایک آواز سخت آسمان سے سُنی سر اوٹھا کر جو مینے
دیکھا تو دیکھا کہ وہی پیر مرد سفید پوش شتر مرغ پر سوار ہی اور کہتا ہی کہ وہ نور کہ روز جمعہ کو
پیدا ہوا ہی عنقریب ساتھ ناقہ قصوا کے ملک نجد مین پہونچیگا عباس کہتا ہے جب سے اعتقاد اسلام کا
میرے دلمین پیدا ہوا تھا معجزہ ابو نعیم نے سعد بن عمرو ہذلی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہی کہ
میرے باپ نے ایکدن ایک بُت کی آگے بطور نذر کی ایک بکری حلال کی تھی یکایک اوس
بت کے پیٹ مین سے ان شعرونکی آواز آئی مضمون اونکا یہہ ہی تعجب ہے کہ ایک پیغمبر پیدا ہوئی اولاد
عبد المطلب سے حرام کرتے ہین زنا کو اور بتونکی لئی ذبح کرنیکو نگہبانی کی گئی آسمانونکی اور یکبیک
مارے گئی ہم ستارون سے راوی کہتا ہی کہ میرا باپ مکہ کو گیا اور حضرت کا حال معلوم کیا معجزہ ابن
سعد نے جعد بن قیس مرادی سے روایت کی ہی کہ ہم چار آدمی اپنی وطن سے بارادۂ حج روانہ ہوئے راہ مین ملک
یمن کے ایک جنگلمین چلے جاتے تھے یکایک ایک آواز ان اشعار کی آئی کہ مضمون اونکا یہہ ہی
کہ ای سوار و جانیوالو جب تم زمزم اور حطیم پر پہونچو تو ہمارا اسلام پہنچانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
کہ اللہ نے جنکو پیغمبر کیا ہی اور یہہ کہدیجو کہ ہم تمہارے دین کے تابع ہین اسی بات کی وصیت کی تھی
ہمین مسیح ابن مریم نے معجزہ بیہقی وغیرہ نے بلال بن حارث سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہی
کہ ہم ایکبار حضرت رسالت پناہ صلعم کے ہمراہ سفر مین تھے جب مقام عرج مین منزل ہوئی
تو مین اپنی خیمہ سے حضرت کی ملاقات کیواسطے گیا وہان جاکر دیکھا مینے کہ آپ لشکر سے نکلکر دور
جنگلمین تنہا تشریف رکھتے ہین جب مین حضرت کے متصل گیا تو آواز شور و غوغا میرے کان مین
آئی گویا بہت سے آدمی آپسمین جھگڑ رہے ہین مینے توقف کیا اور سمجھا کہ مردان غیب ہے

پس حضرت خود وہان سے اوٹھکر تبسم فرماتی ہوئی تشریف لائے مینی عرض کی کہ یا حضرت یہہ شور و غوغا
کیسا تہا آپنے فرمایا کہ مسلمان جنون مین اور کافر جنون مین سکونت کی بابت جہگڑا تھا اور میرے پاس
انفصال اس نزاع کیواسطے آئی تہی مینی یون فیصلہ کردیا کہ مسلمان حبش مین اور کافر غور مین سکونت
رکہین اور آپس مین نلڑین راوی جو اس حدیث کا ہی کثیر بن عبد اللہ وہ کہتا ہی کہ مینی تجربہ کیا ہے
کہ حبش مین جسی جن کا آسیب ہوتا ہی وہ شفا پاتا ہی اور ملک غور مین جسی جن کا آسیب
ہوتا ہی وہ اکثر ہلاک ہوتا ہی **معجزہ** خطیب نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہی کہ ایکدفعہ
ہم ہمراہ جناب رسول خدا صلعم سفر مین تہی ایکجگہہ حضرت درخت خرما کی نیچی تشریف رکہتی تہی یکایک
ایک مار سیاہ کلان نے حضرت کیطرف آنیکا قصد کیا لوگون نی چاہا کہ اوسے مار ڈالین حضرت نے
فرمایا کہ اسے آنے دو پس وہ سانپ حضرت کے قریب گیا اور اپنا سر حضرت کے کان کے سوراخ
پاس لیگیا پھر آپنے اوسکی کانونکی پاس مونہہ لیجاکر کچہہ فرمایا بعد اسکے وہ سانپ غایب ہوگیا گویا
کہ زمین اوسی نگل گئی ہمنی کہا یا رسول اللہ صلعم سانپ کو آپنے اپنی گوش مبارک تک پہونچنی دیا
ہمین نہایت ڈر تہا حضرت نے فرمایا یہہ سانپ نہ تہا یہہ جن تہا اور جنون کا بہیجا ہوا آیا تہا
فلان سورہ مین وہ کچہہ آیتین بہول گئی تہے سو ان آیتونکی تحقیق کو اسی بہیجا تہا تم لوگونکو
دیکہکر سانپ کی صورت بنکی آیا تہا وہ آیتین پوچہکیا **معجزہ** جابر کہتی ہین کہ حضرت وہان سے
سوار ہوے اور راہ مین ایک گانو مین پہونچی گانو کے آدمی آپکی آمدکی خبر سنکر باہر گانو کے منتظر تہے
جب حضرت وہان پہونچی تو اونہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم اس گانو مین ایکعورت ہے
اوس پر ایک جن عاشق ہوا ہے نہ وہ کہاتی نہ پیتی یقین ہے کہ ہلاک ہو جاتیگی حضرت نے
اوسی بلایا جابر کہتی ہین کہ مینی اوسعورت کو دیکہا ایسی خوبصورت تہی جیسے چاند کا ٹکڑا پس حضرت نے
فرمایا کہ ای جن تو جانتا ہی کہ مین کون ہون مین محمد رسول اللہ صلعم ہون تو اس عورت کو
چہوڑ دی اور ہٹ جا حضرت کے فرماتے ہی وہ عورت ہشیار ہو گئی اور نقاب منہہ پر کہینچ لیا اور
مردون سے شرم کرنے لگی اور بالکل اچہی ہو گئی **معجزہ** بخاری نی عمرو سے روایت کی ہی کہ
وہ کہتا ہی کہ ایکدن مین بتونکی پاس حاضر تہا ایک شخص نے ایک گوسالہ بتون کی نذر کر کے
ذبح کیا یکایک بت کے پیٹ مین سے آواز بلند نکلی کہ وہ کہتا تہا یا جلیح امر نجیح رجل

فصیح یقول محمد لا الہ الا اللہ یعنی ای مرد قوم ایک کام کی بات ہی ایک شخص فصیح کہتا ہے
لا الہ الا اللہ یعنی نہین کوئی قابل عبادت کی مگر اللہ یہہ آواز سنکر لوگ بھاگ گئے عمر کہتا ہی
کہ مین وہان کہڑا رہا دوسری دفعہ پہر ویسی ہی آواز سُنی سو کچھہ مدت نہ گذری کہ ہمنی سُنا کہ جناب
رسول خدا صلعم لا الہ الا اللہ تلقین کرتے ہین **معجزہ** بیہقی اور نسائی نی روایت کی ہی کہ جب
خالد نی بحکم جناب رسالت پناہ صلعم عمارت عزی کو ڈہایا وہان ایک کالی عورت ننگی
بال پریشان کئی ہوئی نکلی اور اپنی سر پر ہاتہہ رکہکر چیخنی لگی خالد نی اوسی تلوار سی دو ٹکڑی کیا
اور حضرت کی خدمت مین آکر یہہ قصہ بیان کیا آپنے فرمایا عزی وہی تہی اب کبہی اوسکو عبادت
نہوگی **فائدہ** عزی ایک درخت تہا یا تین درخت تہی کہ اوسپر عمارت بنائی تہی اور مشرکین
اوسی پوجتی تہے اور ایک روح خبیثہ کسی شیاطین کی وہان تہی اس سبب سے وہانسی آوازین
آتی تہین اور مشرک اوسی کرامت جانتی تہی **بیان معجزات عالم ملائکہ** سعید بن الحارث
سی روایت ہی کہ جب مصعب بن عمیر کہ علمدار انصار تہا جنگ احد مین شہید ہوا تو خدا تعالی
نی ایک فرشتہ کو حکم دیا پس وہ فرشتہ دن بہر بصورت مصعب ہوکر لوا اوٹہائی رہا جب
شام ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ آگے جا ای مصعب اوس فرشتہ نے عرض کی کہ مین مصعب نہین
ملک ہون اوسوقت معلوم ہوا کہ مصعب شہید ہوا اور یہہ فرشتہ ہی کہ اللہ تعالی نے مدد کو بہیجا ہے +
معجزہ دیکہنا سعد وقاص کا فرشتون کو سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے
کہ مینی بیچ جنگ احد جناب رسالت پناہ صلعم کے دست چپ و دست راست کے دو
شخص سفید پوش دیکہی کہ خوب قتال کر رہی تہی اور انکو نہ کبہی مینی پہلے دیکہا نہ پہر دیکہا وہ
دونو جبرئیل و میکائیل تہے **معجزہ** ابن عباس نے روایت کی ہے کہ بروز جنگ بدر ایک
شخص مسلمان ایک مشرک کی پیچہی دوڑا کہ ناگاہ کوڑے مارنیکی آواز سُنی اور سوار کی بہی آواز
سُنی کہ اوسنی کہا بڑہ ای حیزوم سو وہ کیا دیکہتا ہی کہ وہ مشرک اوسکی آگی گر پڑا اور ناک
اوسکی ٹوٹ گئی اور کوڑے کی مارنیسے منہہ پہٹ گیا ہی اور وہ سب جگہہ سبز ہوگئی ہے اور
شخص نے کہ انصار مین سی تہا حضرت سے آکر یہہ ماجرا بیان کیا آپنے فرمایا تو سچ کہتا ہی مدد آسمان
سیوم کی مدد مین کا فرشتہ تہا حیزوم فرشتہ کی گہوڑی کا نام تہا **معجزہ** ابو ہریرہ رض نی

روایت ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ایک جنگ مین مین حضور جناب رسالت پناہ صلعم کے تین سر لایا اور مینے عرض کی کہ یا رسول صلعم انہین سے دو کو تو مینے قتل کیا اور تیسرے کا یہہ حال ہے کہ مینے ایک مرد سفید رنگ دراز قامت کو دیکھا کہ اوسنے اوسی قتل کیا مینے اوس کا بہی سر اوٹھا لیا حضرت نے فرمایا وہ فلان فرشتہ تھا **معجزہ** حضرت سائب بن ابی حبیش سے روایت ہی کہ وہ کہتا ہی کہ قسم خدا کی مجھی کسی آدمی نے قید نہین کیا تھا جبکہ قریش شکست کہا کر بہاگے مین بہی بہاگا ناگاہ دیکہا مینے کہ مرد سفید رنگ دراز قامت کہ گھوڑے پر معلق ہوا بین سوار تھا مجھی باندہ کر چھوڑ دیا عبدالرحمن بن عوف نے مجھی دیکھکر کہا اسے کسلیئے باندھا ہی کسی نے نہ بتایا آخر مجھی جناب رسالت مآب کے حضور مین لے گئے حضرت نے مجھسے پوچھا کہ تجھے کس نے اسیر کیا مینے کہا کہ مین نہین جانتا آپ نے فرمایا فرشتہ نے تجھی اسیر کیا ہے جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت ہی کہ حضرت عباس کو جنگ بدر مین ابوالیسر نے اسیر کیا تہا اور وہ بہت کم زور حقیر تھا اور حضرت عباس بہت قوی تہی حضرت نے ابوالیسر سے استفسار فرمایا کہ تونے عباس کو کیونکر اسیر کیا اوس نے عرض کی کہ یا حضرت عباس کے اسیر کرنے مین مجھے ایک شخص نے مدد دی کہ مین نے اوسی کبھی نہ دیکہا تھا حضرت نے فرمایا کہ فرشتہ الہی تھا جس نے مدد کی تہی **معجزہ** عمر سے روایت ہی کہ ایک دن ہم حضرت رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین بیٹھے تہی کہ ناگاہ ایک شخص سفید پوش کہ بال اوسکے سیاہ تہی اور کوئی علامت سفر کی اوسمین پائی نہ جاتی تہی نہ ہم مین سے کوئی اوسے جانتا تہا نمودار ہوا اور حضرت کے پاس بیٹھا اور چند سوال درباب اسلام کیئے حضرت نے جواب دیئے وہ اوس نے تصدیق کیئے پھر وہ شخص چلا گیا حضرت نے فرمایا کہ یہ کون شخص تھا عمر نے فرمایا خدا اور رسول خدا دانا تر ہے آپنے فرمایا کہ یہہ جبرئیل تھا اور سایل بنکر اس وضع سے آیا تھا کہ تم لوگون کو دین کی باتین سکھائی بعض روایت مین ہے کہ جسوقت وہ شخص چلا گیا آپنے فرمایا کہ اسے بلا لاؤ لوگ اوسکے پیچھے گئے سو کسیکو نہ دیکہا **معجزہ** عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین عرض کیا کہ مجھی جبرئیل کو اصلی صورت پر دکھا دو آپنے فرمایا تم دیکھہ نہ سکوگے اونہون نے عرض کی آپ دکھا دیجیئے حضرت نے فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھہ گئی اور حضرت جبرئیل کعبہ پر اوترے آپنے حضرت حمزہ سے فرمایا کہ نگاہ اوٹھاؤ اونہون نے

آنکھہ اوٹھاکر دیکہا کہ حضرت جبرئیل کا جسم زبرجد اخضر کا ہے اوسیوقت غش کہا کے حضرت حمزہ گر پڑے
اور ایک روایت مین ہے کہ دوسری دفعہ پھر حضرت حمزہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو جناب رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین دیکھا **معجزہ** تفسیر جناب امام حسن عسکری علیہ السلام
مین منقول ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ صلعم نے مدینہ مین نزول اجلال فرمایا تو وہان حضرت
سی بہت سی معجزات ظاہر ہوی یہود یہہ حال دیکہکر رنجیدہ ہوئی اور آغاز مکر وکید کیا اور جوکہ
حضرت کی تکذیب مین زیادہ تر ساعی تہی وہ مالک بن صف وکعب بن الاشرف وحی بن اخطب
وابو یاسر وابو یاسر وابالبانہ بن عبد المنذر وشعبہ اکیدن مالک نے جناب رسول خدا صلعم سی کہا
کہ تم دعوی کرتے ہوکہ مین رسول خدا ہون پس اگر یہہ بساط کہ جسپر ہم بیٹھے ہین اگر آپ کی رسالت
پر گواہی دے توہم ایمان لاتے ہین پھر ابو البانہ نے کہاکہ مین ایمان جب لاؤن گاکہ جب میرا
یہہ تازیانہ کہ میرے ہاتھ مین ہے گواہی دیگا کعب نے کہاکہ مین جب لاؤن گا جب یہہ میرا دراز
گوش جسپر مین سوار ہون گواہی دیگا حضرت نے فرمایاکہ جس صورت مین تم میرا اور علی کا وصف
توریت وانجیل وصحف ابراہیم مین دیکہہ چکے ہو پھر اور معجزہ کی کیا حاجت دوسری یہہ میری
کتاب معجزہ روشن ہے کہ تمام خلق جسکے مثال لانے سی عاجز ہے پس اللہ تعالی نے جب مجھی
یہ معجزہ دیا تواب اور معجزہ کی طلب خدا سی نہین کرسکتا سوائی اسکے کہ وہ خود عنایت فرماہی
جسوقت حضرت یہہ فرما چکے اوسیوقت وہ بساط گویا ہوئی کہ شہادت مین دیتی ہون کہ نہین
ہے سوای اوس خدا او معبود یکتا کی جو بے مثل بے مانند ہے اور تغیر وزوال کو اوسپر راہ نہین اور
کسی کو اوس نے اپنی حکم مین شریک نہین کیا اور وہ زن وفرزند سے مبرا ہے اور گواہی دیتی ہون
مین کہ آپ بندہ ورسول اوسکے ہین اور آپ کو خدا یتعالی نے اسے واسطے بہیجا ہی کہ آپ ہدایت
کرین دین حق کی تاکہ خدا یتعالی غالب کرے آپکے دین کو سب دینون پر ہرچند مشرکین کارہ ہون
اور گواہی دیتی ہون کہ علی ابن ابی طالب برادر وصی وخلیفہ آپکا ہی اور بہترین خلق ہے بعد آپکے
جس نے کہ اوس سے دوستی کے اوس نے آپسے کی اور جس نے اوس سے دشمنی کی اوس نے آپ سے
کی ہے اور جس نے آپکی اطاعت کی اوس نے خدا کی اطاعت کی اور وہ مستحق سعادت ہوتا ہی اور
جس نے آپکی نافرمانی کی اوس نے خدا کی نافرمانی کی وہ مستحق عذاب الیم کا ہوتا ہی اور جہنم اوسکی

جا ہوتی ہے جب یہود نے یہ حال دیکھا متعجب ہوئے اور از روی عناد کہنے لگے کہ یہ سحر ظاہر ہے
جسوقت اونہون نے یہ بات کہی اوسیوقت وہ بساط حرکت مین آئی اور وہ جو اوسپر تھے اون کو
اپنے اوپر سے نیچے پھینکدیا اور خدائیتعالی نے پھر اوسی گویا کیا اور اوس نے کہا کہ مین بساط ہون
اللہ تعالی نے گرامی کیا اور گویا کیا مجھی اپنی توحید تحمید گوئی اور واسطے پیغمبری محمد رسول صلعم کہ
وہ رسول ہے جمیع خلایق کیطرف اور واسطے گواہی دینے امامت علی ابن طالب پر کہ برادر وزیر محمد
رسول اللہ صلعم کا ہی اور اوسکے نور سے پیدا ہوا ہی اور اوسکا یاری کنندہ ہی اور گردن شکنندہ
دشمنان ہے اور مین اوسکے تابع ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسی امام کیا ہی اور
بیزار ہون اوس سے جو کہ اوسکا دشمن ہے پس لایق نہین کہ تم کافر مجھپہ پانو رکھو اور مجھپر بیٹھو
مگر وہ بیٹھنے کے لایق ہین جو کہ ایمان خدا اور رسول اوسکے وصی پر لائین پس حضرت نے سلمان
و ابوذر و مقداد و عمار کو فرمایا تم اس بساط پر بیٹھو کہ جیسی اس بساط نے گواہی دی ہی اوسی طرح
تم ایمان لائے ہو جب وہ بساط پر بیٹھی تو اللہ تعالی نے تازیانہ ابو البانہ کو گویا کیا اور اوس نے
کہا کہ گواہی دیتا ہون مین یگانگی خدا کہ وہ سب چیز پر قادر و توانا ہے اور آفرینندہ خلایق و
تدبیر کنندہ جمیع آمور ہے اور گواہی دیتا ہون کہ آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ بندہ و رسول
برگزیدہ و دوست اوس کے ہو اور آپ کو اللہ نے رسالت کیواسطے بھیجا ہی کہ سعادت مند
آپکے سبب سے نجات پائین اور بدبخت ہلاک ہون اور گواہی دیتا ہون مین کہ علی ابن ابی طالب
کا مذکور ملا اعلی مین ہے کہ وہ سید خلایق ہے بعد آپکے اور اب وہ قتال کرتا ہے تنزیل قران
پر تا مخالفین کو آپکے دین مین لائے اور بعد آپکے قتال کریگا تاویل قرآن پر کہ اون سے وہ منافق
بردین سے منحرف ہوگیے ہین اور خواہش نفوس نے اونپر غلبہ کیا ہے گا اور معنی کتاب خدائے
تعالی کی اونہون نے تحریف کی ہین پس دوستان خدا کو بہشت مین لیجائیگا اور دشمنان خدا کو
شمشیر آبدار سے نار جہنم مین پہونچائیگا بعد اسکی اوس تازیانہ نے ابوالبانہ کو منہہ کے بل پھینک
دیا اور جب وہ اوٹھتا تھا اوسی پھینکدیا تھا یہ احوال دیکھکر ابوالبانہ نے کہا کہ وای یہ مجھی
کیا ہوا تازیانہ نے جواب دیا کہ ای ابوالبانہ مین تیرا تازیانہ ہون حقتعالی نے مجھی گویا کیا اور مشرف
کیا اپنی توحید و تحمید مین اور مجھے مخصوص کیا واسطے اوس پیغمبر کے کہ جسی بہترین بندگان کیا ہے

اور مجھے اونمین سے کیا کہ جو اوسکی مطیع و دوست ہون اور پھر مجھی مخصوص کیا واسطے تصدیق
شوہر اوسکے رخکے کہ وہ بہترین زنان عالم ہے اور شوہر اوس کا امت مین بیان کرنے والا حلال
و حرام کا ہے اور ذلیل کرنے والا دشمنون کا ہے اپنی شمشیر آبدار سے پس لایق نہین کہ مین اوسکے
ہاتھہ مین رہون کہ جو اظہار خلافت حضرت مقدس نبوی کرے اور مین ہمیشہ تیرے ساتھہ
یہی کیئے جاؤن گا جبتک کہ تو ایمان نہ لاویگا یا ہلاک نہوویگا یہہ سُنکر ابو البانہ نے کہا کہ ای تازیانہ
مین بہی شہادت دیتا ہون جو تو نے دی ہی اور ایمان لایا جو تو نے کہا تازیانہ نے جواب دیا کہ
اب جو تو نے اظہار ایمان کیا مین بہی تیرے ہاتہہ مین قرار لیتا ہون مگر خدا خوب جانتا ہی جو تیری
دل مین ہے اور خدا یتعالے روز قیامت حکم کریگا تیرے واسطے جناب امام باقر علیہ السلام فرماتے
ہین کہ ایمان ابو البانہ کا صحیح نہ تھا اور اعمال بد اوس سے ظہور مین آئے پس بعد اس کے وہ یہودی
حضرت کی خدمت مین سے اوٹھکر چلے اور یہان آپس مین کہا کہ محمد صلعم صاحب بخت ہی جو چاہتا
ہے وہ اوسکے واسطے ہوجاتا ہے پس کعب الاشرف نے چاہا کہ اپنے درازگوش پر سوار ہوکہ اوس نے
کود کر اوسکو پھینک دیا یہانتک کہ سات مرتبہ یہی واقع ہوا اور ساتوین دفعہ وہ درازگوش گویا
ہوا اور اوس نے کہا کہ ای کعب تو بندہ خدا مین سے بدبندہ ہی اوسکی آیات کی نسبت اور تو اوسکے
ایات سی کافر ہوا اور ایمان نہ لایا اور مین درازگوش تیرا ہون مجھے خدا یتعالی گرامی رکھتا ہی
اسواسطے کہ مین گواہی دیتا ہون بیگانگی اوس خالق کے جو خداوند نام اور صاحب جلال و اکرام
ہے اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بندہ و رسول اوس کا ہی اور
بہترین خلایق ہے اور شہادت دیتا ہون مین کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ولی خدا وصی
رسول اللہ ہے اور اللہ تعالی اوسکی شمشیر کے سطوت سی اور حملہ ہای پر قوت سی دشمنان محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ کو ذلیل و مقہور کریگا یا وہ ایمان لائینگے یا نیران مین جائینگے پس لایق
نہین کہ کافر مجہپر سوار ہو مگر وہ کہ ایمان لائی خدا پر اور تصدیق کرے اوسکی رسول محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کی اور سب گفتار و کردار اوسکی رسول کے درست جانے اور جو وہ کہی اوسی صحیح سمجھی خصوصا
نصیب کرنے علی علیہ السلام کو وصی و خلیفہ و وارث علم اوس کا ہے اور ادا کنندہ اوس کے قرض
کا اور وفا کنندہ اوسکے وعدہ کا پس حضرت نے فرمایا کہ ای کعب تیرا اور درازگوش تجہہ سی عاقل تر ہے

اور اوس نے تیرے سوار ہونے سے انکار کیا اور اب تو اسپر سوار ہو سکے گا پس اسے کسی مومن کے ہاتھ
فروخت کر ڈال اوس نے کہا کہ مین ہی چاہتا ہون کسواسطے کہ تیری جادو نے اسمین اثر کیا ہے پس
قدرت خدا سے اوس حمار نے اوس تبہ کار کو صدا دی کہ ای دشمن خدا یہہ بے ادبی پیغمبر کی نسبت
نکر اور اسے ترک کر بخدا اسوکند کہ اگر مجکو ڈر اوسکی مخالفت کا نہوتا تو اپنی سمون سے تجہی ہلاک کرتا او ر
تیرا سر دانتون سے چبا جاتا یہہ سنکر وہ ذلیل وساکت ہوا اور یہ کلام حمار کا اوسکو نہایت برا معلوم
ہوا اور شقاوت اوسپر غالب ہوئی اور باوجود دیکہنے ایسے معجزہ کے ایمان نہ لایا پس ثابت بن
قیس نے اوسکو سو درہم کو خرید کیا اور ہمیشہ اوس حمار پر سوار ہوتا تہا اور حضرت کی خدمت مین آتا
تھا اور وہ نہایت نرمی و ہمواری سے چلتا تھا اور حضرت فرماتے تہے کہ ای ثابت تیرے واسطے
یہہ ایسا ہموار ہو گیا ہے جب وہ یہودی گئی یہہ آیہ نازل ہوئی سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا
يُؤْمِنُونَ یعنی کیسان ہی خواہ ڈراوین تو انکو ڈرا خواہ نہ ڈراوین ایمان نہ لاوینگے

بیان معجزات کا ہنگام ارتحال حضرت

وفات حضرت سرور کائنات
کی بقول اصح دوسرے ربیع الاول ۱۱ھ ہجری کو ہوئی اور بقولے بارہوین ہی ہے اور ۲۷ صفر کی
بہی ہے دن دوشنبہ کا تھا اور عمر شریف حضرت کی بقول اصح باسٹہہ برس گیارہ مہینہ گیارہ دن
کے تہی اور مدت رسالت حضرت کی بائیس ۲۲ برس سات مہینہ ایک روز باتین روز منجملہ اوس کے
بارہ برس اور گیارہ یا اٹہارہ دن تو مکہ مین آپنے تبلیغ رسالت کی اور تین روز غار مین اور نو روز
مدینہ کی راہ مین گذرے اور نو برس و گیارہ مہینے سولہ روز مدینہ مین تبلیغ رسالت کے حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ جناب رسالت مآب نے ہنگام ارتحال جناب امیر
علیہ السلام سے فرمایا کہ ای علی جب مین انتقال کرون تم مجہے غسل دینا اگر اور کوئی شریک ہوگا
اور وہ میری عورت پر نظر کرے گا تو اندہا ہو جائیگا جناب امیر علیہ السلام نے عرض کی کہ مین تنہا
کیا کر سکون گا حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل تمہاری ہمراہی کریگا اور فضل بن عباس سے پانی طلب
کرنا اور کہدینا کہ وہ آنکھون پر پٹی باندہ لے وگرنہ اگر میری عورت پر اوسکے نظر پڑی گے تو اندہا
ہو جائیگا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہی کہ جب زمانہ ارتحال حضرت رسالت
پناہ کا قریب ہو چکا تو جبرئیل معہ ملک الموت اور انکے ساتھ ایک اور فرشتہ تھا کہ وہ ہوا پر موکل ہے
اوسکی ہمراہ ستر ہزار فرشتے تہی پس جبرئیل پہلے آئی اور خدا تعالی کیطرف سے حضرت کا مزاج پوچھا

بعد اس کے ملک الموت دروازہ پر آکر اذن طلب ہوا حضرت جبرئیل نے عرض کی کہ یا حضرت یہہ ملک
الموت ہی کہ اذن حاضر ہونے کا چاہتا ہے اور آپ کی آستانہ مبارک کی حرمت یہہ ہی کہ یہہ اذن
مانگتا ہے وگرنہ اول کبھی اس سے اور نہ بعد کبھی اسکے اس نے اذن طلب نہین کیا نہ کریگا حضرت نے
فرمایا کہ بلالو حضرت جبرئیل نے ملک الموت کو طلب کیا پس ملک الموت حضرت کی نزدیک آکر باادب کھڑا
ہوا اور عرض کی کہ خدایتعالی نے مجھی آپکے پاس بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ میری حبیب کے اطاعت کرنا اگر
فرماے تو قبض روح کرنا اور نہ فرمای تو قبض روح نہ کرنا اور واپس چلا آنا بعد حضرت جبرئیل نے عرض کی
کہ خدایتعالے بہت مشتاق آپکے دیدار کا ہے یہہ سنکر حضرت نی ملک الموت کو اجازت دی کہ اپنی
کام مین مشغول ہو۔ روایت ہی کہ عماریاسر نے حضرت سے پوچھا کہ آپ کو غسل کون دیگا آپنے فرمایا علی غسل
دیگا اور فرشتہ اوسکی اعانت کرینگے پہر آپنے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ ای علی مجھ غسل اچھی
طرح دینا اور کفن میرا یا تو یہہ دو جامہ پوشیدہ ہون یا چادر سفید مصری یا برد یمانی ہو پہر میرے
جنازہ کو اوٹھا کر قبر کے کنارہ پر رکھنا پس اول کہ مجھپر نماز پڑہی گا وہ خداوند جبار ہو گا کہ عرش عظمت
سے مجھپر صلوات بھیجی گا بعد اس کے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اور ملائکہ فوج فوج کہ عدد اونکی سوای
خدایتعالی کے اور کوئی نہین جانتا نماز پڑہین گے بعد اسکے وہ فرشتے پڑہین جو محیط عرش مین
بعد اسکے ہر آسمان کے فرشتہ نماز پڑہین گے بعد اسکی میری اہلبیت اور اونکی بعد تمام امت روایت
مین ہے کہ جب وقت وفات حضرت کا نزدیک ہوا تو حضرت نے جناب سیدہ کو بلایا اور کچھہ کان مین
کہا بعد اسکے جو حضرت فاطمہ علیہا السلام نے سر اوٹھایا تو گریان ہوئین پہر آپنے پاس طلب کر کے
کچھہ کان مین کہا بعد اوس کے حضرت فاطمہ علیہا السلام خندان ہوئین لوگون نے حضرت سیدہ سے
سوال کیا آپنے فرمایا کہ پہلی حضرت نے مجھسے خبر وفات اپنی ظاہر کی تہی اس سبب سے مین گریان ہوئی
تہی دوسری دفعہ فرمایا کہ اے فاطمہ تو گریہ نکر کہ مینے خداوند تعالی سے سوال کیا ہے کہ پہلے جو میری
اہلبیت سے میری پاس نہ تو ہو اس سبب سی مین شادان ہوئے چنانچہ یہی ہوا۔ **روایت**
ہے کہ جب ملک الموت حضرت کی قبض روح کی واسطے آیا تو حضرت نے فرمایا کہ ای ملک الموت جبتک
جبرئیل آئین تبتک توقف کر ملک الموت نے عرض کی سمعاً وطاعتاً اور اولٹا پہر گیا راہ مین جبرئیل سے ملاقی ہوا
جبرئیل نے پوچھا کہ حضرت کی قبض روح کی ملک الموت نے کہا کہ حضرت کو تمہارا انتظار ہے جبرئیل

نے کہا کہ ای ملک الموت نہین دیکھتا کہ حضرت کی روح مقدس کیواسطے دروازہ آسمان کے کھل گئے ہین اور حوران جنت نے زینت کی ہے حضرت کی روح مقدس کیواسطے پس بعد اسکے دونو واپس آئے اور ملک الموت نے قبض روح مبارک حضرت کی اور راست وچپ حضرت کی میکائیل وجبرئیل کھڑے رہے تا کہ آپنے اس تیرہ خاندان سے ارتحال فرمایا حضرت صادق علیہ السلام سے **روایت** ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ نے عالم بقا کو رحلت کی تو جبرئیل اور اور ملائکہ اور روح کہ شب قدر حضرت پر نازل ہوتا تھا یہ سب فرشتے آئے اور اللہ تعالے نے جناب امیرالمومنین علیہ السلام کا دیدہ مبارک بینا کر دیا تھا کہ وہ حضرت سب کو دیکھتے تھی پس اون فرشتون نے غسل وکفن مین معاونت کی اور قبر حضرت کی فرشتون نے کھودی جب جناب امیر علیہ السلام نے حضرت کو قبر مین رکھا تو جناب رسالت پناہ نے اون فرشتون سے کچھ فرمایا حقتعالی نے جناب امیر علیہ السلام کو طاقت سننی اون باتون کی دی تو یہہ سنا کہ حضرت ملائکہ سے میری سفارش کرتے ہین یہ سنکر جناب امیر علیہ السلام گریان ہوی بعد اسکے سنا کہ ملائکہ نے جواب دیا کہ ہم علی کی اعانت وخدمتگذاری مین تقصیر نہین کرین گے اور وہ ہمارا صاحب وپیشوا ہے بعد آپکے ہم ہمیشہ اوسکے پاس آئین گے مگر سوائے آپکے وہ ہمین ظاہر نہین دیکھین گے لیکن صدا ہماری سنین گے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جناب رسالت پناہ صلعم نے رحلت فرمائی تو مینے اپنا ہاتہہ اون حضرت کی سینہ مبارک پر رکھا بعد اوس کے کئی ہفتہ تک جب مین طعام کھاتی تہی یا وضو کرتی تہی تو بوی مشک اپنی ہاتھ سے سونگہتی تہی **روایت** ہے کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے مقام احتجاج مین منافقین سے فرمایا کہ آیا تم مین سے کوئی ایسا ہی جس نے پیغمبر خدا صلعم کو غسل دیا ہو اور ملائکہ نے اوسکی اعانت کی ہو اور ملائکہ نازل ہوئے ساتھ آ... اوبیلچہ کے کہ وہ بہشت کا ہتا اور اوس سے حضرت کی قبر کندہ ہوئی اور میری ہمراہ جس عضو کو حضرت کی ... اوہٹاتا تھا فرشتے ہی اوہٹاتے تہی اور کہتے تہی کہ عورت پیغمبر کو چھپاؤ تو خدا تعالی تمہارا ساتر ہو الا تم مین سے کوئی ایسا ہے کہ خدای تعالی جسکی تعزیت اپنی رسول کی کی ہو یعنی جسوقت حضرت نے رحلت کی تو حضرت فاطمہ نہایت بیقرار وگریان تہین ناگاہ ہم نے دروازہ سے صدا سنی بے آنکہ گوینده کو دیکھین کہ کوئی کہتا ہے کہ السلام علیک اہل بیت محمد رحمۃ اللہ وبرکاتہ پروردگار تمکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ لو اب خدا تسلی دینے والا ہی ہر مصیبت

بعد اس کے ملک الموت دروازہ پر آکر اذن طلب ہوا حضرت جبرئیل نے عرض کی کہ یا حضرت یہہ ملک الموت ہی کہ اذن حاضر ہونے کا چاہتا ہے اور آپ کی آستانہ مبارک کی حرمت یہہ ہی کہ یہہ اذن مانگتا ہے وگرنہ اول کبھی اس سے اور نہ بعد کبھی اسکے اس نے اذن طلب نہین کیا نہ کریگا حضرت نے فرمایا کہ بلالو حضرت جبرئیل نے ملک الموت کو طلب کیا پس ملک الموت حضرت کی نزدیک آکر با ادب کھڑا ہوا اور عرض کی کہ خدا تعالی نے مجھی آپکے ہان بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ میری حبیب کے اطاعت کرنا اگر فرمایئے تو قبض روح کرنا اور نہ فرمائی تو قبض روح نہ کرنا اور واپس چلا آنا بعد حضرت جبرئیل نے عرض کی کہ خدا تعالے بہت مشتاق آپکے دیدار کا ہے یہہ سنکر حضرت نی ملک الموت کو اجازت دی کہ اپنی کام مین مشغول ہو۔ روایت ہی کہ عمار یاسر نے حضرت سے پوچھا کہ آپ کو غسل کون دیگا آپنے فرمایا علی غسل دیگا اور فرشتہ اوسکی اعانت کرینگے پہر آپنے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ اى علی مجھی غسل اچھی طرح دینا اور کفن میرا یا تو یہہ دو جامہ پوشیدہ ہون یا چادر سفید مصری یا برد یمانی ہو پہر میرے جنازہ کو اوٹھا کر قبر کے کنارہ پر رکھنا پس اول کہ مجھہ پر نماز پڑہی گا وہ خداوند جبار ہوگا کہ عرش عظمت سے مجھہ پر صلوات بھیجی گا بعد اس کے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اور ملائکہ فوج فوج کہ عدد اونکی سوای خدا تعالی کے اور کوئی نہین جانتا نماز پڑہین گے بعد اسکے وہ فرشتے پڑہین جو محیط عرش ہین بعد اسکے ہر آسمان کے فرشتہ نماز پڑہین گے بعد اسکی میری اہلبیت اور اونکی بعد تمام امت روایت مین ہے کہ جب وقت وفات حضرت کا نزدیک ہوا تو حضرت نے جناب سیدہ کو بلایا اور کچھہ کان مین کہا بعد اسکے جو حضرت فاطمہ علیہا السلام نے سر اوٹھایا تو گریان ہوئین پہر آپنے پاس طلب کرکے کچھہ کان مین کہا بعد اوس کے حضرت فاطمہ علیہا السلام خندان ہوئین لوگون نے حضرت سیدہ سے سوال کیا آپنے فرمایا کہ پہلی حضرت نے مجھسے خبر وفات اپنی ظاہر کی تہی اس سبب سے مین گریان ہوئی تہی دوسری دفعہ فرمایا کہ اے فاطمہ تو گریہ نکر کہ مینے خداوند تعالی سے سوال کیا ہے کہ پہلے جو میری اہلبیت سے میری پاس نہ تو ہو اس سبب سی مین شادان ہوئے چنانچہ یہی ہوا۔ **روایت** ہے کہ جب ملک الموت حضرت کی قبض روح کی واسطے آیا تو حضرت نے فرمایا کہ اى ملک الموت جبتک جبرئیل آوے تب تک توقف کر ملک الموت نے عرض کی سمعًا وطاعتًا اور اولٹا پہر گیا راہ مین جبرئیل سے ملاقی ہوا جبرئیل نے پوچھا کہ حضرت کی قبض روح کی ملک الموت نے کہا کہ حضرت کو تمہارا انتظار ہے جبرئیل

نے کہا کہ ای ملک الموت نہین دیکھتا کہ حضرت کی روح مقدس کیواسطے دروازہ آسمان کے کھل گئے ہین اور حوران جنت نے زینت کی ہے حضرت کی روح مقدس کیواسطے پس بعد اسکے دونو واپس آئے اور ملک الموت نے قبض روح مبارک حضرت کی اور راست و چپ حضرت کی میکائیل و جبرئیل کھڑے رہے تاکہ آپنے اس تیرہ خاندان سے ارتحال فرمایا حضرت صادق علیہ السلام سے **روایت** ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ نے عالم بقا کو رحلت کی تو جبرئیل اور ملایکہ اور روح کہ شب قدر حضرت پر نازل ہوتا تھا یہ سب فرشتے آئے اور اللہ تعالے نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کا دیدہ مبارک بینا کر دیا تھا کہ وہ حضرت سب کو دیکھتے تہی پس اون فرشتون نے غسل و کفن مین معاونت کی اور قبر حضرت کی فرشتون نے کھودی جب جناب امیر علیہ السلام نے حضرت کو قبر مین رکھا تو جناب رسالت پناہ نے اون فرشتون سے کچھ فرمایا حقتعالی نے جناب امیر علیہ السلام کو طاقت سننی اون باتون کی دی تو یہہ سنا کہ حضرت ملایکہ سے میری سفارش کرتے ہین یہ سنکر جناب امیر علیہ السلام گریان ہوی بعد اسکے سنا کہ ملایکہ نے جواب دیا کہ ہم علی کی اعانت و خدمتگذاری مین تقصیر نہین کرین گے اور وہ ہمارا صاحب و پیشوا ہے بعد آپکے ہم ہمیشہ اوسکے پاس آئین گے مگر سوائے آپکے وہ ہمین ظاہر نہین دیکھین گے لیکن صدا ہماری سنین گے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جناب رسالت پناہ صلعم نے رحلت فرمائی تو مینے اپنا ہاتھہ اون حضرت کی سینۂ مبارک پر رکھا بعد اوس کے کئی ہفتہ تک جب مین طعام کھاتی تہی یا وضو کرتی تہی تو بوی مشک اپنی ہاتھ سے سونگھتی تہی **روایت** ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے مقام احتجاج مین منافقین سے فرمایا کہ آیا تم مین سے کوئی ایسا ہی جس نے پیغمبر خدا صلعم کو غسل دیا ہو اور ملایکہ نے اوسکی اعانت کی ہو اور ملایکہ نازل ہوئے ساتھ او بیلچہ کے کہ وہ بہشت کا تہا اور اوس سے حضرت کی قبر کندہ ہوئی اور میری ہمراہ جس عضو کو حضرت کی مین اوٹہاتا تہا فرشتے ہی اوٹہاتے تہی اور کہتے تہی کہ عورت پیغمبر کو چھپاؤ تو خدا تعالی تمہارا ساتر ہو آیا تم مین سے کوئی ایسا ہے کہ خدای تعالی نے جسکی تعزیت اپنی رسول کی کی ہو یعنی جسوقت حضرت نے رحلت کی تو حضرت فاطمہ نہایت بیقرار و گریان تہین ناگاہ ہم نے دروازہ سے صدا سنی بے آنکہ گوئندہ کو دیکھین کہ کوئی کہتا ہے کہ السلام علیکم اہل بیت محمد و رحمۃ اللہ و برکاتہ پروردگار تمکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ لو اب خدا تسلی دینے والا ہی ہر مصیبت

کا اور تدارک کرنیوالا ہے ہر فوت شدہ کا پس تعزیت خدا پر صبر کرو اور جانو تم کہ سب اہل زمین و آسمان فوت ہونگے والسلام علیک ورحمتہ اللہ وبرکاتہ **بیان اون معجزون کا جو بعد وفات حضرت سے ظاہر ہوئے** شیخ طوسی نے روایت کی ہے کہ جب لوگون نے چاہا کہ عمارت روضۂ منورہ حضرت رسالت پناہ صلعم کی بنائین تو حضرت کے سر مبارک کیطرف سے اور پائے مبارک کیطرف سے نافہائے مشک ظاہر ہوئے کہ ویسی خوشبو کسی نے کبھی نہ دیکھی تھی **معجزہ** کلینی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جعفر بن مثنیٰ خطیب کہتا ہے کہ مین تھا کہ مسجد رسول کے چھت ٹوٹ گئی اور وہان سے ٹوٹے کہ وہ جا متصل حضرت کی مرقد مطہر سے تھی وہان بنانے والے آتے جاتے تھے پس جعفر کہتا ہے کہ مینے اسماعیل بن عمار کو کہا کہ تو جا کر حضرت صادق علیہ السلام سے سوال کر کہ ہم بھی چھت پر جا کر قبر مبارک کی زیارت سے مشرف ہون اوس نے جا کر سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ تو ایسی چیز دیکھے گا کہ تیری آنکھین اندھی ہو جائین گے یہہ تو دیکھے گا کہ حضرت رسالت پناہ کھڑے ہوئے ہوئے نماز پڑھ رہے ہین یا یہہ دیکھے گا کہ حضرت بعض ازواج طاہرہ کے پاس تشریف رکھتے ہین چنانچہ یہی ہوا کہ سال حرہ مین جب یزید کے لشکر نے مدینہ کو غارت کیا تو ایک شخص چھپا ہوا مسجد نبوی مین رہ گیا اوس نے آپکے اقامت و نماز کے آواز قبر مبارک مین سے سنی **معجزہ** حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ سنہ ۴۱ ہجری مین معویہ نے ارادہ حج کا کیا تو نجارون کو مدینہ مین بھیجا اور نامہ والی مدینہ کو لکھا کہ حضرت کی منبر کو توڑ ڈال اور جیسا مینے شام مین منبر بنایا ہے ویسا بنوا جسوقت اونہون نے ارادہ منبر توڑنے کا کیا اوسیوقت آفتاب منکشف ہوا اور زلزلہ عظیم پیدا ہوا اونہون نے یہہ حادثہ دیکھکر منبر کا توڑنا موقوف کیا اور یہ حال معاویہ ملعون کو لکھا اوس نے جواب مین لکھا کہ جو مینے لکھا ہے وہی کرنا چاہئے چنانچہ وہ منبر توڑا اور بڑا بنایا **معجزہ** اور صفار وغیرہ نے حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے ایکدن اپنے اصحابو نسے فرمایا کہ میری زندگی تمہاری نزدیک اچھی ہی یا مرنا سب نے عرض کی کہ آپ کا زندہ رہنا بہت بہتر ہی کہ آپکے سبب سے ہمنے نجات پائی ہے آپکے مرنے سے ہمین کیا حاصل ہوگا آپنے فرمایا بعد میرے انتقال کے تمہارے اعمال مجھپر عرض کئے جاینگے جو عمل نیک تمہارا ہوگا اوس سے مین خوش ہونگا اور عمل بد کیواسطے خدا سے آمرزش طلب کرونگا پس ایک شخص منافق نے

کہ یارسول اللہ جسوقت آپکے استخوان خاک ہوجائین گے اوسوقت آپ ہمارے واسطے کیا دعا کرینگے
آپ نے فرمایا کہ یہہ بات نہین جو توسمجہا ہی اسواسطے کہ حقتعالی نے گوشت ہمارا زمین پر حرام کیا
ہے اور بدن ہمارا تین دن سے زیادہ زمین مین نہین رہتا بعد اسکے روح وگوشت و استخوان
آسمان پر جاتا ہے اور دور ونزدیک سی سہین سلام پہونچتا ہے چنانچہ روایت ہی کہ پنجشنبہ کو سب امت
کے اعمال پر عرض ہوتے ہین اور جس کا عمل نیک ہوتا ہی اوس سے خوش ہوتے ہین اور جنکے اعمال
بد ہوتے ہین اون کے واسطے استغفار کرتے ہین اور بعض روایت مین لکہا ہے کہ پنجشنبہ و دوشنبہ
کو دو دن عرض ہوتے ہین **معجزہ** حضرت جعفر امام صادق علیہ السلام سے بسند موثق روایت
ہی کہ جب ابوبکر نے غصب خلافت کیا تو جناب امیر علیہ السلام نے اوس سے فرمایا کہ یارسول اللہ
نے تجہی حکم میری اطاعت کا نہین کیا اوس نے کہا کہ اگر مجہے وہ حکم کرتے تو مین اطاعت کیون نکرتا
حضرت امیر نے فرمایا کہ مسجد قبا مین میری ہمراہ چل جب ابوبکر وہان گیا تو اوس نے جناب رسالت پناہ
صلعم کو دیکہا اور جناب امیر علیہ السلام نے عرض کی کہ یا حضرت ابوبکر کہتا ہی کہ آپنے اسی حکم میری
اطاعت کا نہین کیا حضرت نی ابوبکر سے فرمایا کہ مینے تجہی مکرر علی کی اطاعت کیواسطے حکم کیا تہا
یہ سنکر ابوبکر ڈرا اور وہان سی پہر آیا راہ مین عمر سے ملاقات ہوئی عمر نے کہا کہ ای ابوبکر تجہی کیا ہوا اوس
نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے یہ فرمایا عمر نے کہا ہلاک ہو وہ امت جس نے تجہہ جیسے احمق کو اپنا
والی کیا ہے مگر تو نہین جانتا کہ یہہ سحر بنی ہاشم سے ہی **معجزہ** حضرت امام صادق علیہ السلام سے
روایت ہی کہ جب حضرت امیر علیہ السلام کو منافقین کھینچکر مسجد مین لائی تو جناب امیر علیہ السلام
قبر مبارک حضرت رسول خدا صلعم کے برابر کھڑے ہوی اور یہ فرمایا کہ جو کہ ہارون نے جواب
مین موسی علیہ السلام سے کہا تہا کہ یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی یعنی ای فرزند میرے
مادر کے بدرستیکہ قوم نے مجہی ضعیف کیا اور نزدیک ہوا ہے کہ مجہی مار ڈالین پس اوسوقت قبر
مبارک سی ہاتہہ نکلا ابوبکر کیطرف کہ سب نے پہچانا کہ یہہ حضرت کا دست مبارک ہی اور ایک صدا
آئی کہ سب نے جانا کہ یہہ صدا حضرت کی ہے کہ حضرت نی فرمایا اکفرت بالذی خلقک من تراب
ثم من نطفۃ ثم سواک رجلا یعنی آیا کافر ہوا اوس خداوند سے کہ جس نے تجہی پیدا کیا خاک
سے پہر نطفہ سے بحق مرد کیا اور بعض روایت مین ہے کہ قبر مبارک سے دست ظاہر ہوا اور

یہ اوسپر لکہا تھا اور لفظ عمر زیادہ تھا یعنی الکفرت یا عمر با الذی تھا **معجزہ** روایت معتبرہ مین منقول ہے کہ جب خدا تعالی چاہتا ہے کہ علم تازہ امام زمان پر نازل کرے بغیر حلال و حرام و حلال کے تو اوس علم کو ایک فرشتہ کی ہاتھ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین بھیجتا ہے اور حضرت پر حصر کرتا ہے حضرت فرماتے ہین کہ اس علم کو علی کے پاس لیجا حضرت علی فرماتے ہین کہ حسن کے پاس لیجا غرض اسیطرح سب اماموں کے پاس وہ علم جاتا ہے جب وہ علم امام حسن عسکری کے پاس جاتا ہے تو حضرت فرماتے ہین کہ اب اسکو لیجا امام زمان یعنی امام محمد مہدی صلوۃ اللہ علیہ کے پاس **معجزہ** حمیری نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ شب گذشتہ مینے جناب رسول خدا صلعم کو یہان اپنے پاس دیکھا اور اونہون نے مجہی اپنی گلے لگایا **کچھہ تھوڑا سا بیان شمایل بابرکت کا اور صفات حمیدہ واخلاق پسندیدہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان ہی** جناب امام حسن علیہ السلام سے کہ قد مبارک جناب رسالت مآب صلعم کا اوسط تہا نہ بہت دراز نہ بہت چہوٹا اور سر مبارک بزرگ تھا کہ یہہ نشان عقل ہے اور موئے مبارک نہ بہت پیچیدہ تہے نہ بہت سیدہی تہے کہ بدنما معلوم ہون اکثر موی مبارک دو حصہ کر کے پس گوش حضرت ڈال لیتے تہی اور نرمہ گوش سے زیادہ بال نہ بڑہاتے تہی اور پیشانی شریف حضرت کی کشادہ تہی اور ابروی مبارک مقوس وکشیدہ تہی اور بعض روایت مین ابروی پیوستہ بہی ہے اور درمیان ابرو کے ایک رگ تہی کہ بہنگام غضب وہ ظاہر ہوتی تہی اور بینی مبارک کشیدہ وباریک تہی اور بیچ مین سے تہوڑا اوبھار تہا اور نور اوس سے درخشان تہا تہا اور رخسار مبارک ہموار تھا اور مانند ماہ شب چہاردہم کے چمکتا تہا اور دہان معجز نشان بہت تنگ نہ تہا عرب مین دہان تنگ کو برا جانتے ہین اور دندان مبارک بہت سفید و براق وکشادہ تہی اور نور اون سے چمکتا تہا اور ریش مبارک معتدل رنگ کی تہی نہ بہت زیادہ نہ بہت کم رنگ مبارک سفید ونورانی تھا سرخی مایل گردن مبارک نور صفا مین ایسی تہی گویا چاندی کے بنی ہوئی تہی سینہ وشکم باہم برابر تھا شانون کے پاس سے کشادہ تہا اور درمیان سینہ وناف کے ایک

باریک خط موی سیاہ کا تہا اور سینہ وشکم مبارک پر سوای اوس خط کے بال نہ تہی اور دست
مبارک پر اور شانون پر بال تہی اور کف دست اور پای مبارک وسیع اور چکلی تہے اور بند دست و با
قوی تہی کہ نشان قوت وشجاعت ہی اور پشت پا نہایت صاف ونرم تہی حتی کہ قطرہ پانی کا پہسل
جاتا تہا اور حضرت نہایت باعظمت وشوکت تہی اور جلالت حضرت کی لوگون کو بہت معلوم
ہوتی تہی اور آپکے چہرہ مبارک سی نور عیان رہتا تہا اور شب تار مین آپکی روی مبارک سی
روشنی ہوجاتی تہی اور در و دیوار پر عکس روشنی کا پڑتا تہا اور حضرت بروش متکبرانہ مستی نفرماتی
تہے مگر وقار سے آپ چلتی تہے اور جو کوی چاہتا تہا کہ مین حضرت سی باتین کرون تو حضرت
اوسکی طرف گوشہ چشم نفرماتے تہی بلکہ بخوبی اوسکی طرف توجہ کرکے ہمکلام ہوتے تہی اور اکثر آپ
کی نظر نیچی رہتی تہی اور کلام آپکا جامع ہوتا تہا یعنی لفظ تہوڑے اور معنی بہت امور دنیا کے لیئے
کبہی آپ غضبناک نہوتے تہی الا کلام حق مین اور خندہ آپکا تبسم تہا اور سب لوگ حضرت کے
سامنے چپ بیٹہتی تہی اور سوای عبادت حقتعالی اور فکر کے اور کچہہ کام نفرماتے تہی **خلق**
حضرت کا ایسا تہا کہ کسیکا نہوگا مجلس مین جب آپ تشریف لاتی تہی تو آخر مجلس خالی دیکہکر وہان
تشریف رکہتے تہی لڑکون کو پہلی سلام کرتے تہی چنانچہ منقول ہے کہ ایک کنیز آئی اور اوس نے آپکا
گوشہ دامن پکڑا آپ اوٹھ کہڑے ہوی پہر اوس نے چہوڑ دیا پہر آپ بیٹھ گئے پہر اوس نے پکڑا
پہر آپ اوٹھ کہڑے ہوئی چنانچہ تین دفعہ یہی ہوا چنانچہ تیسری دفعہ آپکے دامن کا تار اوسکے
ہاتھ آگیا اوس نے دامن چہوڑ دیا لوگون نے اوس سے پوچہا کہ تو نے یہ کیا حرکت کی اوس نے
کہا کہ میری بی بی نے ایک تار جامہ مبارک کا تعویذ کے واسطے منگایا ہے سو مین شرم سے مانگ نہ سکی
اسطرح مین نے لیا اسیطرح ایک اور کنیز بسبب دیر ہونے کی گہر نہ جاتی تہی کہ مالک ماریگا حضرت خود اوسکے
ہمراہ گئے اور اوس کے مالک سی سفارش کی اوس نے آزاد کیا۔ اور خلق اس سے زیادہ کیا
ہوگا کہ خدا تعالے نے تعریف فرمای ہے کہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی تحقیق تو سر آئینہ خلق بڑا
رکہتا ہے **صبر** وبردباری ایسی تہی کہ اوسکا بیان نہین ہوسکتا سب سے زیادہ صبر یہ تہا کہ کفار
اذیت دیتے تہی اور باوجود سب کچہہ اختیار کے آپ صبر فرماتے تہی اور کہتے تہی اللہم اہد قومی
فانہم لا یعلمون یعنی بار خدایا ہدایت کر میری قوم کو کہ وہ نہین جانتے **حلم** آپکا یہہ تہا کہ

توریت مین لکھا ہے کہ مقابلہ جہل مین حلم آپ کا زیادہ ہوتا تھا یعنی جسقدر کوئی جہل زیادہ کرتا تھا
آپ حلم زیادہ کرتے تھے چنانچہ ایک یہودی سے حضرت نے خرمی بوعدہ معتین خریدی تھی
اور وہ تین دن پہلے اپنے وعدہ سے آیا تھا اور حضرت پر نہایت تقاضا کیا اور ردای مبارک
پکڑلی اور کہا کہ ای محمد صلعم تم میرا حق نہین دیتے اور ای اولاد عبدالمطلب تم حیلہ گر ہو عمر نے کہا
ای شخص تو ایسے سخن گستاخانہ کہتا ہے تیرا سر تلوار سے کاٹ ڈالون مگر حضرت کچھہ نہ کہتے تھے اور
چپکے دیکھتے تھے بلکہ عمر سے فرمایا کہ قرضخواہ سے کیون اتنی خشونت کرتا ہے پس اوس کا حق ادا کرو
اور بیس صاع حق سے اسے زیادہ دو کہ یہ حق تہدیدی ہی جو تونے اس سے کی ہی یہ حال دیکھکر وہ
یہودی مسلمان ہوا۔ اسیطرح اور روایت ہی کہ ایک عورت حضرت سی سایل ہوئی حضرت نے فرمایا
کہ کوئی ہے کہ مجھی قرض دی ایک مرد انصاری نے عرض کی کہ مین دیتا ہون آپنے فرمایا کہ چار وسق
خرما اسی دیدو اوس نے دیدیئے بعد مدت کی وہ شخص آیا اور وہ خرمی طلب کئی حضرت نی فرمایا انشا
اللہ جب میرے پاس ہونگی تو دونگا دوسری دفعہ پھر وہ آیا پھر اوسکو حضرت نی یہی فرمایا تیسری
دفعہ پھر وہ آیا حضرت نی وہی جواب فرمایا اوس نے گستاخانہ کہا کہ یارسول اللہ صلعم یہہ تو آپ بہت
کہہ چکے کہ انشاء اللہ بہم پہونچیگا تو دونگا حضرت نی یہہ سخن اوسکا سخت سُنکر بہی تبسم فرمایا اور کہا
کہ کوئی ہے کہ مجھی قرض دی ایک شخص اوٹھا اور اوس نے عرض کی کہ مین دیتا ہون جسقدر آپ طلب
فرماوین حضرت نے فرمایا کہ آٹھ وسق خرما اس شخص کو دیدی اوس شخص نے کہا یا حضرت میرے
چار وسق آتے ہین آپنے فرمایا کہ چار وسق مینے تجھی بخشے۔ اور اسیطرح اور روایت ہی کہ ایک
اعرابی آیا اور اوس نے ردای مبارک حضرت کی کہنچی اور اس زور سے کھینچی کہ گلوی مبارک خراشیدہ
ہوگیا حضرت نی اوس سے پوچھا کہ غرض تیری کیا ہی اوس نے کہا کہ یہ دو نو اونٹ میری باروار
کردیجیئے آپنے فرمایا کہ جبتک تو مجھی اس حالت کشش سے رہا نکریگا تب تک مین کیونکر کرونگا اوس نے
کہا بخدا مین آپکو نہین چہوڑنے کا جبتک یہ اونٹ بہری نہ جائینگے پس حضرت نی آدمی کو بلاکر
فرمایا کہ ایک مین خرمی اور دوسرے مین جو بہردو سبحان اللہ کیا حلم تھا عفو مزاج مبارک مین
اسقدر تھا کہ باوجود کسیقدر تقصیر کے بہانہ کوئی عذر کرتا تھا آپ عفو فرماتے تھی چنانچہ زن یہودیہ
نے گوسپند مین آپکو زہر دیا آپنے عفو فرمایا اور ایک شخص نے تلوار کھینچکر حضرت کے قتل کا ارادہ کیا

اور کہا کہ اب تجھی کون بچائیگا آپنے فرمایا اللہ بس اوسیوقت وہ تلوار اوسکی ہاتھ سی گر پڑی آپنے
وہ تلوار اوٹھا کر فرمایا کہ تجھی اب کون بچائیگا وہ لرزنے لگا آپکو رحم آیا اور عفو فرمایا اور اسیطرح صدہا
دفعہ ایسا ہی واقع ہوا کہ منافقین نے ایذا دی اور آپنے عفو فرمایا یہانتک کہ خدا یتعالی نے فرمایا
وَاغلظ علیہم یعنی سختی کر انپر **تواضع** حضرت کی یہان تک تہی کہ کسی خادم پر آپنے غصہ نہین
فرمایا چنانچہ انس کہتا ہی کہ مینے تیس برس خدمتگاری کی مگر کبہی حضرت نی اف نہین کی اور کبہی
کسیطرف پای مبارک دراز نہین کیا اور سبسے کشادہ روئی سے پیش آتی تہے اور جو کوئی آپکے
پاس آتا تو اپنا کپڑہ اوسکے واسطی فرش کر دیتے تہی اور تکیہ سر مبارک کا اوسکو مرحمت فرماتے تہے
اور کبہی منتظر کے واسطے نماز کو تخفیف کرتے تہی اور فقیرون کے ساتھہ صحبت رکہتی تہی اور زمین
پر تشریف رکہتے تہی اور زمین پر کھانا تناول کرتے تہی اور مسکینون کی عیادت فرماتے تہی اور
غلامون کی دعوت قبول فرماتے تہی اور حمار بے زین پر سوار ہوتے تہی اور بکری کا دودہ دوہتے
تہے چنانچہ مذکور ہے کہ ایک بکری پکانیکو واسطے حضرت نی حکم دیا پس ایک شخص نے اوٹھکر اوسی ذبح
کیا دوسری نے کہا کہ مین پکاؤن گا آپنے فرمایا مین لکڑیان لاؤن گا لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت
ہم اس کام کے لیئے کافی ہین آپنے فرمایا یہہ سچ لیکن مجھے پسند نہین کہ مین ممتاز ہوکر بیٹھون ایک
مرتبہ تسمہ نعلین مبارک کا ٹوٹ گیا تہا ایک اصحابی نے عرض کی کہ مین درست کرون حضرت نے
فرمایا یہہ مجھی بات بری معلوم ہوتی ہی کہ مین از راہ امتیاز الگ بیٹھون اور اورون سے کام لون اسی
طرح ایکدفعہ ایلچی بادشاہ حبش کا آیا آپ خود اوسکی خدمت کی لیئے گئے مستعد ہوئی صحابہ نے عرض
کی کہ ہم حاضر ہین آپنے فرمایا کہ ان لوگون نے خدمت اور تکریم ہماری یارون کی بہت سی کی تہی
مین چاہتا ہون کہ اوسکی بدلہ مین مین اوسکی خدمت کرون اور حضرت کنیزون کے ساتھ مدینہ مین
باہر تک چلی جاتے تہی ایک عورت دیوانی حضرت کی پاس آئی اور اوس نے کہا کہ میری ایک حاجت
ہی حضرت نی فرمایا بیٹھہ جا اور تو جس مدینہ کی کوچہ مین بیٹھنا چاہے تو مین تیری پاس بیٹھون اور
تیری حاجت روا کرون اور حضرت اوسکی پاس بیٹھے رہی جبتک وہ کچہ کہتی رہی باآنکہ آپ جانتی
تہی کہ دیوانی ہے اور کبہی آپ کھانے کو برا نہ کہتے تہی اور نہ کبہی حضرت نے دروازہ مبارک حاجب
و دربان بٹھای اور جو آتا تہا حضرت اوس سے پہلے سلام علیک کرتے تہی روایت ہی کہ ایکدفعہ

پارہ نان خشک نیچے پڑا تھا اور عایشہ چاہتی تہی کہ اوسپر پاوں رکھکر چلے کہ حضرت نے وہ ٹکڑا اوٹھا کر تناول فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ اے حمیرا یہہ نعمت خدا ہے اسکی عزت کر کہ جب کسی سے نعمت بھاگتی ہے ہرگز نہین آتی **سخاوت** آپ کی اسقدر تہی کہ آپنے خود فرمایا کہ سخی تر پسران آدم سے مین ہون اکثر یہ ہوا کہ چار چار لاکھ درم آپنے تقسیم کیئے اور شام کو جو سایل نے سوال کیا تو آپنے فرمایا کہ بخدا آل محمد کے پاس ایک صاع گندم یا ایک درہم نہین ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایک عورت نی ایک لڑکے کو اپنی حضرت کے پاس بھیجا اور کہا کہ حضرت سی سوال کر اور جو حضرت فرمائین کہ میرے پاس کچہہ نہین ہے تو تو کہنا کہ اپنا پیراہن مجھے دیجئے چنانچہ اوس لڑکے نے وہی کہا اور حضرت نے اپنا پیراہن اوتار دیا جسوقت نماز کا وقت ہوا تو آپ برہنہ تہی نماز کے واسطے نہ جا سکتے تہی پس اوسوقت یہ آیت نازل ہوی اور اللہ تعالے نے میانہ روی کا حکم دیا لا تجعل یدک مغلولة الی عنقک و لا تبسطها کل البسط فتقعد ملوما محسورا یعنی نکر اپنے ہاتہ کو بستہ اپنی گردن مین یعنی کچہہ کسی کو نہ دے اور نہ کھول اپنے ہاتہہ کو اسقدر کہ ہو سو بخش دے پس بیٹھی ملامت ہوا ممنوع نماز سے یا عریان اور کبہی سوال کسی کا آپنے رد نہین فرمایا سوای نعم کے لا کبہی آپکی زبان پر نہین آیا کسی شاعر نے خوب کہا ہی **شعر** نرفتہ لا بزبان مبارکش ہرگز ؎ مگر در اشہد ان لا الہ الا اللہ ؎ اور ایثار آپنے جو روز جنگ حنین کیا وہ قیاس سے باہر ہے کہ شخص عرب کو سو سو اونٹ اور ہزار ہزار دین اور پانچ لاکہہ دینار غنیمت حنین مین تہے وہ سب آپنے تقسیم کیئے چنانچہ روایت ہی کہ ایک دن ابوسفیان آیا اور اوس نے کہا کہ یا رسول اللہ آج آپ قبیلہ قریش مین سب سے زیادہ مالدار ہین ہمین بہی کچہہ دیجئے حضرت یہ اوسکا کلام سنکر متبسم ہوی اور بلال کو فرمایا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ اسی دو ابوسفیان نے کہا یزید میرا بیٹا ہے امیدوار بخشش کا ہے آپنے فرمایا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ اوسی بہی دو جب وہ بہی لے چکا تو پہر عرض کی کہ دوسرا بیٹا میرا معاویہ ہے وہ بہی امیدوار ہے آپنے حکم فرمایا کہ اوسکو بہی چالیس اوقیہ چاندی اور سو اونٹ دو یہہ بخشش وہ دیکھکر حیران ہوا اور کہا کہ یا حضرت مینی آج تک آپسے کوی زیادہ کریم نہین دیکھا اور اسیطرح اہل ہوازن کو آپنے چھہ ہزار قیدی بے دیت اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار بکریان اور چار ہزار اوقیہ نقرہ بہر دیا غرض ہر طرح آپ بخشش کرتے تہی کبہی بطور ہبہ کبہی بطور قرض کبہی بطریق ہدیہ چنانچہ ایک عورت ایک طبق

خرمون کا حضرت کی واسطے لائے آپنے زر و زیور طبق مین بھر کر اوسے دیدیا اور باوجود اس کے گھر مین کاسئہ چوبین تک بعض دفعہ نہوتا تھا چنانچہ ایک شخص کچھہ حضرت کیواسطے لایا آپنے خادم سی فرمایا کہ کاسہ گھر سے لی آو وہ گیا اور تہی دست واپس آیا کہ کاسہ نہین ہی آپنے زمین کو جہاڑ کر فرمایا کہ اسپر ڈال دے اور وہ تناول کیا **شجاعت و قوت** حضرت کی اسقدر تہی کہ کچھہ بیان نہین جنگ احد مین جب سرفراز ہو گئے تو باواز بلند آپ فرماتے تہی کہ مین ہون محمد بیٹا عبد اللہ کا اور مین ہون رسول خدا کا اور جہان سے سب بھاگ جاتی تہی وہان آپ پای ثبات کو ہکی مانند جما کر استقامت فرماتے تہی چنانچہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ بہ پشت گرمی جناب رسول خدا صلعم جنگ کیا کرتا ہون اور جسوقت جنگ گرم ہوتی ہی تو مین حضرت سی پناہ مانگتا ہون اور سب سے پہلے آپ دشمن کے قریب جاتی تہی اور قوت آپ مین ایسی تہی کہ رکانہ پہلوان جو عرب مین مشہور تھا اور کسی نے اوسی زیر نہ کیا تہا آپنے اوسکو متواتر تین دفعہ زمین پر دے ٹپکا اور اسیطرح ایک دو پہلوان کہ اوسکا نام ابو الاسعد تہا وہ اسقدر زور آور تھا کہ اگر وہ پوست گاو پر کھڑا ہوتا تہا اور دس آدمی زور آور اوسکے پاؤن کے نیچی سے کھینچتی تہے تو وہ پوست نہ کھنچتا تھا اوس نے حضرت سی کہا کہ آپ مجھی زیر کرین تو مین ایمان لاؤن حضرت نی اوسی وقت اوسے زیر کیا مگر وہ بدبخت ایمان نہ لایا اسیطرح بہت سی قوی بازؤنکو آپنے زیر کیا تھا یہان مشتی نمونہ از خروارے لکھا گیا **عبادت** آپکی اسقدر تہی کہ بیان نہین ہوسکتا کہ نماز پڑہتے پڑہتے آپکے پای مبارک پر ورم ہو گیا تھا عوف بن مالک سی روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مین حضرت کے ساتھ شب کو نماز مین مقتدی ہوا آپنے اول رکعت مین سورہ بقر شروع کی اور جہان آیہ رحمت آتی تہی وہان آپ خدا تعالی سی رحمت طلب فرماتے تہی اور جہان آیہ وعید آتی تہی تو پناہ اللہ تعالی سے مانگتے تہی عذاب و عقوبت سی اور اسیطرح رکوع مین بہت قیام فرماتے تہے اور اسیطرح دوسری رکعت مین سورہ آل عمران پڑہی اور کبہی ایک آیت ہی کو تمام رات نماز مین پڑھا کرتے تہی وہ آیہ یہ ہی ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنی اگر عذاب کری تو اونکو پس یہ بندے تیری ہین اور اگر بخش دی تو خاص اونکو پس تو غالب استوار کار حکمت والا ہی اور مقصود تکرار اس آیت سے طلب بخشش امت تہی اور حالت نماز مین کبہی آپکے شکم مبارک سی آواز جوش دیگ مسی آتی تہی اور

اور کبھی آواز آسیا آتی تھی اور آپ اوٹھتے بیٹھتے استغفار فرماتے تھی غرض یہانتک آپ نے عبادت کی کہ خدا تعالی نے اوس عبادت سی منع فرمایا **حیا** آپکی اسقدر تھی کہ بیان سے باہر ہے چنانچہ طعام ولیمہ زینب مین لوگ اسقدر بیٹھی کہ حضرت بہت متاذی ہوئی مگر حیا کی سبب کچھہ نفرمایا اللہ تعالی نے ایسی ایذا سے لوگون کو منع فرمایا چنانچہ وہ آیہ یہہ ہے کہ فاذا اطعمتم فانتشروا ولا مستانسین لحدیث ذلکم کان یوذی النبی فیستحیی منکم واللہ لا یستحیی من الحق یعنی پس کھانا کھا چکو پس منتشر وپراگندہ ہوا ور نہ بیٹھو آرام وچین سے باہم باتین کرنے کو یہہ فعل تمہارا ایذا دیتا ہے پیغمبر کو پس وہ کرتا ہے تم سے اور خدا نہین شرماتا ہے سچ سے انس سے روایت ہی کہ ایک شخص حضرت کے پاس آیا کہ اثر زردی کا اوسکے کپڑون پر اسقدر تھا کہ وہ زعفرانی ہوگئی تھی یعنی نہایت میلے تھی حضرت نی غایت حیا سی اوسی کچھہ نفرمایا اور جب وہ چلا گیا تو ارشاد کیا کہ اس شخص سے کہدو کہ کپڑے دہو ڈالے اور کبھی کسی سے آپ ایسی بات نفرماتے تھی کہ آنکھون مین شرمندہ ہو اور جب نصیحت فرماتے تھی تو کسیکو مخاطب ہوکر نفرماتے تھی کہ لوگون کو کیا ہوا کہ یہہ مرتکب بدی کا ہوا ہے بلکہ عبارت شاملہ ہوتی تھی پس وای بر حال اوس قوم کے جو غضب الہی سے نہین ڈرتے اور آپ بازار مین کبھی باواز بلند نفرماتے تھی اور اکثر نظر زمین پر رکہتے تھی غرض آدمی کی کیا قدرت کوئی ایک تعریف حضرت کی بیان کرسکے **شفقت ورحمت** آپکی سب کے حال پر ایسی تھی کہ بیان سے باہر ہے چنانچہ منقول ہے کہ اگر کسی لڑکے کی ما نماز مین ہوتی تھی اور وہ لڑکا روتا تو آپ نماز کو سبک فرماتے تھی اور جب ایذا قریش کی نسبت حضرت کے حد سے زیادہ گذری تو اللہ تعالی نے فرشتہ موکل جبال کو حضرت کی خدمت مین بھیجا اور اوس نے آکر عرض کی کہ اگر حکم آپکا ہو تو جبل اخشبین کو کہ مکہ معظمہ اون دونون پہاڑون کے بیچ مین آباد ہے اس قوم پر ڈالدون تاکہ سب ہلاک ہوجائین مگر حضرت نے منظور نہ کیا اور فرمایا کہ مین اللہ تعالی سے امید رکہتا ہون کہ اون کے اصلاب سے ایسی اولاد پیدا کرے کہ وہ خدا کی عبادت کرین اور اسیطرح جبرئیل نے عرض کی کہ حکم الہی زمین وآسمان وپہاڑون کو ہوا ہی کہ جو میرا رسول فرمائی اوسکی فرمانبرداری کرو اگر حکم ہو تو قوم آپکی ابھی ہلاک ہوجا حضرت نے فرمایا کہ جو کہ اللہ تعالے نے مجھی ضیغہ حلم عطا کیا ہے تو مین طلب عذاب کیونکر کرون شان اس آیت کی دکھادی کہ خدا تعالی نی فرمایا ہے

وما ارسلناک الا رحمت اللعلمین قلم کو کیا طاقت کہ آپکے شفقت کا بیان لکھے چنانچہ منقول ہے اکثر اپنے بچونکو دعای برکت کی واسطے یا نام رکھوانے کیواسطے حضرت کی خدمت مین لاتے تہی تو حضرت بچون کو اپنی گود مین لے لیتے تہی اس حال مین اگر بچہ بول کرتا تھا اور لوگ غل مچاتے تو آپ اون کو منع فرماتے کہ بچہ کا بول قطع نہ کرو بعد انفراغ بول کے اوس کا نام بہت اچھا آپ رکھتی تہی کہ اوس کے مان باپ خوش ہوجاتے تہی اور یہ نہ سمجھے تہی کہ حضرت بول اطفال سے خفا ہوتے ہین **وفای عہد** حضرت مین ایسے تہی کہ ایک شخص سے حضرت نی وعدہ کیا کہ مین اس پتھر پر ٹہرا ہوا ہون جبتک توآئے پس آپ وہان ٹہیرے یہانتک کہ آفتاب گرم ہوگیا لوگون نے عرض کیا یا حضرت اگر سایہ مین چلکر ٹہیریے تو بہتر ہے آپنے فرمایا کہ مینے یہان کا وعدہ کیا ہے اگر وہ نہ آئیگا تو مین یہین مرونگا اور یہین سے محشور ہونگا **صلہ رحم** حضرت مین یہ تھا کہ جو چیز آپکے پاس آتی تو پہلے آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس بہیجتے تہی اور پھر حضرت فاطمہ علیہا السلام وحسنین علیہم السلام کو ارسال فرماتے اور اکثر یہ ہوا ہے کہ حالت نماز مین حضرت امام حسین حضرت کی پشت مبارک پر جا بیٹھے ہین اور آپ نے طول دیا سجدہ کو تاکہ حضرت امام حسین آپ سے اوترآئے اور ایک دفعہ ہوازن کی قیدیون کے ہمراہ آپکی ہمشیرہ رضاعی آئی آپنے اوسکے نیچی اپنی ردائی مبارک بچھائی **امانت وعفت** آپکی اسقدر تہی کہ آپکا کوئی نظیر وعدیل نہ تھا اور پیش از نبوت حضرت کو محمد الامین کہتے تہی اور کافر باآنکہ نہایت آپکے دشمن تہے اور شاعر وکذاب ومجنون کہا کرتے تہی لیکن آپ کو اسقدر سمجھتے تہی کہ اپنی امانت لاکر حضرت کی پاس رکہتے تہی اور جب بنائی کعبہ ہوچکی تو چار قبیلہ کعبہ مین تہی وہ حجر الاسود کی رکہنے مین تنازع کرنے لگے آخر صلاح اس پر ٹہری کہ جو اول رستے آئے وہ جو کہے اوسپر عمل کرنا چاہیئے چنانچہ پہلے حضرت ہی تشریف لائی سب نے کہا یہہ محمد امین ہین جو یہ فرمائین گے ہم بجالائین گے چنانچہ حضرت نے چادر مین حجر الاسود کو رکہا اور چارون گوشہ چادر قبیلون کے ہاتہہ مین دیئے انہون نے چادر بلند کی اور آپنے اوٹھاکر سنگ اسود کو رکھدیا یہ واقع پیش از بعثت ہوا تھا اور اللہ تعالی نے خود فرمایا ہے مطاع ثمہ امین یعنی فرمانبردار کیئے گیئے ہین ملکوت آسمانون مین امانت دار کی اکثر مفسرین کا قول ہے کہ امین سی مراد حضرت رسالت پناہ ہین **اور صدق** حضرت کا یہ تھا کہ کافر خود قایل تہے چنانچہ منقول ہے

کہ روز احد اخنس بن شریق نے ابوجہل سے ملاقات کی اور کہا کہ یا ابا الحکم اسوقت یہان سوا
تیرے اور میری کوئی نہین سچ کہہ کہ محمد صلی اللہ والہ وسلم دعوی رسالت مین صادق ہین یا نہین
ابوجہل نے کہا واللہ صادق وراست گو ہین اور جب ہرقل بادشاہ روم نے ابوسفیان سے
پوچھا کہ تم پہلے دعوی رسالت سی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راست گو جانتے ہو یا دروغ گو ابو
سفیان نے کہا واللہ وہ سچے تہی اوس نے کہا کہ درصورتے دینا کے امور مین وہ سچے تہی تو معاملات
خدا مین کیونکر وہ دروغ کہہ سکتے ہین وہ بے شک پیغمبر ہین اسیطرح حارث بن عامر مشرکین مین
سے لوگون کے روبرو حضرت کو برا کہتا تہا اور جب تنہا ہوتا تو یہ بات کہتا تھا کہ واللہ محمد صلعم سچے
ہین اور لایق تکذیب کے نہین او رعلی ہذا القیاس بہت سی کفار اسیطرح کہتے تہی یہانتک کہ خدا
تعالی نے حضرت کی صداقت کی گواہی دی ہے اور فرمایا ہے فانہم لایکذبونک ولکن الظلمین
بایت اللہ یجحدون یعنی وہ کفار تحقیق تجہے نہین جہٹلاتے ولیکن یہ ستمگار نشانہای خدا انکا
کرتے ہین چنانچہ ضرب المثل مشہور ہے کہ ضرب الغلام واہانت المولی پس سزا اس تکذیب آیات
کی جو کرتا ہے مجہپر چہوڑ دی **پارسائی** حضرت کی ذات ستودہ صفات مین اسقدر تہی کہ
کبہی دست مبارک سی حضرت نی احیانا دست کسی عورت اجنبیہ کا مس نہین کیا اور حال عفت
وپارسائی سے حضرت کی کتابین بھری ہین اور کبہی حضرت نی مدت العمر مین عمل جاہلیت نہین
کیا **قناعت** حضرت کو ایسی تہی کہ جبتک آپ دنیا مین رونق افروز رہے تین دن متواتر
گیہون کی روٹی نکہائی اور مہینہ مہینہ بھر تک آگ دیگدان مین حضرت کے ہان نہ پڑتی تہی فقط پانی
اور کہجورون پہ گذارا ہوتا تہا اور حضرت اور آپکے اہل بیت اکثر متواتر راتین گرسنہ سو رہتے تہے
اور اکثر آپ راتکو بسبب گرسنگی کے بی آرام رہتے تہی اور اوسکی صبحکو روزہ رکہتی تہی اور توشک
جسپر آپ آرام فرماتے تہی اوس مین لیف خرما بہری ہوی تہی ایک شب توشک آپکی دو تہ کرکے
بچہا دی آپنے صبح کو پوچہا کہ رات کو بچہونے کی نرمی نے مجہی نماز شب سی باز رکہا کیا ہوا تھا حفصہ
نے عرض کی کہ توشک چار تہ کر دی تہی آپنے فرمایا جسطرح ہے اوسی طرح رہنے دو اور اکثر آپ حصیر
پہ آرام فرماتے تہی کہ نقش اوس کا بدن مبارک پر نمایان ہوتا تہا **عدل** آپکا ایسا تہا کہ آجتک
تمام دنیا کے حاکم اور قاضی حضرت کی ضوابط پر عمل کرتے ہین پر نہین کر سکتے **فصیح وبلیغ**

آپ ایسے تہی کہ بعد کلام خدا کے کسی کا کلام ایسا فصیح و بلیغ نتہا اور شاہد اسکی حدیث جوامع الکلم ہین کہ باجود قلت الفاظ کے معنی کثیرہ پر محتوی ہین اور علم و حکمت آپکے کلام معجز نظام مین یہانتک بھرا ہوا ہے کہ آج تک بڑی بڑی علامہ تفسیر کرتے چلے آتے ہین مگر پھر معترف بعجز ہین غرض کوئی ایسی خوبی نتہی کہ جو حضرت پر ختم نہوگی ہووی قلم کو کیا طاقت زبان کو کیا قدرت کہ اوصاف اوس جامع الصفات کی لکھہ سکے اہل تحقیق کو یہ مصرع کافی ہے۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر فقط

الحمدللہ والمنت کہ کتاب مستطاب در معجزات حضرت سرور انبیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الموسوم بہ انوار الاعجاز از تالیف ناشر بیمثال شاعر نازک خیال میر مہدی صاحب مجروح حصہ اول رونق انطباع پاکر تازگی بخش دل مشتاقان جہان ہوئی

ناظرین کتاب پر واضح رہے کہ اگرچہ یہ کتاب مطبع فوق کاتی مین طبع ہوئی ہے مگر اس کا حق تالیف بنام میور پریس دہلی محفوظ عدالت ہے لہذا التماس ہے کہ کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائیں

فہرست

فہرست کتب نایاب و قابل دید موجودہ میور پریس دہلی محلہ چہتہ صوفی جی

کیمسٹری یعنی گنجینہ فنون صنعت یہ نایاب اور لاجواب
کتاب چند کتب معتبرہ انگریزی سے ترجمہ کرکے چھاپی گئی ہے
جسکے اندر قریب ڈھائی سو کے عمدہ اور مجرب ترکیبین لکھی
گئی ہین جو سینکڑون روپیہ خرچ کرنے سے بھی کسی شخص کو معلوم
نہین ہوتین - قیمت ۲ دو روپیہ مع محصول -

گلدستہ طلسمات فرنگ اس نایاب کتاب کے اندر قریب
پانسو کے وہ وہ شعبدے و طلسمات انگریزی درج ہوئے ہین جو کہ
یورپ مین تھیٹرون مین پانچ پانچ اور چار چار روپیہ کی کرسی
لگا کر دکھاتے ہین مثلاً بندوق فیر کرنا اور آستین سے کبوترون
کا نکالنا پیسے کا روپیہ اور روپیہ کا پیسہ بنا دینا ایک ٹوپی کے
اندر سے سینکڑون چیزین نکالکر دکھانا حیرت انگیز بوتلون کا بنانا
وغیرہ قیمت دو روپیہ مع محصول

مسمریزم یعنی جوہر مقناطیسی المعروف بہ گنجینہ اسرار غیب
یہ وہ کتاب ہے کہ جسکے دیکھنے اور عمل کرنے سے ہر شخص بلا مدد
استاد گھر بیٹھے چالیس روز کے اندر ہر ایک مرض کو صرف نگاہ
سے ایک لحہ مین دفع کرسکتا ہے اور کل عالم کا پوشیدہ حال
بتا سکتا ہے - قیمت ایک روپیہ مع محصولڈاک

گنج حکمت اس لاجواب کتاب کے اندر طب یونانی کی وہ
وہ عمدہ آزمودہ اور مجرب نسخے لکھے گئے ہین کہ جو اب تک بڑے بڑے
نامی حکماؤن کے یہان سینہ بسینہ چلے آتے ہین اور جنکو ہزارون
روپیہ کے صرف سے بھی حکیم لوگ نہین بتلاتے تھے اسی کتاب کے
[illegible] حصہ کا نام مجربات [illegible] ہے یہ وہ کتاب ہے کہ جسکا
پاس رکھنا ہر ایک مرد کے لئے اکسیر ہے قیمت دو روپیہ اور
پوری کتاب کی قیمت پانچ روپیہ

تشریح الحکمت یہ وہ کتاب ہے جس سے ہر قسم کی
دواؤن کے نام اور خواص جو چند کتب حکمت مین عربی
و فارسی و یونانی ہوتے ہین آسانی سے اردو مین [illegible]
سکتا ہے گویا حکمت کا اصول ہی کتاب ہے قیمت دو روپیہ

کتاب دانش افزا حصہ اول و کتاب استاد زمانہ
حصہ دوم ان دونون کتابون کے دیکھنے اور پڑھنے سے ہر شخص
بلا مدد استاد اردو و انگریزی مین پوری لیاقت حاصل
کرسکتا ہے قیمت ہر دو حصہ دو روپیہ مقرر ہے

گنجینہ لغات یعنی علم ہفت زبان اس کتاب
کے آگے پھر کسی کتاب اردو و انگریزی فارسی وغیرہ کے
دیکھنے کی ضرورت نہین رہتی قیمت دو روپیہ مع محصول

رسالہ دلشاد جہان اس رسالہ مین وہ وہ حکایات
اور افسانہ درج ہوئے ہین کہ جسکے دیکھنے سے انسان عقل کا
پتلا بنجاتا ہے علاوہ اسکے لطیفہای بیربر وغیرہ درج ہین قیمت دو روپیہ

الوان نعمت اس کتاب کے تین حصہ مین - حصہ اول
مین مسلمانون کے کل کھانون کی ترکیبین قریب تین سو کے
درج ہین دوسرے مین ہندؤن کے کل کھانون کی ترکیبین
قریب ڈھائی سو کے لکھی گئی ہین تیسرے حصہ مین انگریزی
کھانون کا بیان ہے فی حصہ ۱۲ بارہ آنے جلد کامل دو روپیہ

رسالہ ظرافت حصہ اول اس رسالہ مین ظرافت
کوٹ کوٹ کر بھری ہے آپ کیسے ہی ناشاد ہو اوسکی دیکھنے
سے باغ باغ ہوجاتی ہے قیمت آٹھ آنے

مسخرہ حصہ دوم رسالہ ظرافت اگر ہنستے ہنستے پیٹون
مین بل ڈالنے ہون تو اسے ملاحظہ کیجئے - قیمت آٹھ آنے

آئینہ عقل اسکے اندر پند و نصایح و لطایف درج ہین
جسکے دیکھنے سے انسان کی عقل دوبالا ہوتی ہے ایک روپیہ

قسمت کی کسوٹی اس نایاب کتاب مین وہ وہ ترکیبین
لکھی گئی ہین کہ جس سے ہر شخص گھر بیٹھے تیس چالیس روپیہ ماہوار
پیدا کرسکتا ہے مثلاً سندور بنانا - کتھہ بنانا - گلٹ بنانا - تصویر
بنانا - مونگہ بنانا - موتی بنانا - ملمع کرنا - طلسمات کی عجیب و غریب
تصویرات دکھانا وغیرہ وغیرہ فی جلد آٹھ آنے

جادو کی ڈبیا یہ کتاب اسم بامسمی ہے سینکڑون قسم کی
شعبدون کی ترکیبین جنکو ہندوستانی جادو کہتے ہین اس کتاب
مین بتلائی گئی ہین - فی جلد ۸ آٹھ آنے

مہذب النسا اس کتاب مین عورتون کی چال چلن نشست و برخاست اور طریقہ
بول چال ایک عجیب دلچسپ ڈھب سے لکھے گئے ہین جو قابل دید ہین قیمت ۴